6- كِتَابُ الْبِرِّ وَالْإِحْسَانِ

(کتاب: نیکی اور بھلائی کے بارے میں روایات)

1- بَابُ الصِّدْقِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

(1 سچائی اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا)

271 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغُضُّوا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا اَيْدِيَكُمْ. (1:57)

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' جب تم بات کرو تو سچ بولو' جب تم وعدہ کرو تو اسے پورا کرو' جب تمہارے سپرد امانت کی جائے تو اسے ادا کرو۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو' اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھو اور اپنے ہاتھوں کو تھام کے رکھو''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمَرْءَ عِنْدَهُ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ بِمُدَاوَمَتِهِ عَلَى الصِّدْقِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اگر دنیا میں باقاعدگی کے ساتھ سچ بولتا رہے تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اسے ''صدیقین'' میں نوٹ کر لیتا ہے

271- حديث صحيح ورجاله ثقات إلا أن فيه انقطاعًا، المطلب لم يسمع من عبادة، وأخرجه أحمد 5/323 عن أبي الربيع الزهراني سليمان بن داود، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم في المستدرك 4/358، 359 من طريق عاصم بن علي، والبيهقي في السنن 6/288 من طريق أبي عبيد، كلاهما عن إسماعيل بن جعفر، به.

272 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَلَا يَزَالُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كذابا . (1:2)

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے سچا لکھ دیا جاتا ہے اور کوئی شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے جھوٹا نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِلدَّوَامِ عَلَى الصِّدْقِ فِی الدُّنْيَا

دنیا میں سچ بولنے کی وجہ سے جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہونے کی اُمید ہونے کا تذکرہ

273 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الصِّدْقَ لَيَهْدِیْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِیْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِیْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِیْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا . (1:2)

272– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 1/393 و439، 440 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى فى الصغير 1/243 من طريق شبيب بن سعيد المكى، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 247 عن شعبة، عن منصور، به . وأخرجه ابن أبى شيبة 8/590، 591، وأحمد 1/384 و432، ومسلم 2607 105 فى البر والصلة: باب قبح الكذب، وحسن الصدق وفضله، وأبو داؤد 4989 فى الأدب، والترمذى 1972 فى البر والصلة: باب ما جاء فى الصدق والكذب، ووكيع فى الزهد 397 ، والبخارى فى الأدب المفرد 386 ، والبغوى فى شرح السنة 3574 ، من طرق عن الأعمش. وأخرجه مسلم 2607 104 من طريق أبى الأحوص، عن منصور، عن أبى وائل، به. وسيورده المؤلف بعده من طريقين عن جرير، عن منصور، به وأخرجه أحمد 1/410، ومسلم 2606 فى البر: باب تحريم النميمة، من طريق شعبة.

273– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البيهقى فى السنن 10/243 من طريق أبى بكر الإسماعيلى، عن أبى يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2607 103 عن زهير بن حرب أبى خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 6094 فى الأدب: باب قوله تعالى: (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ) ، ومسلم 2607 103 ، والبيهقى 10/243، من طريق عثمان بن أبى شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد . وأورده المؤلف بعده من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، به.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے سچا نوٹ کرلیا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ بے شک آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے جھوٹا نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَعَوُّدِ الصِّدْقِ وَمُجَانَبَةِ الْكَذِبِ فِيْ أَسْبَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے معاملات میں سچ بولنے کو عادت بنائے اور جھوٹ بولنے سے کنارہ کشی کرے

274 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ منصور عن أبي وائلعن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حتى يكتب عند الله كذابا. (3:66)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سچ کو اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے سچا نوٹ کرلیا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے جھوٹا نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَرِهَهُ النَّاسُ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ حق بات بیان کرے اگرچہ اسے لوگ پسند نہ کریں

275 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

274– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم 2607 في البر والصلة: باب قبح الكذب، وحسن الصدق وفضله، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

(متن حدیث):إلا لا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ مَخَافَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بالحق إذا رآه . (2:16)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! لوگوں کا خوف کسی بھی شخص کو حق بات کہنے سے منع نہ کرے' جب کہ آدمی اسے دیکھ لے۔ کہ یہاں حق بات کہنا بنتا ہے)''۔

ذِكْرُ رِضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَمَّنِ الْتَمَسَ رِضَاهُ بِسَخَطِ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ کے اس شخص سے راضی ہونے کا تذکرہ' جو لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرتا ہے

276 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ الْعُمَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ وَاَرْضَى النَّاسَ عَنْهُ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ سَخَطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَسْخَطَ عليه الناس . (1:2)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے' اور لوگوں کو اس سے راضی کر دیتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ساتھ' لوگوں کی رضامندی تلاش کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے' اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے''۔

275– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم، إلا ان الجريرى قد اختلط قبل موته بثلاث سنين، وقد أخرج له الشيخان من رواية خالد بن عبد الله. وأخرجه أحمد 3/87 عن خلف بن الوليد، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/5 و53 من طريق سليمان بن طرخان التيمى، و3/44 من طريق أبى سلمة، و3/46، 47 عن طريق المستمر بن الريان، ثلاثتهم عن أبى نضرة، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الرزاق 20730 عن معمر، وأحمد 3/19 من طريق حماد بن سلمة، والترمذى 2191 فى الفتن: باب ما جاء ما أخبر النبى صلى الله عليه وآله وسلم بما هو كائن إلى يوم القيامة، وابن ماجة 4007 فى الفتن: باب الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر، من طريق حماد بن زيد، ثلاثتهم عن على بن زيد بن جدعان، عن أبى نضرة، عن أبى سعيد. وعلى بن زيد: حسن الحديث بالمتابعة، وهذا منها. وأخرجه أحمد 3/50 من طريق جعفر، عن المعلى القردوسى، و71، من طريق حماد بن سلمة، عن على بن زيد، كلاهما عن الحسن، عن أبى سعيد. وسيرد برقم 278 من طريق شعبة، عن قتادة عن أبى نضرة، به.

276– إسناده حسن، عثمان بن واقد: صدوق ربما وهم. وباقى رجاله ثقات. وأخرجه القضاعى فى مسند الشهاب 499 و500، وابن عساكر 1/278/1 من طرق عن عبد الرحمن المحاربى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن المبارك فى الزهد 199، ومن طريقه الترمذى 2414 فى الزهد، والبغوى 4213 عن عبد الوهاب بن الورد.

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ اِرْضَاءِ اللّٰهِ عِنْدَ سَخَطِ الْمَخْلُوقِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرے اگرچہ مخلوق ناراض ہوتی ہو

277 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُوْزَجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شعبة عن واقد بن محمد عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال:

مَنْ اَرْضَى اللّٰهَ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَسْخَطَ اللّٰهَ بِرِضَا النَّاسِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إلى الناس . (3:69)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ السُّكُوتِ لِلْمَرْءِ عَنِ الْحَقِّ اِذَا رَاَى الْمُنْكَرَ اَوْ عَرَفَهُ مَا لَمْ يُلْقِ بِنَفْسِهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی جب کوئی منکر دیکھے یا اسے پہچان لے تو حق بات کہنے سے خاموش رہے جبکہ اس صورت میں اس کی اپنی جان جانے کا اندیشہ نہ ہو

278 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ مَخَافَةُ النَّاسِ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِحَقٍّ اِذَا رَآهُ اَوْ عَرَفَهُ .

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَمَا زَالَ بِنَا الْبَلَاءُ حَتّٰى قَصَرْنَا وَاِنَّا لَنَبْلُغُ فِي الشر . (2:3)

277– رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن يعقوب، وهو ثقة . وهو في مسند الشهاب 501 من طريق إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني، بهذا الإسناد. لكن أخرجه أحمد في الزهد ص164 من طريق أبي داوُد، عن شعبة، بهذا الإسناد موقوفًا عليها.

278– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطيالسي 2151 عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/84 عن يزيد بن هارون، و92 عن محمد بن جعفر، وحجاج، والبيهقي في السنن 10/90 من طريق يحيى بن أبي بكير، ووهب بن جرير، وعبد الصمد، ستتهم عن شعبة به. والبيهقي في السنن 10/90 من طريق يحيى بن أبي بكير، عن شعبة، عن أبي مسلمة، أبي نضرة به . وتقدم برقم 275 من طريق الجُريري، عن أبي نضرة، به. وأوردت تخريجه من طريقه وغيرها هناك. وأخرجه ابن ماجة 4008 من طريقين عن الأعمش.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کا خوف کسی بھی شخص کو حق بات کہنے سے منع نہ کرے' جب آدمی اسے دیکھے یا یہ بات جان لے کہ (یہاں حق بات کہنا بنتا ہے)''

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم پر مسلسل آزمائشیں وارد ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ ہم سے کوتاہی ہوئی۔ اب ہم بری صورتحال کا شکار ہو چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ يَرِدُ فِي الْقِيَامَةِ الْحَوْضَ عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقوله الحق عند الأئمة فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر آئے گا اور اس کی وجہ یہ ہوگی: اس نے دنیا وی حکمرانوں کے سامنے حق بات بیان کی ہوگی

279 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ: خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ: اسْمَعُوا اَوْ هَلْ سَمِعْتُمْ اِنَّهُ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا منه وهو وارد على الحوض . (1:2)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم نو افراد تھے' جن

279– إسناده صحيح. وأخرجه الترمذى 2259 فى الفتن: باب تحريم إعانة الحاكم الظالم، والنسائى 7/160 فى البيعة: باب من لم يعن أميرًا على الظلم، كلاهما عن هارون بن إسحاق الهمدانى، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: حديث صحيح، وصححه الحاكم 1/79، ووافقه الذهبى. وأخرجه الطبرانى فى الكبير 19/0296 و0297 من طرق عن مسعر بن كدام به. وأخرجه الطبرانى 19/ 295 من طريق قيس بن الربيع، والحاكم 1/78، 79 من طريق مالك بن مغول، كلاهما عن أبى حصين به. وسيورده المؤلف برقم 282 و 283 و 285 من طريق سفيان، عن أبى حصين، به، ويأتى تخريجه من طريقه هناك. وأخرجه الطبرانى فى الكبير 19/ 298، وفى الصغير 1/224 225، من طريق إبراهيم بن طهمان، عن عقيل رجل من بنى جعدة، عن أبى إسحاق، عن عاصم العدوى، به. وأخرجه الطيالسى 1064، والطبرانى 19/ 212، والبيهقى فى السنن 8/165، من طرق عن كعب بن عجرة وأخرجه الترمذى 614 فى الصلاة: باب ما ذكر فى فضل الصلاة بأطول مما هنا، من طريق عبيد الله بن موسى، عن غالب أبى بشر، عن أيوب بن عائذ الطائى، عن قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب، عن كعب بن عجرة، وحسنه. وله شاهد بإسناد صحيح على شرط مسلم، من حديث جابر بن عبد الله أن النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال: يا كعب بن عجرة ... سيورده المؤلف برقم 1723، يرد تخريجه مع متنه هناك. وفى الباب عن خباب، سيرد برقم 284، وعن أبى سعيد الخدرى سيرد برقم 286. وانظر مجمع الزوائد 5/247، 248.

میں سے پانچ ایک قسم کے تھے اور چار دوسری قسم کے تھے۔

ان دونوں میں سے ایک گروہ عربی تھا' اور دوسرے عجمی تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

''تم لوگ غور سے سنو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

کیا تم لوگ سن رہے ہو؟ میرے بعد حکمران آئیں گے' جو شخص ان کے پاس جائے گا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ وہ میرے حوض پر نہیں آ سکے گا۔

اور جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا' ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا' اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ میرے حوض پر میرے پاس آ سکے گا''۔

ذِكْرُ رِجَاءِ تَمَكُّنِ الْمَرْءِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ بِقَوْلِهِ الْحَقَّ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی دنیا میں حکمرانوں کے سامنے جو حق بات کہے گا اس کی وجہ سے قیامت کے دن' اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی اُمید ہوگی

280- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ أَبُو بَكْرٍ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ

(متن حدیث): مَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَهُ شَرَفٌ وَهُوَ جَالِسٌ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ عَلْقَمَةُ يَا فُلَانُ إِنَّ لَكَ حُرْمَةً وَإِنَّ لَكَ حَقًّا وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْأُمَرَاءِ فَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ

280- إسناده حسن. محمد بن عمرو حسن الحديث. وباقي رجال الإسناد ثقات. وأخرجه الحميدي 911، وأحمد 3/469، والترمذي 2319 في الزهد: باب في قلة الكلام، وابن ماجة 3969 في الفتن: باب كف اللسان في الفتنة، والبيهقي 8/165، والنسائي في الرقائق كما في التحفة 2/103، 104، والطبراني 1129 و 1130 و 1131 و 1132، والبغوي 4124 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وصححه الحاكم 1/45 ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن المبارك في الزهد 1394، ومن طريقه النسائي في الرقاق، والطبراني 1136، والبيهقي في السنن 8/165، والبغوي 4125، من طريق موسى بن عقبة، عن علقمة، به. وأخرجه الطبراني 1135 من طريق حماد بن سلمة، عن محمد بن عمرو، عن محمد بن إبراهيم، عن علقمة، به. وأخرجه الطبراني في الصغير 1/235 من طريق معتمر بن سليمان، عن عبيد الله بن عمر، عن عمر بن عبد الله، عن بلال بن الحارث. وأخرجه مالك في الموطأ 2/985 في الكلام: باب ما يؤمر به من التحفظ في الكلام، ومن طريقه أخرجه النسائي في الرقائق كما في التحفة 2/103، والطبراني 1134، عن محمد بن عمرو، عن أبيه وسعيده المؤلف برقم 281 من طريق عبدة بن سليمان، وبرقم 287 من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي هريرة عند البخاري 6477 و 6478 في الرقاق: باب حفظ اللسان، ومسلم 2988 في الزهد والرقاق: باب التكلم بالكلمة يهوى بها في النار، والبيهقي في السنن 8/164 و 165.

اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تبلغ ما بلغت فيكتب اللّٰه له بها رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تبلغ ما بلغت فيكتب اللّٰهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

قَالَ عَلْقَمَةُ: انْظُرْ وَيْحَكَ مَاذَا تَقُوْلُ وَمَاذَا تَكَلَّمُ بِهٖ فَرُبَّ كَلَامٍ قَدْ مَنَعَنِىْ مَا سمعته من بلال بن الحارث. (1:2)

❀❀ علقمہ بن وقاص کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ایک مرتبہ ان کے پاس سے مدینہ منورہ کا رہنے والا ایک شخص گزرا' جو صاحب حیثیت تھا (یا کوئی سرکاری اہلکار تھا)

علقمہ اس وقت مدینہ منورہ کے بازار میں بیٹھے ہوئے تھے۔علقمہ نے کہا: اے فلاں! تمہارے کچھ حقوق بھی ہیں اور تمہارے کچھ فرائض بھی ہیں۔

میں نے دیکھا ہے' تم ان حکمرانوں کے پاس آتے جاتے رہتے ہو' ان کے ساتھ بات چیت کرتے رہتے ہو۔میں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک تم میں سے کوئی ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق ایک بات کہتا ہے' اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی' تو اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس دن تک کے لئے اس سے رضامندی نوٹ کر لیتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔اور ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے۔اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ وہ بات کہاں تک جائے گی' لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے قیامت کے دن تک کے لئے اس شخص کے لئے ناراضگی نوٹ کر لیتا ہے۔''

علقمہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم اس بات کا جائزہ لیا کرو' تم کیا کہتے ہو' اور کس بارے میں کلام کر رہے ہو؟

کیونکہ جب سے میں نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی ہے' میں کئی باتیں بیان نہیں کرتا ہوں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

281 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِىُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ قَالَ: سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ

281– إسناده حسن، وأخرجه الترمذى 2319 فى الزهد: باب فى قلة الكلام، عن هناد، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، به.

الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنَّهَا تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنَّهَا تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا سخطه إلى يوم يلقاه . (1:2)

❀❀ حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک تم میں سے کوئی ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سے متعلق کوئی ایک بات کہتا ہے' اس شخص کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچ جائے گی' لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے' اس دن تک کے لئے' اس شخص کے بارے میں رضا مندی کو نوٹ کر لیتا ہے' جس دن وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے: اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچ جائے گی؟ لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے' اس شخص کے بارے میں' اس دن تک کے لئے' اپنی ناراضگی تحریر کر دیتا ہے' جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ الْوُرُوْدِ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّنْ صَدَّقَ الْاُمَرَاءَ بِكَذِبِهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق وہ شخص قیامت کے دن حوضِ کوثر پر نہیں آ سکے گا جو حکمرانوں کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا

282 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ وَبَيْنَنَا وِسَادَةٌ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ: سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ . (3:69)

اَبُوْ حَصِيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَهُ الشَّيْخُ.

282- حديث صحيح، محمد بن عصام بن يزيد، وأبوه، ترجمهما ابن أبي حاتم 8/53 و7/26، ولم يذكر فيهما جرحًا ولا تعديلًا، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 4/263، والترمذي 2259 في الفتن، والنسائي 7/160 باب ذكر الوعيد لمن أعان أميرًا على الظلم، وفي السير كما في التحفة 8/297، والطحاوي في مشكل الآثار 2/136، والطبراني 19/ 294 ، والبيهقي في السنن 8/165، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 279 من طريق مسعر، عن أبي حصين، به. وأوردت تخريجه من طريقه هناك.

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' ہم اس وقت نو افراد تھے۔ ہمارے درمیان چمڑے کا بنا ہوا تکیہ موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد عنقریب کچھ حکمران آئیں گے' جو شخص ان کے پاس جائے گا' ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا' ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور وہ میرے حوض پر میرے پاس نہیں آ سکے گا۔

اور جو شخص ان کے ہاں نہیں جائے گا' ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا۔ ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا۔ اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب میرے حوض پر میرے پاس آئے گا''۔

ابو حصین نامی راوی کا نام عثمان بن عاصم ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْوُرُودِ عَلٰى حَوْضِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ اَعَانَ الْاُمَرَاءَ عَلٰى ظُلْمِهِمْ اَوْ صَدَّقَهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ

اس بات کا تذکرہ کہ وہ شخص مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر نہیں آ سکے گا' جو حکمرانوں کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' یا ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا

283 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ: سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ وَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ. (2:109)

الْمُلَائِيُّ هُوَ اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بن دكين.

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت چمڑے کے بنے ہوئے تکیے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب میرے بعد کچھ حکمران آئیں گے' جو شخص ان کے ہاں جائے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور وہ میرے حوض پر میرے پاس نہیں آ سکے گا' اور جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا۔ ان کے ظلم میں

283– إسناده صحيح. وأخرجه البيهقي في السنن 8/165 من طريق أبي حاتم الرازي وعمرو بن تميم، عن الملائي، بهذا الإسناد. وهو مكرر ما قبله.

ان کی مدد نہیں کرے گا۔اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ میرے حوض پر میرے پاس آئے گا''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ملائی نامی راوی ابونعیم فضل بن دکین ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَصْدِيقِ الْاُمَرَاءِ بِكَذِبِهِمْ وَمَعُوْنَتِهِمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ اِذْ فَاعِلُ ذٰلِكَ لَا يَرِدُ الْحَوْضَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ

حکمرانوں کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرنے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرنے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ ایسا کرنے والا شخص مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر نہیں آسکے گا اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے

284- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِىْ صَغِيْرَةَ اَبُوْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا قُعُوْدًا عَلٰى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: اسْمَعُوا قُلْنَا: قَدْ سَمِعْنَا قَالَ: اسْمَعُوا قُلْنَا: قَدْ سَمِعْنَا قَالَ: اسْمَعُوا قُلْنَا: قَدْ سَمِعْنَا قَالَ: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِىْ اُمَرَاءُ فَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَا تُعِيْنُوْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاِنَّهُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظلمهم لم يرد على الحوض . (2:3)

❀❀ عبداللہ بن جناب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔آپ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: تم لوگ غور سے سنو! ہم نے عرض کی: ہم سننے کے تیار ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غور سے سنو! ہم نے عرض کی: ہم سننے کے لئے تیار ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غور سے سنو! ہم نے عرض کی: ہم سننے کے لئے تیار ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عنقریب میرے بعد کچھ حکمران آئیں گے' تو تم ان کی تصدیق نہ کرنا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرنا' کیونکہ جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' وہ میرے حوض تک نہیں آسکے گا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّصَدِّقَ الْمَرْءُ الْاُمَرَاءَ عَلٰى كَذِبِهِمْ اَوْ يُعِيْنَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی حکمرانوں کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے یا ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے

285 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ

284- إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، وأخرجه أحمد 6/395 عن روح، والطبراني في الكبير 3627 من طريق خالد بن الحارث، والحاكم 1/78، من طريق عبد الله بن بكر السهمي، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي، ونسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 5/248، إلى الطبراني، وقال: ورجاله رجال الصحيح، خلا عبد الله بن خباب، وهو ثقة.

بْنِ مُرَّةَ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ وَبَيْنَنَا وِسَادَةٌ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ وَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ. (2:61)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم لوگ اس وقت نو افراد تھے ہمارے درمیان چمڑے کا بنا ہوا تکیہ موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب میرے بعد کچھ ایسے حکمران آئیں گے' جو شخص ان کے پاس جائے گا' ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا۔ ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا اس سے کچھ تعلق نہیں ہوگا' وہ شخص میرے حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔

اور جو شخص ان کے ہاں نہیں جائے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا۔ ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا۔ اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب میرے حوض پر میرے پاس آئے گا''۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ دَخَلَ عَلَى الْاُمَرَاءِ يُرِيْدُ تَصْدِيقَ كَذِبِهِمْ وَمَعُوْنَةَ ظُلْمِهِمْ

اس بات کی شدید مذمت کہ کوئی شخص اس لئے حکمرانوں کے پاس جائے' تاکہ ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے

286 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ يَغْشَاهُمْ غَوَاشٍ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ وَهُوَ مِنِّیْ بَرِیْءٌ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاَنَا مِنْهُ وهو منی. (3:51)

285- وهو مكرر الحديث 282.

286- سليمان بن أبي سليمان، ذكره المؤلف في الثقات 4/315، وروى عنه قتادة والعوام بن حوشب، وأورده بن أبي حاتم 4/122 ولم يذكر فيه جرحًا، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 3/24 عن يحيى بن سعيد، و3/92 عن محمد بن جعفر وحجاج، ثلاثتهم عن شعبة، عن قتادة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 5/246، ونسبه لأحمد، وأبي يعلى بنحوهن وقال: فيه سليمان بن أبي سليمان القرشي، لم أعرفه، وبقية رجاله رجال الصحيح.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب میرے بعد کچھ حکمران آئیں گے جن کے ہاں لوگ آئیں جائیں گے' تو جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا۔ میں اس سے بری الذمہ ہوں اور وہ مجھ سے لاتعلق ہے۔ اور جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا' میرا اس سے تعلق ہے' اور اس کا مجھ سے تعلق ہے''۔

ذِكْرُ إِيجَابِ سَخَطِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلدَّاخِلِ عَلَى الْأُمَرَاءِ الْقَائِلِ عِنْدَهُمْ بِمَا لَا يَأْذَنُ بِهِ اللّٰهُ وَلَا رَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ایسے شخص کے لیے لازم ہو جاتی ہے' جو حکمرانوں کے پاس اس لئے جاتا ہے' تاکہ ان کے پاس ایسی بات کرے' جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دی ہے

287 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الطَّاحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَهُ جُلُوسًا فِي السُّوقِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَهُ شَرَفٌ فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ لَكَ حَقًّا وَإِنَّكَ لَتَدْخُلُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْأُمَرَاءِ وَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ وَلَا يَرَاهَا بَلَغَتْ حَيْثُ بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضَاهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَاهَا بَلَغَتْ حَيْثُ بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ

فَانْظُرْ يَا ابْنَ أَخِي مَا تَقُولُ وَمَا تَكَلَّمُ فَرُبَّ كَلَامٍ كَثِيرٍ قَدْ مَنَعَنِي مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ. (2:109)

❀❀ محمد بن عمرو بن علقمہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ان کے ساتھ بازار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے پاس سے مدینہ منورہ کا رہنے والا ایک صاحب حیثیت شخص گزرا' تو وہ علقمہ بن وقاص نے اس سے کہا: تمہارا ایک حق ہے (کہ میں تمہیں یہ بات بتاؤں)

تم ان حکمرانوں کے ہاں آتے جاتے ہو۔ ان سے بات چیت کرتے ہو۔ میں نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ کوئی بات کرتا ہے' اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟ اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے قیامت کے دن تک کے لئے اس بندے کے بارے میں رضامندی تحریر کر دیتا ہے۔

287– صحيح، وأخرجه الطبراني في الكبير 1129 عن إدريس بن جعفر، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 280

اور ایک بندہ کوئی بات کہتا ہے اور اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟ لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک کے لئے اس شخص کے بارے میں ناراضگی نوٹ کر لیتا ہے"۔

تو اے میرے بھتیجے! تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا کہتے ہو اور کیا بات کرتے ہو؟

میں نے جب سے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے تب سے میں نے (غیر محتاط) باتیں کرنا ترک کر دی ہیں۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ وَمِثْلَهُ وَدُوْنَهُ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا اِذَا كَانَ قَصْدُهُ فِيْهِ النَّصِيحَةَ دُوْنَ التَّعْيِيرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے: وہ دین اور دنیا میں اپنے سے اوپر والے اپنی مانند اور اپنے سے نیچے کے مرتبے کے شخص کو نیکی کا حکم دے جبکہ اس کا ارادہ اس حوالے سے خیر خواہی کرنا ہو کسی کو عار دلانا مقصود نہ ہو

288- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المتوكل وهو بن اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ:

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَمَّا اَرَادَ هُدَى زَيْدِ بْنِ سَعْنَةَ قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهَا فِيْ وَجْهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ اِلَّا اثْنَتَيْنِ لَمْ اَخْبُرْهُمَا مِنْهُ يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ اِلَّا حِلْمًا فَكُنْتُ اَتَلَطَّفُ لَهُ لِاَنْ اُخَالِطَهُ فَاَعْرِفَ حِلْمَهُ وَجَهْلَهُ

قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُجُرَاتِ وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَتِهِ كَالْبَدَوِيِّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَرْيَةُ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَسْلَمُوا وَدَخَلُوْا فِي الْاِسْلَامِ وَكُنْتُ اَخْبَرْتُهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ اَسْلَمُوا اَتَاهُمُ الرِّزْقُ رَغَدًا وَقَدْ اَصَابَهُمْ شِدَّةٌ وَقَحْطٌ مِنَ الْغَيْثِ وَاَنَا اَخْشٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَّخْرُجُوا مِنَ الْاِسْلَامِ طَمَعًا كَمَا دَخَلُوْا فِيْهِ طَمَعًا فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُرْسِلَ اِلَيْهِمْ مَنْ يُّغِيْثُهُمْ بِهِ فَعَلْتَ قَالَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ جَانِبَهُ اُرَاهُ عُمَرَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ فَدَنَوْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا مُحَمَّدُ هَلْ لَكَ اَنْ تَبِيْعَنِيْ تَمْرًا مَعْلُوْمًا مِنْ حَائِطِ بَنِيْ فُلَانٍ اِلٰى اَجَلِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: لَا يَا يَهُوْدِيُّ وَلٰكِنْ اَبِيْعُكَ تَمْرًا مَعْلُوْمًا اِلٰى اَجَلِ كَذَا وَكَذَا وَلَا اُسَمِّي حَائِطَ بَنِيْ فُلَانٍ قُلْتُ: نَعَمْ فَبَايَعَنِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

288- وأخرجه أبو نعيم الأصبهاني في دلائل النبوة برقم 48 ، والبيهقي في دلائل النبوة 6/278 - 280 من طريق الحسن بن سفيان، به. وأخرجه الحاكم 3/604، 605، والطبراني في الكبير 5147 من طريق أحمد بن علي الأبار، والبيهقي 6/278 - 280 من طريق خشنام بن بشر، وأبو الشيخ ص81 من طريق الحسن بن محمد، عن أبي زرعة، ثلاثتهم عن محمد بن المتوكل، به. وأخرجه الطبراني في الكبير 5147 .

وَسَلَّمَ فَاَطْلَقْتُ هِمْيَانِيْ فَاَعْطَيْتُهُ ثَمَانِيْنَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ تَمْرٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَاَعْطَاهَا الرَّجُلَ وَقَالَ: اعْجَلْ عَلَيْهِمْ وَاَغِثْهُمْ بِهَا

قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ مَحَلِّ الْاَجَلِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَنَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ دَنَا مِنْ جِدَارٍ فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَاَخَذْتُ بِمَجَامِعِ قَمِيصِهٖ وَنَظَرْتُ اِلَيْهِ بِوَجْهٍ غَلِيظٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلَا تَقْضِيْنِيْ يَا مُحَمَّدُ حَقِّيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُكُمْ بَنِيْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بِمَطْلٍ وَلَقَدْ كَانَ لِيْ بِمُخَالَطَتِكُمْ عِلْمٌ قَالَ وَنَظَرْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَيْنَاهُ تَدُوْرَانِ فِيْ وَجْهِهٖ كَالْفَلَكِ الْمُسْتَدِيْرِ ثُمَّ رَمَانِيْ بِبَصَرِهٖ وَقَالَ: اَيْ عَدُوَّ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْمَعُ وَتَفْعَلُ بِهٖ مَا اَرٰى؟ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ لَوْلَا مَا اُحَاذِرُ فَوْتَهٗ لَضَرَبْتُ بِسَيْفِيْ هٰذَا عُنُقَكَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلٰى عُمَرَ فِيْ سُكُوْنٍ وَتُؤَدَةٍ ثُمَّ قَالَ: اِنَّا كُنَّا اَحْوَجَ اِلٰى غَيْرِ هٰذَا مِنْكَ يَا عُمَرُ اَنْ تَاْمُرَنِيْ بِحُسْنِ الْاَدَاءِ وَتَاْمُرَهٗ بِحُسْنِ الْاِتِّبَاعَةِ اذْهَبْ بِهٖ يَا عُمَرُ فَاقْضِهِ حَقَّهٗ وَزِدْهُ عِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ غَيْرِهٖ مَكَانَ مَا رُعْتَهٗ قَالَ زَيْدٌ: فَذَهَبَ بِيْ عُمَرُ فَقَضَانِيْ حَقِّيْ وَزَادَنِيْ عِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الزِّيَادَةُ قَالَ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَزِيْدَكَ مَكَانَ مَا رُعْتُكَ فَقُلْتُ:

اَتَعْرِفُنِيْ يَا عُمَرُ؟ قَالَ: لَا فَمَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: اَنَا زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ قَالَ: الْحَبْرُ قُلْتُ: نَعَمْ الْحَبْرُ قَالَ: فَمَا دَعَاكَ اَنْ تَقُوْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتَ وَتَفْعَلَ بِهٖ مَا فَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ كُلُّ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ قَدْ عَرَفْتُهَا فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ اِلَّا اثْنَتَيْنِ لَمْ اَخْتَبِرْهُمَا مِنْهُ: يَسْبِقُ حِلْمُهٗ جَهْلَهٗ وَلَا يَزِيْدُهٗ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ اِلَّا حِلْمًا فَقَدِ اخْتَبَرْتُهُمَا فَاُشْهِدُكَ يَا عُمَرُ اَنِّيْ قَدْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَاُشْهِدُكَ اَنَّ شَطْرَ مَالِيْ – فَاِنِّيْ اَكْثَرُهَا مَالًا – صَدَقَةٌ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: اَوْ عَلٰى بَعْضِهِمْ فَاِنَّكَ لَا تَسَعُهُمْ كُلَّهُمْ قُلْتُ: اَوْ عَلٰى بَعْضِهِمْ فَرَجَعَ عُمَرُ وَزَيْدٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال زَيْدٌ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَصَدَّقَهٗ وَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَاهِدَ كَثِيْرَةً ثُمَّ تُوُفِّيَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرًا رَحِمَ اللّٰهُ زَيْدًا قَالَ فَسَمِعْتُ الْوَلِيْدَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا كُلِّهٖ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سلام۔ (1:2)

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے زید بن سعنہ کو ہدایت عطا کرنے کا ارادہ کیا' تو زید بن سعنہ نے کہا: نبوت کی جتنی بھی علامات باقی رہ گئی ہیں' وہ سب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں پہچان لی ہیں۔ جب میں نے آپ کی زیارت کی صرف دو باتیں باقی رہ گئی ہیں' وہ میں آپ کی شخصیت میں نہیں جان سکا۔

ایک یہ کہ آپ کے مزاج میں بردباری اور (برداشت) کا عنصر کتنا ہے؟ دوسرا یہ کہ جب آپ کے ساتھ بدتمیزی کا مظاہرہ کیا

جائے' تو آپ زیادہ بردباری کا مظاہرہ کرتے ہیں؟

تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نرمی سے پیش آؤں' ان کے ساتھ ملتا رہوں' تا کہ مجھے آپ کی بردباری کا اندازہ ہو سکے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

ایک شخص جو دیکھنے میں دیہاتی لگ رہا تھا' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں بستی کے لوگوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔

میں نے انہیں بتایا تھا کہ اگر انہوں نے اسلام قبول کرلیا' تو اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ رزق عطا کرے گا۔

اب انہیں قحط سالی لاحق ہوگئی ہے' بارش نہیں ہوئی، مجھے یہ اندیشہ ہے' یارسول اللہ! جس طرح وہ لالچ کی وجہ سے اسلام میں داخل ہوئے تھے' کہیں اسی طرح لالچ کی وجہ سے اسلام سے خارج نہ ہو جائیں، اگر آپ مناسب سمجھیں' تو ان کی طرف کوئی ایسی چیز بھیج دیں' جو ان کی امداد کر سکے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے پہلو میں موجود ایک شخص کی طرف دیکھا' میرا خیال ہے' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔

زید بن سعنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوا' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ! کیا آپ بنوفلاں کے باغ کی متعین کھجوریں فلاں عرصے تک ادائیگی کی شرط پر مجھے فروخت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں۔ اے یہودی میں تمہیں متعین کھجوریں فلاں' فلاں عرصے تک فروخت کردوں گا' لیکن میں بنوفلاں کے باغ کا تعین نہیں کروں گا۔ میں نے جواب دیا: ٹھیک ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ سودا کرلیا۔ میں نے اپنے تھیلے کو کھولا اور اس میں سے **80** مثقال سونا نکال کر آپ کو دے دیا' جو کھجوروں کی متعین تعداد کے عوض میں تھا' جس کی ادائیگی فلاں' فلاں مدت تک تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وہ سونا اس شخص کو دیا اور کہا: تم جلدی سے ان کے پاس جاؤ اور اس کے ذریعے ان کی مدد کرو۔

حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب متعین مدت پوری ہونے کا وقت قریب آیا' تو ابھی اس میں دو یا تین دن باقی تھے۔

نبی اکرم ﷺ کسی انصاری کے جنازے میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر کچھ صحابہ کرام بھی تھے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ ادا کرلی' تو آپ ایک دیوار کے قریب ہو کر بیٹھ گئے۔ میں نے آپ کی قمیص کے دامن کو پکڑا اور سخت نظروں سے آپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: اے حضرت محمد ﷺ کیا آپ میرا حق مجھے ادا نہیں کریں گے؟ اللہ کی قسم!

آپ یعنی عبدالمطلب کی اولاد کی طرف سے مجھے ٹال مٹول کرنے کا علم نہیں ہے؟ کیونکہ میں آپ لوگوں کے لین دین کو جانتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا' تو ان کی آنکھیں غصے سے اُبل رہی تھیں۔ انہوں نے میری طرف گھور کے دیکھا اور بولے: اے اللہ کے دشمن! کیا تم اللہ کے رسول کے ساتھ یہ بات کر رہے ہو؟ جو میں سن رہا ہوں اور یہ طریقہ اختیار کر رہے ہو' جو میں دیکھ رہا ہوں؟

اس ذات کی قسم! جس نے انہیں حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اگر ان کا احترام پیش نظر نہ ہوتا' تو میں اس تلوار کے ذریعے تمہاری گردن اڑا دیتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نرمی اور مہربانی کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا:

''اے عمر! تمہاری طرف سے اس سے مختلف ردعمل سامنے آنے کی زیادہ ضرورت تھی' تم مجھے اچھے طریقے سے ادائیگی کرنے کا کہتے اور اس کو اچھے طریقے سے تقاضا کرنے کا کہتے۔

اے عمر! اسے ساتھ لے جاؤ۔ اس کا حق اسے ادا کر دو اور تم نے جو اسے ڈانٹا ہے' اس کے بدلے میں اسے بیس صاع کھجوریں زیادہ دینا۔

حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے ساتھ لے گئے' انہوں نے میرا حق ادا کر دیا اور مزید بیس صاع کھجوریں عطا کیں' تو میں نے دریافت کیا: یہ اضافی ادائیگی کس لئے ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں نے تمہیں' جو ڈانٹا ہے' اس کی جگہ میں تمہیں یہ اضافی ادائیگی کروں۔

میں نے دریافت کیا: اے عمر! تم مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں زید بن سعنہ ہوں۔

انہوں نے دریافت کیا: یہودیوں کا بڑا عالم؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ یہودیوں کا بڑا عالم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طریقے کے ساتھ بات چیت اور اس طرح کا طرزِ عمل کیوں کیا؟

میں نے جواب دیا: اے عمر! میں نے اللہ کے رسول کے چہرے میں تمام علامات نبوت دیکھ لی تھیں' جب میں نے آپ کی زیارت کی تھی' صرف دو چیزیں باقی رہ گئی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مجھے یہ پتہ نہیں چل سکا تھا۔ ایک یہ کہ آپ کے مزاج میں بردباری کتنی ہے؟ دوسرا یہ کہ جب آپ کے ساتھ بدتمیزی کا مظاہرہ کیا جائے' تو آپ بردباری اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ تو میں نے ان دونوں کا علم بھی حاصل کر لیا ہے۔

اے عمر! اب میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہوں۔ (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)

اور میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں: میرا نصف مال' حالانکہ یہودیوں میں سے' سب سے زیادہ مال میرے پاس ہے۔ یہ

حضرت محمد ﷺ کی اُمت کے لئے صدقہ ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ کہو کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے لئے ہے' کیونکہ تم ان سب کو پورا نہیں کر سکتے' تو میں نے کہا: ان میں سے بعض لوگوں کے لئے ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت زید نے عرض کی: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ پر ایمان لے آئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بہت سے غزوات میں شریک ہوئے اور پھر غزوہ تبوک کے دوران دشمن کا سامنا کرتے ہوئے انہوں نے انتقال کیا۔

اللہ تعالیٰ زید پر رحم کرے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے میں نے ولید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے مجھے یہ تمام روایت محمد بن حمزہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاٰمِرَ بِالْمَعْرُوفِ ثَوَابَ الْعَامِلِ بِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نیکی کا حکم دینے والے کو اس پر عمل کرنے والے کا سا ثواب عطا کرے گا' حالانکہ اس عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی

289 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: مَا عِنْدِيْ مَا اُعْطِيكَ لٰكِنِ ائْتِ فُلَانًا قَالَ: فَاَتَى الرَّجُلَ فَاَعْطَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اَوْ عَامِلِهٖ. (1:2)

❀❀ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ سے مدد طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے' جو میں تمہیں دوں' تم فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ۔

(راوی بیان کرتے ہیں) وہ اس شخص کے پاس آیا اس نے اسے عطیہ دے دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

289– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 1893 فى الإمارة: باب فضل إعانة الغازى فى سبيل الله، عن بشر بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/273 من طريق وأخرجه الطيالسى 611 ومن طريقه الترمذى 2671 فى العلم: باب الدالّ على الخير كفاعله، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20054، وأحمد 4/120، و5/272 و274، ومسلم 1893، وأبو داؤد 5129 فى الأدى: باب الدال على الخير، والبخارى فى الأدب المفرد 242، والطبرانى /17 622 و623 و624 و625 و627 و628 و629 و630 و631، والبغوى 3608 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه الطبرانى /17 632 من طريق الحرّ بن مالك.

''جو شخص بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرے' تو اس کو اس بھلائی کو کرنے والے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ اسْتِحْلَالِ النُّصْرَةِ عَلَى اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ بِالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ اسلامی سلطنت میں نیکی کا حکم دے کر اور برائی سے منع کر کے اللہ تعالیٰ کے کافر دشمنوں کے خلاف (اللہ تعالیٰ کی مدد کو اپنے لئے حلال کروالے)

290 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بن إبراهيم حدثنا بن اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ اَنْ قَدْ حَضَرَهُ شَيْءٌ فَتَوَضَّاَ وَمَا كَلَّمَ اَحَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَلَصِقْتُ بِالْحُجْرَةِ اَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لَكُمْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْنِيْ فَلَا اُجِيْبُكُمْ وَتَسْاَلُوْنِيْ فَلَا اُعْطِيكُمْ وَتَسْتَنْصِرُوْنِيْ فَلَا اَنصركم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' تو آپ کے چہرے سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ آپ کا مزاج ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے وضو کیا آپ نے کسی کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔

پھر باہر تشریف لے گئے۔ میں حجرے کے (دروازے) کے پاس ہوگئی' تاکہ میں یہ سنوں کہ آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں: آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے' تم لوگ نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو۔ اس سے پہلے کہ تم لوگ مجھ سے دعا مانگو اور میں تمہاری دعا قبول نہ کروں' تم لوگ مجھ سے کچھ مانگو اور میں تمہیں عطا نہ کروں' تم لوگ مجھ سے مدد، مانگو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہی کلمات ارشاد فرمائے' اور پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الْغَيْرَةِ عِنْدَ اسْتِحْلَالِ الْمَحْظُورَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے: جب ممنوعہ چیزوں کا ارتکاب کیا جانے لگے'

290– إسناده ضعيف؛ لجهالة عاصم بن عمر وأخرجه أحمد 6/159، وابن ماجة 4004 مختصرًا في الفتن: باب الأمر بالمعروف، والبزار أيضًا 3305 من طريقين عن هشام بن سعد، عن عمرو بن عثمان، به . واورده الهيثمي في مجمع الزوائد 7/266، ونسبه إلى أحمد، والبزار، وأعله بعاصم بن عمر.

اس وقت وہ غصے کا اظہار کرے

291 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ وَالْوَلِيْدُ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ:

(متن حدیث): اِنَّهٗ لَا شَيْءَ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وعلا. (3:67)

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والی نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ غَيْرَةَ اللّٰهِ تَكُوْنُ اَشَدَّ مِنْ غَيْرَةِ اَوْلَادِ اٰدَمَ

اس روایت کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کا غصہ اولاد آدم کے غصے سے زیادہ شدید ہوتا ہے

292 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ أشد غيرة. (3:67)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن غیرت والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ شدید غیرت والا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّيْءِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ يَكُوْنُ اللّٰه جل وعلا أشد غيرة

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس چیز کی صفت بیان کی گئی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غصہ کرتا ہے

293 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سلمةعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ فَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عليه. (3:67)

291– إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه أحمد 6/352، عن أبي المغيرة، والطبراني /24 220 من طريق محمد القرقساني، كلاهما عن الأوزاعي، به. وأخرجه الطيالسي 1640 ، وأحمد 6/348، والبخاري 5222 في النكاح باب الغيرة، ومسلم 2762 في التوبة: باب غيرة الله تعالى، والطبراني /24 221 و 223 و 244 و 225 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني أيضًا /24 222 من طريق شيبان بن عبد الرحمٰن، عن أبي سلمة، به.

292– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2761 38 في التوبة: باب غيرة الله تعالى، عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/235 عن ابن أبي عدي و 438 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/300، ومسلم 2761 38 من طريق محمد بن جعفر.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ غیرت والا ہے اور مومن بھی غیرت والا ہوتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ کی غیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ مومن کسی ایسی چیز کا ارتکاب کرے جو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صحت کی صراحت کرنے والی دوسری روایت کا تذکرہ

294 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الفواحش. (3:67)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنی تعریف سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اس لئے اس نے اپنی تعریف خود کی ہے اور کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے۔ اس لئے اس نے فحش کاموں کو حرام قرار دیا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْغَيْرَةِ الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَالَّتِيْ يُبْغِضُهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس غیرت کے بارے میں ہے

جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے

295 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بن مسرهد قال حدثنا بن اَبِيْ عَدِيٍّ

293– إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه الطيالسي 2357 ، وأحمد 2/343و519و520 و536 و539، والبخاري 5223 في النكاح: باب الغيرة، ومسلم 2761 في التوبة: باب غيرة الله تعالى، والترمذي 11168 في الرضاع: باب الغيرة، من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه أحمد 2/387 عن عفان بن مسلم.

294– إسناده صحيح على شرط الشيخين وأخرجه مسلم 2760 في التوبة: باب غيرة الله تعالى، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2760 أيضًا عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/381 و425، والبخاري 5220 في النكاح: باب الغيرة، و 7403 في التوحيد: باب قوله تعالى: (وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ) ، ومسلم 2760 33 ، والنسائي في التفسير كما في التحفة 7/41، 42، والدارمي 2/149 في النكاح: باب في الغيرة، والبغوي في شرح السنة 2373

295–وأخرجه أحمد 5/445 من طريق إسماعيل، والطبراني 1776 من طريق محمد بن بشر، كلاهما عن حجاج الصواف، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/446، وأبو داود 2659 في الجهاد: باب الخيلاء في الحرب، والطبراني 1772 من طريق أبن بن يزيد، والنسائي 5/78 في الزكاة: باباالاختيال في الصدقة، والدارمي 2/149 في النكاح: باب في الغيرة، والطبراني 1774 و 1775 من طريق الأوزاعي، والطبراني 1773 من طريق حرب بن شداد، و 1777 من طريق شيبان.

عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التيمى عَنِ ابْنِ عَتِيْكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم:

(متن حدیث): إن من الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِىْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِى اللّٰهِ وَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِىْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِىْ غَيْرِ اللّٰهِ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِىْ يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يَتَخَيَّلَ الْعَبْدُ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاَنْ يَتَخَيَّلَ عِنْدَ الصَّدَاقَةِ وَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِىْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَالْخُيَلَاءُ لغير الدين . (3:66)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: (ابْنُ عَتِيْكٍ) هٰذَا هُوَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكِ بْنِ النعمان الأشهلى لأبيه صحبة.

❀❀ ابن عتیک انصاری اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غیرت کی ایک قسم وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' اور ایک قسم وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' جہاں تک اس قسم کا تعلق ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' تو یہ وہ غیرت ہے' جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہے' اور وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو یہ وہ غیرت ہے' جو اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور شئے لئے ہو' تکبر کا اظہار کرنے والے لوگوں میں کچھ لوگ وہ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' اور کچھ لوگ وہ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جو تکبر کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو پسند کرتا ہے' تو اس سے مراد وہ بندہ ہے' جو جنگ کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور وہ شخص جو صدقہ کرتے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے۔

اور جہاں تکبر کرنے والے اس شخص کا تعلق ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو اس سے مراد وہ شخص ہے' جو کسی دینی معاملے کی بجائے (دنیاداری کے حوالے سے) تکبر کا اظہار کرتا ہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عتیک نامی راوی ابوسفیان بن جابر بن عتیک بن نعمان اشہلی ہیں۔ ان کے والد صحابی ہیں۔

ذِكْرُ رَجَاءِ الْاَمْنِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ لِمَنْ لَمْ يَغْضَبْ لِغَيْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

جو شخص اللہ کے غیر کے لئے غضبناک نہیں ہوتا' اس کے لئے اللہ کے غضب سے محفوظ ہونے کی اُمید کا تذکرہ

296- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰه بن عمر قَالَ:

296- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/175 عن الحسن بن موسين عن ابن لهيعة، عن دراج، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمى فى مجمع الزوائد 8/69، ونسبه إلى أحمد، وقال: وفيه ابن لهيعة وهو لين الحديث، وبقية رجاله ثقات. وفى الباب عن جارية عند أحمد 3/484 و5/34 و370، وأبى يعلى 2/395، والطبرانى 2093 و 2097، وأحمد 2/362 و466، والترمذى 2020، وعن رجل من أصحاب النبى صلى الله عليه وآله وسلم عند أحمد 5/373، وعن ابن عمر عند أبى يعلى، وعن أبى الدرداء عند الطبرانى فى الكبير و الأوسط.

(متن حدیث):قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَمْنَعُنِي من غضب الله؟ قال: لا تغضب . (1:2)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی چیز مجھے اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچاسکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کرو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدَاهِنِ فِيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جس میں اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے کی صفت بیان کی گئی ہے

297- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّغْتُ لَهُ سَمْعِيْ وَقَلْبِيْ وعرفت أني لأن اَسْمَعَ اَحَدًا عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدَاهِنُ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ كَمَثَلِ قَوْمٍ كَانُوْا فِيْ سَفِيْنَةٍ فَاقْتَرَعُوا مَنَازِلَهُمْ فَصَارَ مَهْرَاقُ الْمَاءِ وَمُخْتَلَفُ الْقَوْمِ لِرَجُلٍ فَضَجِرَ فَاَخَذَ الْقَدُوْمَ وَرُبَّمَا قَالَ الْفَاْسَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ لِلْاٰخَرِ اِنَّ هٰذَا يُرِيْدُ اَنْ يغرقنا ويخرق سفينتكم وقال الآخر فإنما يخرق مكانه

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صلح الْجَسَدُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ لَهَا الْجَسَدُ كُلُّهُ.

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْمُؤْمِنُوْنَ تَرَاحُمُهُمْ وَلُطْفُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ كَجَسَدِ رَجُلٍ وَاحِدٍ اِذَا اشْتَكٰى بَعْضُ جَسَدِهٖ اَلَمَ له سائر جسده . (3:28)

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری سماعت اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا ہے۔

اور مجھے یہ بات پتہ ہے اب میں اس منبر پر کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے نہیں سن سکوں گا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات

297- إسناده صحيح على شرط الشيخين . واخرج القسمين الأول والثاني: أحمد 4/270 عن يحيى بن سعيد، عن زكريا عن الشعبي، به. وأخرج القسم الأول منه: أحمد 4/268 و270 و273، والبخاري 2493 في الشركة: باب هل يقرع في القسمة، و 2686 في الشهادات: باب القرعة في المشكلات، والترمذي 2173 في الفتن، والرامهرمزي في الأمثال ص 104، والبيهقي في السنن 10/91 و288، والبغوي 4151 ، من طرق عن الشعبي، به. وأخرج القسم الثاني: الطيالسي 788 ، وأحمد 4/274، والبخاري 52 في الإيمان: باب فضل من استبرأ لدينه، ومسلم 1599 في المساقاة: باب أخذ الحلال وترك الشبهات، وابن ماجة 3984 في الفتن: الوقوف عند الشبهات، والدارمي 2/245 في البيوع: باب الحلال بيّن والحرام بيّن، من طرق عن الشعبي، به. والقسم الثالث تقدم برقم 233 فانظر تخريجه هناك.

ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں)

''اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والے شخص اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کی مثال اس طرح ہے' جیسے کچھ لوگ ایک کشتی میں سوار ہوں' وہ اپنی جگہوں کے بارے میں قرعہ اندازی کرلیں' تو پانی حاصل کرنے کی جگہ اور لوگوں کے گزرنے کی جگہ ایک شخص کے حصے میں آئے' تو وہ غصے میں آجائے' اور پھاوڑہ پکڑے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو ان میں سے ایک شخص دوسرے سے یہ کہے: یہ شخص ہمیں ڈبونا چاہتا ہے' اور کشتی کو توڑنا چاہتا ہے' اور دوسرا شخص کہے: اسے کرنے دو' یہ اپنی جگہ کو توڑ رہا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک رہے' تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے' اور اگر وہ خراب ہوجائے' تو سارا جسم خراب ہوجاتا ہے۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آپس میں ایک دوسرے پر رحمت اور لطف کے حوالے سے اہل ایمان کی مثال ایک شخص کے جسم کی مانند ہے' جب جسم کا ایک حصہ بیمار ہوجائے' تو پورا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔''

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبَ حُدُوْدَ اللّٰهِ وَالْمُدَاهِنَ فِيْهَا مَعَ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ بِاَصْحَابِ مَرْكَبٍ رَكِبُوا لَجَّ الْبَحْرِ

مصطفیٰ کریم ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے اور اس کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو سفینے میں سوار ایسے افراد سے تشبیہ دینا جو اتھاہ سمندر میں سفر کر رہے ہوں

298 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حدثنا جرير عن مطرف عن الشعبيعن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْمُدَاهِنُ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالرَّاكِبُ حُدُوْدَ اللّٰهِ وَالْاٰمِرُ بِهَا وَالنَّاهِي عَنْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا فِيْ سَفِينَةٍ مِّنْ سُفُنِ الْبَحْرِ فَاَصَابَ اَحَدُهُمْ مُؤَخَّرَ السَّفِينَةِ وَاَبْعَدَهَا مِنَ الْمِرْفَقِ وَكَانُوْا سُفَهَاءَ وَكَانُوْا اِذَا اَتَوْا عَلٰى رِجَالِ الْقَوْمِ اٰذَوْهُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ اَقْرَبُ اَهْلِ السَّفِينَةِ مِنَ الْمِرْفَقِ وَاَبْعَدُهُمْ مِنَ الْمَاءِ فَتَعَالَوْا نَخْرِقْ دَقَّ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَرُدَّهُ اِذَا اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ فَقَالَ مَنْ نَاوَاهُ مِنَ السُّفَهَاءِ افْعَلْ فَاَهْوٰى اِلٰى فَاْسٍ لِيَضْرِبَ بِهَا اَرْضَ السَّفِينَةِ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِ رَجُلٌ رُشَيْدٌ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ فَقَالَ نَحْنُ اَقْرَبُكُمْ مِنَ الْمِرْفَقِ وَاَبْعَدُكُمْ مِنْهُ اَخْرِقُ دَقَّ السَّفِينَةِ فَاِذَا اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ سَدَدْنَاهُ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّكَ اِنْ فعلت تهلك ونهلك . (3:66)

298- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وتقدم تخريجه في الذي قبله.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والا' اس کا حکم دینے والا اور اس سے منع کرنے والا۔ اس کی مثال ایسے لوگوں کی طرح ہے' جو سمندر کی کسی کشتی میں اپنی جگہ کے بارے میں قرعہ اندازی کر لیتے ہیں' تو ان میں سے ایک شخص کو کشتی کا پچھلا حصہ ملتا ہے۔ وہ شخص اپنے ساتھیوں سے دور ہوتا ہے' اور وہ لوگ بے وقوف ہوتے ہیں' جب بھی لوگ وہاں آتے ہیں' تو اسے اذیت دیتے ہیں' تو وہ لوگ یہ کہتے ہیں' ہم تمام کشتی والوں میں سہولت کے زیادہ قریب ہیں اور پانی سے زیادہ دور ہیں' تو تم لوگ آؤ' ہم کشتی کے زیریں حصے کو توڑ دیتے ہیں' جب ہم اس سے بے نیاز ہو جائیں گے' تو ہم اسے واپس لگا دیں گے' تو ان میں سے جو بے وقوف شخص ہوتا ہے' وہ کہتا ہے تم ایسا کر لو پھر وہ کلہاڑی کی طرف بڑھتا ہے' تا کہ اسے کشتی کے فرش پر مارے' تو ایک سمجھ دار شخص جھانک کر اس کی طرف دیکھتا ہے' اور دریافت کرتا ہے: تم کیا کر رہے ہو؟ وہ کہتا ہے' ہم سہولت میں تمہارے زیادہ قریب ہیں اور اس سے تم سے زیادہ دور ہیں۔ میں کشتی کا تختہ توڑنے لگا ہوں۔ جب ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی' تو ہم اسے بند کر دیں گے' تو وہ سمجھدار شخص یہ کہتا ہے: تم ایسا نہ کرو' اگر تم ایسا کرو گے' تو تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے اور ہم بھی ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِمَنْ يَّأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ إِذَا تَعَرّٰى فِيهِمَا عَنِ الْعِلَلِ

جو شخص نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے صدقے کو نوٹ کر لینے کا تذکرہ' جبکہ وہ ان دونوں کاموں میں کسی علت سے محفوظ رہتا ہے

299- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَلٰى كُلِّ مَنْسِمٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَمَنْ يُّطِيقُ هٰذَا؟ قَالَ: اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَالْحَمْلُ عَلَى الضَّعِيفِ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يخطوها أحدكم إلى الصلاة صدقة. (1:2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی آدم کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ دینا لازم ہوتا ہے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: کون اس کی

299- وأخرجه البزار 926، والطبراني 11791، من طريق الوليد بن أبي ثور، عن سماك، به. وتابع الوليد عليه حازم بن إبراهيم عند الطبراني 11792. وأورده الهيثمي في المجمع 3/104، وزاد نسبته إلى أبي يعلى، وقال: ورجال أبي يعلى رجال الصحيح.

طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم دیا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، کمزور شخص کا وزن اٹھا دینا صدقہ ہے اور تم میں سے کوئی شخص جب نماز کی طرف چل کر جاتا ہے تو اس کا ہر قدم صدقہ ہے۔''

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ لَا يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ عَنْ قُدْرَةٍ مِّنْهُمْ عَلَيْهِ عُمُوْمَ الْعِقَابِ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

سابات کا تذکرہ' جولوگ نیکی کا حکم نہیں دیتے ہیں اور برائی سے منع نہیں کرتے ہیں' حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتے ہیں' وہ اس بات کے مستحق ہوجاتے ہیں کہ ان سب پر اللہ کا عذاب نازل ہو

300 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِى يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِمْ وَلَا يُغَيِّرُوْا اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا . (2:109)

❀❀ عبداللہ بن جریر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کسی قوم کے درمیان گناہوں کا ارتکاب ہونے لگے اور وہ لوگ انہیں روک سکتے ہوں اور پھر بھی نہ روکیں' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے مرنے سے پہلے ان سب پر عذاب نازل کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىِ عَنِ الْمُنْكَرِ لِعَوَامِّ النَّاسِ دُوْنَ الْاُمَرَاءِ الَّذِيْنَ لَا يَأْمَنُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْهُمْ اِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے لئے عام لوگوں میں سے اہلکار مقرر کرے' اگر ایسا کرنا ہو تو ان حکمرانوں میں سے اہلکار مقرر نہ کئے جائیں' جو خود ان برائیوں کے مرتکب ہوتے ہیں

---

300 - إسناده حسن. وأخرجه الطبرانى 2382 عن أبى خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى 2382 أيضًا عن معاذ بن المثنى، عن أبى الوليد الطيالسى، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد 4339 فى الملاحم: باب الأمر والنهى، والطبرانى 2382 ، من طريق مسدد، عن أبى الأحوص، به. وأخرجه أحمد 4/364 و366، وابن ماجة 4009 فى الفتن: باب الأمر بالمعروف، والنهى عن المنكر، والطبرانى 2380 و 2381 و 2383 و 2384 و 2385 ، والبيهقى فى السنن 10/91، من طرق عن أبى إسحاق، به . وأخرجه أحمد 4/361 و363، والطبرانى 2379 ، من طريق حجاج بن محمد، وفى الباب عن أبى بكر وسيأتى برقم 304 .

301 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُدَاهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْاٰمِرِ بِهَا وَالنَّاهِي عَنْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً مِنْ سُفُنِ الْبَحْرِ فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ مُؤَخَّرِ السَّفِينَةِ وَاَبْعَدِهِمْ مِنَ الْمِرْفَقِ وَبَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَى السَّفِينَةِ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوا الْمَاءَ وَهُمْ فِيْ اٰخِرِ السَّفِينَةِ اٰذَوْا رِحَالَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَحْنُ اَقْرَبُ مِنَ الْمِرْفَقِ وَاَبْعَدُ مِنَ الْمَاءِ نَخْرِقُ دَفَّةَ السَّفِينَةِ وَنَسْتَقِي فَاِذَا اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ سَدَدْنَاهُ فَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنْهُمُ افْعَلُوْا قَالَ فَاَخَذَ الْفَاْسَ فَضَرَبَ عَرَضَ السَّفِينَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ رُشَيْدٌ مَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: نَحْنُ اَقْرَبُ مِنَ الْمِرْفَقِ وَاَبْعَدُ مِنَ الْمَاءِ نَكْسِرُ دَفَّ السَّفِينَةِ فَنَسْتَقِي فَاِذَا اسْتَغْنَيْنَا عَنْهُ سَدَدْنَاهُ فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ فَاِنَّكَ اِذًا تَهْلِكُ وَنَهْلِكُ. (3:55)

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی کرنے اور اس پر (عمل کرنے کا) حکم دینے والا اور اس کی (خلاف ورزی) سے روکنے والے شخص کی مثال ایسے لوگوں کی مانند ہے' جو سمندر میں کسی کشتی کے بارے میں قرعہ اندازی کرتے ہیں' تو ان میں سے کچھ لوگوں کو کشتی کا پیچھے والا حصہ ملتا ہے۔

وہ لوگ سہولت سے دور ہوتے ہیں اور کچھ لوگ بالائی حصے میں چلے جاتے ہیں جب وہ لوگ پانی لینے کا ارادہ کرتے ہیں' تو وہ کشتی کے آخری حصے میں ہوتے ہیں' تو وہ سوار لوگوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں' تو ان میں سے ایک شخص یہ کہتا ہے ہم سہولت سے زیادہ قریب ہیں اور پانی سے زیادہ دور ہیں ہم کشتی کے ایک حصے کو توڑ دیتے ہیں اور پانی حاصل کر لیتے ہیں' جب ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی' تو ہم اسے بند کر دیں گے' تو ان میں سے بے وقوف لوگ یہ کہتے ہیں: تم لوگ ایسا کر لو۔

تو ان میں سے ایک شخص کلہاڑی پکڑتا ہے' اور کشتی کے فرش پر مارتا ہے' تو ان میں سے ایک سمجھدار شخص کہتا ہے: کیا کرنے لگے ہو؟ وہ کہتا ہے: ہم سہولت سے قریب ہیں اور پانی سے زیادہ دور ہیں' ہم کشتی کا فرش توڑنے لگے ہیں' تاکہ پانی حاصل کر لیں۔ جب ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی' تو ہم اسے بند کر دیں گے' تو وہ شخص کہتا ہے: تم ایسا نہ کرو' کیونکہ اس صورت میں تم بھی ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے اور ہم بھی ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے''۔

ذِكْرُ تَوَقُّعِ الْعِقَابِ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ قَدَرَ عَلٰى تَغْيِيرِ الْمَعَاصِي وَلَمْ يُغَيِّرْهَا

ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہونے کے امکان کا تذکرہ' جو گناہوں کو ختم کرنے کی قدرت رکھتا ہو' لیکن وہ انہیں ختم نہ کرے

302 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

301- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر 298.

حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ رَجُلٍ یَكُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یَعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا عَلَیْهِ وَلَا یُغَیِّرُوْا اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ قبل أن یموتوا. (2:109)

٭٭ عبیداللہ بن جریر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کسی قوم میں گناہوں کا ارتکاب ہونے لگے اور وہ لوگ ان گناہوں کو روک سکتے ہوں' لیکن وہ انہیں نہ روکیں' تو اللہ تعالیٰ ان کے مرنے سے پہلے ان سب پر عذاب نازل کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ جَوَازِ زَجْرِ الْمَرْءِ الْمُنْكَرَ بِیَدِهٖ دُوْنَ لِسَانِهٖ اِذَا لَمْ یَكُنْ فِیْهِ تَعَدٍّ

اس بات کے جائز ہونے کا تذکرہ کہ آدمی منکر کو اپنے ہاتھ کے ذریعے روک سکتا ہے' اگرچہ وہ زبان کے ذریعے ایسا نہ کرے' جبکہ اس صورت میں کسی زیادتی کا امکان نہ ہو

303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ وَزَحْمَوَیْهِ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ:

(متن حدیث): قَعَدَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَعَلَیْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ بِقَضِیْبٍ كَانَ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ غَفَلَ عَنْهُ فَاَلْقَى الرَّجُلُ خَاتَمَهٗ ثُمَّ نَظَرَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَیْنَ خَاتَمُكَ؟ قَالَ: اَلْقَیْتُهٗ قَالَ: اَظُنُّنَا قَدْ اَوْجَعْنَاكَ وَاَغْرَمْنَاكَ. (5:9)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: النُّعْمَانُ بن راشد ربما أخطأ على الزهری

٭٭ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھا اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک میں موجود شاخ اس کے ہاتھ پر ماری (اور اسے انگوٹھی اتارنے کا اشارہ کیا) جب نبی اکرم ﷺ کی توجہ اس شخص سے ہٹی تو اس نے اپنی انگوٹھی اتار دی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو دریافت کیا: تمہاری انگوٹھی کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے وہ اتار دی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے' ہم نے تمہیں تکلیف پہنچائی' ہم نے تمہیں نقصان پہنچایا''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نعمان بن راشد نامی راوی بعض اوقات زہری کے حوالے سے حدیث روایت کرتے

302- إسناده حسن، وهو مكرر رقم 300.

303- إسناده ضعيف لضعف النعمان بن راشد. وأخرجه أحمد 4/195، والطحاوی فی شرح معانی الآثار 4/261 عن ابن مرزوق، كلاهما عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/195، والنسائی 8/171 فی الزينة: باب خاتم الذهب.

ہوئے غلطی کر جاتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُنْكَرَ وَالظُّلْمَ اِذَا ظَهَرَا كَانَ عَلٰى مَنْ عَلِمَ تَغْيِيرُهُمَا حَذَرَ عُمُومِ الْعُقُوبَةِ اِيَّاهُمْ بِهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ منکر اور ظلم جب غالب آ جائیں، تو جس شخص کو یہ علم ہو، تو اس پر یہ بات لازم ہے: وہ انہیں ختم کرنے کی کوشش کرے، تا کہ ان دونوں کی وجہ سے لوگوں پر نازل ہونے والے عذاب نازل سے بچا جا سکے

304 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (المائدة: 105) قَالَ: اِنَّ النَّاسَ يَضَعُونَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى غَيْرِ مَوْضِعِهَا اَلَا وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوَا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْ قَالَ المنكر فلم يغيروه عمهم الله بعقابه. (3:66)

قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اے ایمان والو! تم پر اپنا خیال رکھنا لازم ہے۔ جب تم ہدایت حاصل کر لو تو گمراہ ہونے والا شخص تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگ اس آیت کا غلط مفہوم مراد لیتے ہیں۔ خبردار! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں گے اور اس کے ہاتھوں کو نہیں پکڑیں گے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب وہ کسی گناہ کو دیکھیں گے اور اسے روکیں گے نہیں، تو اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں پر عذاب نازل کرے گا''۔

ذكر البيان بأن المتأول للآى قد يخطىء فِي تَاْوِيلِهِ لَهَا وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْفَضْلِ وَالْعِلْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آیات کی تاویل کرنے والا شخص، اپنی تاویل میں بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے، اگرچہ وہ اہل فضل اور اہل علم ہو

304- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه الحميدى 3 ، وأحمد 1/2 و5 و7، وأبو داؤد 4338 فى الملاحم: باب الأمر والنهى، والترمذى 2168 فى الفتن: باب ما جاء فى نزول العذاب إذا لم يغيّر المنكر، و 3057 فى التفسير: باب ومن سورة المائدة، وابن ماجة 4005 فى الفتن: باب الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر، والبيهقى فى السنن 10/91 من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد.

305 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عن أبی بكر الصديق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتَضَعُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ مَا وَضَعَهَا اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (المائدة: 105) اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوَا الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يعمهم اللّٰه بعقاب. (3:66)

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! تم لوگ یہ آیت تلاوت کرتے ہو اور اس کا اس سے مختلف مفہوم مراد لیتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ کی مراد ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے لوگو تم پر اپنا خیال رکھنا لازم ہے' جب تم ہدایت حاصل کرلو تو گمراہ ہونے والا شخص تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) لوگ جب منکر (یعنی گناہ) کو دیکھیں گے اور اسے روکنے کی کوشش نہیں کریں گے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرے گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ اِذَا رَآهُ الْمَرْءُ اَوْ عَلِمَهُ

منکر سے روکنے کی صفت کا تذکرہ' جب آدمی اسے دیکھے یا آدمی کو اس کا علم ہو

306- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْاَحْمَسِیِّ قَالَ:

(متن حدیث): اَوَّلُ مَنْ بَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيْدِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالَ: تُرِكَ مَا هُنَاكَ اَبَا فُلَانٍ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى

305- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 1/9 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق جرير. فانظر تخريجه ثمت.

306- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/54، ومسلم 49 في الإيمان: باب كون النهي عن المنكر من الإيمان، عن أبي بكر بن أبي شيبة، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/49، والترمذي 2172 في الفتن: باب ما جاء في تغيير المنكر باليد، والنسائي 8/111 في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان، عن محمد بن بشار، كلاهما عن عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، به. وأخرجه الطيالسي 2196، وأحمد 3/20، ومسلم 49، ثلاثتهم من طريق شعبة، والنسائي 8/112 في الإيمان وشرائعه: باب تفاضل أهل الإيمان. وسيورده المؤلف بعده من طريق الأعمش، عن أبي سعيد، ويرد تخريجه في موضعه.

مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاَى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَمْ يستطع فبقلبه وذاك أضعف الإيمان . (1:37)

طارق بن شہاب احمسی بیان کرتے ہیں: عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ دینے کا آغاز مروان بن حکم نے کیا' تو ایک شخص اس کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: خطبے سے پہلے نماز پڑھی جائے گی؟ اس نے بلند آواز میں یہ بات کہی' تو مروان نے کہا: اے ابوفلاں! یہاں یہ طریقہ ترک کر دیا گیا ہے۔

تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے اپنے ذمے لازم چیز کو ادا کر دیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کوئی منکر دیکھے' تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کرے' اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنی زبان کے ذریعے کرے' اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنے دل میں اسے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے زیادہ کمزور درجہ ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

اس روایت کو نقل کرنے میں طارق بن شہاب نامی راوی منفرد ہے

307- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ وَبَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ اَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ وَلَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ وَبَدَاْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَاُ بِهَا فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ هٰذَا قَالُوْا: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ زَادَ اِسْحَاقُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ . (1:37)

307- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أبو داؤد 434 في الملاحم: باب الأمر والنهي، عن هنّاد بن السري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/10، ومسلم 49 79 في الإيمان: باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان، وأبو داؤد 1140 في الصلاة: باب الخطبة يوم العيد، و 4340 في الملاحم: باب الأمر والنهي، وابن ماجة 1275 في الإقامة: باب ما جاء في صلاة العيدين، و 4013 في الفتن: باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، عن أبي كريب محمد بن العلاء، كلاهما أحمد وأبو كريب عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/52، والبيهقي في السنن 10/90؛ من طريق محمد بن عبيد، عن الأعمش، عن إسماعيل بن رجاء، به.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مروان نے عید کے دن منبر نکلوایا اور اس نے نماز ادا کرنے سے پہلے خطبہ دیا' تو ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: اے مروان! تم سنت کے برخلاف کر رہے ہو' تم نے عید کے دن منبر نکالا ہے' حالانکہ عید کے دن اسے نہیں نکالا جاتا اور تم نماز سے پہلے خطبہ دے رہے ہو' حالانکہ اس سے آغاز نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ فلاں بن فلاں ہے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے اپنے ذمے لازم فرض کو ادا کرلیا ہے۔

یہاں اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:)

''تم میں سے جو شخص کوئی منکر دیکھے' تو وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کرے اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو' تو اپنی زبان کے ذریعے کرے اور اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنے دل کے اندر سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے زیادہ کمزور مرتبہ ہے۔''

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّاعَاتِ وَثَوَابِهَا

طاعات اوران کے ثواب کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ أَهْلَ كُلِّ طَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا يُدْعَوْنَ إِلَى الْجَنَّةِ مِنْ بَابِهَا

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق دنیا میں ہر قسم کی نیکی کرنے والے شخص کو جنت کی طرف اس نیکی کے مخصوص دروازے سے بلایا جائے گا

308 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ؛ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ بن شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ .عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ، يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ،

دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلَى من دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: نعم، وأرجو أن تكون

309- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوى فى شرح السنة 1635 من طريق أبى إسحاق الهاشمى، عن أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد، وهو فى الموطأ 2/24، 25 فى الجهاد: باب ما جاء فى الخيل والمسابقة بينها والنفقة فى الغزو، ومن طريق مالك أخرجه البخارى 1897 فى الصوم: باب الريان للصائمين، والترمذى 3674 فى المناقب: باب مناقب أبى بكر وعمر رضى الله عنهما كليهما،

والنسائى 4/168، 169 فى الصوم: باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبى يعقوب فى حديث أبى أمامة فى فضل الصائم، و 6/47، 48 فى الجهاد: باب فضل النفقة فى سبيل الله تعالى. وأخرجه البخارى 3666 فى فضائل الصحابة: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: لو كنت متخذًا خليلًا ، والنسائى 5/9 فى الزكاة: باب وجوب الزكاة، والبيهقى فى السنن 9/171، من طريق شعيب،

ومسلم 1027 فى الزكاة: باب من جمع الصدقة وأعمال البر، والنسائى 6/22، 23 فى الجهاد: باب فضل من أنفق زوجين فى سبيل الله عز وجل، من طريق صالح بن كيسان، كلاهما عن الزهرى، به . وأخرجه ابن أبى شيبة 3/7 من طريق محمد بن إسحاق، عن الزهرى، به، مختصرًا. وأخرجه أحمد 2/366 من طريق أبى إسحاق الفزارى، عن الأعمش، عن أبى صالح، عن أبى هريرة. وسيورده المؤلف فى باب فضل الصوم من طريق معمر، وفى مناقب الصحابة من طريق يونس، كلاهما عن الزهرى، به، وفى باب

منهم . (3: 78)،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص (کسی بھی چیز کا جوڑا) اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے' تو جنت میں یہ اعلان کیا جاتا ہے: اے اللہ کے بندے! یہ چیز زیادہ بہتر ہے' (قیامت کے دن) جو لوگ اہل نماز ہوں گے' انہیں نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو لوگ اہل جہاد ہوں گے۔ انہیں جہاد والے دروازے سے بلایا جائے گا' جو لوگ صدقہ کرنے والے ہوں گے۔ انہیں صدقے والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو لوگ روزہ رکھنے والے ہوں گے' انہیں باب ''ریان'' سے بلایا جائے گا''۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص ایسا بھی ہوسکتا ہے' جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے' تو کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور مجھے امید ہے' تم ان لوگوں میں سے ایک ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِجَازَةِ اِطْلَاقِ اسْمِ الْقُنُوتِ على الطاعات

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق اطاعت کے لئے لفظ ''قنوت'' استعمال کرنا جائز ہے

309 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ . عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ حَرْفٍ فِي الْقُرْآنِ يُذْكَرُ فيه القنوت فهو الطاعة . (3: 66)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن میں موجود ہر وہ حرف جس میں قنوت کا ذکر کیا گیا ہے' تو اس سے مراد فرمانبرداری ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَعَوُّدِ نَفْسِهِ اَعْمَالَ الْخَيْرِ فِي اَسْبَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے اسباب (یعنی روزمرہ کے معمولات) میں نیکی کے کام کرنے کی عادت بنائے

310 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنَا

309- إسناده ضعيف لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم، وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/325، وابن أبي حاتم فيما ذكره ابن كثير في تفسير قوله تعالى (وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ) (البقرة: 116)، من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/75 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دراج، به. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 6/320

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جُنَاحٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْخَيْرُ عَادَةٌ، وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ، مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّين.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بھلائی عادت ہے اور برائی لجاجت ہے جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کردیتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقُوْمَ فِيْ اَدَاءِ الشُّكْرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِإِتْيَانِ الطَّاعَاتِ بِاَعْضَائِهٖ دُوْنَ الذِّكْرِ بِاللِّسَانِ وَحْدَهٗ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی کوشش کرے، یوں کہ اپنے اعضاء کے ذریعے طاعات بجالائے، صرف یہ نہیں' (محض) اپنی زبان کے ذریعے (شکر) کا تذکرہ کرے

311 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا. (5: 47)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے اور اتنا طویل قیام کرتے تھے: آپ کے دونوں پاؤں ورم آلود ہوجاتے تھے آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟

310- إسناده حسن، وأخرجه ابن ماجة 221 في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، والطبراني في الكبير 19/ 904، وابن عدي في الكامل 3/1005

311- إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار وهو الرمادي- أبو إسحاق البصري حافظ روى له أبو داود والنسائي، وهو متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق 4746/ والحميدي 759، وأحمد 4/251، عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/255 عن وكيع وعبد الرحمن، والبخاري 4836 في التفسير: باب قوله تعالى: (يَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) عن صدقة بن الفضل، ومسلم 2819 80 في صفات المنافقين وأحكامهم: باب إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة، والنسائي 3/219 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل، وابن ماجة 1419 في إقامة الصلاة: باب ما جاء في طول القيام في الصلوات، والبيهقي في السنن 3/16 وصححه ابن خزيمة برقم 1833. وأخرجه أحمد 4/255، والبخاري 1130 في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم الليل، و 6471 في الرقاق: باب الصبر عن محارم الله، والبيهقي في السنن 7/39 ومسلم 2819 79، والترمذي 412 في الصلاة: باب ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، وفي الشمائل 258، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 931 من طريق أبي عوانة، كلاهما عن زياد بن علاقة، به، وصححه ابن خزيمة برقم 1182. وفي الباب عن عائشة عند أحمد 6/115، والبخاري 4837، ومسلم 2820، والبيهقي في السنن 7/39

جبکہ آپ کے گزشتہ اور آئندہ (ذنب) کی مغفرت ہو چکی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَتْرُكُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالَ الصَّالِحَةَ بِحَضْرَةِ الناس

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی موجودگی میں (بعض) نیک اعمال ترک کر دیتے تھے

312 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حدثنى الليث، عن عقيل، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كانت تقول: ما كان رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ سُبْحَةَ الضُّحَى . وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُسَبِّحُهَا وَكَانَتْ تَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ كَثِيْرًا مِنَ الْعَمَلِ خَشْيَةَ اَنْ يستن به، فيفرض عليهم .

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز باقاعدگی سے (ادا نہیں کرتے تھے) جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ نماز ادا کیا کرتی تھیں۔

وہ یہ فرماتی تھیں: نبی اکرم ﷺ بہت سے عمل اس لئے ترک کر دیتے تھے: یں ایسا نہ ہو کہ لوگ اس طریقے کی پیروی کرنا شروع کر دیں اور یہ بات ان پر لازم ہو جائے۔"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَتْرُكُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الطَّاعَاتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے (بعض) نیک اعمال ترک کئے

313– (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزهرى بن شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ

312– إسناده صحيح، يزيد بن موهب وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب ثقة، روى له أبو داؤد والنسائى وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/223 عن حجاج، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/406، وأحمد 6/169، 170، وأبو عوانة 2/267 من طريق ابن جريج، وعبد الرزاق 4867 ،

313– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البغوى فى شرح السنة 1004 من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد . وهو فى الموطأ 1/166، 167 فى صلاة الضحى، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/178، والبخارى 1128 فى التهجد: باب تحريض النبى صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل من غير إيجاب، ومسلم 717 فى المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى، وأبو داؤد 1293 فى الصلاة: باب صلاة الضحى، وأبو عوانة 2/267، والبيهقى فى السنن .3/50 وتقدم قبله من طريق عُقَيل بن خالد الأيلى، عن الزهرى، به، فانظره.

(متن حدیث):عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ليدع الْعَمَلَ، وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ، خَشْيَةَ أن يعمل به الناس، فيفرض عليهم (5: 29)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کوئی عمل ترک کر دیتے تھے حالانکہ ان کو اس پر عمل کرنا پسند ہوتا تھا آپ اس اندیشے کے تحت ایسا کرتے تھے کہ لوگ بھی وہ عمل کرنا شروع کر دیں گے اور یہ ان پر لازم ہو جائے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الشُّكْرِ لِلّٰهِ، جَلَّ وَعَلَا، بِأَعْضَائِهِ عَلٰى نِعَمِهِ، وَلَا سِيَّمَا إِذَا كَانَتِ النِّعْمَةُ تَعْقِبُ بَلْوَى تَعْتَرِيهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا لازم ہے

کہ آدمی اس کی نعمتوں پر اپنے اعضاء کے ذریعے (شکر کرے) بطور خاص (اس وقت) جب کوئی نعمت کسی آزمائش کا سامنا کرنے کے بعد آدمی کو ملے (تو اس وقت آدمی ضرور شکر کرے)

314 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخ، حَدَّثَنَا هَمَّام بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰى، فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الْأَبْرَصَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وجلد حسن. قال: فأي المال أحب إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا.

قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا الَّذِي قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلَةً قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا.

قَالَ وَأَتَى الْأَعْمٰى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ قَالَ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا وَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الغنم.

قَالَ ثُمَّ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ بِيَ الْيَوْمَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ

314- إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن فروخ، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما.

الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ كَانِّيْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ الْمَالَ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فقال إن كنت كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ.

قَالَ ثُمَّ اَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ.

وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وابن سب الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ ود ع ما شئت فو الله لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وسخط على صاحبيك.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ ایک پھلبہری کا مریض تھا ایک لنگڑا تھا' اور ایک اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمائش میں مبتلا کرنے کا ارادہ کیا' تو ان کی طرف ایک فرشتے کو بھیجا وہ پھلبہری کے مریض کے پاس آیا اور دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سی چیز زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس نے جواب دیا: صاف رنگ اور صاف جلد''۔

فرشتے نے دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سا مال زیادہ پسندیدہ ہوگا؟ اس نے جواب دیا: اونٹ۔

فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری ختم ہوگئی پھر اس شخص کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دی گئی فرشتے نے کہا: اللہ تمہارے لئے اس میں برکت عطا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا تمہیں کون سی چیز پسندیدہ ہے؟ اس نے جواب دیا: اچھے بال اور مجھ سے یہ برائی ختم ہو جائے' جس کی وجہ سے لوگ مجھے برا سمجھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری ختم ہوگئی اور اسے اچھے بال عطا کر دیئے گئے۔

فرشتے نے دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سا مال زیادہ پسندیدہ ہے؟ اس نے جواب دیا: گائے' تو اسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی۔

فرشتے نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت پیدا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ فرشتہ نابینا شخص کے پاس آیا اور دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری بصارت واپس کر دے تا کہ میں اس کے ذریعے لوگوں کو دیکھ سکوں فرشتے نے اس شخص پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔

فرشتے نے دریافت کیا: تمہارے نزدیک کون سا مال زیادہ پسندیدہ ہے؟ اس نے جواب دیا: بکریاں' تو اس شخص کو ایک حاملہ بکری دے دی گئی۔

ان تینوں کے ہاں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے' تو اس شخص کے پاس بہت سے اونٹ ہو گئے۔

اس شخص کے پاس بہت سی گائیں ہوگئیں اور اس کے پاس بہت سی بکریاں ہوگئیں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ فرشتہ اپنی مخصوص صورت میں اور ہیئت میں پھلبہری کے (سابقہ) مریض کے پاس آیا اور کہا میں ایک غریب اور مسافر شخص ہوں سفر کے دوران میرا زادِ سفر ختم ہوگیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور تمہارے علاوہ میرا کوئی آسرا نہیں ہے میں تم سے اس ذات کے وسیلے سے مانگتا ہوں جس نے تمہیں خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد اور مال عطا کیا ہے۔ تم مجھے ایک اونٹ دے دو تاکہ میں اس کے ذریعے اپنا سفر جاری رکھ سکوں۔ اس شخص نے کہا: میرے اور بہت سے اخراجات ہیں۔ (میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا)

فرشتے نے کہا: میں شاید تمہیں جانتا ہوں کیا تم پھلبہری کے مریض نہیں تھے؟ لوگ تمہیں برا سمجھتے تھے اور تم غریب بھی تھے' تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عطا کردیا' تو اس شخص نے کہا: مجھے یہ مال اپنے بڑوں کی طرف سے وراثت میں ملا ہے۔

تو فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹ بول رہے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی صورتحال کی طرف واپس کردے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ فرشتہ گنجے شخص کے پاس اسی شکل میں آیا اور اس سے بھی وہی بات کہی جو اس سے کہی تھی' تو اس نے بھی وہی جواب دیا جو اس نے دیا تھا' تو فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹ بول رہے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی صورتحال کا شکار کردے۔

پھر وہ فرشتہ اسی صورت اور اسی ہیئت میں (سابقہ) نابینا شخص کے پاس آیا اور بولا: میں ایک غریب اور مسافر شخص ہوں میرا زادِ سفر ختم ہوگیا ہے' تو اس شخص نے کہا: میں پہلے نابینا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بصارت عطا کی اب تم جو چاہو حاصل کرلو اور جو چاہو چھوڑ دو اللہ کی قسم! آج تم اللہ کے نام پر جو کچھ بھی لوگے میں اس معاملے میں تمہارے ساتھ کوئی سختی نہیں کروں گا' تو فرشتے نے کہا: تم اپنا مال اپنے پاس رکھو اور تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے' تو تم پر رضامندی ہوگئی اور تمہارے دو ساتھیوں پر ناراضگی ہوگئی۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِإِعْطَاءِ اَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ لِلْمُفْطِرِ اِذَا شَكَرَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا

اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ وہ روزہ نہ رکھنے والے شخص کو، صبر کر کے روزہ رکھنے والے، کا سا اجر وثواب عطا کرتا ہے، جب وہ شخص اپنے پروردگار کا شکر بجالاتا ہے

315 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍالْعَابِدُ الطَّاحِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الطَّاعِمُ الشاكر بمنزلة الصائم الصابر

315– إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن فروخ، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما . وأخرجه مسلم 2964 10 في الزهد والرقائق، والبيهقي في السنن 7/219، عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 3464 في أحاديث الأنبياء : باب حديث أبرص وأعمى وأقرع في بني إسرائيل، و 6653 في الأيمان والنذور : باب لا يقول ما شاء الله وشئت .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ شُكْرُ الطَّاعِمِ الَّذِیْ يَقُوْمُ بِاِزَاءِ اَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ هُوَ اَنْ يَّطْعَمَ الْمُسْلِمُ ثُمَّ لَا يَعْصِی بَارِيَهُ يُقَوِّيهِ وَيُتِمُّ شُكْرَهُ بِاِتْيَانِ طَاعَاتِهِ بِجَوَارِحِهِ لِاَنَّ الصَّائِمَ قُرِنَ بِهِ الصَّبْرُ لِصَبْرِهِ عَنِ الْمَحْظُورَاتِ وَكَذٰلِكَ قُرِنَ بِالطَّاعِمِ الشُّكْرُ فَيَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا الشُّكْرُ الَّذِیْ يَقُوْمُ بِاِزَاءِ ذٰلِكَ الصَّبْرِ يُقَارِبُهُ اَوْ يُشَاكِلُهُ وَهُوَ تَرْكُ الْمَحْظُورَاتِ عَلٰی ما ذكرناه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کھا کر شکر ادا کرنے والا صبر کر کے روزہ رکھنے والے کی مانند ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کھا کر شکر کرنے والے' جس شخص کو صبر کر کے روزہ رکھنے والے کے اجر کے بالمقابل قرار دیا گیا ہے یہ وہ مسلمان شخص ہے' جو کچھ کھاتا ہے' اور پھر وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کرتا ہے وہ اپنی ذات کو قوت پہنچاتا ہے وہ شکر کو مکمل کرتا ہے کہ اپنے اعضاء کے ذریعے نیکیوں کا ارتکاب کرتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: روزہ دار اس کے ساتھ صبر کے حوالے سے مل جاتا ہے' کیونکہ وہ ممنوعہ چیزوں سے صبر کرتا ہے۔

اسی طرح اسے صبر شکر کرنے والے کے ساتھ ملایا گیا ہے۔

تو اب یہ بات لازم ہے کہ یہ شکر جس سے اس صبر کے مقابلے میں رکھا گیا ہے۔ یہ وہ ہو' جو اس کے قریب ہو یا اس کے ساتھ مناسبت رکھتا ہو اور یہ ممنوعہ چیزوں کا ترک کرنا ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَی الْمَرْءِ مِنَ الْقِيَامِ فِیْ اَدَاءِ الْفَرَائِضِ مَعَ اِتْيَانِ النَّوَافِلِ ثُمَّ اِعْطَائِهِ عَنْ نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ فِيمَا بَعْدُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نوافل کی ادائیگی کے ہمراہ فرائض کی ادائیگی کی کوشش کرے اور اس کے بعد اپنی جان اور اپنے اہل خانہ کو ان کا حق دے

316 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ الْبَلَدِیُّ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَابِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَتِ امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَلٰی نِسَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْنَهَا سَيِّئَةَ الْهَيْئَةِ فَقُلْنَ مَا لَكِ مَا فِیْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ اَغْنٰی مِنْ بَعْلِكِ قَالَتْ مَا لَنَا مِنْهُ شَیْءٌ اَمَّا نَهَارُهُ فَصَائِمٌ وَاَمَّا لَيْلُهُ فَقَائِمٌ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَ ذٰلِكَ لَهُ فَلَقِيَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ اَمَا لَكَ فِیْ اُسْوَةٍ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ قَالَ اَمَّا اَنْتَ فَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ وَاِنَّ لِاَهْلِكَ

316– حسن لغيره، وأخرجه ابن سعد في الطبقات 3/394، 395 من طريقين عن أبي إسحاق، عن أبي بردة مرسلًا. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 4/301، 302: وقال: رواه أبو يعلى والطبراني بأسانيد، وبعض أسانيد الطبراني رجالها ثقات. وفي الباب عن عائشة تقدم برقم 9

عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صَلِّ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ قَالَ فَأَتَتْهُمُ الْمَرْأَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَطِرَةً كَأَنَّهَا عَرُوسٌ فَقُلْنَ لَهَا مَهْ قَالَتْ أَصَابَنَا مَا أَصَابَ الناس .

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو ان ازواج نے دیکھا کہ ان کی ظاہری حالت ٹھیک نہیں ہے' تو ازواج نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ قریش میں تمہارے شوہر سے زیادہ خوشحال اور کوئی شخص نہیں ہے' تو اس خاتون نے جواب دیا: ہمارا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

وہ دن کے وقت روزہ رکھ لیتے ہیں اور رات کے وقت نفل پڑھتے رہتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے' تو ازواج مطہرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو آپ نے فرمایا۔

اے عثمان! کیا تمہارے لئے میرے طریقے میں نمونہ نہیں ہے؟ انہوں نے دریافت کیا۔ کیا ہوا؟ یارسول اللہ! میرے مال باپ آپ پر قربان ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو' اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھ لیتے ہو؟ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تم (رات کے وقت) نفل نماز پڑھ بھی لیا کرو اور سو بھی جایا کرو اور دن کے وقت نفل روزہ رکھ بھی لیا کرو اور نہ بھی رکھا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد ان کی اہلیہ ازواج مطہرات کے پاس آئیں' تو انہوں نے عطر لگایا ہوا تھا یوں جیسے وہ دلہن ہوں۔

ازواج مطہرات نے ان سے کہا: کیا ہوا؟ تو انہوں نے بتایا: ہمیں بھی وہی چیز ملی ہے' جو لوگوں کو ملی ہے۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

ہم نے جو سنت ذکر کی ہے اس کی خلاف ورزی کرنے والے کی شدید مذمت کا تذکرہ

317 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أنس بن مالك يَقُولُ:

(متن حدیث): جاء ثلاث رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ

317– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في صحيح البخاري 5063 في النكاح: باب الترغيب في النكاح. وأورده المؤلف برقم 14 من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس، فانظر تخريجه ثمت.

وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ وَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال أنتم الذى قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ . (11:3)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے گھر آئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں جب انہیں اس بارے میں بتایا گیا' تو انہوں نے اسے کم سمجھا انہوں نے کہا: ہمارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا واسطہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت ہو چکی ہے۔

تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں ہمیشہ رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں گا۔

دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ نفلی روزے رکھتا رہوں گا کبھی روزہ افطار نہیں کروں گا۔

تیسرے نے کہا: میں خواتین سے علیحدگی اختیار کروں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ کو یہ باتیں بتائیں گئیں' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم لوگوں نے یہ بات کہی ہے؟ خدا کی قسم! میں تم سب کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور اس کا سب سے زیادہ تقویٰ رکھنے والا ہوں۔

لیکن میں نفلی روزے رکھ بھی لیتا ہوں اور ترک بھی کر دیتا ہوں میں نوافل ادا بھی کرتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں۔

اور میں نے خواتین کے ساتھ شادی بھی کی ہے۔

تو جو شخص میری سنت سے منہ موڑے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْمُ مَقَامَ الْجِهَادِ النَّفْلُ مِنَ الطَّاعَاتِ لِلْمَرْءِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کی کچھ نفلی نیکیاں جہاد کی قائم مقام بن جاتی ہیں

318 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ غَيْلَانَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ وَهُوَ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخ الشاعر المكى يَقُوْلُ: سمعت

318- إسناده صحيح على شرط البخارى . وأخرجه البيهقى فى شرح السنة 2638 وأخرجه الطيالسى 2254 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/188 عن محمد بن جعفر، و 2/193 و 197 و221 ، والبخارى 3004 فى الجهاد: باب الجهاد بإذن الأبوين، والبيهقى فى السنن 9/25 من طريق آدم بن أبى إياس، ومسلم 2549 فى البر والصلة: باب بر الوالدين، والبغوى فى شرح السنة 2638 أيضًا . وأخرجه البخارى 5972 فى الأدب: باب لا يجاهد إلا بإذن الأبوين، ومسلم 2549 أيضًا، والنسائى 6/10 فى الجهاد: باب الرخصة فى التخلف لمن له والدان، والترمذى 1671 فى الجهاد: باب فيمن خرج فى الغزو وترك أبويه . وسيورده المؤلف برقم 420 من طريق سفيان الثورى، عن حبيب، به، فانظره . وأخرجه الحميدى 585 ، وأحمد 2/165 و 193، ومسلم 2549 6 ، والبيهقى فى السنن 9/25 من طريق مسعر والأعمش، عن حبيب بن أبى ثابت، به.

عبد الله بن عمر يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: اَحَيٌّ والداك ؟ قال نعم قال ففيهما فجاهد .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت مانگے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان دونوں کی اچھی طرح خدمت کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُبَاحٌ لَهُ اَنْ يُّظْهِرَ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ التَّوْفِيقِ لِلطَّاعَاتِ اِذَا قَصَدَ بِذٰلِكَ التَّاَسِّي فِيْهِ دُوْنَ اِعْطَاءِ النَّفْسِ شَهْوَتَهَا مِنَ الْمَدْحِ عَلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نیکیوں کی جو توفیق عطا کی ہے، اس کا اظہار کرے جبکہ اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگ اس حوالے سے اس کی پیروی کریں گے اس کا مقصد یہ نہ ہو کہ لوگ اس کی تعریف کریں گے' تو اس کے نفس کی خواہش پوری ہوگی

319 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَثَرَ الْوَجَعِ عَلَيْكَ بَيِّنٌ قَالَ اِنِّي عَلٰى مَا تَرَوْنَ قَرَاْتُ البارحة السبع الطول . (5: 47)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اگلے دن صبح آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ پر تکلیف کے آثار واضح ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری وہ صورتحال ہے' جو تم دیکھ رہے ہو' (اس حالت میں) میں نے گزشتہ رات (نوافل میں) سات لمبی سورتوں کی تلاوت کی تھی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ مَعَ قِيَامِهِ فِي النَّوَافِلِ اِعْطَاءَ الْحَظِّ لِنَفْسِهِ وَعِيَالِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی جان اور اہل خانہ کے حقوق کی ادائیگی کے ہمراہ رات کے وقت نوافل ادا کرے

320 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا

320- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخارى 1968 فى الصوم: باب من أقسم على أخيه ليفطر فى التطوع ولم ير عليه قضاء إذا كان أوفق له، و 6139 فى الأدب: باب صنع الطعام والتكلف للضيف، والترمذى 2413 فى الزهد، عن محمد بن بشار، والبيهقى فى السنن 4/276 من طريق أحمد بن حازم، كلاهما عن جعفر بن عون، بهذا الإسناد.

اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخَى بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُوْرُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاَى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ مَا شَاْنُكِ قَالَتْ اِنَّ اَخَاكَ لَيست له حَاجَةٌ فِى الدُّنْيَا فَلَمَّا جَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رحب به سليمان وقرب إليه الطعام فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ اطْعَمْ قَالَ اِنِّىْ صَائِمٌ قَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا طَعِمْتَ فَاِنِّىْ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ مَعَهُ وَبَاتَ عِنْدَهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ قَامَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَبَسَهُ سَلْمَانُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا اَعْطِ كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهُ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَاْتِ اَهْلَكَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ قُمِ الْاٰنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا ثُمَّ خَرَجَا اِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهِ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا قَالَ سَلْمَانُ .

❀❀ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کردیا۔

ایک دن حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے آئے' تو سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کو بکھرے ہوئے حلیے میں دیکھا تو دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کے بھائی کو دنیا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آئے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو انہوں نے خوش آمدید کہا اور ان کے سامنے کھانا رکھ دیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کھایئے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم نے' تو روزہ رکھا ہوا ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ کھائیں' کیونکہ میں بھی اس وقت تک نہیں کھاؤں گا' جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھانا کھالیا پھر وہ رات کو ان کے پاس ہی ٹھہر گئے جب رات کا وقت ہوا' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اٹھ کر نوافل ادا کرنے لگے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا' انہوں نے فرمایا: اے ابودرداء! تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔

تم ہر حق دار کو اس کا حق دو تم نفلی روزہ رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو تم نوافل ادا کیا بھی کرو اور سو بھی جایا کرو اور تم اپنی بیوی کے پاس بھی جایا کرو۔

جب صبح صادق کا وقت قریب آیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ اٹھ جائیں پھر یہ دونوں حضرات اٹھ کھڑے ہوئے ان دونوں نے نوافل ادا کئے اور نماز ادا کرنے کے لئے چلے گئے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی بات کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے وہی بات کہی جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِتْيَانُ الْمُبَالَغَةِ فِي الطَّاعَاتِ وَكَذٰلِكَ اجْتِنَابُ الْمَحْظُورَاتِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیکیاں کرتے ہوئے ان میں اہتمام کرے اور ممنوعہ چیزوں سے بھرپور طریقے سے بچے

321 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَيْقَظَ اَهْلَهُ وَاَحْيَى اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ.

وَقَدْ ذَكَرَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِيْهِ وَجَدَّ اَبُوْ يَعْفُوْرٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نسطاس. (5: 47)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (رمضان کا آخری) عشرہ آجاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ کو بھی بیدار رکھتے تھے اور رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے اور کمر ہمت باندھ لیتے تھے۔

سفیان نامی راوی نے ایک مرتبہ ''لفظ کوشش کرتے تھے'' استعمال کیا۔

ابو یعفور نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عبید نسطاس ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لُزُوْمُ الْمُدَاوَمَةِ عَلٰى اِتْيَانِ الطَّاعَاتِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیکیوں پر عمل پیرا ہونے میں باقاعدگی اختیار کرے

322- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:

321- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/40، 41 عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 2024 فى فضل ليلة القدر: باب العمل فى العشر الأواخر من رمضان، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 1829 عن على بن عبد الله، ومسلم 1174 فى الاعتكاف: باب الاجتهاد فى العشر الأواخر، وأبو داؤد 1376 فى الصلاة: باب فى قيام شهر رمضان، والنسائى 3/217، 218 فى قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة فى إحياء الليل وابن ماجة 1768 فى الصيام: باب فى فضل العشر الأواخر والبيهقى فى السنن 4/313 .

322- إسناده صحيح، محمود بن خداش وثقه ابن معين والمصنف وأبو الفتح الأزدى، روى له الترمذى وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد فى المسند 6/43، وفى الزهد ص 8، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 6466 فى الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل، وأبو داؤد 1370 فى الصلاة: باب ما يؤمر به من القصد فى الصلاة، ومسلم 783 فى صلاة المسافرين: باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، والنسائى فى السنن الكبرى فى الرقائق عن حسين بن حريث كما فى تحفة الأشراف 12/245 . وأخرجه أحمد 6/55، والبخارى 1987 فى الصوم: باب هل يخص شيئًا من الأيام، من طريق يحيى القطان، وأحمد 6/189، والترمذى فى الشمائل 303 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى.

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: كَانَ عَمَلُهُ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم ديمة.

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل باقاعدگی سے ہوا کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَحَبَّ الطَّاعَاتِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا وَاظَبَ عَلَيْهِ الْمَرْءُ وَاِنْ قَلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نیکی وہ ہے جسے کرنے والا شخص باقاعدگی سے اسے سرانجام دے اگرچہ وہ نیکی تھوڑی ہو

323 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ يدوم عليه صاحبه.

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے کرنے والا شخص اسے باقاعدگی کے ساتھ کرتا رہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِاجْتِهَادِ فِىْ اَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ فِىْ اَيَّامِ الْعَشْرِ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ

ذوالحج کے پہلے عشرے میں مختلف طرح کی نیکیوں میں اہتمام کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

324 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ ابْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثم لم يرجع من ذلك

323- إسناده صحيح على شرط الشيخين، والحديث فى الموطأ برواية يحيى الليثى المتداولة 1/187 فى الصلاة: باب جامع الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/176، والبخارى 6462 فى الرقاق: باب القصد والمداومة فى العمل. وأخرجه عبد الرزاق 20566 ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 934 عن معمر، وأحمد 6/46 عن أبى معاوية، و 6/51، وفى الزهد ص 24، 25، والبخارى 43 فى الإيمان: باب أحب الدين إلى الله أدومه، ومسلم 785 221 فى صلاة المسافرين: باب أمر من نعس فى صلاته أو استعجم عليه القرآن أو الذكر بأن يرقد أو يقعد حتى يذهب عنه ذلك، والنسائى 8/123 فى الإيمان وشرائعه: باب أحب الدين إلى الله عز وجل، والبيهقى فى السنن 3/17، من طريق يحيى بن سعيد، ومسلم 785 221 أيضًا، وابن ماجة 4238 فى الزهد: باب المداومة على العمل، من طريق أبى أسامة، والترمذى 2856 فى الأدب، وفى الشمائل 304 ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 933 من طريق عبدة بن سليمان، والبيهقى 3/17 من طريق أنس بن عياض.

بِشَيْءٍ . (1:2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی ایام ایسے نہیں ہیں، جن میں کوئی نیک عمل کرنا اللہ کے نزدیک ان دس دنوں (میں عمل کرنے سے) زیادہ پسندیدہ ہو، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں۔

البتہ جو شخص اپنی جان اور مال کو لے کر نکلے اور پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ آئے۔ (اس کا اجر وثواب اس سے زیادہ ہے)''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ وَشَهْرَ رَمَضَانَ فِي الْفَضْلِ يَكُوْنَانِ سِيَّانَ

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق ذوالحج کا پہلا عشرہ اور رمضان کا مہینہ فضیلت کے اعتبار سے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں

325 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرحمٰن بن أبي بكرة عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وذو الحجة . (1:1)

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

324- وأخرجه الترمذى 757 فى الصوم: باب ما جاء فى العمل فى أيام العشر، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 1125 ، عن هَنَّاد، وابن ماجة 1727 فى الصيام: باب صيام العشر، عن على بن محمد، والبيهقى فى السُّنن 4/284من طريق أحمد بن عبد الجبار . وأخرجه الطيالسى فى مسنده 2631 ومن طريقه البيهقى فى السُّنن 4/284 عن شعبة. وأخرجه أحمد 1/338 عن محمد بن جعفر، والبخارى 969 فى العيدين: باب فضل العمل فى أيام التشريق عن محمد بن عرعرة، والدارمى 2/25عن سعيد بن الربيع، ثلاثتهم عن شعبة، وأبو داؤد 2438 فى الصوم: باب فى صوم العشر، من طريق وكيع. وأخرجه أبوداؤد 2438 أيضًا من طريق وكيع وفى الباب عن أبى هريرة عند الترمذى 757 ، وابن ماجة 1728 ، والبغوى فى شرح السنة 1226 . وعن عبد الله بن عمرو عند الطيالسى 2283 . وعن جابر سيورده المؤلف فى باب الوقوف بعرفة والمزدلفة والدفع منهما.

325- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية من رجاله، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه الطيالسى 863 عن حماد بن سلمة، وأحمد 5/38 عن إسماعيل، وأحمد 5/47، 48، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 2/58 من طريق شعبة، والبخارى 1912 فى الصوم: باب شهرا عيد لا ينقصان، ومسلم 1089 32 فى الصيام: باب معنى قوله صلى الله عليه وسلم: شهرا عيد لا ينقصان ، والبيهقى فى السنن 4/250، والبغوى فى شرح السُّنة 1717 من طريق معتمر بن سليمان، ومسلم 1089 31 ، وأبو داؤد 2332 فى الصوم: باب الشهر يكون تسعًا وعشرين، وابن ماجة 1659 فى الصيام: باب ما جاء فى شهرى العيد، من طريق يزيد بن زريع، ومن طريقه البغوى فى شرح السُّنة . 1717 من طريق بشر بن المفضل، كلهم عن خالد الحذاء ، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 863 أيضًا، والطحاوى 2/58 من طريق سالم بن عبد الله بن سالم، وأحمد 5/51 من طريق على بن زيد، والبخارى 1912 أيضًا، ومسلم 1089 32 ، والبيهقى 4/250، والبغوى 1717 من طريق إسحاق بن سويد، ثلاثتهم عن عبد الرحمٰن بن أبى بكرة، به.

''عیدوالے دو مہینے کم نہیں ہوتے ہیں رمضان اور ذوالحج''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اسْتِعْمَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَهْلَ الطَّاعَةِ بِطَاعَتِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق اللہ تعالیٰ اہل اطاعت سے اپنی اطاعت کا کام لیتا ہے

326- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الصُّوْفِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ زُرْعَةَ الْخَوْلَانِيَّ قال:سَمِعْتُ اَبَا عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيَّ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ صَلّٰى لِلْقِبْلَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا وَاَكَلَ الدَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):لَا يَزَالُ اللّٰهُ يَغْرِسُ فِيْ هٰذَا الدين بغرس يستعملهم فى طاعته.

❀❀ حضرت ابوعنبہ خولانی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک ہیں' جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف رُخ کرکے نماز ادا کی ہوئی ہے۔انہوں نے جاہلیت میں خون کھایا تھا۔

وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس دین میں مسلسل پودے لگاتا رہے گا اور وہ ان لوگوں کو اپنی فرمانبرداری کے لئے استعمال کرتا رہے گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلَى الصَّالِحِيْنَ فِيْ زَمَانِهِ دُوْنَ السَّعْيِ فِيمَا يَكِدُّوْنَ فِيْهِ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کے نیک لوگوں پر تکیہ کرکے نہ بیٹھ جائے' اور خود نیکیوں کے حوالے سے کوشش نہ کرے

327- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يحيى قال حدثنا بن وهب قال أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

(متن حدیث):خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وسام فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِاَصْبُعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيهَا

326- وأخرجه أحمد 4/200، والبخارى فى التاريخ الكبير 9/ 61 عن الهيثم بن خارجة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 8 فى المقدمة، وابن عدى فى الضعفاء 2/583 من طريق هشام بن عمار، عن الجراح بن مليح، بهذا الإسناد. قال البوصيرى فى الزوائد: هذا إسناد صحيح، رجاله كلهم ثقات.

قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نعم إذا كثر الخبث . (3: 65)

سیّدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان عنہما بیان کرتی ہیں: سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں تشریف لائے آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا' اور آپ یہ فرمارہے تھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ عربوں کے لئے اس برائی کی وجہ سے بربادی ہے' جو قریب آچکی ہے' آج ''یاجوج ماجوج'' کی دیوار کا اتنا حصہ کھول دیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کے ذریعے حلقہ بنا کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے؟ جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے گی' تو پھر سب لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ قَدْرَ شِبْرٍ اَوْ ذِرَاعٍ بِالطَّاعَةِ كَانَتِ الْوَسَائِلُ وَالْمَغْفِرَةُ اَقْرَبُ مِنْهُ بِبَاعٍ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق جو شخص ایک بالشت یا ایک ہاتھ (کے برابر) نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے' تو وسائل اور مغفرت دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ (جتنا) اس کے قریب ہو جاتے ہیں

328- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ اَخِي الْحَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِي مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

327- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 2880 2 في الفتن: باب اقتراب الفتن وفتح ردم يأجوج ومأجوج. وأخرجه عبد الرزاق 20749 عن معمر، والبخاري 3346 في الأنبياء: باب قصة يأجوج ومأجوج، ومسلم 2880 2 من طريق عقيل بن خالد، وأحمد 6/ 428، ومسلم 2880 2 من طريق صالح بن كيسان، وأحمد 6/ 429 من طريق ابن إسحاق، والبخاري 3598 في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و 7135 في الفتن: باب يأجوج ومأجوج، ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 4201، من طريق شعيب، والبخاري 7059 في الفتن: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: ويل للعرب من شر قد اقترب، ومسلم 2880 1، والنسائي في السنن الكبرى من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري 7135 أيضًا ومن طريقه البغوي 4201، من طريق محمد بن أبي عتيق، كلهم عن الزهري، بهذا الإسناد، وسقط من إسناد عبد الرزاق عن أم حبيبة. وأخرجه أحمد 6/ 428، والحميدي 308، وابن أبي شيبة 19061 ومن طريقه مسلم 2880، وابن ماجة 3953 في الفتن: باب ما يكون في الفتن، وأخرجه الترمذي 2187 في الفتن: باب ما جاء في خروج يأجوج ومأجوج.

328- حديث صحيح إسناده قوي. والقسم الأول منه وهو قوله: الكبرياء ردائي .. إلى قذفته في النار أخرجه الطيالسي 2387، وأبو داؤد 4090 في اللباس: باب ما جاء في الكبر. وأخرجه الطيالسي 2387 عن سلام، وابن أبي شيبة 9/89 عن ابن فضيل، والحميدي 1149، وأحمد 2/248 و376 عن سفيان، وأحمد 2/427 عن ابن علية، و 2/442 عن عمار بن محمد، وأبو داؤد 4090 أيضًا، وابن ماجة 4174 في الزهد: باب البراءة من الكبر والتواضع، والبغوي في شرح السُّنة 3592.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث):الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي فِي وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ وَمَنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنِ اقْتَرَبَ مني ذراعا اقتربت منه باعا ومن جائني يَمْشِي جِئْتُهُ أُهَرْوِلُ وَمَنْ جَاءَنِي يُهَرْوِلُ جِئْتُهُ أَسْعَى وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلأ أكثر منهم وأطيب . (3: 67)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کبریائی میری چادر ہے عظمت میرا تہبند ہے' جو شخص ان دونوں میں سے ایک حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوگا میں ایک ذراع اس کے قریب ہوں گا اور جو شخص ایک ذراع میرے قریب ہوگا میں دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ جتنا اس کے قریب ہوں گا اور جو شخص چلتے ہوئے میری طرف آئے گا میں دوڑتے ہوئے اس کی طرف جاؤں گا اور جو شخص دوڑتے ہوئے میری طرف آئے گا میں اس سے زیادہ تیزی سے اس کی طرف جاؤں گا اور جو شخص دل میں مجھے یاد کرے گا' تو میں بھی تنہا اسے یاد کروں گا اور جو شخص محفل میں مجھے یاد کرے گا' تو میں اس سے زیادہ افراد اور زیادہ پاکیزہ لوگوں کی محفل میں اسے یاد کروں گا''۔

ذِكْرُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْخَيْرِ عَلَى الْأَفْعَالِ الصَّالِحَةِ إِذَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ الْمُسْلِمِينَ

جب غیر مسلم لوگ نیک اعمال سرانجام دیں' تو اس پر ''بھلائی'' کے لفظ کا اطلاق کرنا

329- (سند حدیث):أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ

(متن حدیث):أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ فَهَلْ فِيهَا أَجْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلَى ما سلف لك من أجر . (3: 65)

329- إسناده صحيح 'وأخرجه عبد الرزاق 19685 ، وأحمد 3/402، والبخاري 1436 في الزكاة: باب من تصدق في الشرك ثم أسلم، ومسلم 123 195 في الإيمان: باب بيان حكم عمل الكافر إذا أسلم بعده، والطبراني في الكبير 3086 ، والبيهقي في السُّنن 9/123 و10/316، والبغوي شرح السُّنة 27 من طريق معمر، والبخاري 2220 في البيوع: باب شراء المملوك من الحربي وهبته وعتقه، و 5992 في الأدب: باب من وصل رحمه في الشرك ثم أسلم، وأبو عوانة 1/73 من طريق شعيب، ومسلم 123 194 وأبو عوانة 1/72، والطبراني 3087 من طريق يونس بن يزيد، ومسلم 123 195 ، وأبو عوانة 1/72، والطبراني 3089 ، من طريق صالح بن كيسان، والطبراني 3088 من طريق عبد الرحمن بن مسافر، كلهم عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 554 ، وأحمد 3/434، والبخاري 2538 في العتق: باب عتق المشرك، ومسلم 123 195 و 196 ، وأبو عوانة 1/73، والطبراني 3076 و 3084 ، والبيهقي في السُّنن 10/316من طريق هشام بن عروة، عن أبيه عروة، به.

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان امور کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو میں نے زمانہ جاہلیت میں نیکی کے طور پر کئے تھے جن کا تعلق صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے اور صدقہ کرنے سے ہے کیا ان کا اجر ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے پہلے جو عمل کئے تھے۔ ان کے اجر کے طور پر ہی اسلام قبول کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَعْمَالَ الَّتِيْ يَعْمَلُهَا مَنْ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَتْ اَعْمَالًا صَالِحَةً لَا تَنْفَعُ فِي الْعُقْبٰى مَنْ عَمِلَهَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ اعمال جنہیں کوئی غیر مسلم شخص سرانجام دیتا ہے، اگرچہ وہ نیک اعمال ہوتے ہیں، لیکن اگر اس (غیر مسلم) نے دنیا میں یہ نیک اعمال کئے تھے' تو یہ آخرت میں اسے فائدہ نہیں دیں گے

330- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بن جُدْعَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَقْرِي الضَّيْفَ وَيُحْسِنُ الْجِوَارَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ فَهَلْ يَنْفَعُهُ ذٰلِكَ قَالَ لَا اِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا قَطُّ اللّٰهُمَّ اغفر لی خطیئتی یوم الدین . (3: 65)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ابن جدعان زمانہ جاہلیت میں مہمان نوازی کرتا پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا تھا۔ صلہ رحمی کرتا تھا' تو کیا اس کو (ان اچھائیوں کا) کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! کیونکہ اس نے کبھی بھی یہ نہیں کہا۔ اے اللہ! قیامت کے دن میرے گناہوں کی مغفرت کردے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْكَافِرَ وَاِنْ كَثُرَتْ اَعْمَالُ الْخَيْرِ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَنْفَعْهُ مِنْهَا شَيْءٌ فِي الْعُقْبٰى

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق اگر کافر شخص کے دنیا میں کئے گئے نیک اعمال زیادہ بھی ہوں' تو ان میں سے کوئی بھی چیز اسے آخرت میں فائدہ نہیں دے گی

331- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

330- إسناده صحيح، على شرط مسلم، القواريري: هو عبيد الله بن عمر . وأبو سفيان: هو طلحة بن نافع، احتج به مسلم، وروى له البخاري مقرونًا، وروى له الأعمش أحاديث مستقيمة، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه أبو عوانة 1/ 100 من طريق عفان بن مسلم، عن عبد الله الواحد ابن زياد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/ 93، ومسلم 214 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على الكفر لا ينفعه عمل، وأبو عوانة 1/100 . وأخرجه الحاكم 2/405 وقال: صحيح الإسناد، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث):اَنَّهَا سَاَلَتْهُ عَنْ قَوْلِهٖ: (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ) (ابراهيم:48) فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: عَلَى الصِّرَاطِ، قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ قَالَ لَا يَنْفَعُهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يوم الدين . (3: 73)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''جب زمین کو دوسری زمین میں اور آسمانوں کو بھی تبدیل کر دیا جائے' تو یہ سب' ایک اور زبردست اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھک جائیں گے۔''

تو اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پل صراط پر ہوں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابن جدعان زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا تھا لوگوں کو کھانا کھلاتا تھا' تو کیا یہ چیز اسے فائدہ دے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسے فائدہ نہیں دے گی' کیونکہ اس نے کبھی بھی یہ نہیں کہا: اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کی مغفرت کر دینا۔

ذِكْرُ الْقَصْدِ الَّذِيْ كَانَ لِاَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ اسْتِعْمَالِهِمُ الْخَيْرَ فِيْ اَنْسَابِهِمْ

اس مقصد کا تذکرہ جس کی وجہ سے زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنے انساب میں نیکیاں کیا کرتے تھے

332- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرِّيَّ بْنَ قَطَرِيٍّ يُحَدِّثُ عن عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

(متن حدیث):قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ وَكَانَ يَفْعَلُ وَيَفْعَلُ قَالَ اِنَّ اَبَاكَ اَرَادَ اَمْرًا فَاَدْرَكَهُ يَعْنِي الذِّكْرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عَنْ طَعَامٍ لَا اَدَعُهُ اِلَّا تَحَرُّجًا قَالَ لَا تَدَعْ شَيْئًا

331- إسناده صحيح على شرط مسلم، داوُد بن أبي هند روى له مسلم، وعلّق له البخاري، وباقي السند ثقات على شرطهما . وأخرجه إلى قوله: على الصراط أحمد 6/35 عن ابن أبي عدي، و 6/134 من طريق وهيب، و 6/218 عن إسماعيل بن علية، ومسلم 2791 في صفات المنافقين: باب في البعث والنشور وصفة الأرض يوم القيامة، وابن ماجة 4279 في الزهد: باب ذكر البعث، من طريق علي بن مسهر، والترمذي 3121 في التفسير: باب ومن سورة إبراهيم عليه السلام من طريق سفيان، والدرامي 2/328 من طريق خالد الحذاء، والحاكم 2/352 .

332- وأخرجه بتمامه الطبراني في الكبير /17 247 و 250 و 251 عن محمد بن عبدوس بن كامل، عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1033 و 1034 عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 4/258 عن محمد بن جعفر، و 4/377 عن يحيى بن سعيد، والبيهقي في السُّنن 7/279 من طريق روح بن عبادة، ثلاثتهم عن شعبة، به . وقسمه الأول إلى قوله: فأدركه- يعني الذكر أخرجه أحمد 4/258 عن حسين، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد أيضًا /4 379 من طريق سفيان، عن سماك، به . وقوله لا تدع شيئًا ضارعت النصرانية فيه أخرجه الترمذي 1565 في السير: باب ما جاء في طعام المشركين، من طريق وهب بن جرير، عن شعبة، به.

ضَارِعَتَ النَّصْرَانِيَّةَ فِيهِ قَالَ قُلْتُ اِنِّي اُرْسِلُ كَلْبِي فَيَاْخُذُ صَيْدًا وَلَا اَجِدُ مَا اَذْبَحُ بِهِ اِلَّا الْمَرْوَةَ اَوِ الْعَصَا قَالَ اَمِرَّ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ . (3: 65) 31

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد صلہ رحمی کرتے تھے وہ یہ عمل کیا کرتے تھے اور وہ عمل کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے والد ایک چیز کے طلب گار تھے وہ انہیں مل گئی (راوی کہتے ہیں) یعنی شہرت۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے ایسے کھانے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں جسے میں حرج کے طور پر ترک کر دیتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسی کسی چیز کو نہ چھوڑو جس میں نصرانیت نے شمولیت اختیار کی ہو۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں پھر وہ ایک شکار کو پکڑ لیتا ہے مجھے کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس کے ذریعے میں اسے ذبح کروں۔ صرف کانہ یا لاٹھی ملتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جس چیز کے ذریعے چاہو خون بہادو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے لو (اور پھر شکار کو کھالو)

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّشْمِيرِ فِي الطَّاعَاتِ وَاِنْ جَرَى قَبْلَهَا مِنْهُ مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ مِنَ الْمَحْظُورَاتِ

نیکیاں کرنے کے حوالے سے جو اہتمام کرنا آدمی پر لازم ہے اس کا تذکرہ اگرچہ اس سے پہلے آدمی کی طرف سے ایسے ممنوعہ امور کا ارتکاب ہو چکا ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے

333- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ (متن حدیث): قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعُلِمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ فَمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ . (3: 30)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا اہل جہنم کے مقابلے میں اہل جنت

333- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 2649 في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي في بطن أمه، والبيهقي في الاعتقاد ص 94، من طريق يحيى بن يحيى، وأبو داؤد 4709 في السُّنة: باب في القدر، عن مسدد، والطبراني في الكبير /18 267 من طريق أبي عبد الرحمٰن المقرء، ثلاثتهم عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. بلفظ لما خلق له . وأخرجه أحمد 4/431، والبخاري 6596 في القدر: باب جف القلم على علم الله، وقوله: (وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلَى عِلْمٍ) ، و 7551 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) ، وفي كتابه خلق أفعال العباد ص 53، ومسلم 2649 أيضًا، وعبد الله بن أحمد في السُّنة 691 ، وأبو نعيم في الحلية 6/294، والآجري في الشريعة ص 174، والطبراني في الكبير /18 266 ، و 268 و 269 و 270 و 272 و 273 و 274 .

معلوم (یعنی طے) شدہ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔
عرض کی گئی: پھر عمل کرنے والے لوگ عمل کیوں کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے لئے وہ چیز آسان کردی جاتی ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلٰى قَضَاءِ اللّٰهِ دُوْنَ التَّشْمِيرِ فِيمَا يُقَرِّبُهُ اِلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب بنانے والے اعمال کو سرانجام دیئے بغیر اللہ تعالیٰ کے فیصلے (یعنی تقدیر کے لکھے) پر اکتفاء کرنے کو ترک کرے

334 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي جِنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلَا نَتَّكِلُ فَقَالَ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَاَ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى)

❀❀ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازے میں شریک ہوئے آپ نے ایک شاخ لی اور اس کے ذریعے زمین کو کریدنے لگے پھر آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم میں سے ہر ایک شخص کا جہنم یا جنت میں مخصوص ٹھکانہ طے کردیا گیا ہے'' تو ایک صاحب نے عرض کی: کیا ہم (اسی پر) تکیہ نہ کرلیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرو' کیونکہ ہر شخص کے لئے (اس کا مخصوص عمل) آسان کردیا جاتا ہے۔''

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''پس جو شخص دے اور پرہیزگاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے' تو ہم اس کے لئے آسانی کو آسان کردیں گے اور جو شخص بخل کا مظاہرہ کرے بے نیازی اختیار کرے اور اچھائی کی تکذیب کرے' تو ہم اس کے لئے تنگی کو آسان کردیں گے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ

اس بات کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں سلیمان اعمش نامی راوی منفرد ہے

335- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ فِیْ جِنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا يَنْكُتُ فِی الْاَرْضِ فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ اَوْ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا كُلٌّ مُيَسَّرٌ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى).

قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ فَلَمْ اَنْكَرْهُ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ.

❀❀ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ایک مرتبہ آپ ایک جنازے میں شریک ہوئے۔آپ نے ایک شاخ لی اور اس کے ذریعے زمین کریدنے لگے۔آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے ہر ایک کا جہنم میں' یا جنت میں مخصوص ٹھکانہ طے کر دیا گیا ہے''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کرلیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو' کیونکہ ہر شخص کے لئے آسانی کر دی جاتی ہے۔(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''پس جو شخص دے اور پرہیز گاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے' تو ہم اس کے لئے آسانی کو آسان کر دیں گے۔اور جو شخص بخل کا مظاہرہ کرے اور بے نیازی اختیار کرے اور اچھائی کی تکذیب کرے' تو ہم اس کے لئے تنگی کو آسان کر دیں گے''۔

شعبہ کہتے ہیں: منصور بن معتمر نے مجھے یہ حدیث سنائی' لیکن میں نے سلمان سے منقول ہونے کے حوالے سے اس کا انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلَى الْقَضَاءِ النَّافِذِ دُوْنَ اِتْيَانِ الْمَاْمُوْرَاتِ وَالِانْزِجَارِ عَنِ الْمَحْظُوْرَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مامور چیزوں پر عمل پیرا ہونے اور ممنوعہ چیزوں سے پرہیز کرنے کو ترک کر کے نافذ ہونے والی قضاء (یعنی تقدیر کے فیصلے) پر تکیہ کرنے کو ترک کرے

336 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ

(متن حدیث): عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَعْمَلُ لِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَمْ لِاَمْرٍ نَاْتَنِفُهٗ قَالَ لِاَمْرٍ قَدْ

336– إسناده على شرط مسلم، ويشهد له الحديث السابق. وأخرجه مسلم 2647 في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي في بطن أمه، عن أبي الطاهر، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ إِذًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ عامل ميسر لعمله . (3: 65)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم کسی ایسے معاملے کے حوالے سے عمل کرتے ہیں جو پہلے سے طے ہو چکا ہے یا کسی ایسے معاملے کے حوالے سے کرتے ہیں جو نئے سرے سے رونما ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ایسی صورت ہے' جو پہلے سے طے ہو چکا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر عمل کیوں کیا جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عمل کرنے والے کے لئے اس کا مخصوص عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الِاغْتِرَارِ بِكَثْرَةِ إِتْيَانِهِ الْمَأْمُورَاتِ وَسَعْيِهِ فِي أَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مامور احکام پر عمل پیرا ہونے اور مختلف طرح کی نیکیوں (پر عمل پیرا ہونے کی) کوشش کرنے کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو

337 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا بن عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): أَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا عَنْ أَمْرِنَا كَأَنَّا نَنْظُرُ إِلَيْهِ أَبِمَا جَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ أَوْ بِمَا يُسْتَأْنَفُ قَالَ لَا بَلْ بِمَا جَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ إِذًا قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ .

قَالَ سُرَاقَةُ فَلَا أَكُونُ أَبَدًا أَشَدَّ اجْتِهَادًا فِي الْعَمَلِ مِنِّي الْآنَ. (3: 30)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن جعشم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اس صورت حال کے بارے میں بتائیے جس کا ہم جائزہ لیتے ہیں۔ کیا اس کے بارے میں قلم جاری ہو چکے ہیں اور تقدیر طے ہو چکی ہے؟ یا یہ نئے سرے سے کوئی چیز ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ اس بارے میں قلم جاری ہو چکے ہیں اور تقدیر طے ہو چکی ہے۔ انہوں نے عرض کی: پھر عمل کیوں کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو' کیونکہ ہر شخص کے لئے آسانی کر دی جاتی ہے۔

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آج کے بعد میں ہمیشہ عمل کے بارے میں بھرپور کوشش کرتا رہوں گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَرَادَ بِهِ مُيَسَّرٌ لِمَا قُدِّرَ لَهُ فِي سَابِقِ عِلْمِهِ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ

337- إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 3/292، 293 عن يحيى بن آدم وأبي النضر، ومسلم 2648 في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي في بطن أمه، عن أحمد بن يونس، ويحيى بن يحيى، والبغوي في شرح السنة 74 . وأخرجه أحمد 3/304، ومن طريقه ابنه عبد الله في السُّنة 690 .

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''ہر کسی کے لئے آسانی کردی جاتی ہے''

اس سے مراد یہ ہے: جو چیز آدمی کے نصیب میں لکھی ہوتی ہے وہ اس کے لئے آسان کردی جاتی ہے' جو بھلائی یا برائی سے تعلق رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے ہے

338 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُعَدِّلُ بِالْفُسْطَاطِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَتَادَةَ السُّلَمِيُّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ ثُمَّ اَخَذَ الْخَلْقَ مِنْ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَهٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلٰى مَاذَا نَعْمَلُ قَالَ عَلٰى مَوَاقِعِ الْقَدَرِ .

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر اس نے ان کی پشت میں سے مخلوق کو نکالا اور فرمایا: یہ جنت میں ہوں گے اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے اور یہ جہنم میں ہوں گے اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر ہم عمل کس بنیاد پر کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تقدیر کے فیصلے کی بنیاد پر''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلٰى مَا يَاْتِيْ مِنَ الطَّاعَاتِ دُوْنَ الِابْتِهَالِ اِلَى الْخَالِقِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ اِصْلَاحِ اَوَاخِرِ اَعْمَالِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ جن نیکیوں پر عمل پیرا ہوتا ہے ان پر تکیہ کرنے کو ترک کردے جبکہ اس نے (وہ نیکیاں کرتے ہوئے) خالق کی طرف اپنی توجہ مبذول نہ کی ہو' جو اس کے اعمال کے انجام میں بھلائی کے حوالے سے ہو

339 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ رَبٍّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

338- وأخرجه الحاكم 1/31 من طريق الربيع بن سليم، عن ابن وهب، بهذا الإسناد، ولفظه على موافقة القدر ، وصححه، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/186 عن الحسن بن سوار. قال الهيثمي في المجمع 7/186: ورجاله ثقات.

339- إسناده حسن، وأخرجه ابن ماجة 4199 في الزهد: باب التوقي على العمل، وأخرجه ابن المبارك في الزهد 596 ومن طريقه أحمد 4/94، والطبراني في الكبير /19 866 ، والقضاعي في مسند الشهاب 1175 .

(متن حدیث): اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا كَالْوِعَاءِ اِذَا طَابَ اَعْلَاهُ طَابَ اَسْفَلُهُ وَاِذَا خبث أعلاه خبث أسفله.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اعمال کا دارومدار خاتمے کے اعتبار سے ہوتا ہے' جس طرح برتن ہوتا ہے' جس کا اوپر والا حصہ ٹھیک ہو' تو نیچے والا بھی صاف ہوگا' جب اوپر والا حصہ گندہ ہوگا' تو نیچے والا بھی گندہ ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ اَنْ يَّعْتَمِدَ مِنْ عَمَلِهِ عَلٰى اٰخِرِهٖ دُوْنَ اَوَائِلِهٖ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے عمل کے آخری حصے پر اعتماد کرے نہ کہ پہلے حصے پر (اعتماد) کرے

340 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ. (3: 66)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعمال کا دارومدار خاتمے کے اعتبار سے ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مَنْ وُفِّقَ لِلْعَمَلِ الصَّالِحِ قَبْلَ مَوْتِهٖ كَانَ مِمَّنْ اُرِيْدَ بِهِ الْخَيْرُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق جس شخص کو مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق دیدی گئی وہ ان لوگوں میں شامل (شمار) ہوگا جن کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلیا گیا

341 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا يَسْتَعْمِلُهُ قِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ.

340- نعيم بن حماد، سيّء الحفظ، لكن يشهد له حديث معاوية الذى قبله.

341- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الترمذى 2142 فى القدر: باب ما جاء أن الله كتب كتابًا لأهل الجنة وأهل النار، والبغوى فى شرح السُّنة 4098 من طريق على بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/340 من طريق قتيبة بن سعيد، عن إسماعيل بن جعفر، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 3/106 و120 و230، والآجرى فى الشريعة ص 185، والحاكم 4/ 339، 340 من طرق عن حميد، به. ونسبه الهيثمى فى المجمع 7/215 إلى الطبرانى فى الأوسط.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے تو اس سے کام لیتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ اس سے کیسے کام لیتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسے مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق دیدیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ فَتْحَ اللّٰهِ عَلَى الْمُسْلِمِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ فِيْ اٰخِرِ عُمُرِهٖ مِنْ عَلَامَةِ إِرَادَتِهٖ جَلَّ وَعَلَا لَهُ الْخَيْرَ

اس روایت کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو اس کی عمر کے آخری حصے میں نیک عمل کرنے کی توفیق عطا کرتا ہے' تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلیا ہے

342 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أبي قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): **إذا أراد الله بعبد خير عَسَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهٖ قِيْلَ وَمَا عَسَلُهُ قَبْلَ مَوْتِهٖ قَالَ يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَيْنَ يدي موته حتى يرضى عنه . (3: 66)**

حضرت عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے' تو اس کے مرنے سے پہلے اسے شہد کردیتا (یعنی اس کی پاکیزہ تعریف کرتا) ہے''۔

عرض کی گئی: اس کو مرنے سے پہلے شہد کردینے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے مرنے سے پہلے نیک عمل کو کھول دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص اس سے راضی ہوجاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ الَّذِيْ يُفْتَحُ لِلْمَرْءِ قَبْلَ مَوْتِهٖ مِنَ السَّبَبِ الَّذِيْ يُلْقِي اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مَحَبَّتَهُ فِيْ قُلُوْبِ اَهْلِهٖ وَجِيْرَانِهٖ بِهٖ

اس بات کا بیان' جب کسی شخص کو مرنے سے پہلے نیک عمل کرنے کی توفیق عطا کردی جائے' تو اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اہل خانہ اور اس کے پڑوسیوں کے دل میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے

342- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 5/224، والبزار 2155 عن بشر بن آدم، والحاكم 1/340 من طريق يحيى بن أبي طالب، ثلاثتهم عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد، ولفظ المسند : استعمله بدل عسله . قال الهيثمي في المجمع 7/214: ورجال أحمد والبزار رجال الصحيح. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وانظر ما قبله.

343 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ الْحَضْرَمِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إذا أراد اللّٰه بعبد خير عَسَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ قِیْلَ وَمَا عَسَلُهُ قَالَ یُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَیْنَ یَدَیْ مَوْتِهِ حتى یرضى عنه. (3: 66)

حضرت عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کو مرنے سے پہلے اسے شہد کر دیتا (یعنی اس کی پاکیزہ تعریف کرتا) ہے۔ عرض کی گئی: اس کو شہد کرنے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے مرنے سے پہلے اس کے لئے نیک عمل کو کھول دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص اس سے راضی ہو جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا یَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الْقُنُوْطِ إِذَا وَرَدَتْ عَلَیْهِ حَالَةُ الْفُتُوْرِ فِی الطَّاعَاتِ فِیْ بَعْضِ الْاَحَایِیْنِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب اس پر بعض اوقات میں نیکیوں کے حوالے سے کمی کی کیفیت طاری ہو تو آدمی (اس صورتحال میں) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

344- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَیْدٍ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اِذَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْنَا مِنْ اَنْفُسِنَا مَا نُحِبُّ فَاِذَا رَجَعْنَا اِلٰى اَهَالِیْنَا فَخَالَطْنَاهُمْ اَنْكَرْنَا اَنْفُسَنَا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِیْ فِی الْحَالِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُظِلَّكُمْ بِاَجْنِحَتِهَا وَلٰكِنْ سَاعَةً وساعة. (3: 65)

343- إسناده صحيح، موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي، روى له النسائي والترمذي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح، وهو مكرر ما قبله.

344- إسناده صحيح، عبيد الله بن فضالة ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البزار 3234 عن زهير بن محمد الرازي، عن رجال الصحيح، غير زهير بن محمد الرازي، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 3/175 من طريق ثابت البناني، عن أنس. ويشهد له حديث حنظلة عند مسلم 2750 في التوبة: باب فضل دوام الذكر والفكر في أمور الآخرة. وحديث أبي هريرة عند ابن المبارك في الزهد 1075، والطيالسي 2583.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ کہا کرتے تھے: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں' تو ہمیں اپنی باطنی کیفیات پسندیدہ محسوس ہوتی ہیں' لیکن جب ہم اپنے گھر والوں کے ساتھ جا کر ان کے ساتھ میل جول کرتے ہیں' تو ہماری کیفیات مختلف ہو جاتی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے پاس جس کیفیت میں ہوتے ہو اگر مستقل طور پر اس کیفیت میں رہو' تو فرشتے تمہارے ساتھ مصافحہ کریں اور تم پر اپنے پروں کے ذریعے سایہ کریں' لیکن وقت' وقت (کی کیفیت مختلف ہوتی ہے)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مِنْ تَرْكِ الْقُنُوْطِ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ تَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلٰى سَعَةِ رَحْمَتِهٖ وَاِنْ كَثُرَتْ اَعْمَالُهٗ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اور یہ بھی لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت پر تکیہ نہ کرے اگرچہ اس کے اعمال زیادہ ہوں

345 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ فِي الْجَنَّةِ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدٌ. (3: 72)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مومن کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیسی سزا موجود ہے' تو کوئی شخص جنت کی امید نہ رکھے اور کافر کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کتنی ہے' تو کوئی شخص جنت سے مایوس نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ الرَّجَاءِ وَتَرْكِ الْقُنُوْطِ مَعَ لُزُوْمِهِ الْقُنُوْطَ وَتَرْكَ الرَّجَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے فضل) کی امید رکھے اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو

اس کے ہمراہ وہ مایوسی کو بھی لازم رکھے اور امید کو بھی ترک رکھے

346 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ اَخِي الْحَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا

345– إسناده جيد على شرط مسلم . وأخرجه الترمذى 3542 فى الدعوات: باب خلق الله مئة رحمة، عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث حسن، لا نعرفه إلا من حديث العلاء ، عن أبيه، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/334و 484 من طريق زهير بن محمد التميمى، عن العلاء ، به . وأخرجه البخارى 6469 فى الرقاق: باب الرجاء مع الخوف، ومن طريقه البغوى فى شرح السُّنة 4180 من طريق سعيد المقبرى، عن أبى هريرة. وسيورده المؤلف برقم 656 من طريق إسماعيل بن جعفر، عن العلاء ، به، ويخرج هناك.

اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عائشة رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ الجنة . (3: 30)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات ایک شخص اہل جنت کا سا عمل کرتا رہتا ہے' حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے بعض اوقات ایک شخص ایسے جہنم کا سا عمل کرتا رہتا ہے' حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے''۔

ذِکْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا یَجِبُ عَلَی الْمَرْءِ مِنَ الثِّقَةِ بِاللّٰهِ فِیْ اَحْوَالِهِ عِنْدَ قِیَامِهِ بِاِتْیَانِ الْمَاْمُوْرَاتِ وَانْزِعَاجِهِ عَنْ جَمِیْعِ الْمَزْجُوْرَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق یہ بات لازم ہے کہ وہ تمام احوال میں اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے جب وہ مامور کاموں کو سرانجام دیتا ہے' اور جب وہ تمام ممنوعہ کاموں سے بچتا ہے

347 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ مَوْلٰی ثَقِیْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَرِیْكُ بْنُ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه علیه وسلم

(متن حدیث): اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا یَقُوْلُ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنَنِیْ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهِ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا فَاِنْ سَاَلَنِیْ عَبْدِیْ اَعْطَیْتُهُ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِیْ اَعَذْتُهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یکره الموت وأکره مساءته .

346- وأخرجه أحمد 6/107 من طريق حماد بن زيد، و6/108 من طريق أبى الزناد.

347- ولكن للحديث طرق أخرى يدل مجموعها على أنه له أصلًا.. منها عن عائشة أخرجه أحمد فى الزهد ، والبيهقى فى الزهد من طريق عبد الواحد بن ميمون، عن عروة، عنها، وذكر ابن حبان وابن عدى، أنه تفرد به، وقد قال البخارى: إنه منكر الحديث، لكن أخرجه الطبرانى من طريق يعقوب بن مجاهد، عن عروة، وقال: لم يروه عن عروة إلا يعقوب وعبد الواحد. ومنها عن أبى أمامة، أخرجه الطبرانى والبيهقى فى الزهد بسند ضعيف. ومنها عن على عند الإسماعيلى فى مسند على. وعن أنس أخرجه أبو يعلى، والبزار، والطبرانى، وفى سنده ضعيف أيضًا. وعن حذيفة أخرجه الطبرانى مختصرًا وسنده حسن غريب. وعن معاذ بن جبل أخرجه ابن ماجة 3989 وأبو نعيم فى الحلية 1/5 مختصرًا وسنده ضعيف أيضًا. والحديث الذى أورده المؤلف أخرجه البخارى 6502 فى الرقاق: باب التواضع، عن محمد بن عثمان بن كرامة، بهذا الإسناد.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَا یُعْرَفُ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ اِلَّا طَرِیْقَانِ اثْنَانِ ھِشَامٌ الْکِنَانِیُّ عَنْ اَنَسٍ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ وَکِلَا الطَّرِیْقَیْنِ لَا یَصِحُّ وَاِنَّمَا الصَّحِیْحُ مَا ذَکَرْنَاہُ. (68:3)

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے' جو شخص میرے ولی کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے وہ مجھے (جنگ کی) دعوت دیتا ہے اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ چیزیں وہ ہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے مسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے' یہاں تک میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں' تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ سنتا ہے۔ اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ چلتا ہے میرا بندہ جو مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں اور پھر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے' تو میں اسے پناہ دیتا ہوں اور مجھے کسی بھی کام کو کرنے میں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا مومن کی جان قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے' کیونکہ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور مجھے اس کا ناپسند کرنا' پسند نہیں ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت صرف انہی دو طریقوں سے معروف ہے یعنی ہشام کنعانی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جبکہ عبدالواحد بن میمون نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے' اور یہ دونوں سندیں مستند نہیں ہیں۔

صحیح روایت وہ ہے' جو ہم نے ذکر کی ہے۔

ذِکْرُ الْاَمْرِ بِالتَّشْدِیْدِ فِی الْاُمُوْرِ وَتَرْکِ الِاتِّکَالِ عَلَی الطَّاعَاتِ

امور میں احتیاط کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ اور اس اطاعت پر تکیہ کرنے کو ترک کرنا

348 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَۃَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ حَدَّثَنَا لَیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ یُنْجِیْہِ عَمَلُہُ فَقَالَ لَہُ رَجُلٌ وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ بِرَحْمَتِہٖ وَلٰکِنْ سَدِّدُوْا. (1:67)

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے کسی بھی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی نہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ہے' تو تم لوگ میانہ روی اختیار کرو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّسْدِيدِ وَالْمُقَارَبَةِ فِي الْاَعْمَالِ دُوْنَ الْاِمْعَانِ فِي الطَّاعَاتِ حَتّٰى يُشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے اعمال میں سیدھا رہے اور میانہ روی اختیار کرے

وہ اتنی زیادہ نیکیاں نہ کرے کہ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کیا جائے

349 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَاِنْ كَانَ صَاحِبُهَا سَادًّا وَقَارِبًا فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تعدوه . (3: 66)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک ہر عمل کی ایک رغبت ہوتی ہے اور ہر رغبت کی ایک فترت ہوتی ہے جب عمل کرنے والا شخص ٹھیک رہے اور میانہ روی اختیار کرے تو تم اس کی امید رکھو اور اگر انگلی کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا جائے تو پھر تم اسے کسی گنتی میں شمار نہ کرو''۔

348– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/451 عن حجاج ويونس، ومسلم 2816 71 في صفات المنافقين: باب لن يدخل أحد الجنة بعمله بل برحمة الله تعالى، عن قتيبة بن سعيد، ثلاثتهم عن ليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2816 71 أيضًا من طريق عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، به . وأخرجه الطيالسي 2322 ، وأحمد 2/514و 537، والبخاري 6463 في الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل، والبيهقي في السُّنن 3/18، والبغوي في شرح السُّنة 4192 من طريق ابن أبي ذئب، وأحمد في الزهد ص 475 من طريق أبي معشر، كلاهما عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة . = وأخرجه أحمد 2/235و 326و390و 509و 524، ومسلم 2816 72 و 73 من طريق عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/344و 466و 495، ومسلم 2816 74 و 76 ، وابن ماجة 4201 في الزهد: باب التوقي على العمل، وأبو نعيم في الحلية 7/129، والبغوي في شرح السُّنة 4194 والبزار 3448 من طرق عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/262، ومسلم 2816 75 ، من طريق إبراهيم بن سعد، والبخاري 5673 في المرضى: باب تمني المريض الموت، والبيهقي في السنن 3/377 من طريق شعيب. وأخرجه أحمد 2/386و 469 من طريق حماد، عن محمد بن زياد، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/256 من طريق زياد المخزومي، و 2/482 من طريق عبد الرحمن بن أبي عمرة، و2/488 من طريق أبي مصعب، و 2/509 من طريق أبي سلمة، 2/519 من طريق أبي الزياد الطحان، وأبو نعيم في الحلية 8/379 من طريق حماد، عن محمد بن زياد، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 660 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. فانظره.

349– إسناده قوي، وأخرجه الترمذي 2453 في صفة القيامة . وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 2/89 . وفي الباب عن عبد الله بن عمرو، تقدم برقم 11 ، فانظره مع شرح معناه هناك.

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْمُقَارَبَةِ فِي الطَّاعَاتِ إِذِ الْفَوْزُ فِي الْعُقْبَى يَكُونُ بِسَعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ لَا بِكَثْرَةِ الْأَعْمَالِ

اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ' نیکیوں میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے' کیونکہ آخرت کی کامیابی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی وجہ سے ہوگی اعمال کی کثرت کی وجہ سے نہیں ہوگی

350- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَلَا يُنْجِي أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قُلْنَا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ منه برحمته. (1: 67)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیار کرو' کسی بھی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلوائے گا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی نہیں' البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ہے''۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ وَالدُّلْجَةِ فِي الطَّاعَاتِ عِنْدَ الْمُقَارَبَةِ فِيهَا

صبح وشام اور رات کے ابتدائی حصے میں نیکیوں کا حکم ہونے کا تذکرہ' جبکہ ان میں میانہ روی اختیار کی جائے

351- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): إِنَّ هٰذَا الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فسددوا وقاربوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوَاحِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ. (1: 67)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ دین آسان ہے اور جو شخص اس میں سختی کرنے کی کوشش کرے گا' تو یہ دین اس پر غالب آجائے گا' تو تم لوگ ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری حاصل کرو اور تم لوگ صبح' شام اور رات کے کچھ حصے (میں عمل) کے ذریعے مدد

350- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي، ثقة، روى له النسائي، ومن فوقه على شرطهما. ومن حديث جابر أخرجه أحمد 3/337 من طريق محمد بن طلحة، ومسلم 2817 في صفات المنافقين. وأخرجه مسلم 2817 77 من طريق معقل، عن أبي الزبير، عن جابر. ومن حديث أبي هريرة تقدم برقم 348.

351- إسناده صحيح على شرط البخاري، أحمد بن المقدام من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري 39 في العلم: باب الدين يسر، والنسائي 8/121، 122 في الإيمان وشرائعه: باب الدين يسر، عن أبي بكر بن نافع، والبيهقي في السُّنن 3/18.

حاصل کرو''۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ بِإِتْيَانِ الطَّاعَاتِ عَلَى الرِّفْقِ مِنْ غَيْرِ تَرْكِ حَظِّ النَّفْسِ فِيهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہے کہ وہ نرمی کے ساتھ نیکیاں سرانجام دے اور ان کے بارے میں اپنی ذات کے حصے کو ترک نہ کرے (یعنی اس کے حقوق کا خیال رکھے)

352 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

(متن حدیث): قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَعْنِي نَفْسَهُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنت الذى تقول ذلك ؟ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ صُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَلَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يُرِيدُ بِ لَكَ لِأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ ضَعْفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَمَّا وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَيْهِ من الطاعات . (1: 95)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پتہ چلی کہ میں نے یہ کہا ہے: میں جب تک زندہ رہا' رات پھر نفل پڑھتا رہوں گا اور دن بھر روزہ رکھتا رہوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ بات کہی

352- إسناده صحيح على شرط مسلم؛ حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه مسلم 59 181 فى الصيام: باب النهى عن صوم الدهر . وأخرجه مسلمً 1159 181 أيضًا عن أبى الطاهر، والنسائى 4/211فى الصيام: باب صوم وإفطار يوم. وأخرجه عبد الرزاق 7862 ، ومن طريقه أحمد 2/187، 188، وأبو داؤد 2427 فى الصوم: باب فى صوم الدهر تطوعًا، عن مع والبخارى 1976 فى الصوم: باب صوم الدهر، و 3418 فى أحاديث الأنبياء : باب (وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ السَّبْتِ) والطحاوى فى شرح معانى الآثار 2/86، والبغوى فى شرح السُّنة 1808 ، والطحاوى 2/85 من طريق محمد بن أبى حفصة، وسي المؤلف فى آخر باب صوم التطوع من طريق شعيب، عن الزهرى، به . وأخرجه أحمد 2/201، والنسائى 4/212، والطحاوى 2/86، من م محمد بن إبراهيم، وأحمد 2/200 .

ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے استطاعت نہیں رکھو گے' تم نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرواور چھوڑ بھی دیا کرو (رات کے وقت) سو بھی جایا کرواور نفل بھی پڑھ لیا کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو' نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے' تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرواور ایک دن روزہ نہ رکھا کرو۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے۔ میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے زیادہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تین دن روزہ رکھنے کی جو بات ارشاد فرمائی تھی' اگر میں اسے قبول کر لیتا' تو یہ میرے نزدیک اپنے اہل خانہ اور مال سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

''اس سے زیادہ فضیلت اور کسی چیز میں نہیں ہے''۔

نبی اکرم ﷺ کی اس سے مراد یہ ہے: تمہارے لیے ایسا نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس بات کا پتہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو جن نیکیوں کا پابند کر رہے ہیں وہ ان کے حوالے سے کمزور ہو جائیں گے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

353 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا

353- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمن بن إبراهيم هو الدمشقي، الملقب برحيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد صرح الوليد بالسماع من الأوزاعي. وأخرجه الطبراني 29/50 . وأخرجه أحمد 6/84 ، وابن خزيمة في صحيحه 1283 . وأخرجه أحمد 6/189و 244، والبخاري 1970 في الصوم: باب صوم شعبان، ومسلم 2/811 782 في الصيام: باب صيام النبي، وأحمد 6/233 من طريق أبان بن يزيد، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/176 و180، والبخاري 6465 في الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل. وسيورده برقم 2571 من طريق سعيد المقبري، عن أبي سلمة، به، ويخرج هناك . وسيورده أيضًا برقم 359 و 2586 من طريقين عن الزهري، عن عروة، عن عائشة. فانظرهما. وتقدم برقم 323 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة. وسيعيده برقم 1578 بالإسناد المذكور هنا.

قَالَتْ وَكَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَامَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَامَ عَلَيْهَا.

قَالَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ) (المعارج:23).

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا مِنَ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ الَّتِيْ لَا يَتَهَيَّأُ لِلْمُخَاطَبِ اَنْ يَّعْرِفَ صِحَّةَ مَا خُوطِبَ بِهٖ فِي الْقَصْدِ عَلَى الحقيقة إلا بهذه الألفاظ. (1: 95)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اتنا عمل اختیار کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس وقت تک تم سے منقطع نہیں ہوتا جب تک تم تھکاوٹ کا شکار نہیں ہو جاتے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا' جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی سے سرانجام دیں' اگرچہ وہ تھوڑا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی (نفل) نماز ادا کرتے تھے' تو آپ اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اور وہ لوگ اپنی نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''بے شک اللہ تعالیٰ تھکتا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ تم تھک جاتے ہو''۔

یہ لوگوں کے محاورے کے الفاظ میں سے ہیں' کیونکہ مخاطب شخص کو صرف اسی حوالے سے مفہوم منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اس سے مراد اس کا حقیقی مفہوم نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ قَبُوْلِ مَا رُخِّصَ لَهٗ بِتَرْكِ التَّحَمُّلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيْقُ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی کے لئے یہ بات لازم ہے کہ وہ اس رخصت کو قبول کرے جو اسے اپنی ذات پر بوجھ لادنے کو ترک کرنے کے حوالے سے دی گئی ہے' جو ان نیکیوں کے حوالے سے ہے' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

354 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِحْصَنٍ حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يحب أن تؤتى عزائمه . (3: 68)

32 ❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی دی ہوئی رخصت کو قبول کیا جائے۔ جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی لازم کی ہوئی چیزوں پر عمل کیا جائے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ قَبُولَ رُخْصَةِ اللّٰهِ لَهُ فِيْ طَاعَتِهِ دُوْنَ التَّحَمُّلِ عَلَى النَّفْسِ مَا يَشُقُّ عَلَيْهَا حَمْلُهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حوالے سے ملنے والی رخصت کو قبول کرے' نہ کہ وہ اپنے اوپر ایسا بوجھ لاد دے' جس کو اٹھانا اس کے لئے مشقت کا باعث ہو

355 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متن حدیث): رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيْ سَفَرٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ يَرْشَحُ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَقَالَ مَا بَالُ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَيْسَ من البر الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رخص لكم فاقبلوها . (3: 68)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران ایک شخص کو دیکھا جو ایک درخت کے سائے میں موجود تھا' اور اس پر پانی چھڑکا جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے تم لوگوں پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ رخصت قبول کرو جو اس نے تمہیں عطا کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّرَفُّقُ بِالطَّاعَاتِ وَتَرْكُ الْحَمْلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيقُ

354– إسناده صحيح، الحسين بن محمد وثقه النسائي، وقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح .. وأخرجه الطبراني في الكبير 11880 ، وأبو نعيم في الحلية 8/276 .

355– إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 2/62، من طريق الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 4/176 في الصيام: باب العلة التي من أجلها قيل ذلك، من طريق شعيب، عن الأوزاعي، به . وفي الباب عن ابن عمر، سيورده المؤلف في أول باب صوم المسافر. وعن أبي مالك كعب بن عاصم الأشعري عند أحمد 5/434، والنسائي 4/174–175، وابن ماجة 1664 ، والطحاوي 2/63، والبيهقي 4/242 وسنده صحيح.

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیکیوں میں نرمی اختیار کرے اور اپنے اوپر ایسا بوجھ لادے، جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

356 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ (متن حدیث): مَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ اِلَّا اَنْ یکون رمضان . (5: 29)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد کبھی بھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف رمضان میں (پورا مہینہ) روزے رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْقَصْدِ فِی الطَّاعَاتِ دُوْنَ اَنْ یَّحْمِلَ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِیْقُ

نیکیوں میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم ہونا، نہ یہ کہ آدمی اپنے اوپر ایسا بوجھ لادے، جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

357– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یعلی الموصلی حدثنا ابو الزَّهْرَانِیُّ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّیُّ حَدَّثَنَا عِیْسَى بْنُ جَارِیَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ قَائِمٍ یُصَلِّیْ عَلٰى صَخْرَةٍ فَاَتَى نَاحِیَةَ مَكَّةَ فَمَكَثَ مَلِیًّا ثُمَّ اَقْبَلَ فَوَجَدَ الرَّجُلَ عَلٰى حَالِهٖ یُصَلِّیْ فَجَمَعَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْكُمْ بِالْقَصْدِ عَلَیْكُمْ بِالْقَصْدِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمَلُّ حتى تملوا . (1: 63)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو ایک چٹان پر کھڑا نماز ادا کر رہا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے ایک کنارے (کسی کام کے سلسلے میں) تشریف لائے وہاں آپ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے۔ جب آپ واپس تشریف لائے، تو آپ نے اس شخص کو اسی حالت میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا، تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ ملائے اور یہ ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم پر میانہ روی اختیار کرنا لازم ہے تم پر میانہ روی اختیار کرنا لازم ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تھکاوٹ کا شکار

356– إسناده صحيح. وأخرجه مسلم 1156 174 فى الصيام: باب صيام النبى صلى الله عليه وسلم فى غير رمضان . وأخرجه مسلم 1156 174 أيضا، والنسائى 4/199 فى الصيام: باب صوم النبى صلى الله عليه وسلم بأبى هو وأمى . وأخرجه مسلم 1156 173 من طريق كهمس، عن عبد الله بن شقيق، به. وسيورده المصنف فى أول باب صوم الدهر. وسيورده فى باب صوم التطوع برقم 3651 من طريق مالك . وفى الباب عن ابن عباس عند البخارى 1971 فى الصيام: باب ما يذكر من صوم النبى صلى الله عليه وسلم وإفطاره.

357– إسناده ضعيف وأخرجه ابن ماجة 4241 فى الزهد: باب المداومة على العمل.

نہیں ہوتا ہے اور تم لوگ تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّسْدِيدِ فِي اَسْبَابِهِ مَعَ الِاسْتِبْشَارِ بِمَا يَاْتِي مِنْهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے کاموں میں میانہ روی کو لازم پکڑے اور جو نیکیاں وہ کرتا ہے' ان سے بشارت حاصل کرے

358- (سندحدیث): سَمِعْتُ الْفَضْلَ بْنَ الْحُبَابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ يَضْحَكُوْنَ فقال لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قليلا ولبكيتم كثيرا فأتاه جبريل فقال إن اللّٰهَ قَالَ لَكَ لِمَ تُقَنِّطُ عِبَادِيْ قَالَ فرجع إليهم وقال سددوا وأبشروا . (3 : 20)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اپنے اصحاب کے کچھ افراد کے پاس سے ہوا جو ہنس رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم جان لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔

تو حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ ارشاد فرمایا ہے: آپ میرے بندوں کو کیوں مایوس کر رہے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس واپس تشریف لے گئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ٹھیک رہو اور خوشخبری حاصل کرو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الرِّفْقِ فِي الطَّاعَاتِ وَتَرْكِ الْحَمْلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيقُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نیکیاں کرتے ہوئے نرمی سے کام لے اور اپنے اوپر ایسا بوجھ نہ لادے' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

359 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ وَزَعَمُوا اَنَّهَا لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ فقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

358- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر 113 . وسيعيده المؤلف برقم 662 .

359- إسناده صحيح، عمرو بن عثمان ثقة، وكذا أبوه، روى لهما أصحاب السُّنن، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/247 عن أبي اليمان، عن شعيب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/247 أيضًا من طريق النعمان، عن الزهري، به . وسيورده المؤلف برقم 2586 من طريق يونس.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللّٰهِ لَا يسأم اللّٰه حتى تسأموا .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَمُ اللّٰهُ حَتّٰى تَسْأَمُوا مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ الَّتِيْ لَا يَتَهَيَّأُ لِلْمُخَاطَبِ اَنْ يَّعْرِفَ الْقَصْدَ فيما يخاطب به إلا بهذه الألفاظ. (65:3)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حولاء بنت تویت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزری' اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ کے پاس موجود تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یہ حولاء بنت تویت ہے' یہ رات بھر سوتی نہیں ہیں بلکہ نفل پڑھتی رہتی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ رات بھر سوتی نہیں ہیں؟ تم لوگ اتنا عمل کیا کرو جس کی تم میں طاقت ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا فضل اس وقت تک تم سے منقطع نہیں ہوتا جب تک تم تھک نہیں جاتے ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''اللہ تعالیٰ تھکتا نہیں ہے' یہاں تک کہ تم تھک جاتے ہو''۔

یہ لوگوں کے محاورے کے الفاظ ہیں' جو مخاطب تک مفہوم منتقل کرنے کے لئے استعمال کیے گئے ہیں' اور وہ مفہوم انہی الفاظ کے ذریعے منتقل ہوسکتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الِاغْتِرَارِ بِالْفَضَائِلِ الَّتِيْ رُوِيَتْ لِلْمَرْءِ عَلَى الطَّاعَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کو نیکیوں کے حوالے سے' جو فضائل دکھائے جاتے ہیں ان کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار ہو

360 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمْرَانُ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ

(متن حدیث): رَاَيْتُ عُثْمَانَ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقْعَدِيْ هٰذَا تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَغْتَرُّوا . (23:3)

❀❀ حمران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مقاعد میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا پھر یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ پر دیکھا آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

360- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن الملقب بدحيم، ثقة حافظ متقن روى له البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه ابن ماجة 285 في الطهارة: باب ثواب الطهور . وأخرجه أحمد 1/66 عن أبي المغيرة، عن الأوزاعي، به . وسيورده المؤلف برقم 1041 وبرقم 1058 و 1060 .

نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''تم لوگ غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا''۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ حَظٌّ رَجَاءَ التَّخَلُّصِ فِي الْعُقْبٰى بِشَيْءٍ مِّنْهَا

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ اس کا ہر بھلائی میں کوئی حصہ ہو اس امید کے تحت کہ اس میں سے کسی ایک کی وجہ سے اسے آخرت میں نجات مل جائے

361- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ وَابْنُ قُتَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِشَامِ بن يحيى بن يحيى بن الْغَسَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ جَدِّي عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَحْدَهُ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ لِلْمَسْجِدِ تَحِيَّةً وَاِنَّ تَحِيَّتَهُ رَكْعَتَانِ فَقُمْ فَارْكَعْهُمَا قَالَ فَقُمْتُ فَرَكَعْتُهُمَا ثُمَّ عُدْتُ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَمَرْتَنِيْ بِالصَّلَاةِ فَمَا الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرُ مَوْضُوْعٍ اسْتَكْثِرْ اَوِ اسْتَقِلَّ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْمَلُ اِيْمَانًا قَالَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ المؤمين اَسْلَمُ قَالَ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ ويده قال الصَّلَاةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فما الصيام قال فرض مجزىء وَعِنْدَ اللّٰهِ اَضْعَافٌ كَثِيْرَةٌ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُهْرِيْقَ دَمُهُ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جَهْدُ الْمُقِلِّ يُسَرُّ اِلَى فَقِيْرٍ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ مَعَ الْكُرْسِيِّ اِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ وَفَضْلُ الْعَرْشِ عَلَى الْكُرْسِيِّ كَفَضْلِ الْفَلَاةِ عَلَى الْحَلْقَةِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْاَنْبِيَاءُ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كَانَ اَوَّلُهُمْ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَبِيٌّ مُرْسَلٌ قَالَ نَعَمْ خَلَقَهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ

361- إسناده ضعيف جدًا، وأخرجه بطوله أبو نعيم في الحية 1/166- 168 أخرجه الطبراني في الكبير 1651

فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَكَلَّمَهُ قِبَلًا ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَرْبَعَةٌ سُرْيَانِيُّونَ اٰدَمُ وَشِيثُ وَاَخْنُوخُ وَهُوَ اِدْرِيسُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ خَطَّ بِالْقَلَمِ وَنُوحٌ وَاَرْبَعَةٌ مِنَ الْعَرَبِ هُودٌ وَشُعَيْبٌ وَصَالِحٌ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمْ كِتَابًا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ قَالَ مِائَةُ كِتَابٍ وَاَرْبَعَةُ كُتُبٍ اُنْزِلَ عَلٰى شِيثٍ خَمْسُونَ صَحِيفَةً وَاُنْزِلَ عَلٰى اَخْنُوخَ ثَلَاثُونَ صَحِيفَةً وَاُنْزِلَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ عَشْرُ صَحَائِفَ وَاُنْزِلَ عَلٰى مُوسٰى قَبْلَ التَّوْرَاةِ عَشْرُ صَحَائِفَ وَاُنْزِلَ التَّوْرَاةُ والإنجيل والزبور والقرآن

قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ صَحِيفَةُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَتْ اَمْثَالًا كُلُّهَا اَيُّهَا الْمَلِكُ الْمُسَلَّطُ الْمُبْتَلَى الْمَغْرُورُ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْكَ لِتَجْمَعَ الدُّنْيَا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلٰكِنِّي بَعَثْتُكَ لِتَرُدَّ عَنِّي دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَاِنِّي لَا اَرُدُّهَا وَلَوْ كَانَتْ مِنْ كَافِرٍ وَعَلَى الْعَاقِلِ مَا لَمْ يَكُنْ مَغْلُوبًا عَلٰى عَقْلِهِ اَنْ تَكُونَ لَهُ سَاعَاتٌ سَاعَةٌ يُنَاجِي فِيهَا رَبَّهُ وَسَاعَةٌ يُحَاسِبُ فِيهَا نَفْسَهُ وَسَاعَةٌ يَتَفَكَّرُ فِيهَا فِي صُنْعِ اللّٰهِ وَسَاعَةٌ يَخْلُو فِيهَا لِحَاجَتِهِ مِنَ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ لَا يَكُونَ ظَاعِنًا اِلَّا لِثَلَاثٍ تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ اَوْ مَرَمَّةٍ مَعَاشٍ اَوْ لَذَّةٍ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ وَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ يَكُونَ بَصِيرًا بِزَمَانِهِ مُقْبِلًا عَلٰى شَأْنِهِ حَافِظًا لِلِسَانِهِ وَمَنْ حَسَبَ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ اِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا كَانَتْ صُحُفُ مُوسٰى قَالَ كَانَتْ عِبَرًا كُلُّهَا عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالنَّارِ ثُمَّ هُوَ يَضْحَكُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ هُوَ يَنْصَبُ عَجِبْتُ لِمَنْ رَاَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَاَنَّ اِلَيْهَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا يَعْمَلُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْصِنِي قَالَ اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ رَاْسُ الْاَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ نُورٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ وَذُخْرٌ لك فى السماء قلت: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَاِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّمْتِ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ عَنْكَ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِينِكَ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ اُمَّتِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ اَحِبَّ الْمَسَاكِينَ وَجَالِسْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ انْظُرْ اِلٰى مَنْ تَحْتَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى مَنْ فَوْقَكَ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَا تُزْدَرِي نِعْمَةُ اللّٰهِ عِنْدَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ لِيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْرِفُ مِنْ نَفْسِكَ وَلَا تَجِدْ عَلَيْهِمْ فِيمَا تَاْتِي وَكَفٰى بِكَ عَيْبًا اَنْ تَعْرِفَ مِنَ النَّاسِ مَا تَجْهَلُ مِنْ نَفْسِكَ اَوْ تَجِدَ عَلَيْهِمْ فِيمَا تَاْتِي ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أبو إدريس الخولانى هذا هو عائذ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وُلِدَ عَامَ حُنَيْنٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاتَ بِالشَّامِ سَنَةَ ثَمَانِينَ.

وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْغَسَّانِيُّ مِنْ كِنْدَةَ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الشَّامِ وَقُرَّائِهِمْ سَمِعَ اَبَا إدريس الخولانی وهو بن خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَوْلِدُهُ يَوْمَ رَاهِطَ فِيْ اَيَّامِ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَزِيْدَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّيْنَ وَوَلَّاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَضَاءَ الْمَوْصِلِ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ وَاَهْلَ الْحِجَازِ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى الْقَضَاءِ بِهَا حَتّٰى وَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْخِلَافَةَ فَاَقَرَّهُ عَلَى الْحُكْمِ فَلَمْ يَزَلْ عَلَيْهَا اَيَّامَهُ وَعُمِّرَ حَتّٰى مَاتَ بدمشق سنة ثلاث وثلاثين ومئة. (1: 2)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! مسجد کے لئے ایک نفلی (نماز) ہوتی ہے اور اس کی نفلی (نماز) دو رکعات ہے۔ تم اٹھ کر انہیں ادا کرلو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دو رکعات کو ادا کرلیا پھر میں واپس آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھے نماز کا حکم دیا نماز کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ (اب تمہاری مرضی ہے) کہ تم زیادہ حاصل کرتے ہو یا کم حاصل کرتے ہو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اہل ایمان میں سے ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل کون شخص ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اہل ایمان میں سے سب سے زیادہ سلامتی والا کون شخص ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامت ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گناہوں سے لاتعلق ہو جائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزہ کیا چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک فرض ہے' جو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں (اس کا اجر وثواب) کئی گنا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں (گھوڑے کے) پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اس کا خون بہا دیا جائے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس پیسے کم ہوں اور جسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ غریب ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو کچھ بھی نازل کیا ہے۔ اس میں سب سے عظیم چیز کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آیت الکرسی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ کی) کرسی کے مقابلے میں سات آسمان اس طرح ہیں' جیسے کسی بے آب و گیاہ جگہ کے اوپر ایک چھلہ (انگوٹھی) ہو اور عرش کو کرسی پر وہی فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح اس آب و گیاہ جگہ کو اس چھلے (انگوٹھی) پر فضیلت حاصل ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! انبیاء کتنے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک لاکھ بیس ہزار میں نے عرض کی: اس میں سے رسول کتنے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین سو تیرہ کا گروہ ہے۔ میں نے عرض کی: ان میں سب سے پہلے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ رسول نبی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے

انہیں اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا اور ان میں اپنی رُوح کو پھونکا اور سامنے آ کر ان سے کلام کیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! چار حضرات سریانی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت شیث علیہ السلام، حضرت اخنوخ علیہ السلام یہ حضرت ادریس علیہ السلام اور یہ وہ پہلے شخص ہیں، جنہوں نے قلم کے ذریعے لکھا تھا، اور حضرت نوح علیہ السلام چار حضرات کا تعلق عرب سے ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام اور تمہارے نبی حضرت محمد ﷺ۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے کتنی کتابیں نازل کی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک سو چار کتابیں حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت اخنوخ علیہ السلام پر تیس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے دس صحیفے نازل ہوئے پھر تورات، انجیل، زبور اور قرآن نازل ہوئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صحیفہ کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ سارے کا سارا مثالوں والا تھا، لیکن اس میں یہ تحریر تھا۔

''اے بادشاہ! جسے اقتدار عطا کیا گیا ہے اور آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے اور غلط فہمی کا شکار کیا گیا میں نے تمہیں اس لئے نہیں بھیجا تا کہ تم ایک دوسرے کے مقابلے میں دنیا جمع کرو، میں نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے، تا کہ تم مظلوم کی بددعا کو مجھ تک نہ آنے دو، کیونکہ میں مظلوم کی دعا کو مسترد نہیں کرتا۔ خواہ وہ کوئی کافر ہی کیوں نہ ہو اور عقل مند شخص پر یہ بات لازم ہے کہ جب تک اس کی عقل مغلوب نہیں ہوتی وہ اپنے وقت کو مختلف حصوں میں تقسیم کرے کچھ وقت میں وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا رہے۔ کچھ وقت میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے کچھ وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر غور وفکر کرتا رہے اور کچھ وقت وہ اپنے کھانے پینے کی تیاری کے لئے مخصوص رکھے۔ عقلمند شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تین چیزوں کی تیاری رکھے۔ اپنے انجام (یعنی آخرت) کے لئے زادراہ کی، اپنی زندگی گزارنے کے لئے ضروریات زندگی کی، یا پھر ایسی لذت کی جو حرام نہ ہو اور عقلمند شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کی بصیرت رکھتا ہوا اپنے حال کی طرف متوجہ رہے۔ اپنی زبان کی حفاظت کرے اور جو شخص اپنے عمل کے مقابلے میں اپنے کلام کا حساب رکھتا ہے اس کا کلام کم ہوتا ہے اور صرف وہی کلام ہوتا ہے، جو انتہائی ضروری ہو''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ساری کی ساری عبرت آمیز باتیں تھیں۔ (جن میں سے کچھ باتیں یہ ہیں)

''مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے، جو موت پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ خوش رہتا ہے۔ مجھے اس شخص پر بھی حیرانگی ہوتی ہے، جو جہنم پر بھی یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ ہنستا ہے مجھے اس شخص پر بھی حیرانگی ہوتی ہے، جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ نصب کر لیتا ہے۔ مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے، جو دنیا اور اہل دنیا کی حالات کی تبدیلی کو دیکھتا ہے اور پھر بھی وہ دنیا سے مطمئن ہوتا ہے۔ مجھے اس شخص پر بھی حیرانگی ہوتی ہے، جو حساب پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی عمل نہیں کرتا''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی نصیحت

کرتا ہوں' کیونکہ یہ تمام معاملے کی بنیاد ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر قرآن کی تلاوت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا لازم ہے اور کیونکہ یہ زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا اور آخرت میں تمہارے لئے ذخیرہ ہوگا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ زیادہ ہنسنے سے بچو' کیونکہ یہ چیز دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کے نور کو رخصت کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر خاموشی اختیار کرنا لازم ہے' البتہ بھلائی کی بات کا حکم مختلف ہے' کیونکہ یہ چیز تم سے شیطان کو پرے کر دے گی اور تمہارے دین کے معاملے میں تمہارے لئے مددگار ہوگی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر جہاد کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ میری امت کی رہبانیت ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھو' کیونکہ اس طرح تم اپنے پاس موجود اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کم تر نہیں سمجھو گے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی ہو۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہونا یہ چاہئے کہ وہ چیز تمہیں لوگوں سے پرے کر دے' جسے تم اپنی ذات کے حوالے سے جانتے ہو اور جو کام تم خود کرتے ہو اس کی وجہ سے لوگوں کے خلاف جذبات نہ رکھو۔ اور تمہارے عیب دار ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ تم لوگوں کے حوالے سے اس چیز کی شناخت رکھو جس سے تم اپنے حوالے سے ناواقف ہو یا لوگوں کے خلاف اس حوالے سے جذبات رکھو جو تم خود کرتے ہو۔

پھر نبی اکرم ﷺ اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر ارشاد فرمایا:

''اے ابوذر! تدبیر کی مانند کوئی عقلمندی نہیں ہے اور رکنے کی مانند کوئی ورع (پرہیز) نہیں ہے اور اچھے اخلاق کی مانند کوئی حسب نہیں ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوادریس خولانی نامی یہ راوی عائذ اللہ بن عبداللہ ہے یہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں غزوہ حنین کے سال پیدا ہوئے تھے اور سن **80** ھ میں ان کا شام میں انتقال ہوا تھا۔

یحییٰ بن یحییٰ غسانی نامی راوی کا تعلق کندہ سے ہے' اور یہ دمشق کا رہنے والا ہے۔

یہ شام کے علم فقہ اور علم قرأت کے ماہرین میں سے ایک ہے انہوں نے ابوادریس خولانی سے احادیث کا سماع پندرہ سال کی عمر میں کیا تھا ان کی پیدائش راہط کے دن معاویہ بن یزید کے دور خلافت میں **64** ھ میں ہوئی تھی۔

سلیمان بن عبدالملک نے انہیں موصل کا قاضی مقرر کیا تھا۔ انہوں نے سعید بن مسیّب اور اہل حجاز سے احادیث کا سماع کیا ہے یہ وہاں قاضی کے منصب پر اس وقت تک فائز رہے' جب تک عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نہیں بن گئے پھر حکم نے انہیں برقرار رکھا اور اس کے عہد خلافت میں یہ مسلسل اسی عہدے پر فائز رہے ان کی عمر طویل ہوئی تھی یہاں تک کہ ان کا انتقال **133** ھ میں دمشق میں ہوا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الْعِبَادَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ رَجَاءَ النَّجَاةِ فِي الْعُقْبٰى بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ خفیہ اور اعلانیہ طور پر عبادت کو لازم پکڑے اس امید کے تحت کہ آخرت میں اسے اس کی وجہ سے نجات مل جائے گی

362 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حق العباد على الله إذا فعلوا ذلك أن لا يعذبهم. (3: 53)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سواری پر) سوار تھا میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی پچھلی لکڑی تھی۔ آپ نے فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

362- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 5967 في اللباس: باب إرداف الرجل خلف الرجل، و 6267 في الاستئذان: باب من أجاب بلبيك وسعديك، و 6500 في الرقاق: باب من جاهد نفسه في طاعة الله، ومسلم 30 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، والطبراني في الكبير /20 81. وأخرجه أحمد 5/242 من طريق عفان، والبخاري 6267 عن همام بن يحيى، به. وأخرجه البخاري في الإيمان 128 باب: من خص بالعلم قومًا دون قوم كراهية ألا يفهموا، ومسلم في الإيمان 32، والبغوي في شرح السُّنة 49، من طريق هشام بن أبي عبد الله الدستوائي، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 5/228، 236، والطبراني في الكبير /20 83 و 84 و 85 و 76 و 87، من طرق عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن أنس، عن معاذ. وأخرجه عبد الرزاق 20546، وأحمد 5/228، والبخاري 2856 في الجهاد: باب اسم الفرس والحمار، ومسلم 30 49، والطبراني /20 254 و 255 و 256 و 257، والترمذي 2643 في الإيمان: باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، والبغوي 48، من طرق عن أبي إسحاق، عن عمرو بن ميمون، عن معاذ بن جبل، ونسبه المزي في تحفة الأشراف 8/411 إلى النسائي في كتاب العلم من السُّنن الكبرى. وأخرجه أحمد 5/229، 230، والبخاري 7373 في التوحيد: باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم أمته إلى توحيد الله، ومسلم، 30 50، والطبراني /20 317 و 318 و 319 و 320 من طرق عن أبي حصين والأشعث بن سليم، عن الأسود بن هلال، عن معاذ. وأخرجه أحمد 5/230، والطبراني في الكبير /20 273 من طريق شعبة، وابن ماجة 4296 في الزهد: باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة.

فرمایا: یہ کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کچھ دیر چلتے رہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو جب بندے ایسا کرلیں' تو پھر بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ جب وہ ایسا کرلیں' تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ اِصْلَاحِ اَحْوَالِهٖ حَتّٰى يُؤَدِّيَهٗ ذٰلِكَ اِلٰى مَحَبَّةِ لِقَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے احوال کی اصلاح کرے' تاکہ یہ بات اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرنے تک لے جائے

363 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ عَبْدِيْ لِقَائِيْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ فاذا كره لقائى كرهت لقاءه. (3: 68)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میرا بندہ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' تو میں بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو میں بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاِسْتِدْلَالِ عَلٰى مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِتَعْظِيْمِ النَّاسِ عِنْدَهٗ بِمَحَبَّةِ خَوَاصِّ اَهْلِ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ اِيَّاهُ

اہل عقل اور اہل دین میں سے خواص لوگ جب کسی شخص سے محبت کریں اور لوگ کسی شخص کی تعظیم کریں' تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اس شخص سے محبت رکھنے پر استدلال کرنے کا تذکرہ

364 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

363- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البغوى فى شرح السُّنة 1448 . وهو فى الموطأ 1/240 فى الجنائز : باب جامع الجنائز ، ومن طريق مالك أخرجه البخارى 7504 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ) ، والنسائى 4/10 فى الجنائز: باب فيمن أحب لقاء الله . وأخرجه أحمد 2/418، والنسائى 4/10 عن قتيبة بن سعيد، عن المغيرة بن عبد الرحمٰن القرشى، عن أبى الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/451 . وسيورده المؤلف برقم 3008 من حديث أبى هريرة أيضًا. وفى الباب عن عبادة بن الصامت، سيورده المؤلف برقم 3009 ، وعن عائشة سيورده برقم 3010 .

زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيْلَ اِنِّیْ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فاحبه قال فيقول جِبْرِيْلُ لِاَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ رَبَّكُمْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ وَيُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا فَمِثْلُ ذٰلِكَ . (1: 2)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو جبرائیل سے فرماتا ہے: میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو' تو حضرت جبرائیل اہل آسمان سے کہتے ہیں: بیشک تمہارا پروردگار فلاں بندے سے محبت کرتا ہے' تو تم لوگ بھی اس سے محبت کرو' تو آسمان والے اس شخص سے محبت کرنے لگتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' پھر اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے' تو پھر بھی اسی طرح ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مَحَبَّةِ اَهْلِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ الْعَبْدَ الَّذِیْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق اہل آسمان اور اہل زمین اس بندے سے محبت کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے

365- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

(متن حدیث): اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ الْعَبْدَ قَالَ مَالِكٌ لَا اَحْسِبُهُ اِلَّا قَالَ فِی الْبُغْضِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ وَسَمِعَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ

364- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البخارى 7485 فى التوحيد: باب كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة

365- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البغوى فى شرح السُّنة 3470 من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد. وهو فى الموطأ 3/128 باب ما جاء فى المتحابين فى الله، ومن طريق مالك أخرجه مسلم 2637 فى البر والصلة، باب إذا أحب الله عبدًا حببه إلى عباده. وأخرجه الطيالسى 2436، عن وهيب، وعبد الرزاق 19673 ومن طريقه أحمد 2/267 عن معمر، وأحمد 2/341 من طريق ليث، و 2/413 من طريق أبى عوانة، و 2/509، ومسلم 2637 158 من طريق عبد العزيز بن عبد الله بن أبى سلمة الماجشون، ومسلم 2637، والترمذى 3161 فى التفسير: باب ومن سورة مريم

حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ (3: 68)

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو وہ جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت رکھو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔ پھر وہ آسمان والوں کے درمیان اعلان کرتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے' تو تم لوگ بھی اس سے محبت رکھو' تو آسمان والے بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں پھر اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

''اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے'' مالک نامی راوی نے یہ کہا ہے میرا گمان ہے کہ روایت میں ناپسند کرنے کے الفاظ ہیں۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت سہیل نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے اور انہوں نے یہ روایت کا قعقاع بن حکیم کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحَبَّةَ مَنْ وَصَفْنَا قَبْلُ لِلْمَرْءِ عَلَى الطَّاعَاتِ اِنَّمَا هُوَ تَعْجِيلُ بُشْرَاهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے پہلے جس محبت کا تذکرہ کیا ہے' جو نیکیوں کے حوالے سے آدمی کو ملتی ہے' تو یہ اسے دنیا میں پہلے ہی مل جانے والی خوشخبری ہے

366 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ يَعْمَلُ لِنَفْسِهِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ. (1: 2)

٭٭ عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص اپنے لئے عمل کرتا ہے' لیکن لوگ اس سے محبت کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مومن کو جلدی مل جانے والی خوشخبری ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحْمَدَةَ النَّاسِ لِلْمَرْءِ وَثَنَاءَ هُمْ عَلَيْهِ اِنَّمَا هُوَ بُشْرَاهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں کا کسی شخص کی اچھائی بیان کرنا اور اس کی تعریف کرنا اسے دنیا میں مل جانے والی خوشخبری ہے

366 - إسناده صحيح على شرط الصحيح، مسدد من رجال البخاري، وعبد الله بن الصامت من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما .وأخرجه أحمد 5/157 و168 عن وكيع ومحمد بن جعفر، ومسلم 2642 في البر والصلة: باب إذا أثني على الصالح وابن ماجة 4225 في الزهد: باب الثناء الحسن: والبغوي في شرح السُّنة 4139 و .4140

367 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ يَحْمَدُهُ النَّاسُ قَالَ ذٰلِكَ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ . (2:1)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو کوئی نیکی کا عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مومن کو ملنے والی خوشخبری ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُثْنِيْ عَلٰى مَنْ يُّحِبُّهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِاَضْعَافِ عَمَلِهٖ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو مسلمان اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تعریف یوں کرتا ہے کہ بھلائی یا برائی کے حوالے سے اس کے عمل کو دگنا کر دیتا ہے (یا کئی گنا کر دیتا ہے)

368- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَشِيْطٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ قال حدثنا المقرىء عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا السَّمْحِ عَنْ اَبِيْ الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اَثْنٰى عَلَيْهِ بِسَبْعَةِ اَضْعَافٍ مِّنَ الْخَيْرِ لَمْ يَعْمَلْهَا وَاِذَا سَخِطَ عَلٰى عَبْدٍ اَثْنٰى عَلَيْهِ بِسَبْعَةِ اَضْعَافٍ مِّنَ الشَّرِّ لَمْ يَعْمَلْهَا . (2:1)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو ایسی سات ہزار بھلائیوں کے ہمراہ اس کی تعریف کرتا ہے جس کا اس بندے نے ارتکاب بھی نہیں کیا اور جب وہ کسی بندے پر ناراض ہوتا ہے تو ایسی سات ہزار برائیوں کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہے جس کا اس شخص نے ارتکاب نہیں کیا''۔

367- إسناده صحيح على شرط الصحيح، أحمد بن المقدام العجلي: خرج له البخاري فقط .وأخرجه أحمد 5/156 عن بهز، ومسلم 2642 في البر والصلة: باب إذا أثني على الصالح .

368- إسناده ضعيف . وأخرجه أحمد 3/38 عن أبي عبد الرحمن المقرىء، وأخرجه أحمد 3/40 عن أبي عاصم. وأخرجه أحمد 3/76 عن حسن بن موسى. قال الهيثمي في المجمع 10/272، 273 بعد أن زاد نسبته إلى أبي يعلى: ورجاله وثقوا على ضعف في بعضهم.

فَصْلٌ

(فصل)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِعْدَادِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِعِبَادِهِ الْمُطِيعِينَ مَا لَا يَصِفُهُ حِسٌّ مِنْ حَوَاسِّهِمْ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے جس کی صفت ان کے حواس میں سے کوئی بھی حس بیان نہیں کرسکتی

369 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَمِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ: (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (السجدة: 17)، (3: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار رکھی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہے۔ کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں ہے۔ کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال تک نہیں آیا۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:) اس کا مصداق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود (یہ آیت ہے) ' کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے جو ان کے کئے ہوئے عمل کا بدلہ ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا وَعَدَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمُؤْمِنِينَ فِي الْعُقْبَى مِنَ الثَّوَابِ عَلَى اَعْمَالِهِمْ فِي الدُّنْيَا

369- إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار: هو الرمادي أبو إسحاق البصري حافظ روى له أبو داؤد والترمذي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الحميدي 133، ومن طريقه البخاري 3244 في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، وأخرجه البخاري 4779 في التفسير: باب (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ)، ومسلم 2824 في الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب ومن سورة السجدة. وأخرجه مسلم 2824 3. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/109، ومن طريقه مسلم 2824 4، وابن ماجة 4328 في الزهد: باب صفة الجنة. عن أبي معاوية، وأحمد 2/466 من طريق سفيان، و 2/495 عن ابن نمير، والبخاري 4780 ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 4371.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن بندوں کے ساتھ ان کے دنیا میں کئے گئے اعمال کے بدلے میں آخرت میں جس اجر وثواب کا وعدہ کیا ہے

370- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ قَوْلِهٖ (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) (الفتح: 1، 2) قَالَ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاِنَّ اَصْحَابَهٗ قَدْ اَصَابَتْهُمُ الْكَآبَةُ وَالْحُزْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا فَتَلَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَا يَفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يَفْعَلُ بِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ بَعْدَهَا: (لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ) الآية (الفتح: 5). (3: 64)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بیشک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کردی ہے' تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو پریشانی اور غم کا سامنا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے' جو میرے نزدیک دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ان لوگوں کے سامنے تلاوت کی' تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ بات' تو بیان کردی ہے کہ اس نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے' لیکن اس نے ہمارے ساتھ کیا کرنا ہے۔ (یہ بیان نہیں کیا)' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد والی یہ آیت نازل کردی۔

''تاکہ وہ مومن مردوں اور مومن خواتین کو ایسی جنتوں میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے

370- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/215 ومسلم 1786 في الجهاد والسير: باب صلح الحديبية، عن طريق خالد بن الحارث، ثلاثتهم عن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/122 و134 و 252، ومسلم 1786 ، والبغوى في شرح السُّنة 4019 من طريق همّام، وأحمد 3/173، والبخارى 4172 في المغازى: باب غزوة الحديبية، و 4834 في التفسير: باب (إنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا) من طريق شعبة، وأحمد 3/197، والترمذى 3263 في التفسير: باب ومن سورة الفتح، من طريق معمر، ومسلم 1786 ، والبيهقى في السُّنن 5/217 من طريق شيبان، ومسلم 1786 .

371 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سعيد بن بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِيْ جدی عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ

(متن حدیث): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا﴾ اَنَّهَا نَزَلَتْ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَصْحَابُهٗ قَدْ خَالَطَهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ قَدْ حِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَسَالِكِهِمْ وَنَحَرُوا الْبُدْنَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا فَقَرَاَهَا عَلَيْهِمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا يَفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يَفْعَلُ بِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْآيَةِ (3: 64)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بیشک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کی''۔

''یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حدیبیہ سے واپسی کے موقع پر نازل ہوئی تھی جبکہ آپ کے اصحاب کو غم اور تکلیف کا سامنا تھا' کیونکہ وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکے تھے اور انہوں نے حدیبیہ میں ہی اپنے قربانی کے جانور قربان کر دیئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی جو میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پوری آیت ان لوگوں کے سامنے تلاوت کی' تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے لئے مبارک باد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کر دیا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ کیا سلوک کرے گا' لیکن وہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تا کہ وہ مومن مردوں اور مومن خواتین کو ایسی جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں''۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ اِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ كَانَ ضَامِنًا بِهَا عَلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

ان خصوصیات کا تذکرہ' جب کوئی بندہ ان پر عمل پیرا ہوتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں آ جاتا ہے

372 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عمرو عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ

372- إسناده حسن . وأخرجه البيهقي في السُّنن 9/166، 167 من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، به. وهو في المعجم الأوسط للطبراني، كما في مجمع البحرين .507. وأخرجه أحمد 5/241، والطبراني في الكبير /20 55 ، والبزار 1649

غَدَا إِلَى مَسْجِدٍ أَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعَزِّرُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ إِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ. (1: 2)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' تو وہ اللہ کے ذمے ہوتا ہے اور جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو وہ بھی اللہ کے ذمے ہوتا ہے اور جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوتا ہے اور جو شخص حاکم وقت کے پاس جاتا ہے' تاکہ اس کی مدد کرے وہ بھی اللہ کے ذمے ہوتا ہے اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے اور کسی انسان کی غیبت نہیں کرتا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوتا ہے۔ (یعنی اس کی امان میں ہوتا ہے)''۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي يَسْتَوْجِبُ الْمَرْءُ بِهَا الْجِنَانَ مِنْ بَارِئِهِ جَلَّ وَعَلَا

ان خصوصیات کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی کیلئے اس کے پروردگار کی طرف سے جنت واجب ہو جاتی ہے

373 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مَعَ الْإِيمَانِ عَمَلًا قَالَ يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللّٰهُ قُلْتُ وَإِنْ كَانَ مُعْدَمًا لَا شَيْءَ لَهُ قَالَ يَقُولُ مَعْرُوفًا بلسانه قال قلت وإن كَانَ عَيِيًّا لَا يُبْلِغُ عَنْهُ لِسَانُهُ قَالَ فَيُعِينُ مَغْلُوبًا قُلْتُ فَإِنْ كَانَ ضَعِيفًا لَا قُدْرَةَ لَهُ قَالَ فَلْيَصْنَعْ لِأَخْرَقَ قُلْتُ وَإِنْ كان أخرق قال فالتفت إلي وقال مَا تُرِيدُ أَنْ تَدَعَ فِي صَاحِبِكَ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ فَلْيَدَعِ النَّاسَ مِنْ أَذَاهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ كَلِمَةٌ تَيْسِيرٌ فقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا يُرِيدُ بِهَا مَا عِنْدَ اللّٰهِ إِلَّا أَخَذَتْ بيده يوم القيامة حتّى تدخله الجنة.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُذَيْنَةَ مِنْ ثقات أهل اليمامة. (1: 2)

❀❀ ابوکثیر سحیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے کہ بندہ جب اسے کر لے' تو وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ایمان کے ہمراہ کوئی عمل بھی ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے

373- وأخرجه الحاكم 1/63 وأخرجه الطبراني في الكبير 1650 قال الهيثمي في المجمع 3/135: ورجاله ثقات. وأخرجه البزار 941 عن أبي كريب، قال الهيثمي في المجمع 3/109: فيه العوام بن جويرية، وفيه ضعف.

بندے کو جو رزق دیا ہے وہ اس میں سے تھوڑا سا (اللہ کی راہ میں بھی) دے' میں نے عرض کیا اگر وہ کوئی ایسا شخص ہو' جس کے پاس کوئی بھی چیز نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنی زبان کے ذریعے نیکی کی بات کہے میں نے عرض کی: اگر وہ ایسا معذور ہو کہ اپنی زبان کے ذریعے کچھ نہ پہنچا سکتا ہو' آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مغلوب شخص کی مدد کرے میں نے عرض کی: اگر وہ ایسا کمزور ہو کہ وہ اس کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ کسی معذور کے لئے کوئی کام کرے میں نے عرض کی: اگر وہ خود معذور ہو نبی اکرم ﷺ نے میری طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا: اگر تم اس شخص کے بارے میں کوئی بھلائی باقی نہیں رہنے دینا چاہتے' تو پھر وہ شخص لوگوں کو اپنی اذیت سے محفوظ رکھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ کلمات آسانی فراہم کرنے کے لئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جو کوئی بندہ ان میں سے جو بھی کام کرے گا اور وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر وثواب کا ارادہ کرے گا تو یہ عمل قیامت کے دن اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوکثیر حمیمی کا نام یزید بن عبدالرحمٰن اذینہ ہے اور یہ یمامہ کے رہنے والے ''ثقہ'' راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي إِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ أَوْ بَعْضَهَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

ان خصائل کا تذکرہ' جب کوئی بندہ ان پر عمل کرتا ہے یا ان میں سے بعض خصائل پر عمل کرتا ہے' تو وہ جنتی ہوتا ہے

374- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ فَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ أَوَلَيْسَتَا بِوَاحِدَةٍ قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعْطِيَ فِي ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوفُ وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْقَاطِعِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَاكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ . (1: 2)

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم

374- إسناده صحيح . وأخرجه الطيالسي 739 ، وأحمد 4/299، والبيهقي في السُّنن 10/272، 273، والبغوي في شرح السُّنة 2419 من طرق عن عيسى بن عبد الرحمٰن، به. قال الهيثمي في المجمع 4/240: ورجاله يعني أحمد ثقات.

نے مختصر الفاظ استعمال کئے ہیں اور بڑی بات دریافت کی ہے' تم جان (یعنی غلام یا کنیز) کو آزاد کرو اور گردن کو چھڑاؤ اس نے دریافت کیا: یہ دونوں ایک ہی چیز نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں جان کو آزاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ تم صرف اسے آزاد کرو اور گردن کو چھڑانے سے مراد یہ ہے کہ تم اس کی قیمت ادا کرو (اور دوسرے شخص کے غلام کو آزاد کردو) ایسا عطیہ دینا جو مسلسل جاری ہو اور رشتے داری کے حقوق کا خیال نہ رکھنے والے رشتے دار پر خرچ کرنا اور اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' تو تم بھوکے کو کھانا کھلا دو اور پیاسے کو کچھ پلا دو نیکی کا حکم دو برائی سے منع کر دو اگر تم اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے' تو تم بھلائی کی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روک کے رکھو۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَجْرَ السِّرِّ وَاَجْرَ الْعَلَانِيَةِ لِمَنْ عَمِلَ لِلّٰهِ طَاعَةً فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ فَاطُّلِعَ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ وُجُوْدِ عِلَّةٍ فِيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ' جو شخص خفیہ اور اعلانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نیکی کا کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر خفیہ طور پر یا اعلانیہ طور پر لکھتا ہے

اور پھر اس صورتحال میں اس میں موجود کسی علت کے بغیر اس پر مطلع ہوا جاتا ہے

375 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ اَبُوْ سِنَانٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ (متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَيُسِرُّهُ فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ سَرَّهُ قَالَ له أجران أجر السر وأجر العلانية.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ اِنَّ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَيُسِرُّهُ فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ سَرَّهُ مَعْنَاهُ اَنَّهُ يَسُرُّهُ اَنَّ اللّٰهَ وَفَّقَهُ لِذٰلِكَ الْعَمَلِ فَعَسٰى يُسْتَنُّ بِهٖ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ كُتِبَ لَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا سَرَّهُ ذٰلِكَ لِتَعْظِيْمِ النَّاسِ اِيَّاهُ اَوْ مَيْلِهِمْ اِلَيْهِ كَانَ ذٰلِكَ ضَرْبًا مِنَ الرِّيَاءِ لَا يَكُوْنُ لَهٗ اَجْرَانِ وَلَا اَجْرٌ واحد. (1: 2)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کوئی عمل کرتا ہے اور اسے پوشیدہ رکھتا ہے' لیکن جب اس کا عمل ظاہر ہو جاتا ہے' تو کیا یہ بات اسے اچھی لگنی چاہئے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے شخص کو دو اجر ملیں گے۔ ایک پوشیدہ رکھنے کا اجر اور ایک ظاہر ہونے کا اجر۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ:

375– حبيب بن أبي ثابت مدلس، ولم يصرح بالتحديث، وسعيد بن سنان وثقه أبو داؤد وأبو حاتم وغيرهما، وقال أحمد: ليس بالقوى فى الحديث، وهو من رجال مسلم، وباقى رجاله ثقات. والحديث فى مسند أبى داؤد الطيالسى 2430 من طريقه أخرجه الترمذى 2384 فى الزهد: باب عمل السر، وابن ماجة 4226 فى الزهد: باب الثناء الحسن.

''بے شک ایک شخص ایک عمل کرتا ہے' اور وہ اسے پسند آتا ہے' اور وہ جب اس پر مطلع ہوا جائے' تو یہ چیز اسے اچھی لگتی ہے''۔

اس کا مطلب یہ ہے: آدمی اس بات پہ خوش ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس عمل کی توفیق دی ہے' کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس بارے میں اس کی پیروی کی جائے' تو جب اس طرح کی صورتحال ہو' تو اسے دو طرح کا اجر ملے گا' اور جب آدمی کو یہ بات اس لیے اچھی لگے تا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں گے یا اس کی طرف مائل ہوں گے' یہ ریا کی ایک قسم ہے ایسے شخص کو دگنا اجر نہیں ملے گا بلکہ اسے ایک اجر بھی نہیں ملے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مَغْفِرَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا تَكُوْنُ أَقْرَبُ إِلَى الْمُطِيْعِ مِنْ تَقَرُّبِهِ بِالطَّاعَةِ إِلَى الْبَارِئِ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی مغفرت' نیکی کرنے والے شخص کے زیادہ قریب ہوتی ہے جتنا وہ شخص نیکی کرنے کی وجہ سے باری تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے

376 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَنْبَأَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وإذا أتاني مشيا أتيته هرولة وإن هرولة سعيت إليه والله أوسع بالمغفرة.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے' تو میں ایک ذراع اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک ذراع میرے قریب ہوتا ہے' تو میں ایک باع اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چلتا ہوا میرے پاس آتا ہے' تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس جاتا ہوں اور اگر وہ دوڑتا ہوا آتا ہے' تو میں زیادہ تیزی سے چل کر اس کی طرف جاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ وسیع مغفرت کرنے والا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يُجَازِي الْمُؤْمِنَ عَلَى حَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا كَمَا يُجَازِي عَلَى سَيِّئَاتِهِ فِيْهَا

376- حديث صحيح، محمد بن المتوكل صدوق عارف، له أوهام كثيرة. وقد توبع عليه، وباقي رجال الإسناد ثقات، رجال الشيخين. وأخرجه مسلم 2675 20 في الذكر والدعاء : باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى. وعلقه البخاري 7537 في التوحيد: باب ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وروايته عن ربه. وتقدم برقم 811 و 812 من طريق الأعمش.

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی مومن بندے کو اس کی نیکیوں کا اجر دنیا میں ہی دے دیتا ہے' جس طرح وہ کسی مومن کی برائی کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیتا ہے

377- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ الْمُؤْمِنَ حَسَنَةً يُثَابُ عَلَيْهَا الرِّزْقَ فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَاَمَّا الْكَافِرُ فَيَطْعَمُ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَاِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يعطى بها خيرا . (3: 66)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ کسی مومن پر نیکی کے حوالے سے ظلم نہیں کرتا وہ دنیا میں اسے رزق عطا کرتا ہے اور آخرت میں اس نیکی کا بدلہ عطا کرے گا جہاں تک کافر کا تعلق ہے' تو وہ دنیا میں اپنی نیکیوں کا پھل کھالیتا ہے اور جب وہ آخرت کی طرف جائے گا' تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی' جس کے عوض میں اسے کوئی بھلائی دی جائے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَةَ الْوَاحِدَةَ قَدْ يُرْجٰى بِهَا لِلْمَرْءِ مَحْوُ جِنَايَاتٍ سَلَفَتْ مِنْهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات کسی ایک نیکی کے بارے میں امید رکھی جا سکتی ہے کہ وہ آدمی کے گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے

378-(سندحدیث): أَخْبَرَنَا بن قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ وَزِيرٍ الْغَزِّيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَعَبَّدَ عَابِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ فَعَبَدَ اللّٰهَ فِي صَوْمَعَتِهِ سِتِّينَ عَامًا فَاَمْطَرَتِ الْاَرْضُ فَاخْضَرَّتْ فَاَشْرَفَ الرَّاهِبُ مِنْ صَوْمَعَتِهِ فَقَالَ لَوْ نَزَلْتُ فَذَكَرْتُ اللّٰهَ لَازْدَدْتُ خَيْرًا فَنَزَلَ وَمَعَهُ رَغِيفٌ اَوْ رَغِيفَانِ فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْاَرْضِ لَقِيَتْهُ امْرَاَةٌ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهَا وَتُكَلِّمُهُ حَتّٰى غَشِيَهَا ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ الْغَدِيرَ يَسْتَحِمُّ فَجَاءَهُ سَائِلٌ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَنْ يَاْخُذَ الرَّغِيفَيْنِ اَوِ الرَّغِيفَ ثُمَّ مات فوزنت عبادة ستين سنة بتلك الزينة فَرَجَحَتِ الزَّنْيَةُ بِحَسَنَاتِهِ ثُمَّ وُضِعَ الرَّغِيفُ اَوِ الرَّغِيفَانِ مَعَ حَسَنَاتِهِ فَرَجَحَتْ حَسَنَاتُهُ فَغُفِرَ لَهُ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ غَالِبُ بْنُ وَزِيرٍ عَنْ وَكِيعٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ

377- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/123، ومسلم 2808 56 في صفات المنافقين: باب جزاء المؤمن بحسناته في الدنيا والآخرة، من طريق يزيد بن هارون، وأحمد 3/123 و283، والبغوي في شرح السُّنة 4118 .

وأخرجه الطيالسي 2011 عن عمران، ومسلم 2808 57 من طريق سليمان بن طرخان.

378- إسناده ضعيف، وأورده السيوطي في الجامع الكبير ص 473 عن ابن حبان.

بِالْعِرَاقِ وَهٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ به أهل فلسطين عن وكيع. (3: 6)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا ایک عبادت گزار شخص عبادت کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنی عبادت گاہ میں ساٹھ برس تک عبادت کی ایک مرتبہ بارش ہوئی اور زمین سرسبز وشاداب ہوگئی۔ اس راہب نے اپنی عبادت گاہ سے باہر جھانک کر دیکھا' تو اس نے سوچا اگر میں نیچے جا کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں' تو میں زیادہ بھلائی حاصل کرلوں گا۔ پھر وہ وہاں سے نیچے اتر آیا اس کے ساتھ ایک یا شاید دو روٹیاں تھیں۔ ابھی وہ زمین میں پہنچا تھا کہ ایک عورت سے اس کی ملاقات ہوئی۔ وہ راہب اس عورت سے بات چیت کرنے لگا۔ وہ عورت اس شخص کے ساتھ بات چیت کرنے لگی' یہاں تک کہ اس شخص نے اس عورت کے ساتھ زنا کرلیا پھر اس پر مدہوشی طاری ہوئی' تو وہ غسل کرنے کے لئے کنویں میں اتر گیا۔ اسی دوران ایک مانگنے والا اس کے پاس آیا' تو اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا کہ ان دو روٹیوں' یا ایک روٹی کو لے لو' پھر وہ راہب فوت ہوگیا' تو اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا وزن اس ایک مرتبہ زنا کرنے کے ساتھ کیا گیا' تو وہ زنا کرنا اس کی نیکیوں سے زیادہ وزنی تھا پھر وہ ایک یا دو روٹیاں اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھی گئیں' تو اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا اور اس شخص کی مغفرت ہوگئی''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت غالب بن وزیر نامی راوی نے وکیع نامی راوی سے بیت المقدس میں سنی تھی۔ انہوں نے یہ روایت عراق میں بیان نہیں کی یہ ان روایات میں سے ایک ہے جنہیں اہل فلسطین' وکیع کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

ذكر تفضل الله جل وعلا على العامل حسنة بكتبها عشرا والعامل سيئة بواحدة

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے پر یہ فضل کرتا ہے کہ اس نیکی کا اجر دس گنا لکھتا ہے' اور برائی کرنے والے کا بدلہ کا ایک گنا لکھتا ہے

379 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يعمل فإذا عملها فأنا أكتبها أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا مَا لَمْ يَفْعَلْهَا فَإِذَا فَعَلَهَا فأنا

379- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 2/315، ومسلم 129 في الإيمان: باب إذا همَّ العبد بحسنة، وابن مندة في الإيمان برقم 376 ، والبغوي في شرح السُّنة 4148 . وسيورده المؤلف برقم 380 و 381 و 382 وبرقم 383 من طريق العلاء.

أكتبها مثلها .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

''جب میرا بندہ یہ سوچتا ہے کہ وہ ایک نیکی کرے گا' تو میں اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہوں جب تک وہ اس پر عمل نہیں کرتا جب وہ اس پر عمل بھی کر لیتا ہے' تو میں اس کا دس گنا اجر نوٹ کر لیتا ہوں اور جب بندہ یہ سوچتا ہے کہ وہ کوئی گناہ کرے گا' تو جب تک وہ اس کا ارتکاب نہیں کرتا میں اس سے درگزر کرتا ہوں اور جب وہ اس کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو میں اسے ایک گناہ کے طور پر نوٹ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ تَارِكَ السَّيِّئَةِ إِذَا اهْتَمَّ بِهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِفَضْلِهِ حَسَنَةً بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کوئی شخص برائی کا پختہ ارادہ کرے اور پھر اسے ترک کر دے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے

380 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَإِذَا عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تكتبوها بمثلها فإن تركها فاكتبوها حسنة . (3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے' جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرے' تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کر لو اور جب وہ اس پر عمل کرے' تو تم اسے دس گنا کے طور پر نوٹ کر لو اور جب میرا بندہ برائی کا ارادہ کرے' تو تم اسے نوٹ نہ کرو اور اگر وہ اسے چھوڑ دے' تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرو''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتْبِهِ حَسَنَةً وَاحِدَةً لِمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا وَكَتْبِهِ سَيِّئَةً وَاحِدَةً إِذَا عَمِلَهَا مَعَ مَحْوِهَا عَنْهُ إِذَا تَابَ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس شخص کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے' جس نے برائی کا پختہ ارادہ کیا تھا پھر اس نے اس پر عمل نہیں کیا

اس کے لئے ایک برائی نوٹ کرتا ہے' جب بندہ اس پر عمل کر لیتا ہے' اور پھر اگر وہ اس سے توبہ کر لے' تو وہ برائی کو مٹا دیتا ہے

380- إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار روى له أبو داؤد والترمذى، وهو حافظ، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/242 عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 128 فى الإيمان: باب إذا هم العبد .. والترمذى 3073 فى التفسير: باب ومن سورة الأنعام. وأخرجه البخارى 7501 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ).

381 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الوقار حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ

(متن حدیث): اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ سَيِّئَةً فَاِنْ تَابَ مِنْهَا فَامْحُوهَا عَنْهُ وَاِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضَعْفٍ . (1: 2)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(اے فرشتو!) جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے اور وہ اس پر عمل نہ کرے' تو تم لوگ اسے نیکی کے طور پر نوٹ کرو اور اگر وہ اس پر عمل کر لے' تو تم اسے برائی کے طور پر نوٹ کرو اور اگر وہ اس سے توبہ کر لے' تو تم اس کی طرف سے برائی کو مٹا دو اور جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے' تو تم اسے نیکی کے طور پر نوٹ کرو اور اگر وہ اس پر عمل کر لے' تو تم اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا (اجر وثواب) کے طور پر نوٹ کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَارِكَ السَّيِّئَةِ اِنَّمَا يُكْتَبُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً اِذَا تَرَكَهَا لِلّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' برائی کے ترک کرنے والے کو اس عمل کی وجہ سے ایک نیکی ملتی ہے' جبکہ اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے برائی کو ترک کیا ہو

382– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا اَرَادَ عَبْدِيْ اَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا مِثْلَهَا فَاِنْ تَرَكَهَا مِنْ اَجْلِيْ فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَاكتبوها له حسنة فَاِنْ تَرَكَهَا مِنْ اَجْلِيْ فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ عَشْرَةَ اَمْثَالِهَا اِلٰى سبع مائة ضعف . (3: 68)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: (اے فرشتو!) جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے' تو تم اسے اس وقت تک نوٹ نہ کرو جب تک وہ اس پر عمل نہیں کرتا اور اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو تم اسے ایک برائی کے طور پر نوٹ کرو اگر وہ میری وجہ سے اسے چھوڑ دیتا ہے' تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرو اگر وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے' تو تم اسے نیکی کے طور پر نوٹ

382– إسناده صحيح على شرط البخاري، الحسن بن محمد بن الصباح ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه على شرط الشيخين. وانظر 380 .

کرواگر وہ اس نیکی پر عمل بھی کر لیتا ہے' تو تم اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا (اجر وثواب) کے طور پر نوٹ کرو''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ بِكَتْبِهَا لَهُ وَاِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا وَبِكَتْبِهِ عَشْرَةَ اَمْثَالِهَا اِذَا عَمِلَهَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت (یہ بات عطا کی ہے)

جب کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کیلئے نیکی نوٹ کر لی جاتی ہے اگر چہ وہ اس نیکی پر عمل پیرا نہ ہوا ہو اور جب وہ اس نیکی پر عمل کرے' تو اس کے لئے دس گنا (اجر وثواب) نوٹ کیا جاتا ہے

383 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِالْحَسَنَةِ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَاِنْ هَمَّ عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ اَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا كتبتها واحدة.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ اَرَادَ بِهِ اِذَا عَزَمَ فَسَمَّى الْعَزْمَ هَمًّا لِاَنَّ الْعَزْمَ نِهَايَةُ الْهَمِّ وَالْعَرَبُ فِيْ لُغَتِهَا تُطْلِقُ اسْمَ الْبَدَاءَةِ عَلَى النِّهَايَةِ وَاسْمَ النِّهَايَةِ عَلَى الْبَدَاءَةِ لِاَنَّ الْهَمَّ لَا يُكْتَبُ عَلَى الْمَرْءِ لِاَنَّهُ خَاطِرٌ لَا حُكْمَ لَهُ وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ يَكْتُبُ لِمَنْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ الْحَسَنَةَ وَاِنْ لَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِ وَلَا عَمِلَهُ لِفَضْلِ الْاِسْلَامِ فَتَوْفِيْقُ اللّٰهِ الْعَبْدَ لِلْاِسْلَامِ فَضْلٌ تَفَضَّلَ بِهِ عَلَيْهِ وَكِتْبَتُهُ مَا هَمَّ بِهِ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَلَمَّا يَعْمَلْهَا فَضْلٌ وَكِتْبَتُهُ مَا هَمَّ بِهِ مِنَ السَّيِّئَاتِ وَلَمَّا يَعْمَلْهَا لَوْ كَتَبَهَا لَكَانَ عَدْلًا وَفَضْلُهُ قَدْ سَبَقَ عَدْلَهُ كَمَا اَنَّ رَحْمَتَهُ سَبَقَتْ غَضَبَهُ فَمِنْ فَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ مَا لَمْ يُكْتَبْ عَلٰى صِبْيَانِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا يَعْمَلُوْنَ مِنْ سَيِّئَةٍ قَبْلَ الْبُلُوْغِ وَكَتَبَ لَهُمْ مَا يَعْمَلُوْنَهُ مِنْ حَسَنَةٍ كَذٰلِكَ هٰذَا ولا فرق. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے' جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا' تو میں اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کر لیتا ہوں اور اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو میں اسے دس نیکیوں کے طور پر نوٹ کر لیتا ہوں اور اگر میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کر لیتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا' تو میں اسے نوٹ نہیں کرتا اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو میں اسے ایک (برائی) کے طور پر نوٹ کرتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

383- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 128 204 في الإيمان: باب إذا همّ العبد.

''جب میرا بندہ ارادہ کرتا ہے''

اس سے مراد یہ ہے: جب وہ عزم کرتا ہے' تو یہاں عزم کے لئے لفظ ''ہم'' استعمال ہوا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: ''ہم'' کی انتہا عزم ہے' اور عرب اپنے محاورے میں کسی ابتدا والے اسم کا اطلاق انتہا پر کر دیتے ہیں' اور انتہا والے اسم کا اطلاق آغاز پر کر دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے: ارادہ کرنا آدمی کے نامہ اعمال میں نہیں لکھا جاتا' کیونکہ وہ صرف ایک خیال ہے اس کا کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اور اس میں اس بات کا احتمال بھی موجود ہے کہ' جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نیکی لکھ لیتا ہے اگرچہ اس نے اس کا پختہ ارادہ نہ کیا ہو اور اس نے اس پر عمل نہ کیا ہو۔

اللہ تعالیٰ اسلام کی فضیلت کی وجہ سے ایسا کر دیتا ہو' تو اللہ تعالیٰ کا بندے کو اسلام کی توفیق دینا ایک فضل ہے' جو اس نے اپنے بندے پر کیا ہے' اور بندہ جس نیکی کا ارادہ کرتا ہے' اور اس پر عمل نہیں کرتا ہے اس کو نوٹ کر لینا بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا' اور بندہ جس برائی کا ارادہ کرتا ہے' اور اس پر عمل نہیں کرتا' تو اگر اللہ تعالیٰ اسے نوٹ کر لیتا ہے' تو یہ انصاف کے مطابق ہوگا۔

لیکن' کیونکہ اس کا فضل اس کے انصاف سے آگے نکل گیا ہے اس طرح اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے' تو اس کے فضل اور اس کی رحمت میں یہ بات شامل ہے کہ مسلمانوں کے کمسن بچے' جب تک بالغ نہیں ہو جاتے اس وقت تک ان کا کوئی گناہ نوٹ نہ کیا جائے' اور ان کی نیکیاں نوٹ کی جائیں۔

تو یہ اسی طرح ہوگا' اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يَكْتُبُ لِلْمَرْءِ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ اَكْثَرَ مِنْ عَشْرَةِ اَمْثَالِهَا اِذَا شَاءَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ جب چاہے' کسی بندے کی ایک نیکی کے عوض میں اسے دس گنا سے زیادہ اجر و ثواب نوٹ کر لیتا ہے

384- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُ لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ وَاِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ اَكْتُبْ عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا عَلَيْهِ سيئة واحدة. (1: 2)

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

384- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد /2 234 و 411 ، ومسلم 130 في الإيمان: باب إذا هَمَّ العبد بحسنة كتبت.

''جوشخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا' تو میں اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہوں اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے' تو میں اس کے لئے دس گنا سے سات سو گنا تک نوٹ کر لیتا ہوں اگر وہ ایک برائی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا' تو میں اس کے خلاف کچھ نوٹ نہیں کرتا اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے تو میں اس کے خلاف ایک برائی نوٹ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْعَامِلَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَجْرَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل پیرا ہونے والے شخص کو اللہ تعالیٰ آخری زمانے میں پچاس آدمیوں کا سا اجر وثواب عطا کرے گا' جنہوں نے پہلے زمانے میں اس کے عمل کا سا عمل کیا تھا

385 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حدثنا بن الْمُبَارَكِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي **2** حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ قَالَ

(متن حدیث): اَتَيْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ يَا اَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (المائدة: **105**) ؟ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالَ وَزَادَنِيْ غَيْرُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ خمسين منكم .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يشبه أن يكون بن المبارك هو الذى قال وزادنى غيره . (1: 2)

❀❀ ابو اُمیہ شعبانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: اے ابوثعلبہ! آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

''جب تم لوگ اطاعت کرلو تو گمراہ ہونے والا شخص تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے ایک ایسے شخص سے اس بارے میں دریافت کیا ہے' جو اس بارے میں جانتا ہے میں نے

385– وأخرجه أبو داؤد 4341 فى الملاحم: باب الأمر والنهى، ومن طريقه البيهقى فى السُّنن 10/92، وأخرجه أبو نعيم فى الحلية 2/30 . وأخرجه الترمذى 3058 فى التفسير: باب ومن سورة المائدة، عن سعيد بن يعقوب الطالقانى، والبغوى فى شرح السُّنة 4156 . وأخرجه ابن ماجة 4014 فى الفتن: باب قوله تعالى: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ) من طريق صدقة بن خالد، والبيهقى فى السُّنن 10/91، 92.

نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم لوگ نیکی کا حکم دو اور ایک دوسرے کو برائی سے منع کرو' یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ کنجوسی کی پیروی کی جانے لگی ہے، خواہش نفس کے پیچھے چلنے لگ پڑے ہیں۔ دنیا کو ترجیح دی جانے لگی ہے۔ ہر سمجھدار شخص اپنی رائے کے بارے میں خود پسندی کا شکار ہو چکا ہے' تو اس وقت تم پر صرف اپنا خیال رکھنا لازم ہے تم لوگوں کے معاملے کو ترک کر دو' کیونکہ اس کے بعد ایسے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا انگارے کو مٹھی میں لینے کی مانند ہوگا۔ ان دنوں میں عمل کرنے والے شخص کو اس کے عمل جیسے پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب ملے گا۔

جبکہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان میں سے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے کہ ابن مبارک نے یہ الفاظ نقل کیے ہوں کہ دوسرے راوی نے مجھے مزید (الفاظ) بیان کیے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْكَبَائِرَ الْجَلِيْلَةَ قَدْ تُغْفَرُ بِالنَّوَافِلِ الْقَلِيْلَةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات تھوڑے نوافل کی وجہ سے بڑے کبیرہ گناہوں کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے

386- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِىْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لها . (3 : 6)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک فاحشہ عورت نے ایک سخت گرم دن میں ایک کتے کو دیکھا جو ایک کنویں کے کنارے چکر لگا رہا تھا' اور وہ اپنی زبان پیاس کی شدت کی وجہ سے باہر نکال رہا تھا۔ اس عورت نے اسے پانی نکال کر دیا اور اسے پلایا' تو اس عورت کی مغفرت ہوگئی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَرْكَ الْمَرْءِ بَعْضَ الْمَحْظُوْرَاتِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ قُدْرَتِهٖ عَلَيْهِ قَدْ يُرْجٰى لَهُ بِهِ الْمَغْفِرَةُ لِلْحَوْبَاتِ الْمُتَقَدِّمَةِ

386- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو خالد، روى له البخارى متابعة، وباقى السند على شرطهما . وأخرجه مسلم 2245 154 فى السلام: باب فضل ساقى البهائم المحترمة وإطعامها . وأخرجه البخارى 3467 فى أحاديث الأنبياء : باب 54، عن سعيد بن تليد، ومسلم 2245 155 ، والبيهقى فى السُّنن 8/14، عن أبى الطاهر . وسيورد المؤلف برقم 544 من طريق مالك، عن سمى.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کسی گناہ پر قدرت رکھنے کے باوجود اسے ترک کر دے

تو اس عمل کی وجہ سے اس کے بارے میں یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی

387- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عن سعيد بن جبير عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (متن حدیث): اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقُوْلُ كَانَ ذُو الْكِفْلِ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَهَوِيَ امْرَاَةً فَرَاوَدَهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا فَلَمَّا جَلَسَ مِنْهَا بَكَتْ وَاُرْعِدَتْ فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَمْ اَعْمَلْ هٰذَا الْعَمَلَ قَطُّ وَمَا عَمِلْتُهُ اِلَّا مِنْ حَاجَةٍ قَالَ فَنَدِمَ ذُو الْكِفْلِ وَقَامَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْهُ شَيْءٌ فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحَ وَجَدُوا عَلٰى بَابِهٖ مَكْتُوْبًا اِن اللّٰه قد غفر لك. (3: 6)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس سے زیادہ مرتبہ یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''ذوالکفل'' کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا وہ کسی بھی گناہ سے بچتا نہیں تھا۔ ایک مرتبہ وہ ایک عورت کے پاس گیا۔ اس عورت نے اپنا آپ اس کے سامنے پیش کر دیا۔ ذوالکفل نے اسے ساٹھ دینار دیئے جب وہ اس عورت کے پاس آ کر بیٹھا' تو وہ عورت رونے لگی اور کپکپانے لگی۔ ذوالکفل نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں نے کبھی یہ عمل (گناہ کا کام) نہیں کیا اور میں صرف مجبوری کی وجہ سے یہ کرنے لگی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو ذوالکفل کو ندامت ہوئی اور وہ کچھ بھی کئے بغیر اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی رات اسے موت آ گئی۔ صبح کے وقت اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا۔

''بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے''۔

387- وأخرجه احمد 2/23، والترمذی 2496 فی صفة القيامة

بَابُ الْاِخْلَاصِ وَاَعْمَالِ السِّرِّ

باب [3] اخلاص اور پوشیدہ طور پر (عمل کرنے) کے بارے میں روایات

388 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الخطاب رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هاجر إليه . (3: 24)

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعمال (کی جزاء) کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا' جو اس نے نیت کی ہوگی۔ جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی۔ اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لئے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس کی طرف (نیت کرکے) اس نے ہجرت کی تھی''۔

388– إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله بن هاشم الطوسى ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما . وأخرجه الخطيب فى تاريخ بغداد 9/346 وأخرجه مالك فى الموطأ برواية الإمام محمد بن الحسن برقم 983 عن يحيى بن سعيد الأنصارى، به، ومن طريق مالك أخرجه البخارى 54 فى الإيمان: باب ما جاء أن الأعمال بالنية والحسبة، و 5070 فى النكاح: باب من هاجر أو عمل خيرًا لتزويج امرأة فله ما نوى، ومسلم 1907 فى الإمارة: باب قوله صلى الله عليه وسلم: إنما الأعمال بالنية وانه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، والنسائى 1/58 فى الطهارة: باب النية فى الوضوء ، و 6/158 فى الطلاق: باب الكلام إذا قصد به فيما يحتمل معناه، والبيهقى فى السُّنن 4/235 و 6/331، والبغوى فى شرح السُّنة 1 . وأخرجه الحميدى 28 ، وأحمد 1/25، والبخارى 1 باب كيف بدء الوحى، و 2529 فى العتق: باب الخطأ والنسيان فى العتاقة والطلاق ونحوه، ومسلم 1907 ، وأبو داؤد 2301 فى الطلاق: باب فيما عنى به الطلاق والنيات، وابن الجارود فى المنتقى 64 ، والبيهقى فى السُّنن 1/41و 7/341 . وأخرجه الطيالسى ص 9، والبخارى 3898 فى مناقب الأنصار: باب هجرة النبى صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة، و 6953 فى الحيل: باب ترك الحيل، ومسلم 1907 ، والبيهقى فى السُّنن 1/41 وفى معرفة السُّنن والآثار ص 189 من طريق حماد بن زيد، عن يحيى بن سعيد الأنصارى، به . وأخرجه أحمد 1/43، ومسلم 1907 ، وابن ماجة 4227 فى الزهد: باب النية، والبيهقى فى السُّنن 1/298 و 2/14 و 4/112 و 5/39 و 7/341، وفى معرفة السُّنن والآثار ص 190، والدارقطنى 1/50، والخطيب فى تاريخ بغداد 4/244 .

389- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِیِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ . (3: 66)

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعمال (کی جزاء) کا مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا' جو اس نے نیت کی ہے' جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگئی' تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی' جس طرف (نیت کرکے) اس نے ہجرت کی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ حِفْظِ الْقَلْبِ وَالتَّعَاهُدِ لِاَعْمَالِ السِّرِّ اِذِ الْاَسْرَارُ عِنْدَ اللّٰهِ غَيْرُ مَكْتُوْمَةٍ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم کہ وہ اپنے دل (کی کیفیت) کی حفاظت کرے اور اپنے عمل کو اہتمام کے ساتھ پوشیدہ رکھے' کیونکہ پوشیدہ عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پوشیدہ نہیں ہوتا

390 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ بن مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِحِجَابِ الْكَعْبَةِ وَفِی الْمَسْجِدِ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيْفٍ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَقَالُوْا تَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ حَدِيْثَنَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِنَّهُ يَسْمَعُ اِذَا رَفَعْنَا فَقَالَ رَجُلٌ لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا رَفَعْنَا لَيَسْمَعَنَّ اِذَا اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ مَا اَرٰى اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ يسمع حديثنا قال بن مَسْعُوْدٍ فَاَتَيْتُ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ) اِلٰى اٰخِرِ الْآيَةِ (فصلت: 22)

390- إسناده صحيح. وأخرجه الحميدى 87، ومن طريقه البخارى 4817 فى التفسير: باب (وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ)، و 7521 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ)، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 177، وأخرجه أحمد 1/443، 444، والبخارى 483 أيضًا من طريق يحيى القطان، ومسلم 2775 فى صفات المنافقين، والترمذى 3248 فى التفسير: باب ومن سورة حم السجدة.

۞۞ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں خانہ کعبہ کے پردے میں چھپا ہوا تھا۔ مسجد (یعنی خانہ کعبہ کے قریب) ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور اس کے دو داماد جن کا تعلق قریش سے تھا وہ وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ ہماری بات سن لیتا ہے' تو ان میں سے ایک نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں بات کریں گے' تو وہ سن لے گا۔ دوسرے نے کہا: اگر وہ بلند آواز میں بات کرنے پر سن لیتا ہے' تو پھر پست آواز والی بات کو بھی ضرور سننا چاہیے۔ تیسرے نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ہر بات سن لیتا ہے۔ 34

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو ان لوگوں کے قول کے بارے میں بتایا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور جو کچھ تم چھپا کر رکھتے ہو' تو تمہاری سماعت اور بصارت تمہارے خلاف گواہی دیں گی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ سَمِعَهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی الضُّحٰی فَقَطْ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اعمش نامی راوی سے یہ روایت صرف ابوضحیٰ نامی راوی نے سنی ہے

391- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبٍ هُوَ بن ربيعة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): اِنِّی لَمُسْتَتِرٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ اِذْ جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ ثَقَفِیٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ قَلِيلٌ فِقْهُهُمْ فَتَحَدَّثُوا الْحَدِيثَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَى اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا قُلْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِذَا رَفَعْنَا سَمِعَ وَاِذَا خَفَضْنَا لَمْ يَسْمَعْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا رَفَعْنَا فَاِنَّهُ يَسْمَعُ اِذَا خَفَضْنَا فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ:

(وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ) الآية (فصلت: 22). (3: 64)

۞۞ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں خانہ کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ اسی دوران تین آدمی وہاں آئے ایک ثقیف قبیلے سے تعلق رکھتا تھا' اور دو اس کے قریشی داماد تھے۔ ان کے پیٹ پر چربی زیادہ تھی اور عقل ان میں کم تھی۔ وہ آپس میں بات چیت کرنے لگے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ ہم جو کہتے ہیں: کیا وہ سن لیتا ہے؟ دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں بات کریں گے' تو وہ سن لے گا اگر پست آواز میں بات کریں' تو نہیں سنے گا۔

391- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن ربيعة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 1/408 عن عبد الرزاق و 1/443، 444، ومسلم 2775 في صفات المنافقين، من طريق يحيى القطان، وأحمد 1/442، والترمذى 3249 فى التفسير: باب ومن سورة حم السجدة. وأخرجه أحمد 1/381 و426، والترمذى 3299 أيضًا من طريق أبى معاوية.

تیسرے نے کہا: اگر وہ بلند آواز میں بات سن لیتا ہے تو پھر وہ پست آواز میں بات بھی سن لے گا۔ (حضرت عبداللہ کہتے ہیں) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور جو کچھ بھی تم پوشیدہ رکھتے ہو تو تمہاری سماعت اور تمہاری بصارت اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گی''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ إِصْلَاحِ النِّيَّةِ وَإِخْلَاصِ الْعَمَلِ فِي كُلِّ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى الْبَارِئِ جَلَّ وَعَلَا وَلَا سِيَّمَا فِي نِهَايَاتِهَا

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے ہر اس عمل میں نیت کی اصلاح کرے اور عمل کو خالص رکھے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل ہوتا ہے

خاص طور پر اپنے اختتامی اعمال میں ایسا کرے

392 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ قَيَّاضٍ بِدِمَشْقَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابن جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ رَبِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

(متن حدیث): إِنَّمَا الْعَمَلُ كَالْوِعَاءِ إِذَا طَابَ أَعْلَاهُ طَابَ أَسْفَلُهُ وَإِذَا خبث أعلاه خبث أسفله . (3: 66)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''عمل کی مثال برتن کی مانند ہے جس کا بالائی حصہ صاف ہوگا تو نیچے والا بھی صاف ہوگا اور اگر اوپر والا حصہ گندہ ہوگا تو نیچے والا حصہ بھی گندہ ہوگا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّفَرُّغِ لِعُبَادَةِ الْمَوْلَى جَلَّ وَعَلَا فِي أَسْبَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے روزمرہ کے معاملات میں سے اپنے پروردگار کی عبادت کے لئے خود کو فارغ کرے

393 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا يقول يا بن آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا

392- إسناده حسن، وأخرجه أبو نعيم في الحلية 5/162 . وتقدم برقم 339 من طريق الوليد بن مسلم، عن ابن جابر، به، فانظره.

تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا ولم أسد فقرك. (3: 68)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تم میری عبادت کے لئے فارغ ہو جاؤ۔ میں تمہارے سینے کو خوشحالی سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو ختم کر دوں گا اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے' تو میں تمہارے دونوں ہاتھوں کو مصروفیات سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو ختم نہیں کروں گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ عَلَى الْمَرْءِ تَعَهُّدَ قَلْبِهِ وَعَمَلِهِ دُوْنَ تَعَهُّدِهِ نَفْسَهُ وَمَالَهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے دل اور عمل کے ساتھ' خود کو تیار کرے' (یہ نہیں کہ) صرف جان اور مال کے ساتھ خود کو تیار کرے

394 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ لا ينظر إلى صوركم وأموالكم ولكن ينظر إلى قلوبكم وأعمالكم. (3: 66)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور اموال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مَنْ لَمْ يُخْلِصْ عَمَلَهُ لِمَعْبُوْدِهِ فِي الدُّنْيَا لَمْ يُثَبْ عَلَيْهِ فِي الْعُقْبَى

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق' جو شخص اپنے عمل کو اپنے معبود کے لئے دنیا میں خالص نہیں کرے گا' اسے آخرت میں اس کا ثواب نہیں ملے گا

395 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ أَبِيْ خِيَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

393– إسناده حسن، زائدة بن نشيط: روى عنه اثنان، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الترمذي 2466 في صفة القيامة. وأخرجه أحمد 2/358 عن محمد بن عبد الله، وابن ماجة 4107 في الزهد: باب الهم بالدنيا، من طريق عبد الله بن داود، والحاكم 2/443 من طريق أبي أحمد الزبيري.

394– إسناده صحيح، رجاله على شرط مسلم، غير عمرو بن هشام فقد روى له النسائي وهو ثقة. وأخرجه أحمد 2/539، وفي الزهد ص 59، ومسلم 2564 34 في البر والصلة: باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 4150 عن عمرو الناقد، وابن ماجة 4143 في الزهد: باب القناعة. وأخرجه مسلم 2564 33 من طريق أسامة بن زيد، عن أبي سعيد مولى عبد الله بن عامر بن كريز، عن أبي هريرة.

(متن حدیث):قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا خَيْرُ الشُّرَكَاءِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا فأشرك فيه غيرى فأنا منه برىء هو للذى أشرك به . (3: 68)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں تمام شراکت داروں سے زیادہ بہتر ہوں' جو شخص کوئی عمل کرتا ہے اور وہ اس میں میرے علاوہ دوسرے کو شریک کر لیتا ہے' تو میں اس عمل سے لاتعلق ہوں یہ عمل اس کے لئے ہوگا۔ جس کو اس شخص نے شریک کیا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ يَنْفَعُهُ إِخْلَاصُهُ حَتّٰى يُحْبِطَ مَا كَانَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ مِنَ السَّيِّئَةِ وَاَنَّ نِفَاقَهُ لَا تَنْفَعُهُ مَعَهُ الْاَعْمَالُ الصَّالِحَةُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق مسلمان شخص کا اخلاص اسے فائدہ دیتا ہے' یہاں تک کہ یہ اس کی اسلام سے پہلے کی برائیوں کو بھی ختم کر دیتا ہے' اور آدمی کے نفاق کے ہمراہ نیک اعمال اسے فائدہ نہیں دیں گے

396- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متن حدیث):قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُؤَاخِذُ اللّٰهُ اَحَدَنَا بِمَا كَانَ يَعْمَلُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ مَنْ اَحْسَنَ فِى الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِى الْإِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ . (3: 65)

395- عبد الرحمٰن بن عثمان هو البكراوى أبو بحر، ضعفه غير واحد، وباقى رجاله ثقات . العلاء : هو ابن عبد الرحمٰن . فقد أخرجه أحمد فى المسند 2/301، وفى الزهد ص 57 عن محمد بن جعفر، و 2/301 أيضًا عن روح، و 2/435 عن يحيى القطان، ثلاثتهم عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 2559 عن ورقاء، ومسلم 2985 فى الزهد والرقائق: باب من أشرك فى عمله غير الله، من طريق روح بن القاسم، وابن ماجة 4202 فى الزهد: باب الرياء والسمعة، من طريق عبد العزيز بن أبى حازم، ثلاثتهم عن العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب، بهذا الإسناد، بلفظ أنا أغنى الشركاء ... . وأخرجه البغوى فى شرح السُّنة 4136 من طريق سعيد بن المسيب، عن أبى هريرة، و 4137 من طريق أبى سعيد المقبرى، عن أبى هريرة . وفى الباب عن أبى سعيد بن أبى فضالة الأنصارى سيرد برقم 404 . وعن شداد بن أوس عند الطيالسى 1120 . وعن محمود بن لبيد عند أحمد 5/428 و 429، والبغوى 4135 وسنده قوى.

396- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 1/409 عن عبد الرزاق، و 1/429 عن يحيى القطان، والبخارى 6921 فى استتابة المرتدين: باب إثم من أشرك بالله، والبيهقى فى السُّنن 9/123 . وأخرجه عبد الرزاق 19686 ومن طريقه البغوى فى شرح السُّنة 28 عن معمر، وأحمد 1/379، 380، ومسلم 120 189 فى الإيمان: باب هل يؤاخذ بأعمال الجاهلية، وأخرجه أحمد 1/429، والبخارى 6921 أيضًا، الدارمى 1/3 من طريق سفيان، وأحمد 1/431و 462 من طريق شعبة، وأحمد 1/379 عن أبى معاوية، وأحمد 1/431، ومسلم 120 190، وابن ماجة 4242 فى الزهد: باب ذكر الذنوب، والبيهقى فى السُّنن 9/123 ومسلم 120 191 من طريق على بن مسهر . وفى الباب عن جابر عند البزار 73 .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ ہم میں سے کسی ایک شخص کے ان اعمال کا بھی مواخذہ کرے گا' جو وہ زمانہ جاہلیت میں کیا کرتا تھا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام میں اچھائی کرے گا۔ اس نے زمانہ جاہلیت میں جو کچھ کیا اس پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور جو شخص اسلام میں برائی کرے گا' تو اس کے پہلے اور بعد والے (تمام اعمال) کا مواخذہ ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّعَاهُدِ لِسَرَائِرِهِ وَتَرْكِ الْإِغْضَاءِ عَنِ الْمُحَقَّرَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے پوشیدہ معاملات کا خیال رکھے اور حقیر نظر آنے والی چیزوں سے صرف نظر کرنے کو ترک کرے

397 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نفير بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَكَّ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ . (3: 65)

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ چیز ہے' جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات بری لگے کہ لوگ اس سے واقف ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ قَدْ يَنَالُ بِحُسْنِ السَّرِيْرَةِ وَصَلَاحِ الْقَلْبِ مَا لَا يَنَالُ بِكَثْرَةِ الْكَدِّ فِي الطَّاعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات آدمی اپنے پوشیدہ معاملات کی اچھائی اور قلبی کیفیت کی بہتری کی وجہ سے اس مرتبے تک پہنچ جاتا ہے جہاں وہ طاعت میں زیادہ کوشش کرنے سے نہیں پہنچتا

397- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه أحمد 4/182. وأخرجه الترمذي 2389 في الزهد: باب ما جاء في البر والإثم، والبيهقي في السُّنن 10/192، والبغوي في شرح السُّنة 3494. وأخرجه أحمد 4/182، ومسلم 2553 14 في البر والصلة: باب تفسير البر والإثم، والترمذي 3389 أيضًا، من طريق ابن مهدي، ومسلم 2553 15 من طريق عبد الله بن وهب، والبخاري في الأدب المفرد 295 و 302. وأخرجه أحمد 4/182، والدارمي 2/322.

398 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بن يحيى حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَيَذْكُرَنَّ اللّٰهُ قَوْمًا فِی الدُّنْيَا على الفرش الممهدة يدخلهم الدرجات العلى. (3: 9)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ دنیا میں ایک قوم کا ذکر ضرور کرے گا جو آراستہ بچھونوں پر ہوں گے اور وہ انہیں بلند درجات میں داخل ضرور کرے گا''۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْخِصَالِ الَّتِیْ يَسْتَوْجِبُ الْمَرْءُ بِهَا مَا وَصَفْنَاهُ دُوْنَ كَثْرَةِ النَّوَافِلِ وَالسَّعْیِ فِی الطَّاعَاتِ

بعض ایسے خصال کا تذکرہ، جس کی وجہ سے آدمی اس مرتبے تک پہنچ جاتا ہے، جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے، حالانکہ وہ نوافل اور نیکیوں میں زیادہ اہتمام کی وجہ سے وہاں تک نہیں پہنچتا

399 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتُرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ. (3/9)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ فَعَلَ مَا وَصَفْنَا كان من خير المسلمين

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جو شخص وہ کچھ کرتا ہے، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، تو وہ بہترین مسلمانوں میں سے ہے

400 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنُ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِیْ الْخَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

398- إسناده ضعيف، وأورده السيوطي في الجامع وزاد نسبته إلى أبي يعلى.

399- إسناده صحيح على شرط مسلم. وتقدم تخريجه برقم 196، وسيرد بعده من طريق أبي الخير.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مسلمانوں میں سے کون شخص [illegible] نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الرِّيَاضَةِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَى اَعْمَالِ السِّرِّ

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے پوشیدہ اعمال میں ریاضت اور ان پر باقاعدگی کو لازم اختیار کرے

401 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الجوزاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ كَانَتْ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ حَسْنَاءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَكَانَ اِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِي شَاْنِهَا (وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِينَ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک انتہائی خوب صورت عورت نماز ادا کیا کرتی تھی، تو حاضرین میں سے بعض لوگ پہلی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے تاکہ وہ اسے نہ دیکھ سکیں اور بعض حضرات پچھلی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے تاکہ جب رکوع میں جائیں، تو اپنی بغل کے نیچے سے اسے دیکھ لیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اور ہم تم میں سے آگے ہونے والوں کو بھی جانتے ہیں اور پیچھے ہونے والوں کو بھی جانتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ تحفظ مِنْ تَحَفُّظِ اَحْوَالِهِ فِي اَوْقَاتِ السِّرِّ.

اس روایت کا تذکرہ، جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ پوشیدہ اوقات میں اپنے احوال کی

400– إسناده صحيح على شرط مسلم . . وأخرجه مسلم 40 في الإيمان: باب بيان تفاضل الإسلام . وأخرجه أحمد 2/187 عن حسن بن موسى . وأخرجه ابن أبي شيبة 9/64، 65 من طريق شعبة، وأحمد 2/191 من طريق المسعودي . وفي الباب عن أبي موسى الأشعري عند البخاري 11 في الإيمان: باب أي الإسلام أفضل، ومسلم 42 ، وابن مندة 307 ، والبغوي في شرح السُّنة 13 وعن جابر عند ابن أبي شيبة 9/64، والطيالسي 1777 ، وأحمد 3/154و 372، ومسلم 41 ، والبغوي 15 . وعن فضالة بن عبيد عند أحمد 6/21، وابن مندة 315 ، والبغوي 14 . وعن عمير بن قتادة عند أبي نعيم في الحلية 3/357.

401– إسناده حسن، من أجل عمرو بن مالك –فإنه صدوق له أوهام، وباقي رجاله على شرط مسلم . وأخرجه الطيالسي 2712 ، ومن طريقه البيهقي في السُّنن 3/98 . وأخرجه أحمد 1/305 عن سريج، والترمذي 3122 في التفسير: باب ومن سورة الحجر، والنسائي 2/118 في الإمامة: باب المنفرد خلف الصف، وابن ماجة 1046 في الإقامة: باب الخشوع في الصلاة، والحاكم 2/353، والبيهقي 3/98 .

حفاظت کرے

402- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ يُكَفِّرُ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ فِي الْحَسَنَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ اَوِ الطُّهُوْرِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ وَالصَّلَاةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ' وَمَا مِنْ اَحَدٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا حَتّٰى يَاْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ مَعَ الْاِمَامِ ثُمَّ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ الَّتِيْ بَعْدَهَا اِلَّا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ.

فَاِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاعْدِلُوْا صُفُوْفَكُمْ وَسُدُّوا الْفُرَجَ فَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِيْ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. وَخَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ وَشَرُّ صُفُوْفِ الرِّجَالِ الْمُؤَخَّرُ وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ وَشَرُّ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الْمُقَدَّمُ.

يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فاحفظن أبصاركن من عورات الرجال

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ مَا يعنى بذلك قال ضيق الأزر. (3: 66)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی ایسی چیز کی طرف کروں؟ جو گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ لفظ وضو استعمال ہوا ہے یا طہارت استعمال ہوا ہے) اور اس مسجد کی طرف زیادہ چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جو بھی شخص اچھی طرح وضو کر کے اپنے گھر سے نکل کر مسجد تک آتا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ (راوی کو یہ شک ہے شاید) امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے اور پھر وہ اس سے بعد والی نماز کا انتظار کرتا ہے' تو فرشتے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے۔ اے اللہ! تو اس پر رحم کر۔

جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو' تو اپنی صفوں کو سیدھا کر لو اور درمیان میں خالی جگہ کو پر کر دو جب امام تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو' کیونکہ میں تم لوگوں کو اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے' تو تم ربنا لك الحمد کہو۔

402- إسناده صحيح على شرط البخاري، محمد بن عبد الرحيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة 177 و 357، والحاكم 1/191، 192. وأخرجه أحمد 3/3، وابن خزيمة 117 والبيهقي في السُّنن 2/16.

مردوں کی سب سے زیادہ بہتر صف آگے والی ہے اور مردوں کی کم بہتر صف سب سے پیچھے والی ہے اور خواتین کی سب سے بہتر صف سب سے پیچھے والی ہے اور سب سے کم بہتر صف سب سے آگے والی ہے۔

اے خواتین کے گروہ! جب مرد سجدے میں جائیں' تو تم لوگ مردوں کی شرم گاہ کے حوالے سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابوبکر سے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ (یعنی اس حکم کی وجہ کیا ہے)' تو انہوں نے فرمایا: کیونکہ ان کے تہبند چھوٹے ہوتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ ارْتِكَابِ الْمَرْءِ مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا مِنْهُ فِي الْخَلَاءِ كَمَا قَدْ لَا يَرْتَكِبُ مِثْلَهُ فِي الْمَلَاءِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی خلوت میں ایسے عمل کا ارتکاب کرے' جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بالکل اسی طرح جس طرح آدمی اس جیسا عمل لوگوں کی موجودگی میں نہیں کرسکتا

403 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَا كَرِهَ اللّٰهُ مِنْكَ شَيْئًا فَلَا تَفْعَلْهُ اِذَا خَلَوْتَ . (3:2)

❀❀ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کو تمہاری طرف سے جو بات پسند نہیں ہے تم اسے تنہائی میں بھی نہ کرو''۔

ذِكْرُ نَفْيِ وُجُوْدِ الثَّوَابِ عَلَى الْاَعْمَالِ فِي الْعُقْبٰى لِمَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ فِي عَمَلِهِ

جو شخص اپنے عمل میں کسی اور کو اللہ کا شریک ٹھہرائے اس شخص کو آخرت میں اس کا ثواب ملنے کی نفی کا تذکرہ

404 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ اَبِي سَعِيدِ بْنِ اَبِي فَضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِي عَمَلِهِ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ أغنى الشركاء عن الشرك . (109:2)

403– إسناده ضعيف، مؤمل بن إسماعيل سيء الحفظ، وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ونسبه إلى ابن حبان والباوردي، ورمز له بالضعيف.

حضرت ابوسعید بن فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ' جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پہلے والوں اور بعد والوں کو اکٹھا کرے گا یہ ایک ایسا دن ہوگا' جس میں کوئی شک نہیں ہے' تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا' جو شخص اپنے عمل میں کسی کو اللہ کا شریک قرار دیتا تھا' تو وہ اپنا ثواب اسی سے طلب کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ شریک سے' سب سے زیادہ بے نیاز ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ اِشْرَاكِ الْمَرْءِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي عَمَلِهِ

عمل میں کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانے کے طریقے کا تذکرہ

405 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدُّوْرِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): بَشِّرْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِالنَّصْرِ وَالسَّنَاءِ وَالتَّمْكِيْنِ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْاٰخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ نَصِيْب . (2: 109)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس اُمت کو مدد' چمک اور تمکین (یعنی دنیا میں اثر ورسوخ) کی خوشخبری دیدو' ان لوگوں میں سے جو بھی شخص آخرت کا عمل' دنیا کے لئے کرے گا اسے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ نَفْيِ الثَّوَابِ فِي الْعُقْبٰى عَنْ مَّنْ رَاءٰى وَسَمَّعَ فِيْ اَعْمَالِهِ فِي الدُّنْيَا

ایسے شخص کے لیے آخرت میں ثواب کی نفی کے اثبات کا تذکرہ' جو دکھاوا کرتا ہے' اور دنیا میں اپنے اعمال کی نمود ونمائش کرتا ہے

406 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

404- إسناده حسن . وأخرجه أحمد 3/466 و4/215 عن محمد بن بكر البُرساني، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي 3154 في التفسير: باب ومن سورة الكهف، وابن ماجة 4203 في الزهد: باب الرياء والسمعة، والطبراني في الكبير /22 778

405- إسناده حسن. الربيع بن أنس هو البكري صدوق له أوهام، وباقي رجال السند ثقات . وأخرجه أحمد في المسند 5/134، وفي الزهد ص 41، 42، وابنه عبد الله في زيادات المسند 5/134، والبغوي في شرح السُّنة 4144 . وأخرجه أحمد وابنه عبد الله 5/134، والبغوي في شرح السُّنة 4145 ، والحاكم 4/311 و318، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا غَيْرَهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَوْتُ قَرِيبًا مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ سَمَّعَ يُسَمِّعُ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ رَاءٰى يُرَائِى اللّٰهُ بِهِ . (2: 109)

❀❀ سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے ان کے علاوہ اور کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس لئے میں حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے قریب ہوگیا۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص شہرت کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کروا دے گا اور جو کوئی دکھاوے کے لئے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا دکھاوا ظاہر کر دے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ جُنْدُبٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں جندب نامی راوی منفرد ہے

407 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ اَبُو الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ سَمَّعَ يُسَمِّعُ اللّٰهُ بِهِ ومن راءٰى يُرَائِى اللّٰهُ بِهِ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شہرت کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کروا دے گا اور جو کوئی دکھاوے کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا دکھاوا ظاہر کر دے گا''۔

406– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 2987 في الزهد والرقائق: باب من أشرك في عمله غير الله، وأخرجه البخاري 6499 في الرقاق: باب الرياء والسمعة، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 4134 . وأخرجه أحمد 4/313 عن وكيع وعبد الرحمن بن مهدي، والبخاري 6499 أيضًا من طريق يحيى القطان، ومسلم 2987 48 من طريق وكيع، وابن ماجة 4207 في الزهد: باب الرياء والسمعة. وأخرجه الحميدي 7152 ، ومسلم 2987 . وأخرجه البخاري 7152 في الأحكام: باب من شاقّ شق الله عليه

407– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه برقم 2976 في الزهد والرقائق: باب من أشرك في عمله غير الله. وأخرجه أبو نعيم في الحلية 5/20 من طريق جعفر بن محمد الصائغ: حدثنا عمر بن حفص: بهذا الإسناد. وفي الباب عن جندب بن عبد الله البجلي عند مسلم 406 . وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند أحمد 2/162 و195 و 212 و223، 224، وأبي نعيم في الحلية 4/123، 124 و5/99 ، والبغوي في شرح السنة 4138 . وعن أبي سعيد الخدري عند الترمذي 2381 . وعن أبي بكرة نفيع بن الحارث عند أحمد 5/45.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ رَاءَى فِيْ عَمَلِهٖ يَكُوْنُ فِي الْقِيَامَةِ مِنْ اَوَّلِ مَنْ يَّدْخُلُ النَّارَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ'' جو شخص اپنے عمل کا دکھاوا کرے گا قیامت کے دن
وہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

408 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا حيوة بن شريح قال حدثني الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ اَنَّ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهٗ اَنْشُدُكَ بِحَقِّي لَمَا حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عقلته وعلمته

فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عقلته وَعَلِمْتُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثَ قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً اُخْرٰى فَمَكَثَ كَذٰلِكَ ثُمَّ اَفَاقَ فَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَهٗ اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهٗ ثُمَّ نَشَغَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهٖ وَاشْتَدَّ بِهٖ طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ

فَاَوَّلُ مَنْ يَّدْعُوْ بِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى للقارىء اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ

408- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه برقم 2976 في الزهد والرقائق: باب من أشرك في عمله غير الله. وأخرجه أبو نعيم في الحلية 4/301 بهذا الاسناد . وفي الباب عن جندب بن عبد الله البجلي تقدم قبله 406 . وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند أحمد 2/162 و195 و 212 و223، 224، وأبي نعيم في الحلية 4/123، 124 و5/99، والبغوي في شرح السُّنة 4138 . وعن أبي سعيد الخدري عند الترمذي 2381 . وعن أبي بكرة نفيع بن الحارث عند أحمد 5/45. إسناده صحيح . الوليد بن أبي الوليد، من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الترمذي 2382 في الزهد: باب ما جاء في الرياء والسمعة، في شرح السُّنة 4143 . وأخرجه مسلم 1905 في الإمارة: باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار، والنسائي 6/23 في الجهاد: باب من قاتل ليقال فلان جرىء، من طريق خالد بن الحارث، ومسلم 1905 والبيهقي في السُّنن 9/168 من طريق عبد الوهاب بن عطاء.

لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَ أن يقال فلان قارىء فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ.

وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا اٰتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بل إنما أردت أن يقال فُلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ.

وَيُؤْتَى بِالَّذِىْ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُ فِىْ مَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُوْلُ اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِىْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ أردت أن يقال فلان جرىء فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتِىْ فقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تسعر بهم النار يوم القيامة.

قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِى الْوَلِيْدِ فَاَخْبَرَنِىْ عُقْبَةُ اَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِىْ دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْخَبَرِ.

قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ الْوَلِيْدُ وَحَدَّثَنِى الْعَلَاءُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ اَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَحَدَّثَهُ بِهٰذَا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ فُعِلَ بِهٰؤُلَاءِ مِثْلُ هٰذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِىَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكٰى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ هَالِكٌ وَقُلْنَا قَدْ جَاءَ نَا هٰذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ اَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ فقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ: (مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ) (هود: 15، 16).

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ اَلْفَاظُ الْوَعِيْدِ فِى الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ كُلُّهَا مَقْرُوْنَةٌ بِشَرْطٍ وَهُوَ اِلَّا اَنْ يَتَفَضَّلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مُرْتَكِبِ تِلْكَ الْخِصَالِ بِالْعَفْوِ وَغُفْرَانِ تِلْكَ الْخِصَالِ دُوْنَ الْعُقُوْبَةِ عَلَيْهَا وَكُلُّ مَا فِى الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ مِنْ اَلْفَاظِ الْوَعْدِ مَقْرُوْنَةٌ بِشَرْطٍ وَهُوَ اِلَّا اَنْ يَرْتَكِبَ عَامِلُهَا مَا يَسْتَوْجِبُ بِهِ الْعُقُوْبَةَ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ حَتّٰى يُعَاقَبَ اِنْ لَمْ يَتَفَضَّلْ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ ثُمَّ يُعْطٰى ذٰلِكَ الثَّوَابَ الَّذِىْ وُعِدَ بِهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ. (2: 109)

❀❀ عقبہ بن مسلم بیان کرتے ہیں: شفی اصبحی نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ کی مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں ایک صاحب موجود تھے جن کے اردگرد لوگ بھی موجود تھے۔ شفی نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں' تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ شفی کہتے ہیں: میں ان کے قریب ہو کر ان کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ وہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے جب وہ خاموش ہوئے اور تنہا رہ گئے' تو میں نے ان سے دریافت کیا: میں آپ کو اپنے حق کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو اور آپ نے اسے سمجھا ہو اور جان لیا ہو' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا کرتا ہوں میں تمہیں ایک ایسی حدیث بتاتا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائی تھی اور میں نے اسے سمجھا بھی تھا' اور جان بھی لیا تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک سسکی لی پھر تھوڑا وقت گزر گیا جب ان کی طبیعت سنبھلی' تو انہوں نے فرمایا میں

تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سنائی تھی اس وقت اس گھر میں میں اور نبی اکرم ﷺ موجود تھے۔ میرے اور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ ہمارے ساتھ اور کوئی موجود نہیں تھا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دوسری مرتبہ سسکی لی پھر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے جب ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے اپنے چہرے سے پسینہ صاف کیا اور بولے: میں ایسا کرتا ہوں میں ایک ایسی حدیث بیان کروں گا جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بیان کی تھی۔ اس وقت اس گھر میں میں اور نبی اکرم ﷺ تھے۔ میرے ساتھ کوئی موجود نہیں تھا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے زیادہ زور سے سسکی لی اور وہ اپنے چہرے کے بل گرنے کی طرح آگے کی طرف جھکے اس مرتبہ ان کی یہ کیفیت طویل ہوئی پھر جب ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی تھی:

''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائے گا اور ہر اُمت گھٹنوں کے بل موجود ہوگی تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بلائے گا جس نے قرآن کو جمع کیا (یعنی اس کا علم حاصل کیا) اور ایک ایسے شخص کو جس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیا گیا ہو اور ایک ایسے شخص کو جس کے پاس مال بہت زیادہ تھا (انہیں بلایا جائے گا) اللہ تعالیٰ قرآن کے عالم سے کہے گا: میں نے اپنے رسول پر جو نازل کیا تھا کیا اس کا علم میں نے تمہیں نہیں دیا تھا؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں! میرے پروردگار اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے جو علم حاصل کیا ہے اس بارے میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا۔ میں رات دن اس کے ساتھ مصروف رہا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے جھوٹ کہا ہے۔ فرشتے بھی اس شخص سے کہیں گے کہ تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے: فلاں شخص قرآن کا عالم ہے تو یہ بات کہہ دی گئی۔

پھر مال دار شخص کو لایا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا کیا میں نے تمہیں کشادگی عطا نہیں کی تھی یہاں تک کہ میں نے تمہیں ایسی حالت میں رکھا تھا کہ تمہیں کسی کی بھی ضرورت نہ ہو؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں! میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جو کچھ تمہیں دیا تھا اس بارے میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا میں صلہ رحمی کرتا رہا اور خیرات کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے۔ فرشتے بھی اس سے یہ کہیں گے تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے: فلاں شخص سخی ہے تو یہ بات کہہ دی گئی۔

پھر اس شخص کو لایا جائے گا جسے (دنیا میں) اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا تھا تو اس سے یہ دریافت کیا جائے گا تمہیں کیوں قتل کیا گیا؟ وہ جواب دے گا مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا میں نے جنگ میں حصہ لیا یہاں تک کہ مجھے قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے فرشتے بھی اس سے کہیں گے تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص کتنا بہادر ہے تو یہ بات کہہ دی گئی۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے میرے گھٹنوں پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا:

''اے ابو ہریرہ! یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے پہلے تین لوگ ہوں گے جن کے ذریعے قیامت کے دن جہنم کو بھڑکایا جائے گا''۔ (یعنی جنہیں سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا)

ولید بن ابوولید بیان کرتے ہیں عقبہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے ''شفی'' نامی راوی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں اس حدیث کے بارے میں بتایا۔

ابوعثمان ولید نے یہ بات بیان کی ہے۔ علاء بن ابوحکیم نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جلاد تھے وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث ان کے سامنے بیان کی' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ان لوگوں کے ساتھ اس طرح ہوگا' تو باقی لوگوں کے ساتھ کیا ہوگا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ انتہائی زیادہ روئے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ کہیں وہ ہلاکت کا شکار نہ ہو جائیں۔

ہم نے کہا: یہ شخص ایک برائی لے کر آیا ہے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا' تو انہوں نے اپنے چہرے کو پونچھا اور کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔

''جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ کرتا ہے' تو ہم دنیا میں اسے اس کے اعمال کا پورا بدلہ دے دیں گے اور انہیں اس میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی' یہ وہ لوگ ہیں' جن کا آخرت میں حصہ صرف جہنم میں ہوگا' اور انہوں نے دنیا میں' جو کچھ کیا وہ ضائع ہو جائیگا' اور جو عمل وہ کرتے رہے وہ باطل ہوں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کتاب اور سنت میں وعید کے جتنے بھی الفاظ ہیں' وہ سب شرط کے ساتھ ملے ہوئے ہیں' اور وہ یہ ہے: اگر اللہ تعالیٰ چاہے' تو اپنے فضل کے ساتھ ان باتوں کے مرتکب شخص کو معاف کر سکتا ہے' اور ان غلطیوں کی مغفرت کر سکتا ہے۔ ان پر (آدمی کو سزا نہ دے)

اور کتاب وسنت میں وعدے کے جتنے بھی الفاظ ہیں' وہ اس شرط کے ساتھ ملے ہوئے ہیں کہ اس پر عمل کرنے والا شخص کسی ایسی چیز کا مرتکب نہیں ہوگا' جو اس فعل کے ارتکاب پر سزا کو لازم کر دے' یہاں تک کہ اسے سزا دی جائے اگر اس پر معافی کا فضل نہیں کیا جاتا۔

پھر اس شخص کو اس چیز کا ثواب ملے گا' جو وعدہ اس فعل کے حوالے سے اس شخص کے ساتھ کیا گیا ہے۔

4- بَابُ حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

باب 4: والدین کے حق کے بارے میں روایات

409 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

(متن حدیث): صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَقِيَ عَتَبَةً قَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً اُخْرٰى فَقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً ثَالِثَةً فَقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْتُ اٰمِيْنَ قَالَ وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْتُ اٰمِيْنَ فَقَالَ وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ اٰمِيْنَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ قَدِ اسْتَحَبَّ لَهٗ تَرْكُ الِانْتِظَارِ لِنَفْسِهٖ وَلَا سِيَّمَا اِذَا كَانَ الْمَرْءُ مِمَّنْ يُّتَاَسٰى بِفِعْلِهٖ وَذَاكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ بَادَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ قَالَ اٰمِيْنَ وَكَذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهٖ وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَدَخَلَ النَّارَ اَبْعَدَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا قَالَ لَهٗ وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ فَلَمْ يُبَادِرْ اِلٰى قَوْلِهٖ اٰمِيْنَ عِنْدَ وُجُوْدِ حَظِّ النَّفْسِ فِيْهِ حَتّٰى قَالَ جِبْرِيْلُ قُلْ اٰمِيْنَ قَالَ قُلْتُ اٰمِيْنَ اَرَادَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاَسِّيْ بِهٖ فِيْ تَرْكِ الِانْتِصَارِ لِلنَّفْسِ بِالنَّفْسِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا هُوَ نَاصِرُ اَوْلِيَائِهٖ فِي الدَّارَيْنِ وَاِنْ كَرِهُوا نُصْرَةَ الْاَنْفُسِ فِي الدُّنْيَا . (3: 20)

❀❀ مالک بن حسن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت مالک بن حورث رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے جب آپ نے پہلے زینے پر قدم رکھا' تو آپ نے کہا: آمین اور جب آپ نے دوسرے زینے پر قدم رکھا' تو آپ نے کہا: آمین جب آپ نے تیسرے زینے پر قدم رکھا' تو آپ نے کہا: آمین پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کر دے' تو میں نے کہا: آمین، جبرائیل نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پائے

409- حدیث صحیح لغیرہ، وھذا إسناد ضعیف، وأخرجہ الطبرانی فی الکبیر 19/291 من طریق عبید العجلی، وذکرہ الھیثمی فی مجمع الزوائد 10/166 عن الطبرانی. وأخرجہ ابن عدی فی الضعفاء 6/2378 .

اور پھر بھی جہنم میں داخل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کرے' تو میں نے کہا: آمین، جبرائیل نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کر دے' آپ آمین کہیں' تو میں نے آمین کہا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اپنی ذات کے لئے مدد حاصل کرنے کو ترک کر دے خصوصًا اس صورت میں جب آدمی ایسی شخصیت کا مالک ہو' جس کے فعل کی پیروی کی جاتی ہو اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ کہا

''جو شخص رمضان کا مہینہ پالے اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مغفرت سے دور کر دے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی سے یہ کہا: آمین۔

اسی طرح جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ کہا:

''جو شخص اپنے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پائے اور جہنم میں داخل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے''۔

(تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فورًا آمین کہہ دیا)

لیکن جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے سامنے یہ کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے' اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے دور کر دے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فورًا آمین نہیں کہا۔

کیونکہ اس جملے میں آپ کی ذات کا حصہ موجود تھا۔

یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے گزارش کی کہ آپ آمین کہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے آمین کہہ دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد یہ تھی: اس بارے میں آپ اسوہ قائم کریں کہ اپنی ذات کے لئے کسی دوسرے سے مدد حاصل نہیں کرنی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اپنے دوستوں کا مددگار ہے' اگرچہ وہ دنیا میں لوگوں کی مدد کو ناپسند کرتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ مَالَ الِابْنِ يَكُوْنُ لِلْاَبِ

وہ روایت جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے: بیٹے کا مال باپ کی ملکیت ہوتا ہے

410 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّاجِرُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَطَاءٍ عن عائشة رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نحسم اَبَاهُ فِيْ دَيْنٍ عَلَيْهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنت ومالك لأبيك.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ مَعْنَاهُ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنْ مُعَامَلَتِهِ اَبَاهُ بِمَا يُعَامِلُ بِهِ الْاَجْنَبِيِّيْنَ وَاَمَرَ بِبِرِّهِ وَالرِّفْقِ بِهِ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ مَعًا اِلٰى اَنْ يَّصِلَ اِلَيْهِ مَالُهُ فَقَالَ لَهُ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ لَا اَنَّ مَالَ الِابْنِ يَمْلِكُهُ الْاَبُ فِيْ حَيَاتِهِ عَنْ غَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِّنَ الِابْنِ به. (3: 42)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے اپنے والد کے ذمے لازم قرض کی وجہ سے اپنے والد کے ساتھ جھگڑا کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کی ملکیت ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اس چیز سے منع کیا ہے کہ وہ باپ کے ساتھ ایسا طرز عمل اختیار کرے جس طرح کا سلوک اجنبی لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے والد کے ساتھ بھلائی کرنے اور زبان اور فعل کے حوالے سے نرمی کرنے کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ آپ نے اس کے مال کو اس کے والد کے ساتھ ملا دیا ہے' اور آپ نے اس سے یہ فرمایا:

''تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کی ملکیت ہے''۔

لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ بیٹے کے مال کا مالک باپ بن جاتا ہے' جبکہ بیٹا زندہ ہو اور بیٹے کی یہ خواہش بھی نہ ہو کہ (اس کا باپ اس کی مرضی کے بغیر اس کے مال کو استعمال کرے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِيْ يَسُبُّ الْمَرْءُ وَالِدَيْهِ بِهِ

اس سبب سے ممانعت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے

(411) (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ

410– حديث صحيح، عبد الله بن كيسان" صدوق يخطء كثيرًا. وباقي رجاله ثقات. وله شاهد من حديث عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/179 و204 و214، وأبي داؤد 2291 ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/158، وابن ماجة 2292 ، وابن الجارود 995 ، وسنده حسن. وآخر من حديث جابر عند ابن ماجة 2291 ، والطحاوي 4/158، وفي مشكل الآثار 2/230، وإسناده صحيح على شرط البخاري كما قال البوصيري في مصباح الزجاجة ورقة 141.

411– حديث صحيح، الحسين بن حسن لم أتبينه، ويحيى بن زكريا ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 2/164عن وكيع. وأخرجه أحمد 2/216، والبخاري 5973 في الأدب: باب لا يسب الرجل والديه، وأبو داؤد 5141 في الأدب: باب في بر الوالدين، من طريق إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، وأحمد 2/214 من طريق حماد بن سلمة، وأحمد 2/164، ومسلم 90 في الإيمان: باب بيان الكبائر وأكبرها، والبخاري في الأدب المفرد 27 من طريق سفيان الثوري، ومسلم 90 أيضًا، والترمذي 1902 في البر والصلة: باب ما جاء في عقوق الوالدين، وأبو نعيم في الحلية 3/172 من طريق ابن الهاد.

اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):من الْكَبَائِرِ اَنْ يَّسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ وَكَيْفَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَتَعَرَّضُ لِلنَّاسِ فَيَسُبُّ والديه . (2: 109)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کبیرہ گناہوں میں سے ایک چیز یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو برا کہے عرض کی گئی: کوئی شخص اپنے ماں باپ کو کیسے برا کہہ سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لوگوں کے ماں باپ کے درپے ہوتا ہے اور وہ اس کے ماں باپ کو برا کہتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ وَهَمَ فِيْهِ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں مسعر بن کدام نامی راوی کو وہم ہوا ہے

412- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ وَكَيْفَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فيسب أباه ويسب أمه فيسب أمه . (2: 109)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو برا کہے (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) نے عرض کی: کوئی شخص اپنے ماں باپ کو کیسے برا کہہ سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی دوسرے کے باپ کو برا کہتا ہے' تو وہ اس کے باپ کو برا کہتا ہے۔ وہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے' تو وہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّرْغَبَ الْمَرْءُ عَنْ اٰبَائِهٖ اِذِ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ ضَرْبٌ مِنَ الْكُفْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑے' کیونکہ ایسا کرنا کفر کی ایک قسم ہے

413- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ

412- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 90 في الإيمان: باب بيان الكبائر وأكبرها، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2269 ، ومن طريقه أبو عوانة 1/55 عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/195، وأبو عوانة 1/55، والبغوي في شرح السُّنة 3427

يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث):حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ انْقَلَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اِلٰى مَنْزِلِهٖ بِمِنًى فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقُوْلُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا.

قَالَ عُمَرُ اِنِّيْ قَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ وَاُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّغْصِبُوْهُمْ اَمْرَهُمْ.

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَا تَفْعَلْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ وَاِنَّ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَغْلِبُوْنَ عَلٰى مَجْلِسِكَ اِذَا اَقَمْتَ فِي النَّاسِ فَيَطِيْرُوْا بِمَقَالَتِكَ وَلَا يَضَعُوْهَا مَوَاضِعَهَا اَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدُمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ فَتَخْلُصَ بِعُلَمَاءِ النَّاسِ وَاَشْرَافِهِمْ وَتَقُوْلُ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا وَيَعُوْنَ مَقَالَتَكَ وَيَضَعُوْنَهَا مَوَاضِعَهَا.

فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ سَالِمًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَ تَكَلَّمَنَّ فِيْ اَوَّلِ مَقَامٍ اَقُوْمُهُ.

فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فِيْ عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْتُ الرَّوَاحَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَوَجَدْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ سَبَقَنِيْ فَجَلَسَ اِلٰى رُكْنِ الْمِنْبَرِ الْاَيْمَنِ وَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ تَمَسُّ رُكْبَتِيْ رُكْبَتَهٗ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ طَلَعَ عُمَرُ فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ اَمَا اِنَّهٗ سَيَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ قَالَ وَمَا عَسٰى اَنْ يَّقُوْلَ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ:

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قُدِّرَ لِيْ اَنْ اَقُوْلَهَا لَا اَدْرِيْ لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ اَجَلِيْ فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْهَا فَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّكْذِبَ عَلَيَّ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَاْنَا بِهَا وَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَاَخَافُ اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهُ اللّٰهُ وَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ حَمْلٌ اَوِ اعْتِرَافٌ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهَا.

اَلَا وَاِنَّا كُنَّا نَقْرَاُ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّ كُفْرًا بِكُمْ اَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ.

اَلَا وَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ فُلَانًا قَالَ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا فَمَنْ بَايَعَ امْرَاً مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّهٗ لَا بَيْعَةَ لَهٗ وَلَا لِلَّذِيْ بَايَعَهٗ فَلَا يَغْتَرَّنَّ اَحَدٌ فَيَقُوْلُ اِنَّ بَيْعَةَ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً اَلَا وَاِنَّهَا كَانَتْ فَلْتَةً اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا وَلَيْسَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَنْ تُقْطَعُ اِلَيْهِ الْاَعْنَاقُ مِثْلَ اَبِيْ بَكْرٍ اَلَا وَاِنَّهٗ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا يَوْمَ تَوَفّٰى اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اِنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ اجْتَمَعُوْا اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَتَخَلَّفَ عَنَّا الْاَنْصَارُ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ انْطَلِقْ

AlHidayah - الهداية

بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَنْظُرُ مَا صَنَعُوا فَخَرَجْنَا نَؤُمُّهُمْ فَلَقِيَنَا رَجُلَانِ صَالِحَانِ مِنْهُمْ فَقَالَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْتُ نُرِيدُ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فلا عليكم أن لا تأتوهم اقضوا أَمْرَكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا نَرْجِعُ حَتَّى نَأْتِيَهُمْ فَجِئْنَاهُمْ فَإِذَا هُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قُلْتُ مَا لَهُ قَالُوا وَجِعٌ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَامَ خَطِيبُهُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ وَقَدْ دَفَّتْ إِلَيْنَا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مِنْكُمْ دَافَّةٌ وَإِذَا هُمْ قَدْ أَرَادُوا أَنْ يَخْتَصُّوا بِالْأَمْرِ وَيُخْرِجُونَا مِنْ أَصْلِنَا.

قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَقَدْ كُنْتُ زَوَّرْتُ مَقَالَةً قَدْ أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أَقُولَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ وَكُنْتُ أُدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ وَكَانَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ اجْلِسْ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ فَوَاللَّهِ مَا تَرَكَ مِمَّا زَوَّرْتُهُ فِي مَقَالَتِي إِلَّا قَالَ مِثْلَهُ فِي بَدِيهَتِهِ أو أفضل، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا ذَكَرْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ أَهْلُهُ وَلَنْ يُعْرِفَ الْعَرَبُ هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا لِهَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَنَسَبًا وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ وَأَخَذَ بِيَدِي وَيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا فَلَمْ أَكْرَهْ شَيْئًا مِنْ مَقَالَتِهِ غَيْرَهَا كَانَ وَاللَّهِ لَأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي فِي أَمْرٍ لَا يقربني ذلك إلى إثم أحب إلي من أَنْ أُؤَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ فقال فَتَى الْأَنْصَارِ أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَخَشِيتُ الِاخْتِلَافَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَهَا فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدٍ فقال قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدًا فَقُلْتُ قَتَلَ اللَّهُ سَعْدًا فَلَمْ نجد شيئا هُوَ أَفْضَلَ مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِيتُ إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ أَنْ يُحْدِثُوا بَعْدَنَا بَيْعَةً فَإِمَّا أَنْ نُبَايِعَهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِمَّا أَنْ نُخَالِفَهُمْ فَيَكُونُ فَسَادًا وَاخْتِلَافًا فَبَايَعْنَا أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَرَضِينَا بِهِ.

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُ عُمَرَ: قَتَلَ اللَّهُ سَعْدًا يُرِيدُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جو آخری حج کیا تھا اس کے دوران حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اپنی منیٰ میں موجود رہائش گاہ سے واپس آئے اور بولے: فلاں شخص یہ کہہ رہا ہے اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا' تو میں فلاں کی بیعت کرلوں گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج شام میں لوگوں کے درمیان کھڑا ہوں گا (یعنی ان سے خطاب کروں گا) اور انہیں ان لوگوں سے بچاؤں گا' جو ان کے معاملے کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ ایسا نہ کیجئے۔ امیرالمومنین صبح کے موقع پر ہر طرح کے لوگ اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ جب

413- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه بطوله ابن أبي شيبة 14/563- 567 والبخاري 6830 في الحدود: باب رجم الحبلى من الزنا إذا أحصنت، عن عبد العزيز بن عبد الله، عن إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد. وسيرد بعده من طريق مالك، عن الزهري. وأخرجه مختصرًا ابن أبي شيبة 14/563 ، بهذا الإسناد.

آپ لوگوں کے درمیان (خطاب کرنے کے لئے) کھڑے ہوں گے' تو یہ لوگ آپ کی محفل میں غالب آجائیں گے اور آپ کی گفتگو کو آگے اپنے رنگ میں پیش کریں گے اور اسے درست طور پر بیان نہیں کریں گے۔ آپ ابھی ٹھہر جائیں۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئیں' تو وہ ہجرت کی جگہ ہے وہاں صرف لوگوں میں سے اہل علم اور معززین ہوں گے۔ وہاں آپ جو بھی کہیں پورے اطمینان سے کہیں گے۔ وہ لوگ آپ کی بات کو سمجھیں گے اور اسے صحیح جگہ استعمال کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں مدینہ منورہ پہنچ گیا' تو اللہ نے چاہا' تو میں اپنی سب سے پہلی گفتگو (یا خطاب) میں اسی بارے میں بات کروں گا۔

پھر ذوالحجہ کے آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آگئے جب جمعہ کا دن آیا' تو شدید گرمی کے دن کے باوجود میں جلدی مسجد چلا گیا' تو میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے وہاں پہنچ چکے تھے۔ وہ منبر کے دائیں کنارے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ میرا گھٹنا ان کے گھٹنے کے ساتھ مس ہو رہا تھا تھوڑی ہی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے' تو میں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی بات چیت اس منبر پر کرنی ہے' جو انہوں نے خلیفہ بننے کے بعد کبھی نہیں کی' تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا بات کریں گے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق ان کی حمد وثناء بیان کی پھر انہوں نے یہ فرمایا:

''میں آپ لوگوں کے ساتھ ایسی بات کرنا چاہتا ہوں جسے کرنے کا مجھے موقع دیا گیا ہے مجھے نہیں معلوم ہو سکتا ہے میری موت کا وقت میرے قریب آچکا ہو اور جو شخص اس بات کو سمجھ لے اور اسے محفوظ رکھ لے وہ اس بات کو یہاں تک پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری جا سکتی ہے' جو شخص اس کو نہیں سمجھ پاتا' تو کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے۔ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا۔ اس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ اس نے جو چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی اس میں سنگسار کرنے کے حکم والی آیت بھی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تلاوت بھی کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا۔ بھی آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کروایا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے' جب طویل زمانہ گزر جائے گا' تو کوئی شخص یہ کہے گا ہمیں اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے سے حکم سے متعلق آیت نہیں ملتی' تو وہ لوگ ایک ایسے فریضے کو ترک کرنے کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے' جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا حالانکہ ہر ایسے شخص کو سنگسار کرنا لازم ہے' جو مرد ہو یا عورت ہو اور اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو جبکہ ثبوت کے ذریعے یہ بات ہو جائے یا (عورت) حاملہ ہو جائے یا (مرد یا عورت) اعتراف کرلیں' اگر اللہ کی قسم! اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ یہ کہیں گے کہ عمر نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اضافہ کر دیا ہے' تو میں اس چیز کو نوٹ کروا دیتا۔

خبردار! ہم پہلے یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے۔

''تم لوگ اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ موڑو' کیونکہ اپنے آباؤ اجداد سے تمہارا منہ موڑنا تمہارا کفر ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم مجھے اس طرح نہ بڑھا دینا' جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا دیا تھا۔ بیشک میں بندہ ہوں' تو تم لوگ

یہ کہنا: اللہ کے بندے اور اس کے رسول''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) خبردار! مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو میں فلاں کا بیعت کرلوں گا' جو بھی شخص مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی بھی امیر کی بیعت کرے گا' تو اس کی کوئی بیعت نہیں ہوگی اور نہ ہی اس شخص کی ہوگی' جس کی اس نے بیعت کی ہے۔ کوئی بھی شخص اس غلط فہمی کا شکار ہو کر یہ نہ کہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوگئی تھی۔ خبردار وہ اچانک ہوئی تھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی خرابی سے بچا کے رکھا اور آج تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جس کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح کی حیثیت حاصل ہو' خبردار! جس دن اللہ کے رسول کا انتقال ہوا تھا۔ اس وقت وہ ہم میں سب سے زیادہ بہتر تھے۔

بیشک مہاجرین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کی بیعت کرنے کے لئے) اکٹھے ہوئے تھے' لیکن انصار ہم سے الگ سقیفہ بنوساعدہ میں اکٹھے ہوئے میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمارے ساتھ انصار بھائیوں کے ساتھ چلیں تا کہ ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں' تو ہم لوگ روانہ ہوئے۔ ہمارا ارادہ ان کی طرف جانے کا تھا ہماری ملاقات ان میں سے دو نیک آدمیوں سے ہوئی' تو ان دونوں نے دریافت کیا: اے مہاجرین کے گروہ آپ لوگ کہاں جا رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: ہم اپنے انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں' تو ان صاحب نے کہا: آپ پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر آپ ان کے پاس نہ جائیں آپ اپنا معاملہ خود نمٹا لیں اے مہاجرین کے گروہ' تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے جب تک ہم ان لوگوں کے پاس چلے نہیں جاتے پھر ہم ان کے پاس آئے' تو وہ لوگ سقیفہ بنوساعدہ میں اکٹھے ہو چکے تھے وہاں ان کے درمیان ایک شخص چادر اوڑھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کون ہے؟ یہ تو لوگوں نے بتایا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں میں نے دریافت کیا: انہیں کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے بتایا انہیں تکلیف ہے' جب ہم بیٹھ گئے' تو ان کا خطیب کھڑا ہوا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر اس نے یہ کہا: اما بعد! ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار اور اسلام کا لشکر ہیں۔ اے مسلمانوں کے گروہ! اب ہمیں پیچھے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور وہ لوگ حکومت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں سرے سے ہی نکال دینا چاہتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ خاموش ہوا' تو میں نے کلام کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے اپنے ذہن میں مضمون سوچ لیا تھا جو مجھے بہت پسند آیا کہ اگر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بیان کو کروں گا' تو یہ بہت عمدہ ہوگا اور میں اس کی وجہ سے ان لوگوں کی ناراضگی کو کسی حد تک کم کر دوں گا' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ بردبار اور زیادہ پروقار تھے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: تم بیٹھے رہو۔ مجھے انہیں ناراض کرنا پسند نہیں آیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلام کرنا شروع کیا۔ اللہ کی قسم! جو بھی گفتگو میں نے سوچی ہوئی تھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فی البدیہہ اس کی مانند بلکہ اس سے بھی بہتر گفتگو کی اور کوئی پہلو نہیں چھوڑا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد یہ بات ارشاد فرمائی:

امابعد! تم نے جس بھلائی کا ذکر کیا ہے تم لوگ اس کے اہل ہو' لیکن اہل عرب حکومت کے معاملے میں صرف قریش قبیلے سے واقف ہیں' کیونکہ اپنی رہائش اور نسب کے اعتبار سے یہ عربوں میں سب سے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ میں تم لوگوں کے لئے ان

دو میں سے کسی ایک شخص سے راضی ہوں تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اس کی بیعت کر لو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صرف یہ بات اچھی نہیں لگی۔ اس وقت صورت حال یہ تھی کہ اللہ کی قسم! اگر مجھے آگے کر کے میری گردن اڑا دی جاتی جو بغیر کسی جرم کے ہوتی' تو یہ بات میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ تھی کہ مجھے کسی ایسی قوم کا امیر مقرر کیا جائے' جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوں۔ انصار کے ایک نوجوان نے کہا: میں ایک ایسی شاخ ہوں جس کے ساتھ خارش کی جاتی ہے (یعنی اُمور میں میری رائے اور مشورے پر عمل کیا جاتا ہے) اور ایک ایسی کھجور ہوں جسے بچایا جاتا ہے (یعنی میرے قبیلے کے لوگ میرے پس پشت نہ ہیں) ایک امیر ہم میں سے ہو اے قریش کے گروہ! اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے ہو' اس پر آوازیں بلند ہوئیں' لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا' تو میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ آگے بڑھایئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ میں نے ان کی بیعت کر لی پھر مہاجرین اور انصار نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ ہم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بالکل نظر انداز کر دیا' تو کسی شخص نے کہا: تم لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے' تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے' تو ہمیں اس وقت کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے سے افضل ہو۔ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ اگر ہم ان لوگوں سے جدا ہو گئے' تو وہ کہیں ہمارے بعد نئے سرے سے بیعت نہ کر لیں' تو یا' تو ہمیں اس چیز پر بیعت کرنی پڑے گی' جس سے ہم راضی نہیں ہیں' یا' پھر مخالفت کرنی پڑے گی' تو فساد اور اختلاف ہو گا اس لئے ہم سب نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور اس سے راضی ہو گئے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: اللہ کی راہ میں ایسا ہوا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الرَّغْبَةِ عَنِ الْاٰبَاءِ اِذْ رَغْبَةُ الْمَرْءِ عَنْ اَبِيْهِ ضَرْبٌ مِنَ الْكُفْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑے' کیونکہ آدمی کا اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑنا کفر کی ایک قسم ہے

414 (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِنَسَا وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ وَالْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ بِالْبَصْرَةِ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ بن اَخِي جُوَيْرِيَةَ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ يقرىء عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَلَمْ اَرَ رَجُلًا يَجِدُ مِنَ الْاَقْشَعْرِيْرَةِ مَا يَجِدُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَجِئْتُ اَلْتَمِسُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يَوْمًا فَلَمْ اَجِدْهُ فَانْتَظَرْتُهُ فِيْ بَيْتِهٖ حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لِيْ لَوْ رَاَيْتَ رَجُلًا اٰنِفًا قَالَ لِعُمَرَ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِمِنًى فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ فَذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى اِلٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَوْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا قَالَ عُمَرُ حِيْنَ بَلَغَهُ ذٰلِكَ اِنِّيْ لَقَائِمٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَغْتَصِبُوْنَ الْاُمَّةَ اَمْرَهُمْ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فقلت يا أمير المؤمنين لَا تَفْعَلْ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ وَاِنَّهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ يَغْلِبُوْنَ عَلٰى مَجْلِسِكَ فَاَخْشٰى اِنْ قُلْتَ فِيْهِمُ الْيَوْمَ مَقَالًا اَنْ يُطِيْرُوْا بِهَا وَلَا يَعُوْهَا وَلَا يَضَعُوْهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا اَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِعُلَمَاءِ النَّاسِ وَاَشْرَافِهِمْ فَتَقُوْلُ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعُوْا مَقَالَتَكَ وَيَضَعُوْهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا.

قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ صَالِحًا لَاُكَلِّمَنَّ بِهَا النَّاسَ فِي أول مقام أقومه.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فِيْ عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ وَجَاءَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ هَجَّرْتُ صَكَّةَ الْاَعْمٰى لِمَا اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَوَجَدْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ سَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيْرِ فَجَلَسَ اِلٰى رُكْنٍ جَانِبَ الْمِنْبَرِ الْاَيْمَنِ فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ تَمَسُّ رُكْبَتِيْ رُكْبَتَهُ فَلَمْ يَنْشَبْ عُمَرُ اَنْ خَرَجَ فَاَقْبَلَ يَؤُمُّ الْمِنْبَرَ فَقُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَعُمَرُ مُقْبِلٌ وَاللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ الْيَوْمَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا اَحَدٌ قَبْلَهُ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ مَا عَسٰى اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَمْ يَقُلْهُ اَحَدٌ قَبْلَهُ فَلَمَّا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَلَمَّا اَنْ سَكَتَ قَامَ عُمَرُ فَتَشَهَّدَ وَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِيْ اَنْ اَقُوْلَهَا لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ اَجَلِيْ فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهُ وَمَنْ خَشِيَ اَنْ لَا يَعِيَهَا فَلَا اُحِلُّ لَهُ اَنْ يَّكْذِبَ عَلَيَّ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَاْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَاَخْشٰى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَتْرُكَ فَرِيْضَةً اَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَاِنَّ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الِاعْتِرَافُ.

ثُمَّ اِنَّا قَدْ كُنَّا نَقْرَاُ اَنْ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّ كُفْرًا بِكُمْ اَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ.

ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لا تطروني كما أطرى بْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ.

ثُمَّ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ فُلَانًا مِنْكُمْ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لقد بايعت فلانا فلا يغرن امرءاً أن يقول إن بيعة أبي بكر كانت فَلْتَةً فَتَمَّتْ فَاِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا وَلَيْسَ فِيْكُمْ مَنْ تُقْطَعُ اِلَيْهِ الْاَعْنَاقُ مِثْلَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاِنَّهٗ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَمَنْ مَّعَهُمَا تَخَلَّفُوْا عَنَّا وَتَخَلَّفَتِ الْاَنْصَارُ عَنَّا بِاَسْرِهَا وَاجْتَمَعُوْا فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ فِيْ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَجُلٌ يُنَادِيْ مِنْ وَرَاءِ الْجِدَارِ اخْرُجْ إلى يا

بن الخطاب فقلت إليك عني فإنا مشاغيل عنك فقال إنه قد حدث أمر لا بد منك فيه إن الأنصار قد اجتمعوا في سقيفة بني ساعدة فأدركوهم قبل أن يحدثوا أمرا فيكون بينكم وبينهم فيه حرب فقلت لأبي بكر انطلق بنا إلى إخواننا هؤلاء من الأنصار فانطلقنا نؤمهم فلقينا أبو عبيدة بن الجراح فأخذ أبو بكر بيده فمشى بيني وبينه حتى إذا دنونا منهم لقينا رجلان صالحان فذكرا الذي صنع القوم وقالا أين تريدون يا معشر المهاجرين فقلت نريد إخواننا من هؤلاء الأنصار قالا لا عليكم أن لا تقربوهم يا معشر المهاجرين اقضوا أمركم فقلت والله لنأتينهم فانطلقنا حتى أتيناهم فإذا هم في سقيفة بني ساعدة فإذا بين أظهرهم رجل مزمل فقلت من هذا قالوا سعد بن عبادة قلت فما له قالوا هو وجع فلما جلسنا تكلم خطيب الأنصار فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد فنحن أنصار الله وكتيبة الإسلام وأنتم يا معشر المهاجرين رهط منا وقد دفت دافة من قومكم قال عمر وإذا هم يريدون أن يختزلونا من أصلنا ويحطوا بنا 1 منه قال فلما قضى مقالته أردت أن أتكلم وكنت قد زورت مقالة أعجبتني أريد أن أقوم بها بين يدي أبي بكر وكنت أداري منه بعض الحدة فلما أردت أن أتكلم قال أبو بكر على رسلك فكرهت أن أغضبه فتكلم أبو بكر وهو كان أحلم مني وأوقر والله ما ترك من كلمة أعجبتني في تزويري إلا تكلم بمثلها أو أفضل في بديهته حتى سكت فتشهد أبو بكر وأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد أيها الأنصار فما ذكرتم فيكم من خير فأنتم أهله ولن تعرف العرب هذا الأمر إلا لهذا الحي من قريش هم أوسط العرب نسبا ودارا وقد رضيت لكم أحد هذين الرجلين فبايعوا أيهما شئتم فأخذ بيدي وبيد أبي عبيدة بن الجراح فلم أكره من مقالته غيرها كان والله أن أقدم فتضرب عنقي لا يقربني ذلك إلى إثم أحب إلي من أن أؤمر على قوم فيهم أبو بكر إلا أن تغير نفسي عند الموت فلما قضى أبو بكر مقالته قال قائل من الأنصار أنا جذيلها المحكك وعذيقها المرجب منا أمير ومنكم أمير يا معشر قريش قال عمر فكثر اللغط وارتفعت الأصوات حتى أشفقت الاختلاف قلت ابسط يدك يا أبا بكر فبسط أبو بكر يده فبايعه وبايعه المهاجرون والأنصار ونزونا على سعد بن عبادة فقال قائل من الأنصار قتلتم سعدا قال عمر فقلت وأنا مغضب قتل الله سعدا فإنه صاحب فتنة وشر وإنا والله ما رأينا فيما حضر من أمرنا أمرا أقوى من بيعة أبي بكر فخشينا إن فارقنا القوم قبل أن تكون بيعة أن يحدثوا بعدنا بيعة فإما أن نبايعهم على ما لا نرضى وإما أن نخالفهم فيكون فساد فلا يغترن امرؤ أن يقول إن بيعة أبي بكر كانت فلتة فتمت فقد كانت فلتة ولكن الله وقى شرها ألا وإنه ليس فيكم اليوم مثل أبي بكر.

قال مالك أخبرني الزهري أن عروة بن الزبير أخبره أن الرجلين الأنصاريين اللذين لقيا المهاجرين هما عويم بن ساعدة ومعن بن عدي وزعم مالك أن الزهري سمع سعيد بن المسيب يزعم أن الذي قال

يَوْمَئِذٍ اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يُقَالُ لَهُ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُ عُمَرَ اِنَّ بَيْعَةَ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً وَلٰكِنَّ اللّٰهَ وَقٰى شَرَّهَا يُرِيْدُ اَنَّ بَيْعَةَ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ ابْتِدَاؤُهَا مِنْ غَيْرِ مَلَأٍ وَالشَّيْءُ الَّذِيْ يَكُوْنُ عَنْ غَيْرِ مَلَأٍ يُقَالُ لَهُ الْفَلْتَةُ وَقَدْ يُتَوَقَّعُ فِيْمَا لَا يَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْمَلَأُ الشَّرُّ فَقَالَ وَقَى اللّٰهُ شَرَّهَا يُرِيْدُ الشَّرَّ الْمُتَوَقَّعَ فِي الْفَلَتَاتِ لَا اَنَّ بَيْعَةَ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ فِيْهَا شر. (1/101)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی وہ حالت ہو جاتی ہو' جو حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کی قرأت کرتے وقت ہوتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتا ہوا آیا۔ وہ مجھے نہیں ملے میں ان کے گھر میں ان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس آنے کا انتظار کرتا رہا۔ جب وہ واپس آ گئے' تو انہوں نے مجھ سے کہا کاش تم اس شخص کو بھی دیکھتے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہی ہے' وہ ان دنوں منیٰ میں مقیم تھے۔ یہ اس آخری حج کی بات ہے' جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اور اس نے یہ بتایا کہ ایک شخص یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ کی قسم! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو میں فلاں کی بیعت کر لوں گا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی' تو انہوں نے فرمایا کہ آج شام میں لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے کھڑا ہوں گا اور انہیں اس طرح کے لوگوں سے بچنے کی تلقین کروں گا' جو اس امت سے اس کے معاملے کو غصب کرنا چاہتے ہیں' حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں' میں نے کہا: اے امیر المومنین آپ آج کے دن ایسا نہ کیجئے' کیونکہ حج کے موقع پر ہر طرح کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ یہ لوگ آپ کی محفل میں غالب آ جائیں اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ آج ان کے درمیان آپ جو بات کہیں گے یہ اس کا فسانہ بنا دیں گے۔ یہ اسے محفوظ نہیں رکھیں گے اور غلط جگہ استعمال کر دیں گے۔ ابھی آپ ٹھہر جائیں جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائیں' تو وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں لوگوں کے علماء اور اشراف کے سامنے آپ جو مناسب سمجھیں وہ بات آرام سے کر لیں وہ لوگ آپ کی بات کو محفوظ بھی رکھیں گے اور درست استعمال بھی کریں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں صحیح سلامت مدینہ منورہ پہنچ گیا' تو میں لوگوں سے اپنے پہلے خطاب میں اسی موضوع پر بات کروں گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ذوالحجہ کے آخر میں ہم مدینہ منورہ آ گئے جب جمعہ کا دن آیا' تو میں ایک نابینا شخص کی طرح (یعنی) وقت اور موسم کی پرواہ کئے بغیر جلدی (مسجد کی طرف) چلا گیا' کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ مجھے اس بارے میں بتا چکے تھے وہاں مجھے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے آ چکے تھے وہ منبر کے دائیں طرف والے کنارے کے پاس بیٹھے

414- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو عند مالك مختصرًا في الموطأ 2/823 في الحدود: باب ما جاء في الرجم، ومن طريقه أخرجه أحمد بطوله 1/55 بنحو منه.

ہوئے تھے۔ میں ان کے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا' تو میرا گھٹنا ان کے گھٹنے کے ساتھ مس ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے وہ منبر کی طرف تشریف لائے' تو میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت آ رہے تھے۔ اللہ کی قسم! آج امیر المومنین اس منبر پر ایسی گفتگو کریں گے' جو انہوں نے اس سے پہلے کبھی نہیں کی' تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میری بات کو تسلیم نہیں کیا اور بولے: وہ آج ایسی کون سی بات کریں گے' جو اس سے پہلے انہوں نے کبھی نہیں کی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ گئے اور مؤذن نے اذان دی جب مؤذن خاموش ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' تو انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی ثناء بیان کی۔ پھر یہ بات ارشاد فرمائی:

''امابعد آج میں آپ لوگوں کے ساتھ ایسی گفتگو کرنا چاہتا ہوں جسے کرنے کا مجھے موقع دیا گیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ میرے مرنے سے پہلے (کی آخری بڑی اہم) گفتگو ہو' تو شخص اسے سمجھ لے وہ اسے محفوظ رکھے اور جہاں تک اس کی سواری جاسکتی ہو وہاں تک اسے پہنچا دے اور جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اس نے اسے محفوظ نہیں رکھا' تو میں اس کے لئے اس بات کو جائز قرار نہیں دوں گا کہ وہ میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا۔ اس نے ان پر کتاب نازل کی۔ اس نے ان پر جو چیز نازل کی تھی اس میں سنگسار کرنے والی آیت بھی تھی۔ ہم نے اس کی تلاوت کی اور اسے سمجھا اور اسے محفوظ رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا۔ آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کروایا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ جب طویل زمانہ گزر جائے گا' تو کوئی شخص یہ نہ کہے۔ اللہ کی قسم! ہمیں' تو اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے کی آیت نہیں ملتی ہے' تو وہ شخص ایک ایسے فریضے کو ترک کر دے گا' جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے کا حکم ایسے شخص کے بارے میں ہے' جس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو جبکہ وہ مرد ہو یا عورت ہو' لیکن محصن ہو جب ثبوت قائم ہو جائے یا (عورت) حاملہ ہو جائے یا اعتراف کر لے پھر ہم یہ بھی پڑھتے رہے ہیں۔

''تم لوگ اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ موڑو' کیونکہ تمہارا آباؤ اجداد سے منہ موڑنا تمہارا کفر کرنا ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم لوگ مجھے اس طرح نہ بڑھاؤ' جس طرح ابن مریم کو بڑھا دیا گیا۔ میں بندہ ہوں' تو تم لوگ یہ کہو: اللہ کا بندہ اور اس کا رسول''۔

(پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ تم میں سے فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر عمر فوت ہو گیا' تو میں فلاں کی بیعت کر لوں گا۔ یہ بات کسی کو بھی دھوکے کا بھی شکار نہ کرے۔ کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہو گئی اور مکمل ہو گئی' وہ ہوئی اچانک ہی تھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے خرابی سے محفوظ رکھا تھا' اور تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسی نمایاں حیثیت حاصل ہو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا اس وقت وہ ہم میں سب سے بہتر تھے۔ بیشک علی' زبیر اور ان کے ساتھ کے دیگر افراد ہم سے پیچھے رہ گئے تھے اور انصار بھی ہم سے کچھ پیچھے رہے تھے۔ وہ لوگ بنو ساعدہ کی بیٹھک میں اکٹھے ہوئے مہاجرین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے تھے۔ ابھی ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ میں تھے کہ

دیوار کے پرے سے ایک شخص نے بلند آواز میں کہا: اے خطاب کے صاحب زادے! میرے پاس باہر تشریف لائیں میں نے کہا: تم مجھ سے دور رہو۔ میری تمہارے علاوہ اور بھی مصروفیات ہیں' تو وہ شخص بولا ایک ایسا معاملہ رونما ہو گیا ہے جہاں آپ کی موجودگی ضروری ہے۔ انصار بنوساعدہ کی بیٹھک میں اکٹھے ہو چکے ہیں۔ آپ لوگ ان کے پاس پہنچ جائیں۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی نیا فیصلہ کرلیں اور بعد میں آپ کے اور ان کے درمیان جنگ ہو' تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ بھی ہمارے ساتھ ہمارے ان انصار بھائیوں کی طرف چلیں' تو ہم لوگ ان لوگوں کی طرف جانے کے ارادے سے روانہ ہوئے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی ہم سے ملاقات ہوئی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ میرے اور ان کے درمیان چلنے لگے' یہاں تک کہ ہم لوگ ان لوگوں کے قریب ہوئے' تو دو نیک آدمی ہم سے ملے ان دونوں نے اس بات کا تذکرہ کیا' جو ان کی قوم کے افراد کر رہے ہیں ان دونوں نے دریافت کیا۔ اے مہاجرین کے گروہ! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: ہم لوگ اپنے ان انصار بھائیوں کی طرف جا رہے ہیں۔ ان دونوں نے کہا: آپ کے لئے مناسب نہیں ہے کہ آپ ان کے قریب جائیں۔ اے مہاجرین کے گروہ! آپ لوگ اپنا فیصلہ خود کرلیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے۔ پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور ان لوگوں کے پاس آ گئے' تو وہ بنوساعدہ کے سقیفے میں موجود تھے۔ ان کے درمیان ایک شخص چادر اوڑھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا یہ سعد بن عبادہ ہیں۔ میں نے کہا: انہیں کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے بتایا یہ بیمار ہیں۔ جب ہم بیٹھ گئے' تو انصار کے خطیب نے گفتگو شروع کی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی ثنا بیان کی پھر یہ بات کہی۔ امابعد! ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے مددگار اور اسلام کا لشکر ہیں اور تم لوگ اے مہاجرین کے گروہ! ہمارا ایک گروہ ہو تمہیں تمہاری قوم نے پرے کر دیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ وہ ہمیں اصل سے دور کر دیں اور ہمیں ایک طرف کر دیں جب اس شخص نے اپنی گفتگو مکمل کر لی' تو میں نے بات چیت کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے اپنے ذہن میں ایک مضمون سوچ لیا تھا جو مجھے پسند بھی آیا۔ میں یہ چاہتا تھا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا ہو جاؤں اور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کچھ صورت حال کو بہتر کر سکوں۔ جب میں نے بات چیت کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ٹھہر جاؤ۔ مجھے انہیں ناراض کرنا اچھا نہ لگا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات چیت شروع کی وہ مجھ سے زیادہ بردبار اور زیادہ پروقار تھے۔ اللہ کی قسم! میں نے اپنے ذہن میں جو مضمون سوچا تھا' اور جو مجھے اچھا لگا تھا۔ انہوں نے اس میں سے کوئی بھی بات ترک نہیں کی۔ انہوں نے اس کی مانند یا اس سے زیادہ عمدہ انداز میں بات کی' یہاں تک کہ جب وہ خاموش ہو گئے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد یہ کہا۔

امابعد! اے انصار! تم لوگوں نے اپنے اندر موجود جس بھلائی کا ذکر کیا ہے تم لوگ اس کے اہل ہو' لیکن عرب اس معاملے (یعنی حکومت) کے بارے میں صرف اسی قبیلے قریش سے واقف ہیں' کیونکہ یہ نسب اور رہائش کے اعتبار سے عربوں میں سب سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ میں تم لوگوں کے لئے ان دو میں سے کسی ایک فرد سے راضی ہوں تم جس کی چاہو بیعت کرلو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صرف یہی بات اچھی نہیں لگی۔

اللہ کی قسم! اگر مجھے آگے کر دیا جائے اور میری گردن اڑا دی جائے اور وہ کسی گناہ کی پاداش میں نہ ہو۔ یہ بات میرے نزدیک اسے زیادہ پسندیدہ ہے کہ مجھے کسی ایسی قوم کا امیر مقرر کیا جائے جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں' البتہ اگر مرنے کے قریب میری صورتحال تبدیل ہو جائے' تو اس کا معاملہ مختلف ہے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بات مکمل کر لی' تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا: میں وہ شاخ ہوں جس کے ذریعے کھجایا جاتا ہے اور وہ کھجور ہوں جس کی حفاظت کی جاتی ہے (یعنی مشکل وقت میں مجھ سے مشورہ لیا جاتا ہے اور میری قوم میرے ساتھ ہوتی ہے) اے قریش کے گروہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک ایک امیر تم میں سے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس پر شور شرابا شروع ہو گیا اور آوازیں بلند ہو گئیں' یہاں تک کہ میں نے اس اختلاف کو چیرا اور میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ میں نے ان کی بیعت کر لی۔ مہاجرین اور انصار نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ ہم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا' تو انصار میں سے ایک صاحب نے کہا: تم لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: میں اس وقت غصے میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سعد کو قتل کیا ہے' کیونکہ یہ فتنہ اور شر پیدا کرنا چاہتا تھا۔ بے شک ہم لوگ اللہ کی قسم! ہم نے اپنے معاملے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ بہتر اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ اگر ہم لوگ ان لوگوں سے الگ ہو گئے اس سے پہلے کے بیعت ہو جائے' تو کہیں ہمارے بعد وہ نئی بیعت نہ کر لیں' تو پھر یا' تو ہمیں ایسی بیعت کرنی پڑے گی' جس سے ہم راضی نہیں ہوں گے یا ان کی مخالفت کرنی پڑے' تو پھر فساد پیدا ہو گا' تو کسی بھی شخص کا یہ کہنا ہرگز غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی اچانک ہو گئی تھی' لیکن وہ مکمل ہو گئی تھی۔ وہ اچانک ہوئی تھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی خرابی سے محفوظ رکھا تھا۔ خبردار! اب تمہارے درمیان ابوبکر جیسا اور کوئی شخص نہیں ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: زہری نے عروہ بن زبیر کی یہ بات نقل کی ہے کہ وہ دو انصاری افراد جن کی مہاجرین سے ملاقات ہوئی تھی وہ حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی تھے۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: زہری نے سعید بن مسیّب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک دن انہوں نے یہ کہا

روایت کے یہ الفاظ: ''میں وہ شاخ ہوں جس کے ذریعے کھجایا جاتا ہے''۔ یہ بات کہنے والا شخص بنو سلمہ سے تعلق رکھتا تھا جس کا نام حباب بن المنذر تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوئی تھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو برائی سے محفوظ رکھا' اس سے مراد یہ ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے آغاز میں سب لوگ شامل نہیں تھے اور وہ چیز جس میں سب لوگ شامل نہ ہوں اس کے لیے لفظ اچانک استعمال ہوتا ہے' اور جس چیز میں سب لوگ شریک نہ ہوں اس کے بارے میں خرابی کا اندیشہ بھی ہوتا ہے' اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے اس کو خرابی سے محفوظ رکھا۔

اس سے مراد وہ خرابی ہے' جو اچانک ہو جانے والی چیزوں میں متوقع ہوتی ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں کوئی خرابی تھی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ عَمَّنِ ادَّعَى اَبًا غَيْرَ اَبِيْهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کی گئی ہے جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے

415 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ لَقِيْتُ اَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتُمْ اِنِّيْ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ سَمِعَ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال من ادَّعَى اَبًا فِي الْاِسْلَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (3: 19)

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: جب زیاد کے بارے میں دعویٰ کیا گیا' تو میری ملاقات حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے کہا: یہ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میرے دونوں کانوں نے اس بات کو سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام میں کسی باپ کی طرف خود کو منسوب کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں ہے' تو ایسے شخص پر جنت حرام ہوگئی''۔

تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

ذِكْرُ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ عَلَى الْمُنْتَمِيْ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ فِي الْاِسْلَامِ

ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے' جو اسلام میں اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے

416 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

415- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 5/46، ومسلم 63 114 في الإيمان: باب بيان حال إيمان من رغب عن أبيه، والبيهقي في السُّنن 7/403 من طريق عمرو بن عون . وأخرجه أحمد 1/169 عن هشام، وأبو عوانة 1/30 . وأخرجه الطيالسي 199 عن ثابت أبي زيد وسلام بن سليم، وأحمد 1/174 و179 و5/38، وأبو عوانة 2/30 من طريق إسماعيل بن علية، وأحمد 1/174، والبخاري 4326 و 4327 في المغازي: باب غزوة الطائف، وأبو عوانة 1/29، والدارمي 2/244و 343، والبغوي في شرح السُّنة 2376 ، من طريق شعبة، وأحمد 1/174، وأبو عوانة 1/28 من طريق سفيان، ومسلم 63 115 ، وابن ماجة 2610 في الحدود: باب من ادعى إلى غير أبيه أو تولى غير مواليه، وأبو عوانة 1/29 من طريق أبي معاوية ويحيى بن زكريا بن أبي زائدة، وأبو داؤد 5113 في الأدب: باب في الرجل ينتمي إلى غير مواليه.

(متن حدیث):مَنِ ادَّعَى اَبًا فِي الْاِسْلَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ وَاَنَا سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (2: 109)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دونوں کانوں کے ساتھ یہ بات سنی ہے اور میرے دل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر اسے محفوظ رکھا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام میں کسی باپ (کی اولاد ہونے) کا دعویٰ کرے اور وہ شخص یہ بات جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں ہے' تو ایسے شخص پر جنت حرام ہوگئی''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے کہا: میں نے بھی اپنے دونوں کانوں کے ذریعے اس بات کو سنا تھا' اور میرے دل نے بھی اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر محفوظ رکھا ہے۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ لَعْنَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَمَلَائِكَتِهِ عَلَى الْفَاعِلِ الْفِعْلَيْنِ اللَّذَيْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمَا

ہم نے اس سے پہلے جن دو افعال کا تذکرہ کیا ہے ان کے مرتکب شخص پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی لعنت واجب ہونے کا تذکرہ

417 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (2: 109)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی

416- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما، خالد الأول هو ابن عبد الله الواسطي الطحان، وخالد الثاني هو ابن مهران الحذاء . وأخرجه البخاري 6766، 6767 في الفرائض: باب من ادعى إلى غير أبيه، والبيهقي في السُّنن 7/403، من طريق مسدد، عن خالد الواسطي، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله . وفي الباب عن ابن عباس في الحديث التالي. وعن علي عند أحمد 1/181 و126، والبخاري 6755 ، ومسلم 1370 . وعن أبي ذر عند البخاري 3508 في المناقب، ومسلم 61 ، والبيهقي 7/403. وعن أنس بن مالك عند أبي داوُد 5115 وسنده صحيح. وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند الطيالسي 2274 ، وأحمد 2/171 و194، وابن ماجة 6211 ، أورده الهيثمي في المجمع 1/98، وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح. وعن أبي أمامة الباهلي عند الطيالسي 1127 ، وأحمد 5/267 وعن عمرو بن خارجة الخشني عند أحمد 4/187 و 238 و 239.

417- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله بن عثمان بن خثيم من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه أحمد 1/328 عن عفان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 2609 في الحدود: باب من ادعى إلى غير أبيه . وأخرجه أحمد 1/318 عن أبي النضر.

طرف خود کو منسوب کرے، تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو"۔

ذِكْرُ وَصْفِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ لِمَنْ تُوُفِّيَ اَبَوَاهُ فِيْ حَيَاتِهٖ

جس شخص کی زندگی میں اس کے ماں باپ فوت ہو جائیں، اس کے لئے ماں باپ سے حسن سلوک کرنے کے طریقے کا تذکرہ

418 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ

(متن حدیث): اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَوَيَّ قَدْ هَلَكَا فَهَلْ بَقِيَ لِيْ بَعْدَ مَوْتِهِمَا مِنْ بِرِّهِمَا شَيْءٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عُهُوْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا وَصِلَةُ رَحِمِهِمَا الَّتِيْ لَا رَحِمَ لَكَ اِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَ الرَّجُلُ مَا اَكْثَرَ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَطْيَبَهٗ قَالَ فَاعْمَلْ به . (1: 2)

❀❀ حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ انتقال کر چکے ہیں۔ کیا ان کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ نیکی کرنے کی کوئی صورت ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تم ان کے لئے دعائے رحمت کرو ان کے لئے دعائے مغفرت کرو اور ان کے بعد ان کے کئے ہوئے عہد کو پورا کرو۔ ان کے دوستوں کی عزت افزائی کرو ان کے رشتے داروں کے حقوق کا خیال رکھو وہ رشتے دار جن کے ساتھ تمہارا رشتہ صرف انہی کے حوالے سے ہے۔

اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کتنی زبردست اور عمدہ بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر عمل کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِدْخَالَ الْمَرْءِ السُّرُوْرَ عَلٰى وَالِدَيْهِ فِيْ اَسْبَابِهٖ يَقُوْمُ مَقَامَ جِهَادِ النَّفْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی کا اپنے والدین کو خوش کرنا اس کیلئے نفل جہاد میں حصہ لینے کے قائم مقام ہے

419 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ السَّرَّادُ بِتُسْتُرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

418- علی بن عبید مجهول . وأخرجه أحمد 3/497، 498 ؛ وأبو داؤد 5142 فی الأدب: باب فی بر الوالدین، وابن ماجة 3664 فی الأدب: باب صل من کان أبوك یصل، والبخاری فی الأدب المفرد 35 عن أبی نعیم، والطبرانی فی المعجم الکبیر 19/ 592 .

419- إسناده صحیح . وأخرجه الحمیدی 584 ، وأحمد 2/198، وعبد الرزاق 9285 ومن طریقه أحمد 2/160، ثلاثتهم عن سفیان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد 2528 فی الجهاد: باب فی الرجل یغزو وأبواه کارهان، والبخاری فی الأدب المفرد 19 ، والبیهقی فی السُّنن 9/26 من طریق محمد بن کثیر، والبخاری فی الأدب المفرد 13 ، عن أبی نعیم، والحاکم 4/152 ؛ والبغوی فی شرح السنّة 2639 . وأخرجه أحمد 2/194 عن إسماعیل ابن علیة، وأحمد 2/204، والحاکم 4/153 من طریق شعبة، والنسائی 7/143 فی البیعة: باب البیعة علی الهجرة من طریق حماد بن زید، وابن ماجة 2782 فی الجهاد: باب الرجل یغزو.

مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بن جُرَيْجٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُبَايِعَكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ فَقَالَ ارجع إليهما فأضحكهما كما أبكيتهما . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہجرت پر آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس واپس جاؤ اور جس طرح، تم نے انہیں رُلایا ہے اس طرح انہیں ہنساؤ۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُؤْثِرَ بِرَّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى الْجِهَادِ النَّفْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ، وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرنے کو اللہ کی راہ میں نفل جہاد کرنے پر ترجیح دے

420 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ وَهُوَ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُجَاهِدُ فَقَالَ لَكَ اَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ ففيهما فجاهد . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان دونوں کی بھرپور (خدمت کرو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُجَاهَدَةَ الْمَرْءِ فِيْ بِرِّ وَالِدَيْهِ هُوَ الْمُبَالَغَةُ فِيْ بِرِّهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی کا اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک میں مجاہدہ کرنے سے مراد یہ ہے: وہ ان کے ساتھ اچھائی کرنے میں مبالغہ کرے

421 (سند حدیث): حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يعلى بن عطاء عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

420- إسناده صحيح. وأخرجه البخاري 5972 في الأدب: باب لا يجاهد إلا بإذن الأبوين، وأبو داود 2529 في الجهاد: باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان. وأخرجه عبد الرزاق 9284 عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد.

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ فِي الْجِهَادِ؟ قَالَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نعم قال اذهب فبرهما فذهب وهو يحمل الركاب. (2:1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے جہاد کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اوران کے ساتھ اچھا سلوک کرو' تو وہ شخص چلا گیا حالانکہ وہ رکاب اٹھا کر آیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بِرَّ الْوَالِدَيْنِ اَفْضَلُ مِنْ جِهَادِ التَّطَوُّعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' والدین کے ساتھ حسن سلوک' نفل جہاد سے افضل ہے

422 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ حدثنا أبو الطاهر بن السرج حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي هَاجَرْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَجَّرْتَ الشِّرْكَ وَلٰكِنَّهُ الْجِهَادُ هَلْ لَكَ اَحَدٌ بِالْيَمَنِ قَالَ اَبَوَايَ قَالَ اَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَاسْتَاْذِنْهُمَا فَاِنْ اَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَاِلَّا فَبِرَّهُمَا . (2:1)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص یمن سے ہجرت کرکے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ہجرت کرلی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے شرک سے لاتعلقی اختیار کی ہے' لیکن جہاد (کا معاملہ باقی ہے) کیا یمن میں تمہارا کوئی عزیز ہے اس نے عرض کیا میرے ماں باپ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں نے تمہیں اجازت دی تھی؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس جاؤ اوران دونوں سے اجازت لو اگر وہ تمہیں اجازت دیدیں' تو تم جہاد میں حصہ لو ورنہ تم ان کی خدمت کرو''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى جِهَادِ التَّطَوُّعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کو نفلی جہاد پر ترجیح دے

423 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

421- إسناده حسن في الشواهد . وأخرجه أحمد 2/197 عن بهز، عن شعبة، بهذا الإسناد.

422- إسناده ضعيف لضعف دراج أبي السمح في روايته عن أبي الهيثم. وأخرجه أبو داود 2530 في الجهاد: باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان، عن سعيد بن منصور، والحاكم 2/103، 104 ومن طريقه البيهقي في السُّنن 9/26 . وأخرجه أحمد 3/75، 76 .

423- رجاله ثقات، إلا أن رواية مسعر عن عطاء بعد الاختلاط، لكن رواه شعبة وحماد بن زيد وغيرهما عنه، وهم سمعوا منه قبل الاختلاط فالحديث صحيح، انظر 419 .

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبَایِعُهُ عَلَی الْهِجْرَةِ وَقَدْ اَسْلَمَ وَقَالَ قَدْ تَرَکْتُ اَبَوَیَّ یَبْکِیَانِ قَالَ ارْجِعْ اِلَیْهِمَا فَاَضْحِکْهُمَا کَمَا اَبْکَیْتَهُمَا وَاَبَی اَنْ یَّخْرُجَ مَعَهُ . (5: 28)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ اس نے اسلام قبول کیا' تو اس نے عرض کی: میں نے اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس واپس جاؤ اور جس طرح تم نے ان کو رلایا ہے اسی طرح ان دونوں کو ہنساؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ وہ آپ کے ساتھ (جہاد کے لئے) جائے۔

ذِکْرُ اسْتِحْبَابِ الْمُبَالَغَةِ لِلْمَرْءِ فِیْ بِرِّ وَالِدِهِ رَجَاءَ اللُّحُوقِ بِالْبَرَرَةِ فِیْهِ

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے مبالغہ کرے' یہ امید رکھتے ہوئے کہ وہ اس عمل کے ذریعے نیک لوگوں میں شامل ہو جائے گا

424 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَاَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَیْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):لَا یَجْزِی وَلَدٌ وَالِدَهُ اِلَّا اَنْ یَّجِدَهُ مَمْلُوکًا فیشتریه فیعتقه . (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص اپنے باپ کو بدلا نہیں دے سکتا' ماسوائے اس صورت حال کے' کہ وہ اس (باپ) کو غلام کی حیثیت میں پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے''۔

ذِکْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِلْمَرْءِ بِالْمُبَالَغَةِ فِیْ بِرِّ الْوَالِدِ

والد کے ساتھ حسن سلوک میں مبالغہ کرنے والے شخص کے لئے جنت میں داخلے کی امید ہونے کا تذکرہ

425 (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا اَتَی اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اِنَّ اَبِیْ لَمْ یَزَلْ بِیْ حَتّٰی تَزَوَّجْتُ وَاِنَّهُ الْاٰنَ یَاْمُرُنِیْ بِطَلَاقِهَا

424– إسناده صحيح على شرط الصحيح . وأخرجه الطيالسي 2405 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/230 و376 و 445، ومسلم 1510 في العتق: باب فضل عتق الوالد، وأبو داؤد 5137 في الأدب: باب في بر الوالدين، والبخاري في الأدب المفرد 10 ، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/109، والبيهقي في السُّنن 10/189 من طرق . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/539، ومن طريقه مسلم 1510 ، وابن ماجة 3659 في الأدب: باب بر الوالدين، والبغوي في شرح السُّنة 2425 ، وأخرجه الترمذي 1906 في البر: باب ما جاء في حق الوالدين، والبيهقي في السُّنن 10/189 .

قَالَ مَا اَنَا بِالَّذِیْ اٰمُرُكَ اَنْ تَعُقَّ وَالِدَكَ وَلَا اَنَا بِالَّذِیْ اٰمُرُكَ اَنْ تُطَلِّقَ امْرَاَتَكَ غَیْرَ اَنَّكَ اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَحَافِظْ عَلٰی ذٰلِكَ اِنْ شِئْتَ اَوْ دَعْ قَالَ فَاَحْسِبُ عَطَاءً قَالَ فَطَلَّقَهَا . (1: 2)

❀❀ ابوعبدالرحمان سلمی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میرے والد نے بہت اصرار کر کے میری شادی کروائی اور اب وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں اس عورت کو طلاق دیدوں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس بات کی ہدایت نہیں کروں گا کہ تم اپنے باپ کی نافرمانی کرو اور میں تمہیں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دیدو' البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ بات سنا دیتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے' اب اگر تم چاہو تو اس کی حفاظت کرو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' عطاء نامی راوی نے یہ بات بیان کی تھی: پھر اس شخص نے اس عورت کو طلاق دیدی تھی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ طَلَاقِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ بِاَمْرِ اَبِیْهِ اِذَا لَمْ یُفْسِدْ ذٰلِكَ عَلَیْهِ دِیْنَهُ وَلَا كَانَ فِیْهِ قَطِیْعَةُ رَحِمٍ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' اگر اس کا باپ اسے حکم دے' تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے' جب کہ اس صورت میں اس کے دین کو نقصان نہ ہو اور قطع رحمی کی کوئی صورت نہ پائی جاتی ہو

426 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی الْقَطَّانُ وعمر بن علی عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): تَزَوَّجَ اَبِیْ امْرَاَةً وَكَرِهَهَا عُمَرُ فَاَمَرَهُ بِطَلَاقِهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطِعْ اَبَاكَ .

425– حديث صحيح . فقد أخرجه أحمد 5/196، وابن ماجة 2089 في الطلاق: باب الرجل يأمره أبوه بطلاق امرأتهن عن محمد بن بشار، والحاكم 4/152 . وأخرجه من غير قصة الطلاق: الطيالسي 981 ، ومن طريقه البغوي في شرح السنُّة 3422 . وأخرجه الحميدي 395 ، ومن طريقه الحاكم 4/152، وأخرجه الترمذي 1900 في البر: باب ما جاء في الفضل في رضا الوالدين . وأخرجه أحمد 6/445، والطحاوي في مشكل الآثار 2/158 وأخرجه البغوي في شرح السنُّة 3421 . وأخرجه من غير قصة الطلاق ابن أبي شيبة 8/540 ، وأحمد 6/451، وابن ماجة 3663 في الأدب: باب بر الوالدين. وأخرجه أحمد 5/197، 198 عن حسين بن محمد، عن شريك، عن عطاء ، به.

426– إسناده صحيح . رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحارث بن عبد الرحمٰن، فقد روى له الأربعة . وأخرجه أحمد 2/20، وأبو داؤد 5138 في الأدب: باب في بر الوالدين، وابن ماجة 2088 في الطلاق: باب الرجل يأمره أبوه بطلاق امرأته. وأخرجه الطيالسي 1822 ، ومن طريقه البيهقي في السُّنن 7/322 . وأخرجه أحمد 2/42 و53 و157، والترمذي 1189 في الطلاق: باب ما جاء في الرجل يسأله أبوه أن يطلق زوجته، والحاكم 2/197 و4/152، 153 .

AlHidayah - الهداية

❀❀ حمزہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ عورت اچھی نہیں لگی۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس عورت کو طلاق دیدیں۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی بات مان لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمر بن عُمَرَ بِطَلَاقِهَا طَاعَةً لِاَبِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کی اطاعت کرتے ہوئے اپنی اہلیہ کو طلاق دینے کا حکم دیا تھا

427 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوْفِيُّ حَدَّثَنَا على بن الجعد أنبأنا بن اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث): كَانَتْ تَحْتِيْ امْرَاَةٌ وَكُنْتُ اُحِبُّهَا وَكَانَ اَبِيْ يَكْرَهُهَا فَاَمَرَنِيْ بِطَلَاقِهَا فَاَبَيْتُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ طَلِّقْهَا . (1: 2)

❀❀ حمزہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا' لیکن میرے والد اسے پسند نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے اسے طلاق دینے کی ہدایت کی۔ میں نے ان کی بات تسلیم نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! تم اس عورت کو طلاق دیدو۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ بِرِّ الْمَرْءِ وَالِدَهُ وَاِنْ كَانَ مُشْرِكًا فِيمَا لَا يَكُوْنُ فِيْهِ سَخَطُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے لئے اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ' اگر چہ وہ والد مشرک ہو اور یہ حسن سلوک ان چیزوں کے بارے میں ہوگا' جن میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو

428 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شَبِيْبُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أبى بن سَلُوْلَ وَهُوَ فِيْ ظِلِّ اَجَمَةٍ فَقَالَ قَدْ غبر عَلَيْنَا ابْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ فَقَالَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ وَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَئِنْ شِئْتَ لَآتِيَنَّكَ بِرَاْسِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنْ بِرَّ اَبَاكَ وَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَبُوْ كَبْشَةَ هٰذَا وَالِدُ اُمِّ اُمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

427- إسناده صحيح، وهو في مسند ابن الجعد 2859 ، وهو مكرر ما قبله.

428- وأخرجه البزار 2708 عن محمد بن بشار وأبي موسى.

وَسَلَّمَ كَانَ قَدْ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَحْسَنَ دِيْنَ النَّصَارٰى فَرَجَعَ اِلٰى قُرَيْشٍ وَاَظْهَرَهُ فَعَاتَبَتْهُ قُرَيْشٌ حَيْثُ جَاءَ بِدِيْنٍ غَيْرِ دِيْنِهِمْ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَيِّرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَنْسِبُهُ اِلَيْهِ يَعْنُونَ بِهِ اَنَّهُ جَاءَ بِدِيْنٍ غَيْرِ دِيْنِهِمْ كَمَا جَاءَ اَبُوْ كَبْشَةَ بِدِيْنٍ غَيْرِ دِيْنِهِمْ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر عبداللہ بن اُبی کے پاس سے ہوا۔ وہ اس وقت ایک گنجان درخت کے سائے میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بولا ابن ابی کبشہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ہم پر غبار اڑایا ہے' تو اس کے بیٹے عبداللہ نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) عرض کی اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت عطا کی ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے۔ اگر آپ چاہیں' تو میں اس کا سر لے کر آپ کی خدمت میں آجاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ تم اپنے باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اس کی خدمت کرو۔

ابوکبشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نانی کے والد تھے یہ شام تشریف لے گئے تھے۔ انہیں عیسائیوں کا دین اچھا لگا' جب یہ قریش کی طرف واپس تشریف لائے' تو انہوں نے عیسائیت کی تبلیغ شروع کی' تو قریش نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ ان لوگوں کے دین سے مختلف دین پیش کر رہے ہیں' یہی وجہ ہے کہ قریش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالے سے عار دلاتے تھے اور ان کی طرف منسوب کیا کرتے تھے' اس سے قریش کی مراد یہ ہوتی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے دین کے علاوہ نیا دین لے کے آئے ہیں۔

جس طرح جناب ابوکبشہ ان لوگوں کے دین سے مختلف دین لے کے آئے تھے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ تَمَكُّنِ الْمَرْءِ مِنْ رِضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِرِضَاءِ وَالِدِهِ عَنْهُ

اس بات کی امید کا تذکرہ' آدمی والد کو اپنے سے راضی کر کے اللہ تعالیٰ کو اپنے سے راضی کر سکتا ہے

429 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): رِضَاءُ اللّٰهِ فِيْ رِضَاءِ الْوَالِدِ وَسَخَطُ اللّٰهِ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ. (1: 2)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے''۔

429- وأخرجه البغوى فى شرح السنّة 3424 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذى 1899 فى البر والصلة: باب ما جاء من الفضل فى رضا الوالدين، وأخرجه أبو الشيخ فى الفوائد ورقة 81/2، وابن عساكر فى تاريخه 4/76/1. وأخرجه الترمذى 1899 أيضًا من طريق محمد بن جعفر، والبخارى فى الأدب المفرد 2 من طريق آدم، والبغوى فى شرح السنّة 3423 من طريق النضر بن شميل

ذِكْرُ الاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّصِلَ اِخْوَانَ اَبِيْهِ بَعْدَهٗ رَجَاءَ الْمُبَالَغَةِ فِيْ بِرِّهٖ بَعْدَ مَمَاتِهٖ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک میں مبالغہ کرتے ہوئے' ان کے بعد ان کے بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

430 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يصل الرجل أهل ود أبيه.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بیشک سب سے عمدہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ولید بن ابوولید نامی راوی منفرد ہے

431 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ. (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک سب سے بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اس کے (دنیا سے) چلے

430- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الوليد بن أبي الوليد فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذي 1903 في البر والصلة: باب ما جاء في إكرام صديق الوالد، عن أحمد بن محمد، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/97، والبخاري في الأدب المفرد 41 عن عبد الله بن يزيد، عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2552 في البر والصلة: باب فضل صلة أصدقاء الأب والأم ونحوهما، عن طريق سعيد بن أيوب، عن الوليد بن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وسيرد بعده من طريق ابن الهاد، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. فانظره.

431- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/88، وأبو داوُد 5143 في الأدب: باب في بر الوالدين. وأخرجه أحمد 2/91 عن أبي نوح، و2/111 عن إسحاق بن عيسى، ومسلم 2552 13 في البر والصلة: باب فضل صلة أصدقاء الأب والأم ونحوهما، والبغوي في شرح السنّة 3445.

جانے کے بعد اچھا سلوک کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بِرَّ الْمَرْءِ بِاِخْوَانِ اَبِيْهِ وَصِلَتَهُ اِيَّاهُمْ بَعْدَ مَوْتِهِ مِنْ وَصْلِهِ رَحِمَهُ فِيْ قَبْرِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے باپ کے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں صلہ رحمی کرنے کا حصہ ہے

432 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَزْمُ بْنُ اَبِيْ حَزْمٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ

(متن حدیث): قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ اَتَدْرِيْ لِمَ اَتَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصِلَ اَبَاهُ فِيْ قَبْرِهٖ فَلْيَصِلْ اِخْوَانَ اَبِيْهِ بَعْدَهُ وَاِنَّهُ كَانَ بَيْنَ اَبِيْ عُمَرَ وَبَيْنَ اَبِيْكَ اِخَاءٌ وَوُدٌّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَصِلَ ذَاكَ. (1: 2)

❀❀ ابو بردہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں اچھا سلوک کرے' اسے اپنے باپ کے بعد اپنے باپ کے بھائیوں سے اچھا سلوک کرنا چاہئے''۔

(حضرت ابن عمر نے بتایا) میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمہارے والد کے درمیان بھائی چارگی اور دوستی تھی' تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس حوالے سے (تمہارے ساتھ) اچھا سلوک کروں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِيْثَارِ الْمَرْءِ اُمَّهُ بِالْبِرِّ عَلٰى اَبِيْهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی حسن سلوک کے حوالے سے اپنی ماں کو اپنے باپ پر ترجیح دے گا

433 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ

الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبُوكَ .

قَالَ فَيَرَوْنَ أَنَّ لِلْأُمِّ ثلثي البر.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری والدہ' اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری والدہ۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا والد۔

راوی کہتے ہیں: علماء اس بات کے قائل ہیں: دو تہائی اچھا سلوک والدہ کے ساتھ کیا جائے گا۔

ذِكْرُ إِيثَارِ الْمَرْءِ الْمُبَالَغَةَ فِي بِرِّ وَالِدَتِهِ عَلَى بِرِّ وَالِدِهِ مَا لَمْ تُطَالِبْهُ بِإِثْمٍ

آدمی کا اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں مبالغہ کرتے ہوئے اسے اپنے والد پر ترجیح دینا' جبکہ وہ کسی گناہ کا مطالبہ نہ کرے

434 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صُحْبَتِي قَالَ أُمُّكَ فقَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبُوكَ . (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے دریافت کیا: میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ' تو اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ' تو اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا والد۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ بِرِّ الْمَرْءِ خَالَتَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ وَالِدَانِ

اگر آدمی کے ماں باپ نہ ہوں' تو اس کا اپنی خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرنا مستحب ہے

435 (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابن عُمَرَ قَالَ

434- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 5971 في الأدب: باب من أحق الناس بحسن الصحبة، ومسلم 2548 في البر والصلة: باب بر الوالدين وأنهما أحق به.

435- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/13، 14، والترمذي 1905 في البر والصلة: باب ما جاء في بر الخالة. والحاكم 4/155 من طريق سهل بن عثمان العسكري. وأخرجه الترمذي 1906 من طريق سفيان بن عيينة.

(متن حدیث):اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا کَبِیرًا فَھَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَکَ وَالِدَانِ قَالَ لَا قَالَ فَلَکَ خَالَۃٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّھَا إِذَا . (1: 2)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے بہت زیادہ گناہ کئے ہیں۔ کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

5- بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَقَطْعِهَا

باب 5: صلہ رحمی اور قطع رحمی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ حَثِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ أُمَّتَهُ عَلٰى صِلَةِ الرَّحِمِ

نبی اکرم ﷺ کا اپنی بیماری کے دوران جس میں آپ کا وصال ہوا' اپنی امت کو صلہ رحمی کرنے کی ترغیب دینا

436 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال فی مرضه أرحامكم أرحامكم. (5: 48)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض (وفات) کے دوران فرمایا:

''اپنے رشتے داروں (کے حقوق کا خیال رکھنا) اپنے رشتے داروں (کے حقوق کا خیال رکھنا)''

ذِكْرُ اِيْجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِلْوَاصِلِ رَحِمَهُ اِذَا قَرَنَهُ بِسَائِرِ الْعِبَادَاتِ

صلہ رحمی کرنے والے شخص کے لئے جنت میں داخل کے جواب ہونے کا تذکرہ' جبکہ وہ ساری عبادات کے ہمراہ یہ عمل کرے

437 (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِاَمْرٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُنْجِينِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ فَنَظَرَ اِلٰى وُجُوْهِ اَصْحَابِهِ وَكَفَّ عَنْ نَاقَتِهِ وَقَالَ لَقَدْ وُفِّقَ اَوْ هُدِيَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ. (1: 2)

436- إسناده صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه.

437- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 5/417 عن يحيى القطان، والبخارى فى الأدب المفرد 49، والبغوى فى شرح السنّة 8، ومسلم 13 فى الإيمان: باب الإيمان الذى يدخل به الجنة. وأخرجه مسلم 13 14 عن ابن أبى شيبة ويحيى بن يحيى التميمى.

AlHidayah - الهداية

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ گیا۔ اس نے آپ کی اونٹنی کی لگام کو پکڑ لیا اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسے معاملے کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے نجات دیدے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے چہروں کی طرف دیکھا اور اپنی اونٹنی کو روک لیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو توفیق دی گئی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ہدایت دی گئی' تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز ادا کرو' زکوٰۃ ادا کرو۔ صلہ رحمی کرو اور (اب) اونٹنی کو چھوڑ دو۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ طِيبِ الْعَيْشِ فِي الْاَمْنِ وَكَثْرَةِ الْبَرَكَةِ فِي الرِّزْقِ لِلْوَاصِلِ رَحِمَهُ

صلہ رحمی کرنے والے شخص کے لئے امن کی حالت میں زندگی بسر کرنے اور رزق میں برکت ہونے کے اثبات کا تذکرہ

438 (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابن شهاب اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): من أحب أن ينسأ لَهُ فِيْ اَجَلِهٖ وَيُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهٖ فليصل رحمه. (1: 2)

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی زندگی طویل ہو اور اس کے رزق میں کشادگی ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ طِيبَ الْعَيْشِ فِي الْاَمْنِ وَكَثْرَةِ الْبَرَكَةِ فِي الرِّزْقِ لِلْوَاصِلِ رَحِمَهُ اِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِذَا قَرَنَهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ

اس بات کا بیان کہ امن کی حالت میں زندگی کا پاکیزہ ہونا اور رزق میں برکت ہونا اس صلہ رحمی کرنے والے شخص کے لئے ہے' جبکہ اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے ہمراہ ملایا ہو

439 (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بن ناجية بحران حدثنا هشام بن القاسم الحرانى حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهُ فِيْ اَجَلِهٖ فليتق اللّٰه وليصل رحمه . (1: 2)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کی زندگی لمبی ہو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے اور صلہ رحمی کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا خَبَرَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول سابقہ نقل شدہ روایت کی' جو تاویل بیان کی ہے وہ درست ہے

440- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْجَرْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَابًا صِلَةُ الرَّحِمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْبَيْتِ لِيَكُوْنُوْا فَجَرَةً فَتَنْمُوْ اَمْوَالُهُمْ وَيَكْثُرُ عَدَدُهُمْ اِذَا تَوَاصَلُوْا وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَتَوَاصَلُوْنَ فَيَحْتَاجُوْنَ . (1: 2)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک جس نیکی کا سب سے جلدی ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے۔ بیشک ایک گھرانے کے لوگ گناہ گار ہوتے ہیں' لیکن ان کے اموال زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ان کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے' جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں اور جس گھرانے کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہوں' ایسا نہیں ہوگا کہ وہ محتاج ہوں''۔

ذِكْرُ تَعَوُّذِ الرَّحِمِ بِالْبَارِيْ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ خَلْقِهٖ اِيَّاهَا مِنَ الْقَطِيْعَةِ وَاِخْبَارِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهَا بِوَصْلِ مَنْ وَصَلَهَا وَقَطْعِ مَنْ قَطَعَهَا

اس بات کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ نے رحم کو پیدا کیا' تو اس نے قطع رحمی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اسے یہ بتا دیا تھا کہ' جو شخص رحم کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا' اور جو شخص اسے قطع کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے قطع کر دیگا

441- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ اَبَا الْحُبَابِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحِمَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهٖ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِيْنَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَهُوَ لَكِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ

(فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ) (محمد: 23). (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے رحم کو پیدا کیا' یہاں تک کہ جب وہ اس کی تخلیق سے فارغ ہو گیا' تو رحم کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یہ قطع رحمی سے پناہ مانگنے والوں کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جی ہاں! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جو تمہیں ملا کر رکھے گا۔ میں اسے ملاؤں گا اور جو تمہیں کاٹ دے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔ اس نے عرض کی: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ چیز تمہیں مل گئی''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو یہ آیت تلاوت کر لو۔

(فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ) (محمد: 23)

''(اے منافقین!) عنقریب یہ ہوگا کہ اگر تم واپس چلے گئے تو تم زمین میں فساد پیدا کرو گے اور رشتے داری کے حقوق کو پامال کرو گے' یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے' انہیں بہرہ کیا ہے اور ان کی بصارت کو اندھا کر دیا ہے''۔

ذِكْرُ تَشَكِّي الرَّحِمِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ قَطَعَهَا وَاَسَاءَ اِلَيْهَا

اس بات کا تذکرہ' رحم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس شخص کی شکایت کی تھی جو اس کو قطع کرے گا یا' جو اس کے ساتھ برا سلوک کرے گا

442 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنِّيْ قُطِعْتُ اِنِّيْ اُسِيءَ اِلَيَّ فَيُجِيْبُهَا رَبُّهَا اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ وَاَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ. (1: 2)

441- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 4832 في التفسير سورة محمد: باب (وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ)، و 5987 في الأدب: باب من وصل وصله الله، عن بشر بن محمد، والبيهقي في السُّنن 7/26 من طريق عبدان، كلاهما عن عبد الله - وهو ابن المبارك - بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/330، والبخاري 4831 في تفسير سورة محمد، و 7502 في التوحيد: باب قول الله تعالى (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ)، وفي الأدب المفرد 50، ومسلم 2554 في البر والصلة: باب صلة الرحم، والبغوي في شرح السنّة 3431، والحاكم 4/162.

442- إسناده حسن، وهو حديث صحيح. وأخرجه ابن ابي شيبة 8/538، وأحمد 2/295 و383 و 406 و455 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 5988 في الأدب: باب من وصل وصله الله، ومن طريقه البغوي في شرح السنّة 3434.

AlHidayah Trust

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لفظ رحم رحمان سے ماخوذ ہے۔ یہ عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! مجھے قطع کر دیا گیا۔ میرے ساتھ برائی کی گئی' تو اس کے پروردگار نے اسے فرمایا ہے: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جو تمہیں قطع کردے میں اسے قطع کردوں اور جو تمہیں ملا کر رکھے میں اسے ملاؤں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ أَرَادَ أَنَّهَا مُشْتَقَّةٌ مِنِ اسْمِ الرَّحْمٰنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''رحم' رحمٰن سے ماخوذ ہے'' اس سے مراد یہ ہے: یہ لفظ رحمٰن سے ماخوذ ہے

443 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَدَّادٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وصلها وصلته ومن قطعها بتته. (1: 2)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں رحمان ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور میں نے اپنے اسم سے اس کے نام کو مشتق کیا ہے' جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے قطع کرے گا میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردوں گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ تَشَكِّي الرَّحِمِ الَّذِي وَصَفْنَا قَبْلُ إِنَّمَا يَكُونُ فِي الْقِيَامَةِ لَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' رحم' جو شکایت کرے گا' جس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں یہ قیامت میں ہوگی' دنیا میں نہیں ہوگی

444 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَ

443–وأخرجه عبد الرزاق 20234، ومن طريقه أحمد 1/194، وأبو داؤد 1695 في الزكاة: باب في صلة الرحم، والحاكم 4/157 عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/194، والبخاري في الأدب المفرد 53، والحاكم 4/158 من طرق عن الزهري، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/535، 536، والحميدي 65، وأحمد 1/194، وأبو داؤد 1694 في الزكاة: باب في صلة الرحم، والترمذي 1907 في البر والصلة: باب ما جاء في قطيعة الرحم، والحاكم 4/158، والبغوي في شرح السنّة 3432 من طريق سفيان بن عيينة، والحاكم 4/158 من طريق سفيان بن حسين.

عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ ظُلِمْتُ اِنِّیْ اُسِیءَ اِلَیَّ اِنِّیْ قُطِعْتُ قَالَ فَيُجِيْبُهَا رَبُّهَا اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ وَاَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ . (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک رحم، رحمان سے وابستہ ہے، جب قیامت کا دن آئے گا، تو رحم کہے گا: اے میرے پروردگار! میرے ساتھ ظلم کیا گیا۔ میرے ساتھ برائی کی گئی۔ مجھے قطع کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، تو اس کا پروردگار جواب دے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو، جس نے تمہیں قطع کیا۔ میں اسے قطع کردوں اور جس نے تمہیں ملایا میں اسے ملاؤں''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْوَاصِلِ رَحِمَهُ الَّذِیْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْوَاصِلِ

صلہ رحمی کرنے والے کی صفت کا تذکرہ جس پر صلہ رحمی کرنے کا اطلاق ہوسکتا ہے

445- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الرحم معلقة بالعرش وليس الواصل بالمكافیء وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا . (1: 2)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحم، عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور بدلے کے طور پر اچھائی کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا شمار نہیں ہوتا۔ صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ ہوتا ہے کہ جب اس کی رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا جائے، تو وہ پھر بھی صلہ رحمی کرے''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ فِی الْاَخَوَاتِ وَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ

جو شخص اپنی بہنوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ

446 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْاَعْشٰى عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ كَانَ لَهٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوِ ابْنَتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيهِنَّ دخل الجنة. (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں' یا تین بہنیں ہوں' یا دو بیٹیاں ہوں' یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِيْ بِصُحْبَتِهٖ اِيَّاهُنَّ يُعْطَى هٰذَا الْاَجْرَ لَهٗ بِهَا

اس مدت کا تذکرہ' جس کے دوران ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے شخص کو بھی اجر ملے گا

447– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَّافُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ عَالَ ابنتين اَوْ اُخْتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى يَبِنَّ اَوْ يَمُوتَ عَنْهُنَّ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كهاتين وأشار بأصبعه الوسطى والتى تليها.

وَالْحَدِيْثُ عَلٰى لَفْظِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَّافِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ اَرَادَ بِهٖ فِي الدُّخُوْلِ وَالسَّبْقِ لَا اَنَّ مَرْتَبَةَ مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ اَوْ اُخْتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ كَمَرْتَبَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سواءٌ. (1: 2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دو بیٹیوں' یا تین بیٹیوں' یا دو بہنوں' یا تین بہنوں کی کفالت کرے' یہاں تک وہ شادی شدہ ہو جائیں' یا وہ شخص انہیں چھوڑ کر (ان کی کفالت کے دوران ہی) انتقال کر جائے' تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)''

روایت کے یہ الفاظ ابراہیم بن حسن علاف کے نقل کردہ ہیں۔

446– إسناده ضعيف لاضطرابه، وجهالة سعيد الأعشى وأخرجه الترمذى 1916 فى البر والصلة: باب ما جاء فى النفقة على البنات والأخوات.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''میں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''۔

اس سے مراد داخل ہونے اور سبقت لے جانے کے حوالے سے ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دو بیٹیوں' یا دو بہنوں کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس مرتبے پر فائز ہوگا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِحْسَانَ اِلَى الْاَوْلَادِ قَدْ يُرْتَجَى بِهِ النَّجَاةُ مِنَ النَّارِ وَدُخُوْلُ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اولاد کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے جہنم سے نجات ملنے اور جنت میں داخل ہونے کی امید کی جاسکتی ہے

448- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مضر عَنِ ابْنِ الْهَادِ اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِىْ زِيَادٍ مَوْلٰى بن عَيَّاشٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِىْ مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ اِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَاْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتَاهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِىْ كَانَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَاْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِىْ حَنَانُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِىْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا الْجَنَّةَ وأعتقها بها من النار .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک غریب عورت اپنی دو بیٹیوں کو اٹھا کر لائی میں نے اسے کھانے کے لئے تین کھجوریں دیں۔ اس نے دونوں بیٹیوں میں سے ہر ایک کو ایک کھجور دی اور ایک کھجور اپنے منہ کی طرف بڑھائی تا کہ اسے کھالے' تو ان دونوں بچیوں نے وہ مانگ لی۔ اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی اور اسے ان دونوں میں تقسیم کر دیا۔ مجھے اس کی یہ مہربانی بہت اچھی لگی۔ میں نے اس کے اس طرز عمل کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا ہے اور اس وجہ سے اسے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

ذِكْرُ وَصِيَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنْ قُطِعَتْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صلہ رحمی کرنے کی تلقین کرنا' اگرچہ قطع رحمی کی گئی ہو

449- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْبَهَانِىُّ بِالْكَرْخِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَزِيْدَ

الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

(متن حدیث):عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِصَالٍ مِّنَ الْخَيْرِ اَوْصَانِیْ بِاَنْ لَا اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقِیْ وَاَنْ اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنِیْ وَاَوْصَانِیْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَوْصَانِیْ اَنْ اَصِلَ رَحِمِیْ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَوْصَانِیْ اَنْ لَا اَخَافَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَوْصَانِیْ اَنْ اَقُوْلَ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَاَوْصَانِیْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كنز من كنوز الجنة .

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھلائی کی کچھ باتوں کی تلقین کی تھی۔ آپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں اپنے سے اوپر والے شخص کی طرف نہ دیکھوں میں اپنے سے نیچے والے شخص کی طرف دیکھوں آپ نے مجھے مسکینوں کے ساتھ محبت رکھنے اوران کے قریب رہنے کی تلقین کی تھی اورآپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں صلہ رحمی کروں اگر چہ وہ مجھ سے منہ موڑے اورآپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہوں اورآپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں حق بات کہوں اگر چہ وہ کڑوا ہو اورآپ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں بکثرت لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہوں' کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

ذِكْرُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْوَاصِلَ رَحِمَهُ اِذَا قَطَعَتْهُ

جب کسی شخص کے ساتھ قطع رحمی کی جائے' اور پھر وہ صلہ رحمی کرے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہونے کا تذکرہ

450- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث):اَتٰی رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِیْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَیَّ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِكَ .

اَلْمَلّ: رماد يكون فيه الشطبة. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے کچھ رشتے دار ہیں' جن کے ساتھ میں اچھا سلوک کرتا ہوں اوروہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھائی کرتا ہوں۔ وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

449- حديث صحيح، وأخرجه البيهقي 10/91 وأخرجه البزار 3309 ، والطبراني في الكبير 1648 ، وأبو نعيم في الحلية 1/159، 160 وأخرجه ابن أبي شيبة 13/232، والطبراني في الكبير 1649 من طريق محمد بن بشر

450- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه البغوي في شرح السنّة 3436 . وأخرجه أحمد 2/412 من طريق عبد الرحمن بن إبراهيم القاص، 2/484 من طريق زهير بن محمد التميمي، والبخاري في الأدب المفرد 52 من طريق ابن أبي حازم.

نے ارشاد فرمایا: اگر صورت حال اسی طرح ہے جس طرح تم بیان کر رہے ہو تو تم ان پر راکھ پھینکتے ہو جب تک تم اس طرح کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے ساتھ رہے گی۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''الملّ'' سے مراد ایسی راکھ ہے جس میں شطبہ (یعنی انگاروں کے ٹکڑے) ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ''دراوردی'' نامی راوی منفرد ہے

451- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ. (2:1)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے کچھ رشتے دار ہیں جن کے ساتھ میں صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر صورت حال ویسی ہی ہے جیسی تم بیان کر رہے ہو تو گویا کہ تم ان پر راکھ چھڑکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی مدد تمہاری شامل حال رہے گی۔ جب تک تم اس طرح کرتے رہو گے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ وَصْلَ رَحِمِهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِذَا طَمِعَ فِيْ اِسْلَامِهَا

عورت کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے مشرک رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے جبکہ عورت کے اسلام قبول کرنے کے بعد وہ لوگ اس کی توقع رکھتے ہوں

452 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

قَالَ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ تَقُوْلُ

(متن حدیث): قَدِمَتْ اُمِّی مِنْ مَكَّةَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فِیْ هُدْنَةِ قُرَیْشٍ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّی اَتَتْ رَاغِبَةً اَفَاَصِلُهَا فَقَالَ لَهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نعم صليها . (4: 28)

۞۞ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میری والدہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئی۔ یہ قریش کے ساتھ صلح کے زمانے کی بات ہے۔ وہ خاتون مشرک تھیں۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میری والدہ میرے پاس اُمید لے کر آئی ہیں' تو کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جی ہاں! تم ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ صِلَةَ قَرَابَتِهٖ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِذَا طَمِعَ فِیْ اِسْلَامِهِمْ

آدمی کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ مشرکین سے تعلق رکھنے والے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے اگر ان سے امید ہو کہ وہ مسلمان ہو جائیں گے

453 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ السَّلْمَسِیْنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اَسْمَاءَ سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُمٍّ لَهَا مُشْرِكَةٍ قَالَتْ جاء تنی راغبة راهبة أصلها قَالَ نَعَمْ . (4: 36)

۞۞ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کے بارے میں دریافت کیا: جو مشرک تھیں۔ انہوں نے عرض کی: وہ میرے پاس اُمید لے کر آئی ہیں' تو کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

ذِكْرُ نَفْیِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ عَنِ الْقَاطِعِ رَحِمَهٗ

قطع رحمی کرنے والے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کرنے کا تذکرہ

452- إسناده حسن، محمد بن وهب بن أبی كريمة: روى له النسائی، وهو صدوق، وباقی رجاله ثقات على شرط مسلم. وأخرجه الطيالسی 1643 وأحمد 6/347 من طريق عبد الله بن عقيل وابن نمير، والبخاری 2620 فی الهبة: باب الهدية للمشركين، من طريق أبی أسامة، و 3183 فی الجزية والموادعة: باب 18، ومسلم 1003 فی الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الاقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين وأبو داؤد 1668 فی الزكاة: باب الصدقة على أهل الذمة. وأخرجه أحمد 6/355 من طريق حماد بن سلمة. وأخرجه أحمد 6/344 عن حسن بن موسى.

453- مصعب بن ماهان سَيِّء الحفظ، وباقی رجاله ثقات، وهو حسن لغيره، يتقوى بما قبله. وأخرجه الشافعی فی مسنده ص 100، ومن طريقه البيهقی فی السُّنن 4/191، والبغوی فی شرح السنّة 3425، وأخرجه أحمد 6/344، والحميدی 318 ومن طريقه البخاری 5978 فی الأدب: باب صلة الوالد المشرك، والبيهقی 4/191.

454 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.

لَيْسَ هٰذَا فِي الْمُوَطَّأ. (2: 109)

❀❀ محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قطع رحمی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''مؤطا'' میں نہیں ہے۔

ذِكْرُ مَا يُتَوَقَّعُ مِنْ تَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ لِلْقَاطِعِ رَحِمَهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ، قطع رحمی کرنے والے شخص کو دنیا میں اس کی سزا مل جاتی ہے

455 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ من البغي وقطيعة الرحم. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''زنا اور قطع رحمی سے زیادہ کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کرنے والے کو دنیا میں بھی سزا دے اور اس کے ساتھ آخرت میں بھی سزا تیار رکھے''۔

454- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 2556 19 في البر والصلة: باب صلة الرحم وتحريم قطعها. وأخرجه عبد الرزاق 20328 ومن طريقه أحمد 4/84، والبيهقي في السُّنن 7/27، والبغوي في شرح السنّة 3437 عن معمر، وأحمد 4/80، ومسلم 2556، وأبو داؤد 1696 في الزكاة: باب في صلة الرحم، والترمذي 1909 في البر والصلة: باب ما جاء في صلة الرحم، والبيهقي 7/27 من طريق سفيان بن عيينة، وأحمد 4/83. وأخرجه البخاري 5984 في الأدب: باب إثم القاطع، وفي الأدب المفرد 64.

455- إسناده صحيح. وأخرجه ابن ماجة 4211 في الزهد: باب البغي، والحاكم 2/356 من طريق عبدان، كلاهما. وأخرجه الطيالسي 880 عن عيينة بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/36 عن وكيع ويحيى بن القطان، وأحمد 5/38، وأبو داؤد 4902 في الأدب: باب في النهي عن البغي، والترمذي 2511 في صفة القيامة، وابن ماجة 4211، والحاكم 2/162 من طريق إسماعيل ابن علية، والبيهقي في السُّنن 10/234 من طريق وكيع.

ذِكْرُ تَعْجِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْعُقُوبَةَ لِلْقَاطِعِ رَحِمَهُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ قطع رحمی کرنے والے شخص کو دنیا میں ہی جلدی سزا دے دیتا ہے

456 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَالْبَغْيِ . (2: 109)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قطع رحمی اور زنا سے زیادہ کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والے کو دنیا میں بھی سزا دے اور اس کے ہمراہ آخرت میں بھی اس کے لئے سزا تیار رکھے''۔

456- إسناده صحيح، وأخرجه البغوى فى شرح السنّة 3438 من طريق أبى القاسم البغوى. وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد 67 والحاكم فى المستدرك 4/163 .

6- بَابُ الرَّحْمَةِ

باب (6) رحمت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْحَمَ اَطْفَالَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجَاءَ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهُ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ مسلمانوں کے چھوٹے بچوں پر
اس امید پر رحم کرے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے گا

457 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس تمیمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لے رہے تھے۔ اس نے عرض کی: میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی ایک کا بھی کبھی بوسہ نہیں لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ تَوْقِيْرِ الْكَبِيْرِ اَوْ رَحْمَةِ الصِّغَارِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں میں سے بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر رحمت کرنے کو ترک کرنے کی ممانعت کرنے کا تذکرہ

458- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابن عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمِ الصَّغِيْرَ وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (2: 61)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

457- وأخرجه مسلم 2318 في الفضائل: باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه، وأبو داؤد 5218 في الأدب: باب في قبلة الرجل ولده، والترمذي 1911 في البر والصلة: باب ما جاء في رحمة الوالد، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 5997 في الأدب: باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، وفي الأدب المفرد 91، ومن طريقه البغوي في شرح السنّة 3446

''اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے' جو بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا' چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالُ التَّعَطُّفِ عَلٰى صِغَارِ اَوْلَادِ اٰدَمَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے: اولاد آدم کے کمسن افراد کے بارے میں مہربانی کا رویہ اختیار کرے

459- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُ الْاَنْصَارَ وَيُسَلِّمُ عَلٰى صِبْيَانِهِمْ ويمسح رؤوسهم.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار سے ملنے جایا کرتے تھے۔ آپ ان کے بچوں کو سلام کیا کرتے تھے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِلْمُتَكَفِّلِ الْاَيْتَامَ اِذَا عَدَلَ فِيْ اُمُوْرِهِمْ وَتَجَنَّبَ الْحَيْفَ

یتیموں کی کفایت کرنے والا شخص جب ان کے معاملات کے بارے میں انصاف سے کام لے اور زیادتی سے اجتناب کرے' تو اس کے جنت میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ

460 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بن معروف قال حدثنا بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وأشار بالسبابة والوسطى.

459- إسناده صحيح، وأخرجه أبو نعيم في الحلية 6/291 . وأخرجه الترمذي 2696 في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم على الصبيان، والنسائي في عمل اليوم والليلة 329 ، وفي فضائل الصحابة 244 ، والبغوي في شرح السُّنة 3306 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار 2007 عن محمد بن عبد الملك، عن جعفر بن سليمان، بهذا الإسناد . قال الهيثمي في المجمع 8/34: ورجاله رجال الصحيح . وأخرجه البخاري 6247 في الاستئذان: باب التسليم على الصبيان، ومسلم 2168 149 و 15 في السلام: باب استحباب السلام على الصبيان، والترمذي 2696 ، والنسائي في عمل اليوم والليلة 330 ، والدارمي 2/276، والبغوي في شرح السُّنة 3305 ، من طريق سيار أبي الحكم، ومسلم 2482 في فضائل الصحابة: باب فضائل أنس، من طريق حماد بن سلمة، وأبوداوُد 5202 في الأدب: باب في السلام على الصبيان، والنسائي في عمل اليوم والليلة 331 .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰکَذَا اَرَادَ بِہٖ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ لَا اَنَّ کَافِلَ الْیَتِیْمِ تَکُوْنُ مَرْتَبَتُہٗ مَعَ مَرْتَبَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ وَاحِدَۃٌ. (1: 2)

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس طرح''۔

اس سے مراد جنت میں داخل کرنے کے حوالے سے ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یتیم کی کفالت کرنے والا شخص اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں ایک ہی مرتبے میں ہوں گے۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ اللّٰہَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا یَرْحَمُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَاءَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے

461 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاھِلِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ (متن حدیث): کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ امْرَاَۃٍ مِّنْ بَنَاتِہٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرْسَلَتْ اِلَیْکَ ابْنَتُکَ اَنْ تَاْتِیَھَا فَاِنَّ صَبِیًّا لَھَا فِی الْمَوْتِ فَقَالَ ائْتِھَا فَقُلْ لَھَا اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ

460- إسناده صحيح على شرط الشيخين، ابن أبي حازم: هو عبد العزيز. وأخرجه البخاري 5304 في الطلاق: باب اللعان، ومن طريقه البغوي في شرح السنّة 3454 عن عمرو بن زرارة، و 6005 في الأدب: باب فضل من يعول يتيمًا، وفي الأدب المفرد 135، والبيهقي في السُّنن 6/283 من طريق عبد الله بن عبد الوهاب، وأبو داوُد 5150 في الأدب: باب فيمن ضم اليتيم، عن محمد بن الصباح، والترمذي 1918 في البر: باب ما جاء في رحمة اليتيم وكفالته، عن عبد الله بن عمران، كلهم عن ابن أبي حازم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/333 عن سعيد بن منصور. وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم 2983 في الزهد: باب إلى الأرملة، وابن ماجة 3679 في الأدب: باب حق اليتيم، والبخاري في الأدب المفرد 137، والبغوي في شرح السنّة 3455. وعن أبي أمامة عند أحمد 5/250 و265، والبغوي في شرح السنّة 3456، أورده الهيثمي في مجمع الزوائد 8/160، وضعفه بعلي بن يزيد الألهاني.

461- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين، غير أبي بكر بن خلاد. وأخرجه أحمد 5/204 و206، والبخاري 1284 في الجنائز: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه، و 5655 في المرضى: باب عيادة الصبيان، و 6602 في القدر: باب وكان أمر الله قدرًا مقدورًا، و 6655 في الأيمان والنذور: باب قول الله تعالى: (وَاَقْسَمُوا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ)، و 7377 في التوحيد: باب قول الله تبارك وتعال: (قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی) ن و 7448 في التوحيد: باب ما جاء في قول الله تعالى: (اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ)، ومسلم 923 في الجنائز: باب البكاء على الميت، وأبو داوُد 3125 في الجنائز: باب الأمر بالاحتساب والصبر عند نزول المصيبة، وابن ماجة 1588 في الجنائز: باب ما جاء في البكاء على الميت، والبيهقي في السُّنن 4/68، والبغوي في شرح السنة 1527، من طرق عن عاصم الأحول، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف من حديث ابن عباس برقم 2914 في الجنائز.

شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ قَالَ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تُقْسِمُ عَلَيْكَ اِلَّا جِئْتَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ رَهْطٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلْنَا فَرُفِعَ اِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فِيْ صَدْرِهِ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ .

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی کی طرف سے ایک پیغام رساں آیا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی صاحب زادی نے آپ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ ان کے ہاں تشریف لے آئیں' کیونکہ ان کے صاحب زادے فوت ہونے والے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے پاس جا کر اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ جو چیز واپس لے وہ اس کی ملکیت ہے' جو چیز اسی نے دی ہو وہ چیز بھی اسی کی ملکیت ہے اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کی ایک متعین مدت ہے۔ اس لئے اسے صبر سے کام لینا چاہئے اور ثواب کی اُمید رکھنی چاہئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: کچھ دیر بعد وہ شخص واپس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! وہ آپ کو قسم دے رہی ہیں۔ آپ ان کے ہاں ضرور تشریف لے جائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ جو انصار کے کچھ افراد تھے ہم ان کے ہاں گئے اس بچے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا' تو اس کا سانس سینے میں اکھڑ کر آ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! یہ کس وجہ سے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ رحمت ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا فِي السُّعَدَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رحمت (کے جذبات) صرف خوش نصیب لوگوں میں ہوتے ہیں

462 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ مَنْصُوْرٌ وَقَرَاْتُهُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ اَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ فَقَالَ اَلَيْسَ اِذَا قَرَاْتُهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تنزع إلا من شقى . (1: 2)

---

1 إسناده حسن، أبو عثمان مولى المغيرة بن شعبة، وثقه ابن حبان، وباقى رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داؤد 4942 فى الأدب: باب فى الرحمة . وأخرجه الطيالسى 2529 ، ومن طريقه الترمذى 1924 فى البر والصلة: باب ما جاء فى رحمة المسلمين . وأخرجه أحمد 2/301 عن محمد بن جعفر، و2/461 عن عبد الرحمن بن مهدى، والبخارى فى الأدب المفرد 374 عن آدم، وأبو داؤد 4942 أيضًا عن حفص بن عمر، والبيهقى فى السُّنن 8/161 من طريق يحيى القطان، والبغوى فى شرح السنّة 3450 من طريق مسلم بن إبراهيم.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو صادق اور مصدوق ہیں انہیں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''رحمت صرف بد بخت سے الگ کی جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَرْحَمَ أَطْفَالَ الْمُسْلِمِينَ رَجَاءَ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا إِيَّاهُ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ، وہ مسلمانوں کے کمسن بچوں پر رحم کرے اس امید کے تحت کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوگی

463 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ.

(مضروب علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس تمیمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لے رہے ہیں، تو اس نے عرض کی: میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی ایک کا بھی کبھی بوسہ نہیں لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ تَوْقِيرِ الْكَبِيرِ أَوْ رَحْمَةِ الصَّغِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، آدمی بڑے مسلمان کی تعظیم اور چھوٹے پر رحمت کو ترک کرے

464 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمِ الصَّغِيرَ وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

(مضروب علیہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد

463- تقدم برقم 457.

464- سقط من إسناده ليث بن أبي سليم وهو ضعيف، وتقدم برقم 449.

فرمایا ہے:
''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بڑے کی تعظیم نہیں کرتا، چھوٹے پر رحم نہیں کرتا نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَمَّنْ لَمْ يَرْحَمِ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نفی کا تذکرہ جو دنیا میں لوگوں پر رحم نہیں کرتا

465 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يرحمه الله . (2: 109)

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لا تنزع إلا من الأشقياء

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف بد بخت لوگوں سے الگ ہوتی ہے

466 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنُ قُحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شقي . (2: 109)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

465- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام فمن رجال البخاري. وأخرجه الطبراني في الكبير 2495 .وأخرجه الطبراني أيضًا 2491 و 2494 . وأخرجه البخاري 7376 في التوحيد: باب قول الله تبارك وتعالى: (قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ) ، ومسلم 2319 في الفضائل: باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه، والطبراني في الكبير 2492 و 2493 ، والبيهقي في السُّنن 8/161 . وأخرجه الطبراني 2497 من طريق أبي إسحاق، عن أبي ظبيان، به . وأخرجه أحمد 4/362، والبخاري 6013 في الأدب: باب رحمة الناس والبهائم، والطبراني 2297 و 2298 و 2299 و 2300 و 2301 ، والبغوي في شرح السُّنة 3449 . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/528، والحميدي 802 ، والطبراني 2238 و 2239 و 2240 و 2241 و 2242 و 2243 من طريق إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، عن جرير . وأخرجه الحميدي 803 ، ومسلم 2319 أيضًا، والطبراني 2504 ، والبيهقي في السُّنن 9/41، والقضاعي في مسند الشهاب 894 . وأخرجه الطيالسي 661 ، وأحمد 4/361، والطبراني 2489 من طريق شعبة، والطبراني 2488 من طريق شعبة، عن منصور، به، فانظره.

466- إسناده حسن، رجاله رجال مسلم غير أبي عثمان. وتقدم برقم 462 من طريق شعبة، عن منصور، به.

''رحمت' صرف بدبخت سے الگ کی جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْعُقْبٰى عَمَّنْ لَا يَرْحَمُ عِبَادَهُ فِي الدُّنْيَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ اللہ کی رحمت کی نفی اس شخص سے ہوگی جو دنیا میں اس کے بندوں پر رحم نہیں کرتا

467 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يرحمه الله.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا''۔

467- إسناده حسن، محمد بن وهب صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم. وأخرجه الطيالسي 662 عن قيس، عن زياد بن علاقة به. وتقدم برقم 465 من طريق أبي ظبيان، عن جرير، به، فانظر تخريجه ثمت.

7- بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب [7] اچھے اخلاق کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْمُلَايَنَةِ لِلنَّاسِ فِي الْقَوْلِ مَعَ بَسْطِ الْوَجْهِ لَهُمْ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے نرمی کی جائے' اوران کے ساتھ کشادہ روئی سے ملا جائے

468 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قهزاد حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرِ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ تجد فلاين الناس ووجهك إليهم منبسط . (1: 2)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو اگر تمہیں کچھ نہیں ملتا' تو لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور کشادہ روئی کے ساتھ ان سے ملو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا قَرِيبًا سَهْلًا قَدْ يُرْجَى لَهُ النَّجَاةُ مِنَ النَّارِ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی منکسر المزاج' نرم خو' گھلنے ملنے والا ہو اور آسان ہو' تو ان خصوصیات کی وجہ سے اس کو جہنم سے نجات ملنے کی امید کی جاسکتی ہے

469 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْدِيِّ عَنِ ابْنِ

468- حديث صحيح، أبو عامر الخزاز مع كونه من رجال مسلم مختلف فيه' وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 5/173 عن روح، والترمذي 1833 في الأطعمة: باب ما جاء في إكثار ماء المرقة.

469- وأخرجه الترمذي 2488 في صفة القيامة، والبغوي في شرح السنّة 3505. وأخرجه الطبراني 10562 . وأخرجه أحمد 1/415 . وللحديث شواهد يتقوى بها ويصح.

مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): إِنَّمَا يُحَرَّمُ عَلَى النَّارِ كُلُّ هَيِّنٍ لين قريب سهل . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر آسان' نرم' قریب ہونے والے اور سہل شخص کو جہنم کے لئے حرام قرار دیدیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عبدہ بن سلیمان نامی راوی منفرد ہے

470 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ بِالصُّغْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تُحَرَّمُ عَلَيْهِ النَّارُ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰى كل هين لين قريب سهل . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جس پر جہنم کو حرام قرار دیا گیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آسان ''نرم'' قریب اور سہل شخص''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ الصَّدَقَةَ لِلْمُدَارِيْ اَهْلَ زَمَانِهٖ مِنْ غَيْرِ ارْتِكَابِ مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْهَا

اللہ تعالیٰ کے اس شخص کے لئے صدقے کا ثواب نوٹ کرنے کا تذکرہ' جو اپنے زمانے کے افراد کا خیال رکھتا ہے' اور اس بارے میں کسی ایسی چیز کا ارتکاب نہیں کرتا جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

471 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ ومحمد بن الحسن بن قيبة وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ فِيْ اٰخَرِيْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مداراة الناس صدقة .

470– صحيح بشواهده، وأخرجه الطبرانى فى الكبير 10562 .

471– إسناده ضعيف وأخرجه ابن عدى 4/2614، وابن السنى فى عمل اليوم والليلة 327 ، وأبو نعيم فى الحلية 8/246، والقضاعى فى مسند الشهاب 91 و 92

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْمُدَارَاةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ صَدَقَةً لِلْمُدَارِيْ هِيَ تَخَلُّقُ الْإِنْسَانِ الْاَشْيَاءَ الْمُسْتَحْسَنَةَ مَعَ مَنْ يُّدْفَعُ اِلٰى عِشْرَتِهٖ مَا لَمْ يَشُبْهَا بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَالْمُدَاهَنَةُ هِيَ اسْتِعْمَالُ الْمَرْءِ الْخِصَالَ الَّتِيْ تُسْتَحْسَنُ مِنْهُ فِي الْعِشْرَةِ وَقَدْ يَشُوْبُهَا مَا يَكْرَهُ اللّٰه جل وعلا. (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا صدقہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ مدارات' جو مدارات کرنے والے شخص کے لئے صدقہ ہوتی ہیں اس سے مراد یہ ہے: آدمی مستحسن اشیاء کو اپنے اخلاق کا حصہ بنائے۔

نیز اس کے ہمراہ اپنی ذات سے اس چیز کو پرے رکھے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا امکان ہوسکتا ہے۔

جبکہ مداہنت سے مراد آدمی کا ان خصائل کو اختیار کرنا ہے' جو لوگوں کے ساتھ تعلق میں مستحسن سمجھے جاتے ہیں' اور ان میں ایسی چیز بھی شامل ہوتی ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمَرْءِ بِالْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ يُكَلِّمُ بِهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لئے صدقے (کے اجر وثواب) نوٹ کرنے کا تذکرہ' جو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ بات کرتے ہوئے اسے پاکیزہ بات کہتا ہے

472 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قال حدثنا بن الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خطوة تخطوها إلى المسجد صدقة. (1: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور مسجد کی طرف چل کر جانے والا ہر قدم صدقہ ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَلَامَ الطَّيِّبَ لِلْمُسْلِمِ يَقُوْمُ مَقَامَ الْبَذْلِ لِمَالِهٖ عِنْدَ عَدَمِهٖ

472– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 2/312 ، وابن خزيمة في صحيحه 1494 عن الحسين، والبيهقي في السُّنن 3/229 ، والقضاعي في مسند الشهاب 93 من طريق الحسن بن عيسى، وأحمد 2/374 . وأخرجه أحمد 2/316، والبخاري 2891 في الجهاد: باب فضل من حمل متاع صاحبه في السفر، و 2989 باب من أخذ بالركاب ونحوه، ومسلم 1009 في الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، والبيهقي في السُّنن 4/187، 188، والبغوي في شرح السنَّة 1645 . وأخرجه أحمد 2/350 من طريق ابن لهيعة وابن خزيمة 1493 من طريق عمرو بن الحارث، كلاهما عن أبي يونس سليم بن جبير مولى أبي هريرة، عن أبي هريرة. وسيورده المصنف ضمن حديث مطول، أوله: كل سلامى من الناس عليه صدقة كل يوم في باب ما يكون له حكم الصدقة، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، بهذا الإسناد.

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمان سے پاکیزہ بات کہنا' مال کی عدم موجودگی میں مال خرچ کرنے کے قائم مقام ہوتا ہے

473 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحِلِّ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فبكلمة طيبة . (1: 2)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آگ سے بچو خواہ وہ نصف کھجور کے ذریعے ہو اور اگر تمہیں یہ بھی نہیں ملتی تو پاکیزہ بات کے ذریعے (آگ سے بچنے کی کوشش کرو)''

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمُسْلِمِ بِتَبَسُّمِهٖ فِيْ وَجْهِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کے لئے صدقے (کا اجروثواب) نوٹ کر لیتا ہے' جو اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملتا ہے

474 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

473– إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه الطبراني في الكبير /17 220 ، وابن السني في عمل اليوم والليلة 322 عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني /17 220 أيضًا عن علي بن عبد العزيز، عن حفص بن عمر الحوضي، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 1039 عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/256 عن ابن مهدي وابن جعفر، والنسائي 5/75 في الزكاة: باب القليل من الصدقة، من طريق خالد الواسطي، ثلاثتهم عن شعبة، به . وأخرجه الطيالسي 1039 ، وابن أبي شيبة 3/110، وأحمد 4/258 و259 و377، والبخاري 1417 في الزكاة: باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، ومسلم 1016 في الزكاة: باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، والطبراني في الكبير /17 207 و208 و209 و210 و211 و212 و213 و214 من طرق عن أبي إسحاق، عن عبد الله بن معقل، عن عدي. وأخرجه الطبراني /17 215 من طريق عبد العزيز بن رفيع، عن عبد الله بن معقل، عن عدي. وأخرجه الطيالسي 1037 ، والطبراني /17 239 من طريق أبي عوانة، عن عبد الله بن عمير، عن غير واحد حديه عن عدي. وأخرجه أحمد 4/378، 379، والطبراني /17 237 من طريق شعبة، عن سماك بن حرب، عن عباد بن حبيش، عن عدي. وأورده الهيثمي في المجمع 5/235 وقال: رجاله رجال الصحيح غير عباد بن حبيش، وهو ثقة، وكذا قال في المجمع .6/208 وسيورده المؤلف برقم 666 و 2804 من طريق خيثمة، عن عدي، ويرد تخريجه برقم 2804 فانظره. وفي الباب عن أبي بكر عند البزار 933 ، وعن أنس عنده 944 ، وعن النعمان بن بشير عنده 935 ، وعن عائشة عنده 936 ، وعن أبي هريرة عنده 937 . وانظر مجمع الزوائد 3/105 و.106

474– واخرجه الترمذي مطولًا 1956 في البر: باب ما جاء في صنائع المعروف' عن عباس بن عبدالعظيم العنبر' عن النضر بن محمد' بهذا الاسناد . وقال: حديث حسن غريب . وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 891 من طريق عبد الله بن رجاء ، عن عكرمة بن عمار، به، مطولًا .وللحديث طريق اخر عند أحمد 5/168 يتقوى، به .وسيورده المؤلف برقم 529 مطولًا من طريق أبي داؤد السنحي، عن النضر بن محمد، به.

الرُّومِيّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيكَ صَدَقَةٌ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَبُوْ زُمَيْلٍ هٰذَا هُوَ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيُّ يَمَانِيٌّ ثِقَةٌ وَالنَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ مَرْوَزِيٌّ صَاحِبُ الرَّاْيِ وَكَانَا فِيْ زَمَنٍ وَاحِدٍ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا بھی صدقہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوزمیل نامی یہ راوی سماک بن ولید حنفی یمانی ہے' اور ثقہ ہے' جبکہ نضر بن محمد نامی راوی جرشی یمانی ہے' اور نضر بن محمد قریشی مروزی ہے' جو صاحب رائے تھا' اور یہ دونوں ایک ہی زمانے میں تھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَشْبِيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةَ الطَّيِّبَةَ بِالنَّخْلَةِ وَالْخَبِيْثَةَ بِالْحَنْظَلِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکیزہ بات کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہوئی ہے' اور بری بات کو حنظلہ سے تشبیہ دی ہے

475- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقِنَاعٍ جَزْءٍ فَقَالَ: (مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا) فَقَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ (وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ) (ابراهیم: 26) قال هي الحنظلة.

قَالَ شُعَيْبٌ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ كُنَّا نَسْمَعُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ قَوْلُ اَنَسٍ اِنَّهُ اُتِيَ بِقِنَاعٍ جَزْءٍ اَرَادَ بِهِ طَبَقَ رُطَبٍ لِاَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ يسمون الطبق القناع والرطب الجزء. (3: 66)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھال پیش کیا گیا' تو آپ نے یہ آیت پڑھی:

475- إسناده حسن. غسان بن الربيع ذكره ابن حبان في الثقات 9/2، وقد تابعه عليه النضر بن شميل عند الطبراني في تفسيره 20678، وموسى بن إسماعيل عند ابن أبي حاتم كما في تفسير ابن كثير 4/413، وغيرهما.

''پاکیزہ کلمے کی مثال پاکیزہ درخت کی مانند ہے' جس کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں بلند ہوتی ہیں۔ وہ ہر موسم میں اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق پھل دیتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد کھجور کا درخت ہے (پھر آپ نے یہ آیت پڑھی)

''بری بات کی مثال برے درخت کی طرح ہے' جسے زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جاتا ہے اور اسے قرار نہیں ہوتا''۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد حنظلہ ہے۔

شعیب نامی کہتے ہیں: میں نے یہ بات ابوالعالیہ کو بتائی' تو انہوں نے فرمایا: ہم نے بھی اسی طرح سنی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ

''وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں قناع جزء لے کر آئے'' اس سے مراد کھجوروں کا تھال ہے' کیونکہ اہل مدینہ تھال کے لئے لفظ ''قناع'' استعمال کرتے ہیں' اور کھجوروں کے لئے لفظ جزء استعمال کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ التُّقٰى وَحُسْنَ الْخُلُقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' پرہیزگاری اور اچھے اخلاق زیادہ تعداد میں لوگوں کو جنت میں داخل کریں گے

476 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكَرْخِيُّ بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حدثنا بن اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ قِيْلَ فَمَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْاَجْوَفَانِ الفم والفرج.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بن اِدْرِيْسَ هٰذَا اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزَّعَافِرِيُّ الْاَوْدِيُّ مِنْ ثِقَاتِ الْكُوفَةِ وَمُتْقِنِيْهِمْ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ عَصْرِهٖ بِالْكُوفَةِ من لا يشرب غيره. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سی چیز ایسی ہے' جس کی وجہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق عرض کی گئی: کون سی چیز ایسی ہے' جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں داخل کرنے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوراخ والی دو چیزیں منہ اور شرم گاہ''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن ادریس نامی راوی عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن زعافری اودی ہے یہ کوفہ کے رہنے والے ثقہ اور متقن افراد میں سے ایک ہے اس کے زمانے میں کوفہ میں اس کے علاوہ اور کوئی شخص ایسا نہیں تھا' جو یہ

476- وأخرجه الترمذى 2004 فى البر والصلة: باب ما جاء فى حسن الخلق، والحاكم 4/324 من طريق سهل بن عثمان، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى . وأخرجه ابن ماجة 4246 فى الزهد: باب ذكر الذنوب، من طريق هارون بن إسحاق وعبد الله بن سعيد، والبغوى فى شرح السنّة 3498 من طريق أحمد بن عبد الله بن حكيم . وأخرجه أحمد 2/291 و 392 من طريق المسعودى، و 2/442 عن محمد بن عبيد، والبغوى فى شرح السنّة 3497 من طريق أبى نعيم.

مشرب نہ رکھتا ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مَنْ كَانَ اَحْسَنَ خُلُقًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں میں بہترین وہ شخص ہے' جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو

477- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَاحِشًا وَكَانَ يَقُولُ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ أخلاقا. (1: 2)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فحش گفتگو نہیں کرتے تھے۔ بدزبانی [illegible] کرتے تھے۔ آپ یہ فرمایا کرتے تھے۔

''تم لوگوں میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ مِنْ اَفْضَلِ مَا اُعْطِيَ الْمَرْءُ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اچھے اخلاق دنیا میں کسی شخص کو دی گئی سب سے افضل چیز ہے

478 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا قَالَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَالثَّوْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ

(متن حدیث): عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَفْضَلُ مَا اُعْطِيَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ قال: حسن الخلق. (1: 2)

477- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد 271 ، والبغوى فى شرح السنّة 3666 من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة 8/514، وأحمد 2/161 و193، ومسلم 2321 فى الفضائل: باب كثرة حيائه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبيهقى فى السُّنن 10/192، من طريق أبى معاوية ووكيع، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/189، والطيالسى 2246 ، والبخارى 3559 فى المناقب: باب صفة النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، و 3759 باب مناقب عبد الله بن مسعود رضى الله عنه، و 6029 فى الأدب: باب لم يكن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاحشًا ولا متفحشًا، و 6035 فى الأدب: باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، والترمذى 1975 فى البر والصلة: باب ما جاء فى الفحش والتفحش، وسيعيده المؤلف فى آخر باب صفته صلى الله عليه وسلم.

478- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين، غير هناد فمن رجال مسلم . وأخرجه ابن أبى شيبة 8/514 عن وكيع، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى فى الكبير 470 من طريق ابن أبى شيبة، عن وكيع، عن الثورى، به . وأخرجه أيضًا 475 من طريق عبد الله بن إدريس، عن مسعر، به، و 468 من طريق مسدد، عن الثورى، به. وأخرجه الطيالسى 1233 ، وأحمد 4/278، والطبرانى 463 و 464 و 466 و 469 و 475 و 479 و 480 و 481 و 482 من طرق عن زياد بن علاقة، بهذا الإسناد . قال الهيثمى فى المجمع 8/24: رواه الطبرانى ورجاله رجال الصحيح. وسيورده المؤلف برقم 486 من طريق عثمان بن حكيم، عن زياد بن علاقة، به، فانظره.

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بندہ مسلم کو جو چیزیں دی گئی ہیں ان میں سب سے افضل چیز کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا مَنْ كَانَ أَحْسَنَ خُلُقًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مومنین میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے' جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو

479 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إبراهيم قال أَخْبَرَنَا بن إِدْرِيسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): أَكْمَلُ المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل ایمان میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھے ہوں''۔

ذِكْرُ رَجَاءِ نَوَالِ الْمَرْءِ بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَةَ الْقَائِمِ لَيْلَهُ الصَّائِمِ نَهَارَهُ

اس بات کی امید کا تذکرہ' آدمی اچھے اخلاق کی وجہ سے رات (بھر) نوافل ادا کرنے اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھنے والے کے مرتبے تک پہنچ جاتا ہے

479– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ، فإنه صدوق له أوهام، وباقي رجاله على شرط الشيخين. وأخرجه الآجرى في الشريعة ص 115 عن الفريابي، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/250 عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 8/515، وفي الإيمان 17 عن حفص بن غياث، وفي المصنف 11/27، وفي الإيمان 18 عن محمد بن بشر، وأحمد 2/472، ومن طريقه أبو داوُد 4682 في السُّنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، عن يحيى بن سعيد، والترمذى 1162 في الرضاع: باب ما جاء في حق المرأة على زوجها، من طريق عبدة بن سليمان، والبغوى في شرح السنّة 3495، وأبو نعيم في الحلية 9/ 248، من طريق يعلى بن عبيد، والحاكم في المستدرك 1/3 من طريق عبد الوهاب، والقضاعى في مسند الشهاب 1291 من طريق حفص بن غياث، كلهم عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 8/516 و11/27، 28، وفي الإيمان 20، وأحمد 2/527، والدارمى 2/323، والحاكم 1/3 من طريق أبي عبد الرحمٰن المقرء، عن سعيد بن أبي أيوب، عن محمد بن عجلان، عن القعقاع بن حكيم، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. قال الحاكم: هذا حديث صحيح لم يخرج في الصحيحين وهو صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه البيهقي في السُّنن 10/192 من طريق سعيد بن أبي مريم، عن يحيى بن أيوب، عن ابن عجلان، بالإسناد السابق. وسيورده المؤلف في باب معاشرة الزوجين بزيادة: وخياركم خياركم لنسائهم. وفي الباب عن عائشة عند ابن أبي شيبة 8/515 و11/27، وأحمد 6/47 و99، والترمذى 2612 في الإيمان: باب ما جاء في استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، والحاكم في المستدرك 1/53، وقال: رواته ثقات على شرط الشيخين، قال الذهبي: فيه انقطاع. وعن جابر عند ابن أبي شيبة في الإيمان 8. وعن عمرو بن عبسة عند أحمد 4/385. وعن عبادة بن الصامت عند أحمد 5/318، 319.

480- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ اَبِىْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِخُلُقِهِ درجة الصائم القائم.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مومن اپنے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نوافل ادا کرنے والے شخص کا درجہ پالیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخُلُقَ الْحَسَنَ مِنْ اَثْقَلِ مَا يَجِدُ الْمَرْءُ فِىْ مِيْزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن اچھے اخلاق ان زیادہ بھاری چیزوں میں سے ہوں گے جنہیں آدمی اپنے نامہ اعمال میں پائے گا

481 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ وَشُعَيْبُ بْنُ مُحْرِزٍ وَالْحَوْضِىُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِىْ بَزَّةَ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِىِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):اَثْقَلُ شَىْءٍ فِى الْمِيْزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ.

480- حديث صحيح، خالد بن مخلد فيه ضعف، وقد توبع، وباقى رجاله على شرطهما، غير المطلب وهو صدوق، إلا أن فى سماعه من عائشة خلافًا، قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فيما نقله عنه ابنه فى المراسيل ص 128: وروايته عن عائشة مرسلة لم يدركها. وقال أبو زرعة: نرجو أن يكون سمع منها. وأخرجه أحمد 6/94 و90 من طريق عبد الله بن أسامة، و 6/133، وأبو داؤد 4798 فى الأدب: باب فى حسن الخلق، والبغوى فى شرح السنّة 3501 من طريق يعقوب بن عبد الرحمٰن الإسكندرى، وأحمد 6/187 من طريق زهير، والحاكم 1م60، والبغوى 3500 من طريق ابن الهاد، كلهم عن عمرو بن أبى عمرو، بهذا الإسناد. وله شاهد حسن من حديث أبى هريرة عند البخارى فى الأدب المفرد برقم 284، وصححه الحاكم 1/60 من طريق آخر عنه على شرط مسلم، ووافقه الذهبى. وآخر من حديث عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/220 من طريق عبد الله بن المبارك، عن ابن لهيعة، عن الحارث بن يزيد، عن ابن حجيرة الأكبر، عن عبد الله بن عمرو، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن المسلم المسدد ليدرك درجة الصوام القوام بآيات الله عز وجل لكرم ضريبته، وحسن خلقه. وهذا سند صحيح، لأن عبد الله بن المبارك سماعه من ابن لهيعة قديم قبل أن يسوء حفظه. وهو فى المسند 2/117، و مكارم الأخلاق ص: 9 و60 من طريق ابن الهيعة. وثالث من حديث أبى أمامة عند البغوى فى شرح السّنة 3499 وفى سنده عفير بن معدان، وهو ضعيف، وباقى رجاله ثقات، فهو حسن فى الشواهد.

481- إسناد محمد بن كثير صحيح على شرط الشيخين غير عطاء، وأخرجه أبو داؤد 4799 فى الأدب: باب فى حسن الخلق، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/516 عن أبى أسامة، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/446 و448، والبخارى فى الأدب المفرد 270 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه الترمذى 2003 فى البر والصلة: باب ما جاء فى حسن الخلق، عن مطرف، وأحمد 6/442 عن أبى عامر العقدى، وأخرجه عبد الرزاق 20157، وأحمد 6/451، والترمذى 2002، والبغوى فى شرح السنّة 3496، والبزار 1975.

AlHidayah - الهداية

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَطَاءٌ هٰذَا هُوَ عَطَاءُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَيْخَارَانَ مَوْضِعٌ بِالْيَمَنِ.

وَاُمُّ الدَّرْدَاءِ هِيَ الصُّغْرٰى وَاسْمُهَا هُجَيْمَةُ بِنْتُ حُيَيٍّ الْاَوْصَابِيَّةُ وَالْكُبْرٰى خَيْرَةُ بِنْتُ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَنْصَارِيَّةُ لَهَا صُحْبَةٌ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میزان میں سب سے زیادہ وزنی چیز اچھے اخلاق ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عطاء نامی راوی عطاء بن عبداللہ ہے اور کیخاران یمن میں ایک جگہ کا نام ہے۔

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہما کمسن ہیں ان کا نام ہجیمہ بنت حیی ہے جبکہ بڑی والی سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا نام خیرہ بنت ابوحدرد انصاریہ ہے اور وہ صحابیہ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَحَبِّ الْعِبَادِ اِلَى اللّٰهِ وَاَقْرَبِهِمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ كَانَ اَحْسَنَ خُلُقًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب بندے کون ہیں؟

قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کا اخلاق (زیادہ) اچھے ہوں گے

482- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَى اللّٰهِ وأقربكم منى أحسانكم اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَى اللّٰهِ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّى الثرثارون المتفيهقون المتشدقون . (1: 2)

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ

482- رجاله ثقات على شرط مسلم، إلا أن مكحولًا لم يسمع من أبى ثعلبة. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/515 عن حفص بن غياث، وأحمد 4/193 عن محمد بن عدى، وأحمد 4/194، وأبو نعيم فى حلية الأولياء 3/97 و5/188، والبغوى فى شرح السُّنة 3395، من طريق يزيد بن هارون، ثلاثتهم عن داوُد بن أبى هند، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمى فى مجمع الزوائد 8/21: وقال: رواه أحمد، والطبرانى، ورجاله رجال الصحيح، وكذا قال المنذرى فى الترغيب والترهيب 3/261. وله شاهد عن جابر عند الترمذى 2018، والخطيب فى تاريخ بغداد 4/63 وسنده حسن، وآخر من حديث أبى هريرة عند الطبرانى فى معجمه الصغير، وأبى نعيم فى أخبار أصبهان وسنده حسن أيضًا، وثالث عن ابن مسعود عند الطبرانى فى الكبير 10423 فالحديث صحيح بهذه الشواهد.

ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور تم میں سے مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہیں جو زیادہ بولتے ہوں۔ باتیں بڑھا چڑھا کر کرتے ہوں اور چبا چبا کر بولتے ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ قَدْ يَنْتَفِعُ فِي دَارَيْهِ بِحُسْنِ خُلُقِهِ مَالَا يَنْتَفِعُ فِيهِمَا بِحَسَبِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اچھے اخلاق کی وجہ سے دونوں جہانوں میں اتنا نفع حاصل کر لیتا ہے جتنا نفع وہ دونوں جہانوں میں اپنے حسب کی وجہ سے حاصل نہیں کرتا

483- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بِبُسْتٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ الْمَرْوَزِيُّ بِمَرْوَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عبد اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): كَرَمُ الْمَرْءِ دِينُهُ وَمُرُوءَتُهُ عَقْلُهُ وحسبه خلقه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کی عزت اس کا دین ہے۔ اس کی مروت اس کی عقل ہے اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ تَحْسِينِ الْخُلُقِ عِنْدَ طُولِ عُمُرِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ طویل عمر ہونے کی صورت میں اپنے اخلاق کو آراستہ کرے

483- إسناده ضعيف، مسلم بن خالد الزنجي سيّء الحفظ . وأخرجه أحمد 2/365 عن حسين بن محمد، والحاكم 1/123، والبيهقي في السُّنن 7/136، من طريق القعنبي، و10/195 من طريق يونس بن محمد المؤدب، وأبو الشيخ في أخلاق النبي 1 ، والقضاعي في مسند الشهاب 190 من طريق عبد الله بن رجاء ، كلهم عن مسلم الزنجي، بهذا الإسناد . قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، فتعقبه الذهبي بقوله: بل مسلم يعني الزنجي ضعيف، وما خَرَّج له. وأخرجه البزار 3607 عن محمد بن بشار، عن معدى بن سليمان، عن ابن عجلان، عن أبيه، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: حسب المرء ماله، وكرمه تقواه أو قال: الحسب المال، والكرم التقوى . وأورده الهيثمي في المجمع 10/251، وقال: رواه أحمد والطبراني في الأوسط والبزار. ولم يتكلم الهيثمي عليه . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/520، والبيهقي في السُّنن 10/195، من قول عمر موقوفًا بلفظ حسب الرجل دينه، ومروءته خلقه، وأصله عقله . وفي الباب عن سمرة بن جندب بلفظ الحسب المال، والكرم التقوى عند الترمذي 3271 في التفسير: باب ومن سورة الحجرات، وابن ماجة 4219 في الزهد، وأبي الشيخ في أخلاق النبي 4 ، والبيهقي 7/135، 136، والبغوي في شرح السُّنة 3545 من طريق سلام بن أبي مطيع، عن قتادة عن الحسن، عن سمرة، ورجاله ثقات، إلا أن سلام بن أبي مطيع قالوا: في روايته ضعف، والحسن مدلس، وقد عنعن، لكن متن الحديث صحيح لشواهده، ولذا حَسَّنهُ الترمذي، وصححه الحاكم 2/163، وأقره الذهبي. وانظر الحديث الوارد برقم 699 و 700 .

484 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حدثنی بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا . (53 :3)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن کی عمر زیادہ طویل ہو اور جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ كَانَ فِی الْقِيَامَةِ مِمَّنْ قَرُبَ مَجْلِسُهُ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس شخص کے اخلاق اچھے ہوں وہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین بیٹھا ہوگا

485 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَجْلِسٍ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَحَبِّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُهَا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا . (م3: 53)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک محفل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تم میں سے میرے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور قیامت کے دن میرے سب

484– رجاله ثقات رجال مسلم، إلا أن فيه عنعنة ابن إسحاق . وأخرجه ابن أبی شيبة 13/254، 255، والبزار 1971 من طريق جعفر بن عون، بهذا الإسناد. قال الهيثمی فی المجمع 8/22: رواه البزار، وفيه ابن إسحاق، وهو مدلس . وأخرجه أحمد 2/235 و403 من طريقين عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف برقم 2981 من طريق عبد الأعلى، عن ابن إسحاق، به . وله شاهد من حديث جابر عند الحاكم 1/339 وصححه ووافقه الذهبی، وهو كما قالا، فالحديث صحيح.

485– إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/217، 218 وأخرجه أحمد 2/185 عن يونس وأبی سلمة الخزاعی، والبخاری فی الأدب المفرد 272 عن عبد الله بن صالح، وذكره المنذری فی الترغيب والترهيب 3/258 وقال: رواه أحمد وابن حبان فی صحيحه ، وأورده الهيثمی فی المجمع 8/21 وقال: رواه أحمد وإسناده جيد، وله فی الصحيح : وإن من أحبكم إلیّ أحسنكم خلقًا فقط . قلت: الرواية المختصرة التی ذكرها الهيثمی تقدمت هنا برقم 477 بلفظ: خياركم أحاسنكم أخلاقًا فانظر تخريجها ثمت.

سے زیادہ قریب بیٹھے ہوں گے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ فِي الدُّنْيَا كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس شخص کے اخلاق دنیا میں اچھے ہوں گے وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ترین فرد ہوگا

486- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ عَلٰى رُؤُوسِنَا الرَّخَمَ مَا يَتَكَلَّمُ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ اِذْ جَاءَهُ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِتِنَا فِيْ كَذَا اَفِتِنَا فِيْ كَذَا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنْكُمُ الْحَرَجَ اِلَّا امْرَأً اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِيهِ فَذَاكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ قَالُوْا اَفَنَتَدَاوَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ قَالُوْا وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْهَرَمُ قَالُوْا فَاَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: أحب الناس إلى الله أحسنهم خلقا. (3: 65)

❀❀ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے ہمارے سروں پر گھونسلے ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی شخص کلام نہیں کرتا تھا اسی دوران کچھ دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں اس مسئلے کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ آپ ہمیں اس مسئلے کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم سے حرج کو اٹھالیا ہے۔ ماسوائے اس شخص کے' جو اپنے بھائی کی عزت کو خراب کرنے کی کوشش کرے۔ یہ وہ شخص ہے' جو گناہ کا ارتکاب کرے گا اور ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم دوا استعمال کر سکتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کے لئے دوا بھی نازل کی ہے۔ صرف ایک بیماری کا معاملہ مختلف ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی؟ آپ نے فرمایا: بڑھاپا لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون شخص زیادہ محبوب ہے؟ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں زیادہ محبوب وہ شخص ہے' جس کے اخلاق اچھے ہوں گے۔

486- إسناده صحيح، على شرط مسلم غير صحابي أسامة بن شريك، وهو صحابي يعد من أهل الكوفة. وأخرجه الطبراني في الكبير 471 بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1232، وأحمد 4/278، وابن ماجة 3436 في الطب: باب ما أنزل الله داء إلا وأنزل له شفاء، والبغوي في شرح السنة 3226، والطبراني في الكبير 463 و 464 و 465 و 466 و 467 و 469 و 472 و 479 و 480 و 482 و 483 و 484، وفي الصغير: 1/202 -203، والخطيب في تاريخ بغداد 9/197 من طرق عن زياد بن علاقة، بهذا الإسناد، ورواه الحاكم: 4/399- 400.

8- بَابُ الْعَفْوِ

معاف کرنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنِ اسْتِعْمَالِ الْعَفْوِ وَتَرْكِ الْمُجَازَاةِ عَلَى الشَّرِّ بِالشَّرِّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ معاف کرنے کو اختیار کرے اور برائی کا بدلہ برائی سے دینے کو ترک کرے

487 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ

(متن حدیث): حَدَّثَنِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَسَبْعُونَ وَمِنْهُمْ سِتَّةٌ فِيهِمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ) (النحل: 126) فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ غَيْرَ أَرْبَعَةٍ. (3: 64)

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے دن انصار کے 74 آدمی شہید ہوئے اور ان میں سے چھ آدمی شہید ہوئے جن میں سے ایک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ان (کافر) لوگوں نے ان کی لاشوں کی بے حرمتی کی تو انصار نے کہا: اگر کسی دن ہمیں ان پر غلبہ حاصل ہوا' تو ہم بھی انہیں پورا بدلہ دیں گے۔ جب فتح مکہ کا موقع آیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''اگر تم سزا دینا چاہتے ہو' تو اس کی مانند سزا دو جو سلوک تمہارے ساتھ کیا گیا تھا' اور اگر تم صبر سے کام لو' تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے زیادہ بہتر ہے''۔

ایک شخص نے کہا: آج کے بعد قریش بالکل نہیں رہیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کے علاوہ اور کسی کو قتل نہ کرنا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يَنْتَقِمَ لِنَفْسِهِ مِنْ اَحَدٍ اعْتَرَضَ عَلَيْهَا اَوْ اٰذَاهَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ کسی شخص سے اپنی ذات کے لئے انتقام نہ لے' جو شخص

487- إسناده حسن من أجل الربيع بن أنس. وأخرجه عبد الله بن أحمد 5/135 من طريق أبي تميلة، والبيهقي في دلائل النبوة 3/289 من طريق عبد الله بن عثمان، كلاهما عن عيسى بن عبيد، بهذا الإسناد.

اس کے درپے ہوتا ہے' یا اسے تکلیف پہنچاتا ہے

488 -(سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ خَادِمًا قَطُّ وَلَا ضَرَبَ امْرَاَةً لَهُ قَطُّ وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُهُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لِلّٰهِ فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ انْتَقَمَ لَهُ وَلَا عَرَضَ لَهُ اَمْرَانِ اِلَّا اَخَذَ بِالَّذِيْ هُوَ اَيْسَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ اِثْمًا فَاِذَا كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ الناس منه . (5: 47)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی خادم کو مارتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نہ ہی آپ نے کبھی اپنی کسی اہلیہ کو مارا' نہ ہی آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے کسی چیز کو کبھی مارا' البتہ آپ اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران (دشمنوں کو مارتے تھے) اور جب بھی آپ کے ساتھ کوئی زیادتی کی گئی' تو آپ نے اس زیادتی کرنے والے سے انتقام نہیں لیا' البتہ اگر اللہ تعالیٰ کے لئے (انتقام لینا ہو' تو وہ لیا ہے)' کیونکہ اگر کوئی معاملہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا تھا' تو آپ اس کا انتقام لیتے تھے اور جب بھی آپ کے سامنے دو قسم کی صورت حال پیش آئی' تو آپ نے ان میں سے اس صورت حال کو اختیار کیا جو زیادہ آسان تھی۔ بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو' کیونکہ اگر وہ گناہ ہوتی' تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے تھے"۔

488- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو معاوية: هو محمد بن خازم، وأخرجه البيهقى فى السُّنن 10/192 من طريق أحمد بن سلمة، عن هناد بن السرى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/229، ومسلم 2328 79 فى الفضائل: باب مباعدته صلى الله عليه وسلم للآثام واختياره من المباح أسهله، والبيهقى فى السُّنن 10/192، من طريق أبى معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/31، 32 و281، ومسلم 2327 و 2328، والترمذى فى الشمائل 341، والدارمى 2/147، من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 3/95، 96 فى باب ما جاء فى حسن الخلق، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/115، 116 و 181، 182، 262، والبخارى 3560 فى المناقب: باب صفة النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، و 6126 فى الأدب: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: يسروا ولا تعسروا، وفى كتابه الأدب المفرد 274، وأبو داؤد 4785 فى الأدب: باب التجاوز فى الأمر، والبيهقى فى السُّنن 7/41، والبغوى فى شرح السُّنّة 3703 عن الزهرى، عن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/114 و130 و223 و232، والبخارى 6786 فى الحدود: باب إقامة الحدود والانتقام لحرمات الله، و 6853 باب كم التعزير والأدب، وأبو داؤد 4786 فى الأدب، والترمذى فى الشمائل 342 من طرق عن الزهرى، عن عروة، به.

9-بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ

باب 9: سلام کو پھیلانا اور کھانا کھلانا

489 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطعام تدخلوا الجنان.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ لَفْظَةٌ يَشْتَمِلُ اسْتِعْمَالُهَا عَلٰى شُعَبٍ كَثِيْرَةٍ بِاخْتِلَافِ اَحْوَالِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْهَا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِهٰذَا الْوَصْفِ فِيْمَا قَبْلُ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ لَفْظَةٌ اُطْلِقَتْ عَلَى الْعُمُوْمِ لَا يَجِبُ اسْتِعْمَالُهُ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ لِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ ضَاقَ بِهِ الْاَمْرُ وَخَرَجَ اِلٰى مَا لَيْسَ فِيْ وُسْعِهِ وَتَكَلُّفَ اِلْزَامَ الْفَرَائِضِ بِالرَّدِّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَاِذَا كَانَ الرَّدُّ هُوَ الْفَرْضُ صَارَ عَلَى الْكِفَايَةِ كَانَ ابْتِدَاءُ السَّلَامِ الَّذِيْ لَيْسَ لَهُ تَخْصِيْصٌ فَرْضٌ اَوْلٰى اَنْ يَّكُوْنَ عَلَى الْكِفَايَةِ وَقَوْلُهُ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ اَمْرٌ نُدِبَ اِلٰى اسْتِعْمَالِهِ وَحُثَّ عَلَيْهِ قصدا لطلب الثواب. (1: 7)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو (اپنے درمیان) سلام کو پھیلاؤ کھانا کھلاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: تم رحمٰن کی عبادت کرو یہ ایسے الفاظ ہیں' جو مخاطبین کے

489- حديث صحيح رجاله ثقات، إلا أن عطاء بن السائب اختلط بأخرة، والراوى عنه هنا- وهو جرير - وفى المصادر الآتية سمع منه بعد اختلاطه. وأخرجه الدارمى 2م109، وأبو نعيم فى الحلية 2/287 من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد 981، وابن أبى شيبة 8/624، ومن طريقه ابن ماجة 3694 فى الأدب: باب إفشاء السلام، من طريق محمد بن فضيل، وأحمد 2/170 عن عبد الوارث وأبى عوانة، والترمذى 1855 فى الأطعمة، عن أبى الأحوص، ثلاثتهم عن عطاء، بهذا الإسناد. قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وفى الباب عن أبى هريرة سيرد برقم 508. وعن أبى مالك الأشعرى سيرد برقم 509. وعن على عند ابن أبى شيبة 8/625، وأحمد 1/156، والترمذى 1985. وعن عبد الله بن سلام عند ابن أبى شيبة 8/624، وأحمد 5/415، وابن سعد فى الطبقات 1/235، وابن نصر فى قيام الليل ص 17، والترمذى 2485 فى صفة القيامة، وابن ماجة 1334 فى الإقامة: باب ما جاء فى قيام الليل، و 3251 فى الصيد: باب إطعام الطعام، والدارمى 1/340، والبغوى فى شرح السنة 926.

اختلاف کے حوالے سے کئی شعبوں کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں' جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں' جو اس وصف کے ہمراہ ہے' اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

''تم لوگ سلام کو پھیلاؤ''

یہ ایسے الفاظ ہیں' جو عموم پر اطلاق کیے جاتے ہیں' لیکن تمام حالتوں میں ان کا استعمال واجب نہیں ہے۔

کیونکہ اگر آدمی ان کو تمام حالتوں میں استعمال کرے گا' اور ہر شخص کے لئے کرے گا' تو پھر معاملہ تنگی کا باعث بن جائے گا' اور یہ چیز آدمی کی گنجائش سے باہر نکل آئے گی اور اس صورت میں مسلمانوں پر یہ بات لازم کرنا آئے گا کہ وہ سلام کا جواب دیں' کیونکہ سلام کا جواب دینا فرض ہے۔

تو یہ چیز کفایت کر جائے گی' تو وہ سلام' جو آغاز میں کیا جاتا ہے' جس کے فرض ہونے کی تخصیص نہیں ہے مناسب ہے کہ وہ کفایت کر جائے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

''تم لوگ کھانا کھلاؤ''۔

یہ ایسا حکم ہے کہ اس پر عمل کرنا مستحب ہے' اور اس کا مقصود ثواب کے حصول کے لئے اس کی ترغیب دینا ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ كَلَامَهُ وَبَذَلَ سَلَامَهُ

ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ' جو اپنے کلام کو آراستہ کرتا ہے' اور سلام کو پھیلاتا ہے

490- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِيْهِ شُرَيْحٍ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ يُوْجِبُ لِيَ الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بحسن الكلام وبذل السلام

❀❀ شریح اپنے والد ہانی کا بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جو میرے لئے جنت کو واجب کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمدہ کلام کرنا اور سلام کو پھیلانا تم پر لازم ہے''۔

490- إسناده قوى، وأخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف 8/519، والبخارى فى الأدب المفرد 811، وفى خلق أفعال العباد ص 49، والطبرانى فى الكبير 22/ 470، من طرق عن يزيد بن المقدام، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/23، ووافقه الذهبى، ولفظه عليك بحسن الكلام وبذل الطعام. وأخرجه الطيالسى فى الكبير 22/ 467 و 468، وفى مكارم الأخلاق 158 من طريق قيس بن الربيع، عن المقدام بن شريح، به. وأخرجه الخرائطى فى مكارم الأخلاق ص 23، والطبرانى فى الكبير 22/ 469، والقضاعى فى مسند الشهاب 1140 من طريق أحمد بن حنبل. وأورده الهيثمى فى مجمع الزوائد 8/29 وعزاه للطبرانى.

39

ذِكْرُ اِثْبَاتِ السَّلَامَةِ فِيْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں کے درمیان سلام پھیلانے کی صورت میں سلامتی کے اثبات کا تذکرہ

491- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ قِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّهْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال أفشوا السلام تسلموا . (1: 2)

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سلام کو پھیلاؤ تم لوگ سلامت رہو گے''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْمُصَافَحَةِ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ السَّلَامِ

سلام کرتے وقت مسلمانوں کے ساتھ مصافحہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

492 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ عَلٰى عهد رسول الله قَالَ نَعَمْ .

قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ الْحَسَنُ يُصَافِحُ.

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مصافحہ ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

491- إسناده حسن، قنان بن عبد الله وثقه ابن ابن معين والمؤلف 7/344، وقال النسائي: ليس بالقوى، ونسبته النهمى إلى نهم: بطن من همدان، ضبطها السمعانى بكسر النون، وضبطها الحافظ ابن حجر بفتحها، وتحرفت فى الثقات إلى التميمى، وباقى رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 4/286، والبخارى فى الأدب المفرد 787 ، وأبو يعلى 1687 ، وأبو نعيم فى أخباب أصبهان 1/277من طريق أبى معاوية، بهذا الإسناد، بزيادة: والأشرة شر . وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد 979 عن مسدد، عن عبد الواحد، عن قنان، به . وأورده الهيثمى فى المجمع 8/29، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورجاله ثقات، وقال البوصيرى: رواه ابن منيع بإسناد صحيح . وأخرجه ابن أبى شيبة 8/624 عن على بن مسهر، عن الشيبانى، وأحمد 4/299 عن يحيى بن آدم، عن سفيان، كلاهما عن أشعث بن أبى الشعثاء المحاربى، عن معاوية بن سويد بن مقرن، عن البراء بن عازب قال: أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بإفشاء السلام.

492- إسناده صحيح على شرط الشيخين، همام هو ابن يحيى العوذى. وأخرجه البخارى 6263 فى الاستئذان: باب المصافحة، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 3325 عن عمرو بن عاصم، والترمذى 2729 فى الاستئذان: باب ما جاء فى المصافحة، من طريق ابن المبارك، والبيهقى فى السنن 7/99 من طريق عبد الملك بن إبراهيم، ثلاثتهم عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/619 عن وكيع، عن شعبة، عن قتادة، به . وأخرجه ابن أبى شيبة 8/619 عن أبى خالد الأحمر، عن حنظلة السدوسى، عن أنس قال: قلنا: يا رسول الله أيصافح بعضنا بعضا؟ قال: نعم .

قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن (بصری) مصافحہ کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ الْحَسَنَاتِ لِمَنْ سَلَّمَ عَلٰى اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِتَمَامِهِ

ایسے شخص کے لئے نیکیاں لکھے جانے کا تذکرہ' جو اپنے بھائی کو مکمل سلام کرتا ہے

493- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حدثنا محمد بن جعفر يعنى بن اَبِى كَثِيرٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدٍ التَّيْمِيِّ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِى مَجْلِسٍ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ عِشْرُونَ حَسَنَةً فَمَرَّ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبُكُمْ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُولٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک محفل میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کی: سلام علیکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس کو) دس نیکیاں ملیں پھر ایک اور شخص گزرا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمتہ اللہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیس نیکیاں پھر اور ایک شخص گزرا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیس نیکیاں' پھر حاضرین میں سے ایک شخص اٹھا اور اس نے سلام نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے تمہارا یہ ساتھی (سلام کرنا) بھولا نہ ہوگا' جو شخص کسی محفل میں آئے' تو سلام کرے اگر اسے مناسب لگے' تو وہاں بیٹھ جائے اور اگر اٹھ کر جانا چاہے' تو پھر سلام کرے' کیونکہ پہلا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق دار نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّلَامِ لِمَنْ اَتٰى نَادِيَ قَوْمٍ فَجَلَسَ اِلَيْهِمْ وَاسْتِعْمَالِ مِثْلِهِ عِنْدَ الْقِيَامِ

سلام کا حکم ایسے شخص کے لئے ہونے کا تذکرہ' جو کچھ لوگوں کے پاس آ کر ان کے پاس بیٹھتا ہے اسی طرح وہاں سے اٹھتے وقت بھی یہی طریقہ اختیار کیا جائے

494 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا يزيد بن وهب الرملى حدثنا المفضل بن فضالة عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

493- إسناده صحيح، وهو عند البخارى فى الأدب المفرد 986 . وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة 368 عن زكريا بن يحيى، عن أحمد بن حفص بن عبد الله، عن أبيه، عن إبراهيم بن طهمان، عن يعقوب بن زيد، به . وسيرد بعد 494 و 495 و 496 من ثلاث طرق عن ابن عجلان، عن المقبرى، به، مختصرًا.

(متن حدیث): اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ فَاِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُولٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْآخِرَة . (1: 67)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے تو اسے سلام کرنا چاہئے پھر اگر اسے وہاں بیٹھنا مناسب لگے بیٹھ جائے اور جب کھڑا ہو تو سلام کرنا چاہئے کیونکہ پہلا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق دار نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّلَامِ لِلْمَرْءِ عِنْدَ الْاِنْتِهَاءِ اِلٰى نَادِيْ قَوْمٍ مَعَ اسْتِعْمَالِهٖ مِثْلَهٗ عِنْدَ رُجُوْعِهٖ عَنْهُمْ

آدمی کو یہ حکم ہے کہ وہ اس وقت سلام کرے جب کسی محفل کے کنارے پر پہنچ جائے اور وہاں سے واپس جاتے ہوئے بھی وہیں پہنچ کر یہ عمل کرے

495 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ وَاِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فليست الأولى بأحق من الآخرة. (1: 78)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے تو اسے سلام کرنا چاہئے اور جب وہ اٹھے تو سلام کرنا چاہئے کیونکہ پہلا دوسرے کے مقابلے زیادہ حقدار نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّلَامِ لِمَنْ اَتٰى نَادِيْ قَوْمٍ وَاسْتِعْمَالِ مِثْلِهٖ عِنْدَ قِيَامِهٖ مِنْهُ بِالصَّلَاةِ

494- إسناده حسن، ففي ابن عجلان- واسمه محمد- كلام يسير لا ينزل عن رتبة الحسن، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الحميدي 1162 عن سفيان، وأحمد 2/287 عن قران بن تمام، و 2/439 عن يحيى بن سعيد، والترمذي 2706 في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم عند القيام وعند القعود، والنسائي في عمل اليوم والليلة 369 من طريق الليث بن سعد، والبخاري في الأدب المفرد 1007، والبغوي في شرح السنّة 3328 من طريق أبي عاصم، والبخاري في الأدب المفرد 1008 من طريق سيمان بن بلال، والطحاوي في مشكل الآثار 2/139 من طريق أبي عاصم وأبي غسان وابن جريج والوليد بن مسلم، والنسائي في عمل اليوم والليلة 369 أيضًا من طريق جريج، كلهم عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 1007 أيضًا من طريق صفوان بن عيسى، والنسائي في عمل اليوم والليلة 370 من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه أبو نعيم في أخبار أصبهان 1/131 من طريق شعبة، عن بكر بن وائل، عن سعيد المقبري، به، مختصرًا. وذكره السيوطي في الجامع الكبير والصغير، وزاد نسبته إلى الحاكم. وسيرد بعده 495 من طريق بشر بن المفضل، و 496 من طريق روح بن القاسم، كلاهما عن ابن عجلان، بهذا الإسناد.

495- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/230، ومن طريقه أبو داؤد 5208 في الأدب: باب في السلام إذا قام من المجلس، عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد 5208 أيضًا عن مسدد، عن بشر بن المفضل، به. وانظر ما قبله.

ایسے شخص کو سلام کا حکم ہونے کا تذکرہ' جو کسی محفل میں آتا ہے' اور وہاں سے اٹھتے وقت بھی وہ یہی عمل کرے گا

496 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ رُوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ من الآخرة .

قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَخْبَرَنَاهُ بْنُ عَجْلَانَ (1: 95)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص محفل میں آئے' تو اسے سلام کرنا چاہئے پھر اگر اسے بیٹھنا مناسب لگے' تو بیٹھ جائے' تو جب وہ کھڑا ہو' تو اسے پھر سلام کرنا چاہئے' کیونکہ پہلا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق دار نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِابْتِدَاءِ السَّلَامِ لِلْقَلِيْلِ عَلَى الْكَثِيْرِ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِيْ

تھوڑے آدمیوں کا زیادہ آدمیوں کو' پیدل چلنے والے کا بیٹھے ہوئے کو اور سوار شخص کا پیدل چلنے والے کو ابتداء میں سلام کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

497 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عيسى المصرى حدثنا بن وَهْبٍ

496- إسناده حسن، محمد بن عبد الرحيم هو المعروف بصاعقة، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 371 عن محمد بن عبد الرحيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 2/139 عن أحمد بن شعيب، عن محمد بن عبد الرحيم، به. وانظر 493 و 494 و 495. في الأصل: حاتم، تحريف وتصويب من التقاسيم 1/598.

497- إسناده جيد، وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 996 عن أصبغ، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/19، والبخاري في الأدب المفرد 998، والدارمي 2/276 عن أبي عبد الرحمن المقرء عن حيوة بن شريح، عن حميد بن هانئ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/19، والترمذي 2705 في الاستئذان: باب ما جاء في تسليم الراكب على الماشي، والبخاري في الأدب المفرد 999 من طريق عبد الله بن المبارك، عن حيوة بن شريح، عن حميد بن هانئ، به. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 6/20 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي هانئ حميد، به. وفي الباب عن جابر في الحديث التاليز وعن أبي هريرة عند عبد الرزاق 19445، وأحمد 2/304، والبخاري 6231 في الاستئذان: باب تسليم القليل على الكثير، و 6232 باب تسليم الراكب على الماشي، و 6233 باب يسلم الماشي على القاعد، و 6234 باب يسلم الصغير على الكبير، وفي الأدب المفرد 993 و 995، ومسلم 2160 في السلام: باب يسلم الراكب على الماشي والقليل على الكثير، وأبو داود 6198 و 5199 في الأدب، والترمذي 2703 و 2704 في الاستئذان، وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/83 و 301، والبيهقي في السنن 9/203، والبغوي في شرح السنة 3303. وعبد الرحمن بن شبل عند عبد الرزاق 19444، وأحمد 3/444، والبخاري في الأدب المفرد 992.

AlHidayah - الهداية

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لِيُسَلِّمِ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ على الكثير . (1: 78)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سوار شخص کو پیدل چلنے والے کو سلام کرنا چاہئے اور پیدل چلنے والے شخص کو بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرنا چاہئے اور تھوڑے لوگوں کو زیادہ لوگوں کو سلام کرنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَاشِيَيْنِ اِذَا بَدَاَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِالسَّلَامِ كَانَ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ فضیلت والا ہوتا ہے

498 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابن جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لِيُسَلِّمِ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى القاعد والماشيان أيهما بدأ فهو أفضل . (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سوار شخص کو پیدل چلنے والے کو' پیدل چلنے والے کو بیٹھے ہوئے شخص کو' سلام کرنا چاہئے اور دو پیدل چلنے والوں میں سے جو پہلے سلام کرے گا وہ زیادہ فضیلت والا ہوگا''۔

ذِكْرُ تَضَمُّنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا دُخُوْلَ الْجَنَّةِ لِلْمُسَلِّمِ عَلٰى اَهْلِهِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ عَلَيْهِمْ اِنْ مَّاتَ وَكِفَايَتَهُ وَرِزْقَهُ اِنْ عَاشَ

اللہ تعالیٰ کے ایسے شخص کے جنت میں داخلے کے ضامن ہونے کا تذکرہ' جو مسلمان اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اپنے اہل خانہ کو سلام کرتا ہے کہ اگر وہ مر گیا' تو جنت میں داخل ہوگا' اور اگر زندہ رہا' تو اس کی کفایت ہوگی اور اسے رزق دیا جائیگا

499- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيْبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ اِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ وَاِنْ مَّاتَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ

498- رجاله ثقات رجال مسلم، وأخرجه البزار 2006 عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد . قال الهيثمي في المجمع 8/36: ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 983 وانظر ما قبله.

ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمْ يَطْعَمْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافٰى ثَمَانِيَةَ عشر سَنَةً مِنْ طَيِّبَاتِ الدُّنْيَا شَيْئًا غَيْرَ الْحَسْوِ عند إفطاره. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کی ضمانت اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے کہ اگر وہ زندہ رہے تو انہیں رزق دیا جائے گا اور ان کی کفایت کی جائے گی اور اگر وہ فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے گا' جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جو شخص نکل کر مسجد کی طرف جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) نکلے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن معافیٰ نے اٹھارہ سال تک دنیا کی پاکیزہ چیزوں میں سے کوئی چیز نہیں کھائی' وہ افطار کے وقت شوربا وغیرہ پی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ

اہل کتاب کو سلام میں پہل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

500 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): لَا تُبَادِرُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهِ. (2: 3)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل کتاب کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو' جب تمہارا ان سے راستے میں سامنا ہو تو انہیں زیادہ تنگ راستے پر جانے پر مجبور کرو''۔

499- وأخرجه أبو داوٗد 2494 في الجهاد: باب فضل الغزو في البحر، عن عبد السلام بن عتيق، والحاكم في المستدرك 2/73، ومن طريقه البيهقي في السُّنن 9/166 من طريق سماك بن عبد الصمد.

500- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه عبد الرزاق 19457 ومن طريقه أحمد 2/266، والبغوي في شرح السنّة 3310 عن معمر، وأحمد 2/225و444، ومسلم 2167 في السلام: باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، والبخاري في الأدب المفرد 111، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/341، وأبو نعيم في حلية الأولياء 7/140، 142، والبيهقي في السُّنن 9/203، من طريق سفيان، وأحمد 2/263 من طريق زهير، ومسلم 2167، والترمذي 1602 في السير: باب ما جاء في التسليم على أهل الكتاب و 2700 في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم على أهل الذمة، من طريق عبد العزيز الدراوردي، والبخاري في الأدب المفرد 1103 من طريق وهيب، ومسلم 2167، والبيهقي في السُّنن 9/203، من طريق جرير بن عبد الحميد، والطحاوي في شرح الآثار 4/341 من طريق أبي بكر بن عياش وشريك ويحيى بن أيوب، كلهم عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد.

501 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْخَطِيبُ بِالْاَهْوَازِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا تَبْدَؤُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُمْ فِیْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهِ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل کتاب کو سلام میں پہل نہ کرو جب تم انہیں کسی راستے میں دیکھو تو انہیں زیادہ تنگ راستے پر جانے کے لئے مجبور کرو''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ رَدِّ السَّلَامِ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ

مسلمان کے لئے اہل ذمہ کو سلام کا جواب دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

502 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنه سمع بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ اِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ. (4: 3)

❀❀ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہودی جب تم لوگوں کو سلام کرتے ہیں' تو ان میں سے ایک شخص یہ کہتا ہے: السام علیک (یعنی تمہیں موت آئے)' تو

501- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطيالسى 2424 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/436 و459، ومسلم 2167 فى السلام: باب النهى عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، وأبو داؤد 5205 فى الأدب: باب فى السلام على أهل الذمة، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 4/341 من طرق عن شعبة، به. وتقدم قبله من طريق أبى عوانة، عن سهيل، به، فانظره.

502- إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن أيوب من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم 2164 فى السلام: باب النهى عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، عن يحيى بن أيوب المقابرى، بهذا الإسناد.

وأخرجه مسلم 2164 أيضًا، والترمذى 1603 فى السير: باب ما جاء فى التسليم على أهل الكتاب، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 378 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/630، 631، وأحمد 2/19، والبخارى 6928 فى المرتدين: باب إذا عرض الذمى أو غيره بسب النبى صلى الله عليه وسلم ولم يصرح، ومسلم 2164 9، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 379 و 380، والبيهقى فى السُّنن 9/203، والبغوى فى شرح السنّة 3112، من طريق سفيان،

وأبو داؤد 5206 فى الأدب: باب السلام على أهل الذمة، من طريق عبد العزيز بن مسلم القسملى، وأخرجه مالك 3/132 فى باب ما جاء فى السلام على اليهودى والنصرانى، ومن طريقه البخارى 6257 فى الاستئذان: باب كيف الرد على أهل الذمة بالسلام، و 6928 أيضًا، وفى الأدب المفرد 1106، والبيهقى 9/203، والبغوى 3311.

تم یہ کہو: وعلیک (تمہیں بھی آئے)

ذِكْرُ وَصْفِ رَدِّ السَّلَامِ لِلْمَرْءِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْهِ

جب اہل کتاب کسی مسلمان کو سلام کریں' تو آدمی کے اسے جواب دینے کے طریقے کا تذکرہ

503 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

(متن حدیث): أَنَّ يَهُودِيًّا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا قَالَ قَالُوا نَعَمْ سَلَّمَ عَلَيْنَا قَالَ لَا إِنَّمَا قَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ أَيْ تُسَامُونَ دِينَكُمْ فَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الكتاب فقولوا وعليك. (1: 78)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو سلام کرتے ہوئے السام علیک (آپ لوگوں کو موت آئے) کہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو اس نے کیا کہا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اس نے ہمیں سلام کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ اس نے یہ کہا ہے السام علیک یعنی تمہارا دین کمزور ہو' تو جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں (اس طرح سے) سلام کرے' تو تم یہ کہو وعلیک اور تم پر بھی ایسا ہی ہو'۔

ذِكْرُ إِيجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمَرْءِ بِطِيبِ الْكَلَامِ وَإِطْعَامِ الطَّعَامِ

پاکیزہ کلام اور کھانا کھلانے کی وجہ سے آدمی کے لئے جنت واجب ہو جانے کا تذکرہ

504 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ هَانِئٍ عَنِ ابْنِ هَانِئٍ

(متن حدیث): أَنَّ هَانِئًا لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ فَسَمِعَهُمْ يُكَنُّونَ هَانِئًا أَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنَّى أَبَا الْحَكَمِ

503- إسناده صحيح على شرط الشيخين، فإن يزيد بن زريع سمع من سعيد بن أبي عروبة قديمًا قبل الاختلاط. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/630، ومن طريقه ابن ماجة 3697 في الأدب: باب رد السلام على أهل الذمة، وأخرجه مسلم 2163 7 في السلام: باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، وأبو داؤد 5207 في الأدب: باب في السلام على أهل الذمة، من طريق شعبة، والترمذي 3301 في التفسير: باب ومن سورة المجادلة، من طريق شيبان، والبخاري في الأدب المفرد 1105 من طريق همام، ثلاثتهم عن قتادة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2069 ومن طريقه النسائي في عمل اليوم والليلة 385، وأخرجه البخاري 6926 في المرتدين: باب إذا عرض الذمي أو غيره بسب النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق ابن المبارك، والنسائي في عمل اليوم والليلة 386 من طريق عيسى، و 387 من طريق خالد، كلهم عن شعبة، عن هشام بن زيد بن أنس، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/99، والبخاري 6258 في الاستئذان: باب كيف الرد على أهل الذمة، عن عثمان بن أبي شيبة، ومسلم 2163 6، عن يحيى بن يحيى وإسماعيل بن سالم.

قَالَ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِيْ شَيْءٍ رَضُوا بِيْ حَكَمًا فَاَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَسَنٌ فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ شُرَيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَمُسْلِمٌ قَالَ فَاَيُّهُمْ اَكْبَرُ قَالَ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ فَدَعَا لَهُ وَلِوَلَدِهٖ فَلَمَّا اَرَادَ الْقَوْمُ الرُّجُوْعَ إِلٰى بِلَادِهِمْ اَعْطٰى كُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَرْضًا حَيْثُ اَحَبَّ فِيْ بِلَادِهٖ قَالَ اَبُوْ شُرَيْحٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ يُوْجِبُ لِيَ الْجَنَّةَ قَالَ طِيْبُ الْكَلَامِ وَبَذْلُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ . (1: 2)

❀❀ ابن ہانی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ہانی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ہمراہ وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قوم کے افراد کو سنا کہ وہ حضرت ہانی رضی اللہ عنہ کو ابوالحکم کی کنیت کے ساتھ بلا رہے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ہی ''حکم'' ہے اور ''حکم'' اسی کی طرف لوٹتا ہے' تو پھر تمہاری کنیت ''ابوالحکم'' کیوں ہے؟ حضرت ہانی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جب میری قوم کے افراد کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں' تو وہ میرے حکم (ثالث) ہونے سے راضی ہوتے ہیں' تو میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو اچھی بات ہے اور یہ جو بچے ہیں شریح' عبداللہ اور مسلم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان میں کون بڑا ہے؟ انہوں نے عرض کی: شریح' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابوشریح ہو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور ان کے بچوں کو بلایا جب ان کی قوم کے افراد اپنے علاقے میں واپس جانے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک شخص کو وہ زمین عطا کی جو اسے اپنے علاقے میں پسند ہو' تو حضرت ابوشریح نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جو میرے لئے جنت کو واجب کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکیزہ کلام کرنا سلام کو عام کرنا اور کھانا کھلانا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِطْعَامَ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءَ السَّلَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کھانا کھلانا اور سلام کو پھیلانا اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے

505 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ . (0: 00)

504- إسناده جيد.

505- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو الخير: هو مَرْثد بن عبد الله اليزني . وأخرجه البخاري في صحيحه 12 في الإيمان: باب إطعام الطعام من الإسلام، و 28 : باب إفشاء السلام من الإسلام و 6236 في الاستئذان: باب السلام للمعرفة وغير المعرفة، وفي الأدب المفرد 1013 ، ومسلم 39 في الإيمان: باب بيان تفاضل الإسلام، والنسائي 8/107 في الإيمان: باب أي الإسلام خير، وأحمد 2/169، وأبو داؤد 5194 في الأدب: باب في إفشاء السلام، وابن ماجة 3253 في الأطعمة: باب إطعام الطعام، وأبو نعيم في الحلية 1/287، والخطيب في تاريخه 8/169، والبغوي في شرح السنّة 3302 ، من طرق عن الليث، بهذا الإسناد.

AlHidayah - الهداية

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ کون سا اسلام زیادہ بہتر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور جسے تم جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے اسے سلام کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اِطْعَامَ الطَّعَامِ من الإيمان

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کھانا کھلانا ایمان کا حصہ ہے

506 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا محمد بن أحمد بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ مَّنْصُوْرِ بْنِ اَبِیْ مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فليقل خيرا أو ليسكت.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ وَاَبُوْ حُصَيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ وَاَبُوْ صَالِحٍ ذَكْوَانُ السَّمَّانُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بن عمرو الدوسي. (۵: ۵۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابواحوص نامی راوی کا نام سلام بن سلیم ہے' جبکہ ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم ہے' اور ابوصالح کا نام ذکوان بن سمان ہے۔

جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عمرو دوسی ہے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَفْشَى السَّلَامَ مَعَ عِبَادَةِ الرَّحْمٰنِ

506– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشخين غير المنصور بن أبى مزاحم فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/546، والبخارى 6018 فى الأدب: باب مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يؤذ جاره، ومسلم 47 75 فى الإيمان: باب الحث على إكرام الجار والضيف، وابن مندة فى الإيمان 300 من طرق عن أبى الأحوص، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/463، والبخارى 6136 فى الأدب: باب إكرام الضيف، وابن مندة 299 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 47 76 ، وابن مندة 301 من طريق الأعمش، عن أبى صالح، به. وأخرجه أحمد 2/433 عن يحيى، عن محمد بن عجلان، عن أبيه، عن أبى هريرة. وأخرجه ابن مندة 298 من طريق ميسرة، عن أبى حازم، عن أبى هريرة. وأخرجه البزار بأطول مما هنا 2031 من طريق محمد بن كثير الملائى، عن ليث بن أبى سليم، عن مجاهد، عن أبى هريرة، قال الهيثمى فى المجمع 8/75: رواه البزار، وفيه محمد بن كثير، وهو ضعيف جدًا. وقال: هو فى الصحيح، وفى هذا زيادة. وأخرجه ابن أبى الدنيا بن زباح، فى مكارم الأخلاق 323 من طريق كثير بن زيد، عن الوليد بن رباح، عن أبى هريرة. وسيورده المؤلف برقم 516 من طريق الزهرى، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة.

ایسے شخص کے جنت میں داخلے کی امید ہونے کا تذکرہ' جو پروردگار کی عبادت کے ہمراہ کھانا کھلاتا ہے' اور سلام پھیلاتا ہے

507 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ تَدْخُلُوا الْجِنَانَ .[1]

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو' سلام کو پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ اَفْشَى السَّلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَقَرَنَهُمَا بِسَائِرِ الْعِبَادَاتِ

ایسے شخص کے جنت میں داخلے کے واجب ہو جانے کا تذکرہ' سلام پھیلاتا ہے کھانا کھلاتا ہے اور ان دونوں کے ہمراہ دیگر تمام عبادات کرتا ہے

508 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اِذَا [illegible] بِهٖ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ اَفْشِ السَّلَامَ وَاَطْعِمِ الطَّعَامَ وَصِلِ الْاَرْحَامَ وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ [illegible] م . (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے کہ جب میں اس پر عمل کروں' تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سلام کو پھیلاؤ کھانا کھلاؤ صلہ رحمی کرو اور رات کے وقت نوافل ادا کرو جب لوگ سو رہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغُرَفِ الَّتِيْ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَدَامَ عَلٰى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَاَفْشَى السَّلَامَ

ان بالا خانوں کی کیفیت کا تذکرہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے تیار کیا ہے جو کھانا کھلاتا ہے باقاعدگی کے ساتھ رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' اور سلام پھیلاتا ہے

---

[1] حديث صحيح بشاهده، وهو مكرر 489.

508– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي ميمونة، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 2/295 عن يزيد بن هارون، و 2/323 و493 عن عفان وعبد الصمد، ثلاثتهم عن همام، بهذا الإسناد. ومن طريق يزيد بن هارون عن همام، به، أخرجه الحاكم 4/129 و160 وصححه ووافقه الذهبي. وأورده الهيثمي في المجمع 5/16 وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح، خلا أبا ميمونة، وهو ثقة.

509 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ بن مُعَانِقٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وأفشى السلام وصلى بالليل والناس نيام.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بن مُعَانِقٍ هٰذَا اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَانِقٍ الْاَشْعَرِيُّ

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ان لوگوں کے لئے تیار کئے ہیں جو کھانا کھلاتا ہے، سلام کو پھیلاتا ہے اور رات کے وقت نماز ادا کرتا ہے' جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن معانق نامی راوی کا نام عبداللہ بن معانق اشعری ہے۔

509- إسناده قوى. وهو فى مصنف عبد الرزاق 20883 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 5/343، والطبرانى فى الكبير 3466 ، والبيهقى فى السُّنن 4/300، 301، والبغوى فى شرح السنّة 927 . قال الهيثمى فى مجمع الزوائد 2/254 رواه الطبرانى فى الكبير ، ورجاله ثقات. وروى أحمد 2/173 من طريق ابن لهيعة، والحاكم 1/321 من طريق ابن وهب.

10- بَابُ الْجَارِ

باب 10: پڑوسی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مُجَانَبَةَ الرَّجُلِ اَذٰى جِيرَانِهِ مِنَ الْاِيمَانِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کا اپنے پڑوسی کو تکلیف پہنچانے سے بچنا' ایمان کا حصہ ہے

510 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَحُمَيْدٍ وَذَكَرَ الصُّوْفِيُّ اٰخَرَ مَعَهُمَا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ السُّوْءَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عبد لا يأمن جاره بوائقه.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن وہ ہے' جس سے لوگ امن میں رہیں اور مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے' جو برائی سے لاتعلق ہو جائے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ ایسا بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا عَظَّمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ حَقِّ الْجِوَارِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پڑوسی کے حق کو عظیم قرار دیا ہے

511 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ

510- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 3/154، والحاكم في المستدرك 1/11، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم، وأقره الذهبي. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/288 و336 و372، 373، والبخاري 6016 في الأدب: باب إثم من لا يامن جاره بوائقه، ومسلم 46 في الإيمان: باب بيان تحريم إيذاء الجار. وعن أبي شريح الكعبي عند البخاري 6016 أيضًا، وأحمد 4/31 و6/385. وعن ابن مسعود عند أحمد 1/387.

اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ اَبَا بَکْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَیُوَرِّثُهُ. (3: 20)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اسے وارث قرار دیدیں گے''۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ الْاِحْسَانَ اِلَی الْجِیْرَانِ رَجَاءَ دُخُوْلِ الْجِنَانِ بِهٖ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بھلائی کرے' یہ امید رکھتے ہوئے کہ اس کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوگا

512 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ غَیْلَانَ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِیْجَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَیُوَرِّثُهُ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

511- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/238، وابن أبي شيبة 8/545 ومن طريقه مسلم 2624 في البر: باب الوصية بالجار والإحسان إليه، وابن ماجة 3673 في الأدب: باب حق الجوار، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السُّنن 7/27 من طريق الحسن بن مكرم، عن يزيد بن هارون، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/545 ومن طريقه مسلم 2624 ، وابن ماجة 3673 عن غندة بن سليمان، والبخاري 6014 في الأدب: باب الوصاة بالجار، وفي الأدب المفرد 101 ، والبيهقي في السُّنن 6/275، من طريق مالك، ومسلم 2624 من طريق مالك والليث بن سعد، والترمذي 1942 في البر: باب ما جاء في حق الجوار، وابن ماجة 3673 أيضًا من طريق الليث بن سعد، وأبو داود 5151 في الأدب: باب في حق الجوار، من طريق حماد، والبخاري في الأدب المفرد 106 من طريق عبد الوهاب الثقفي، كلهم عن يحيى بن سعيد الأنصاري، به. وأخرجه أحمد 6/52 عن يحيى القطان، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن رجل، عن عمرة، به، والرجل هو أبو بكر بن محمد. وأخرجه ابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 321 من طريق سعيد بن أبي هلال، عن أبي بكر بن حزم، به . وأخرجه مسلم 2624 أيضًا من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/91 و125 و187، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 319 ، وأبو نعيم في حلية الأولياء 3/307 من طريق زبيد، عن مجاهد، عن عائشة.

512- إسناده حسن، وهو حديث صحيح . وأخرجه ابن عدي في الكامل 3/949 عن عمر بن إسماعيل بن أبي غيلان، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوي في شرح السنّة 3488 من طريق أبي القاسم البغوي، عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/546، 547، والبزار 1898 من طريق غندر محمد بن جعفر، وأحمد 2/514 عن روح و2/259 عن عبد الواحد، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/ 305 من طريق أبي قطن، و2/445، وابن ماجة 3674 في الأدب: باب حق الجوار، من طريق وكيع، وأبو نعيم في حلية الأولياء 3/306 من طريق أبي نعيم.

''جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اسے وارث قرار دیدیں گے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِكْثَارِ الْمَاءِ فِيْ مَرَقَتِهٖ وَالْغَرْفِ لِجِيْرَانِهٖ بَعْدَهٗ

آدمی کو شوربے میں پانی زیادہ ڈالنے کے حکم ہونے کا تذکرہ' تاکہ وہ بعد میں اپنے پڑوسیوں کو اس میں سے کچھ بھجوائے

513 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِذَا طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهَا فَاِنَّهٗ اَوْسَعُ لِلْاَهْلِ وَالْجِيْرَانِ . (1: 67)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم ہنڈیا پکاؤ' تو اس میں شوربا زیادہ کرلو' کیونکہ یہ اہل خانہ اور پڑوسیوں کے لئے زیادہ گنجائش والا ہو جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ غَرْفَ الْمَرْءِ مِنْ مَّرَقَتِهٖ لِجِيْرَانِهٖ اِنَّمَا يَغْرِفُ لَهُمْ مِنْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَّلَا تَقْتِيْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے شوربے میں سے پڑوسیوں کو کچھ بھجوا دینا ایسا ہوگا جو کسی اسراف اور کنجوسی کے بغیر ہو

514 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنْ جِيْرَانِكَ فَاَحْسُهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ .

(1: 67)

513- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه 5/156 عن بهز، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 139 ، وأحمد 5/149، والبخارى فى الأدب المفرد 114 ، ومسلم 2625 142 فى البر والصلة: باب الوصية بالجار، من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد العمى، عن أبى عمران الجونى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم فى الحلية 7/357 من طريق سفيان الثورى، وسيرد بعده 514 من طريق شعبة، و 523 من طريق أبى عامر الخزار. وفى الباب عن جابر عند البزار 1091 : أورده الهيثمى فى مجمع الزوائد 8/165 .

514- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فهو من رجال مسلم . وأخرجه البيهقى فى السُّنن 3/88 من طريق أحمد بن سلمة، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/161 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 450 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/161 عن حجاج، والبخارى فى الأدب المفرد 113 من طريق ابن المبارك، ومسلم 2625 143 فى البر والصلة، من طريق ابن إدريس، والدارمى 2/108 من طريق أبى نعيم، والبغوى فى شرح السُّنة 391 من طريق شبابة بن سوار، كلهم عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 5/171 عن يحيى بن سعيد الأنصارى، عن شعبة، عن قتادة، عن أبى عمران الجونى، به، ففى إسناده هذا زيادة قتادة بين شعبة والجونى. انظر 513 و 523 . وسيعيده المؤلف برقم 1718 وأوله: أوصانى خليلى بثلاث ... وبرقم 5944 من طريق شعبة، به.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم شوربا بناؤ تو اس میں پانی زیادہ کرلو اور پھر اپنے پڑوسیوں کے گھر کا جائزہ لو اور اس میں سے مناسب طور پر کچھ انہیں بھی دیدو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَّنْعِ الْمَرْءِ جَارَهُ اَنْ يَّضَعَ الْخَشَبَةَ عَلٰى حَائِطِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر شہتیر لگانے سے منع کرے

515 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدُكُمْ جَارَه اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً عَلٰى جِدَارِهٖ.

قَالَ ابْنُ رُمْحٍ سَمِعْتُ اللَّيْثَ يَقُوْلُ هٰذَا اَوَّلُ مَا لِمَالِكٍ عِنْدَنَا وَآخِرُهُ.

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ قَوْلِ اللَّيْثِ هٰذَا اَوَّلُ مَا لِمَالِكٍ عِنْدَنَا وَآخِرُهُ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْخَبَرَ الذى رواه قراد عن الليث عن مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قِصَّةُ الْمَمَالِيكِ خَبَرٌ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهُ. (2: 3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں شہتیر لگانے سے ہرگز منع نہ کرے''۔

ابن زمح کہتے ہیں: میں نے لیث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ امام مالک کے حوالے سے منقول ہمارے پاس یہ پہلی اور

515- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن رمح فمن رجال مسلم. وأخرجه البيهقى فى السُّنن 6/157، من طريق يونس بن المؤدب، وأبو نعيم فى الحلية 3/378 من طريق شعيب بن يحيى، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وهو عند مالك فى الموطأ 2/745 فى الأقضية: باب القضاء فى المرفق، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/463، والبخارى 2463 فى المظالم: باب لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبة فى الجدار، وأبو نعيم فى أخبار أصبهان 2/269، والبيهقى فى السُّنن 6/68 و157، والبغوى فى شرح السنّة 2174. وأخرجه أحمد 2/396 من طريق أبى أويس، والشافعى 2/193، والحميدى 1076، وأحمد 2/240، ومسلم 1609، وأبو داؤد 3634 فى الأقضية: باب أبواب من القضاء، والترمذى 1353 فى الأحكام: باب ما جاء فى الرجل يضع على حائط جداره خشبة، وابن ماجة 2335 فى الأحكام: باب الرجل يضع خشبة على جدار جاره، والبيهقى فى السُّنن 6/68 من طريق سفيان بن عيينة، وعبد الرزاق ومن طريقه البيهقى 6/68 عن معمر، ثلاثتهم عن الزهرى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/396 من طريق عبد الله بن الفضل وأبى الزناد، والبيهقى فى لسُّنن6/68 من طريق صالح بن كيسان، ثلاثتهم عن الأعرج، به. وأخرجه الحميدى 1077، وأحمد /2 230 و327، والبخارى 5627 فى الأشربة: باب الشرب من فم السقاء، والبيهقى فى السُّنن 6/69 من طريق أيوب، والبيهقى 6/68 من طريق خالد الحذاء، كلاهما عن عكرمة، عن أبى هريرة. وأخرجه أبو نعيم فى الحلية 3/378 من طريقين عن الزهرى، عن سعيد بن المسيب وحميد بن عبد الرحمٰن، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/447 عن وكيع، عن منصور بن دينار، عن أبى عكرمة المخزومى، عن أبى هريرة. وأداة الكنية فى أبى عكرمة وهم فيما قاله الحافظ فى تعجيل المنفعة ص 507. وفى الباب عن ابن عباس عند أحمد 1/255 و317، والبيهقى فى السُّنن 6/69. وعن مجمع بن جارية ورجال من الأنصار عند أحمد 3/479، 480، وابن ماجة 2336، والطبرانى فى الكبير /19 1087، والبيهقى 6/69 و157.

آخری روایت ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لیث کا یہ کہنا کہ امام مالک کے حوالے سے منقول ہمارے پاس یہ پہلی اور آخری روایت ہے' اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ وہ روایت جسے قراد نے لیث کے حوالے سے امام مالک کے حوالے سے زہری' عروہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے زہری کیا ہے' جس میں غلاموں کا حصہ ہے وہ ایک جھوٹی روایت ہے' جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَذَى الْجِيرَانِ اِذْ تَرْكُهُ مِنْ فَعَالِ الْمُؤْمِنِينَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی پڑوسی کو ایذاء پہنچائے' کیونکہ اس چیز کو ترک کرنا اہل ایمان کے مخصوص افعال میں سے ایک ہے

516 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خيرا أو ليصمت . (2: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ اَجْرَ مَوْؤُودَةٍ لَوِ اسْتَحْيَاهَا فِي قَبْرِهَا

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس کو یہ اجر عطا کرنے کا تذکرہ' جو کسی زندہ گاڑھ دی گئی بچی کو اس کی قبر میں سے بچانے کا ہوتا ہے

517 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَشِيطٍ الوعلانى عن كعب بن علقمة عَنْ دُخَيْنٍ اَبِي الْهَيْثَمِ كَاتِبِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

516– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 2/267، وأبو داؤد 5154 في الأدب: باب في حق الجوار، والترمذي 2500 في صفة القيامة، من طريقين عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2347، وأحمد 2/267، 269 و463، والبخاري 6475 في الرقاق: باب حفظ اللسان، ومسلم 47 74 في الإيمان: باب الحث على إكرام الجار والضيف، والبيهقي في السُّنن 8/164، والبغوي في شرح السنّة 4121 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 506 من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة. فانظر تخريجه ثمت.

(متن حدیث): قُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اِنَّ لَنَا جِيرَانًا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَاَنَا دَاعٍ الشُّرْطَ لِيَاْخُذُوهُمْ فَقَالَ عُقْبَةُ وَيْحَكَ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ عِظْهُمْ وَهَدِّدْهُمْ قَالَ اِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا وَاِنِّي دَاعٍ الشُّرْطَ لِيَاْخُذُوهُمْ فَقَالَ عُقْبَةُ وَيْحَكَ لَا تَفْعَلْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مؤمن فكأنما استحيى موؤودة فى قبرها . (2:1)

❀❀ ابو ہیثم دخین' یہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے دست رات تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے کچھ پڑوسی شراب پیتے ہیں۔ میں کوتوال کو بلانا چاہتا ہوں تا کہ وہ انہیں پکڑ لے' تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم ایسا نہ کرو' تم انہیں واضح نصیحت کرو' تم انہیں ڈراؤ' اس نے کہا: میں نے انہیں منع کیا ہے' لیکن وہ بعض نہیں آئے۔ اب میں کوتوال کو بلاؤں گا تا کہ وہ انہیں پکڑ لے' تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو' تم ایسا نہ کرو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے:

''جو شخص کسی مومن کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو اس کی مثال اسی طرح ہے' جیسے وہ زندہ گاڑ دی جانے والی بچی کو اس کی قبر میں سے بچالیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَيْرَ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ كَانَ خَيْرًا لِجَارِهِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پڑوسیوں میں سب سے بہتر وہ ہے' جو دنیا میں اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو

518 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى' اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ' اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ' عَنْ شُرَحْبِيلِ بْنِ شَرِيكٍ' عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِي عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو' قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ' وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

517- ورواه البخارى فى الأدب المفرد 758 ، والطيالسى 1005 ، وأبو داؤد 4891 ، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة 7/307، والبيهقى فى السُّنن 8/331، كلهم من طريق إبراهيم بن نشيط، عن كعب بن علقمة، عن أبى الهيثم مولى عقبة، عن عقبة، ورواه الحاكم: 4/384 . ورواه أحمد 4/153، وأبو داؤد 4892

518- إسناده صحيح رجاله رجال صحيح غير شراحبيل بن شريك، فقد روى له أبو داؤد والترمذى وهو ثقة. وأخرجه الترمذى 1944 فى البر والصلة: باب ما جاء فى حق الجوار، وابن أبى الدنيا فى مكارم الأخلاق 329 عن ابن جميل، والحاكم فى المستدرك 1/164 من طريق عبدان، وأخرجه أحمد 2/167، و168، والبخارى فى الأدب المفرد 115 ، والدارمى 2/215' وأخرجه أحمد 2/167، 168، والدارمى 2/215 أيضًا من طريق ابن لهيعة، عن شرحبيل بن شريك، به. وسيرد بعده من طريق هاشم بن القاسم، عن ابن المبارك، به.

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سب سے زیادہ بہتر شخص وہ ہے' جو اپنے ساتھی کے حق میں بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پڑوسیوں میں سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے' جو اپنے پڑوسی کے حق میں زیادہ بہتر ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ خَيْرِ الْاَصْحَابِ وَخَيْرِ الْجِيرَانِ

اس روایت کا تذکرہ' جو بہترین ساتھیوں اور بہترین پڑوسیوں کے بارے میں ہے

519 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا هاشم بن القاسم حدثنا بن الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ شَرِيكٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عند الله خيرهم لجاره.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے' جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پڑوسیوں میں زیادہ بہتر وہ شخص ہے' جو اپنے پڑوسی کے حق میں زیادہ بہتر ہو''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّصَبُّرِ عِنْدَ اَذَى الْجِيرَانِ اِيَّاهُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ پڑوسیوں کی طرف سے ملنے والی تکلیف پر صبر سے کام لے

520 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الأحمر عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ جَارًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اصْبِرْ ثُمَّ قَالَ لَهُ فِى الرَّابِعَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ اطْرَحْ مَتَاعَكَ فِى الطَّرِيْقِ فَفَعَلَ قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ بِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ مَا لَكَ فَيَقُوْلُ اٰذَاهُ جَارُهُ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَجَاءَهُ جَارُهُ فَقَالَ رُدَّ مَتَاعَكَ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْذِيْكَ اَبَدًا. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ کی خدمت

519– إسناده صحيح.

520– إسناده قوى وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد 124 عن على بن المدينى، والحاكم 4/165 وله شاهد من حديث أبى جحيفة عند البخارى فى الأدب المفرد 125 ، والبزار 1903 ، وفى إسناده سيّء الحفظ ومجهول ومع ذلك فقد صححه الحاكم 4/166، ووافقه الذهبى. وأورده الهيثمى فى مجمع الزوائد 8/170 .

میں اپنے پڑوسی کی شکایت کی' تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی ''تم صبر سے کام لو'' پھر آپ نے چوتھی مرتبہ یا شاید تیسری مرتبہ یہ فرمایا: تم اپنا سامان راستے میں ڈال دو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ اس کے پاس سے گزرتے وقت دریافت کرتے: تمہیں کیا ہوا ہے' تو وہ یہ کہتا تھا کہ اس کے پڑوسی نے اسے تکلیف پہنچائی ہے' تو لوگ یہ کہتے تھے: اللہ کی لعنت ہو' تو اس کا پڑوسی آیا اور بولا: تم اپنا سامان واپس لے جاؤ۔ اللہ کی قسم! آئندہ میں کبھی تمہیں اذیت نہیں پہنچاؤں گا۔

11- فَصْلٌ مِنَ الْبِرِّ وَالْإِحْسَانِ

باب 11: فعل نیکی اور بھلائی کے بارے میں روایات

521 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّاحِيُّ الْعَابِدُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ مُوْسَى الْهُجَيْمِيِّ

(متن حدیث): (عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جَابِرٍ الْهُجَيْمِي) قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍّ فِيْ بُرْدَةٍ لَهُ وَاِنَّ هُدْبَهَا لَعَلٰى قَدَمَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ الْمُسْتَقِي وَتُكَلِّمَ اَخَاكَ وَوَجْهُكَ اِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَلَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَاِنِ امْرُؤٌ عَيَّرَكَ بِشَيْءٍ يَعْلَمُهُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِشَيْءٍ تَعْلَمُهُ مِنْهُ دَعْهُ يَكُوْنُ وَبَالُهُ عَلَيْهِ وَاَجْرُهُ لَكَ وَلَا تَسُبَّنَّ شَيْئًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ دَابَّةً وَلَا اِنْسَانًا .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ اَمْرٌ فُرِضَ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ كُلِّهِمْ اَنْ يَتَّقُوْا اللّٰهَ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ وَاِفْرَاغُ الْمَرْءِ الدَّلْوَ فِيْ اِنَاءِ الْمُسْتَسْقِي مِنْ اِنَائِهِ وَبَسْطُهُ وَجْهَهُ عِنْدَ مُكَالَمَةِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِعْلَانِ قُصِدَ بِالْاَمْرِ بِهِمَا النَّدْبُ وَالْاِرْشَادُ قَصْدًا لِطَلَبِ الثَّوَابِ. (9:1)

❀❀ حضرت سلیم بن جابر ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی چادر کو احتباء کے طور پر لپیٹ کر بیٹھے ہوئے تھے اور اس کا پلّو آپ کے پاؤں پر تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو (خواہ وہ نیکی یہ ہو) کہ تم اپنے ڈول میں سے پانی مانگنے والے کے برتن میں انڈیل دو یا اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لو اور تم تہبند لٹکانے سے بچو' کیونکہ یہ تکبر کی علامات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی شخص تمہیں کسی ایسی خامی کے حوالے سے عار دلائے جس کے بارے میں اسے یہ علم ہو کہ یہ خامی تمہارے اندر موجود ہے' تو تم اسے کسی ایسی چیز کے حوالے سے عار نہ دلاؤ جس کے بارے

521- حديث صحيح وأخرجه الطيالسي 1208 ، والبخاري في الأدب المفرد 1182 من طريق وهب بن جرير، كلاهما عن قرة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/64 عن عفان، وأورده البخاري في التاريخ الكبير 2/206 من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد . وأخرجه أبو داؤد 4084 في اللباس: باب ما جاء في إسبال الإزار، عن مسدد . وأخرجه أحمد 5/63 عن هشيم . وأخرجه أحمد 5/64 عن عفان، عن وهيب وسيرد الحديث بعده من طريق سلام بن مسكين، عن عقيل بن طلحة، عن جابر بن سليم، فانظره.

میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ چیز اس میں ہے' تو وہ جو کرتا ہے تم اسے کرنے دو' اس کا وبال اس کے ذمے ہوگا اور تمہیں تمہارا اجر مل جائے گا اور تم کسی کو برا ہرگز نہ کہنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی جانور یا انسان کو برا نہیں کہا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم پر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا لازم ہے''۔

یہ ایک ایسا حکم ہے' جو تمام مخاطب لوگوں پر فرض ہے کہ وہ تمام حالتوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں' جبکہ اپنے ڈول میں سے پانی مانگنے والے شخص کے ڈول میں پانی انڈیل دینا یا اپنے مسلمان بھائی سے بات چیت کرتے وقت اسے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا ایسے فعل ہیں' جن کا حکم دینے کا مقصد استحباب ہے' اور مقصد ثواب کا حصول ہے۔

522 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلِّمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ الْمُسْتَسْقِي وَلَوْ اَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَوَجْهُكَ اِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهٗ مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَلَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تَشْتُمْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّ اَجْرَهٗ لَكَ وَوَبَالَهٗ عَلٰى مَنْ قَالَهٗ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ الْاَمْرُ بِتَرْكِ اسْتِحْقَارِ الْمَعْرُوْفِ اَمْرٌ قُصِدَ بِهِ الْاِرْشَادُ وَالزَّجْرُ عَنْ اِسْبَالِ الْاِزَارِ زَجْرُ حَتْمٍ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ وَهِيَ الْخُيَلَاءُ فَمَتٰى عُدِمَتِ الْخُيَلَاءُ لَمْ يَكُنْ بِاِسْبَالِ الْاِزَارِ بَاْسٌ وَالزَّجْرُ عَنِ الشَّتِيْمَةِ اِذَا شُوْتِمَ الْمَرْءُ زَجْرٌ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَقَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَشْتَمْ. (2: 2)

❀❀ حضرت ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں دیہات کا رہنے والا شخص ہوں۔ آپ ہمیں ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر ہرگز نہ سمجھنا' خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے ڈول میں سے پانی مانگنے والے کے برتن میں پانی انڈیل دو۔ خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لو اور تم تہبند کو لٹکانے سے بچنا' کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی شخص کسی ایسی چیز کے حوالے سے تمہیں برا کہے' جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہے کہ یہ خامی

522– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عقيل بن طلحة فمن رجال أبي داوٗد والنسائي وابن ماجة، وأخرجه أحمد 5/63 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/63 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، والبغوي في شرح السنّة 3504 من طريق علي بن الجعد، والبخاري في التاريخ الكبير 2/206 من طريق موسى بن إسماعيل . وتقدم قبله من طريق قرة بن موسى الهجيمي، عن جابر بن سليم أبي جري، به. فانظره.

تمہارے اندر ہے' تو تم ایسی چیز کے حوالے سے اس کو برا نہ کہنا جس کے بارے میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ خامی اس کے اندر ہے۔ تمہارا اجر تمہیں مل جائے گا اور اس کا وبال اس شخص پر ہوگا' جس نے وہ بات کہی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نیکی کو حقیر نہ سمجھنے کا حکم ہونا یہ ایک ایسا امر ہے' جس کے ذریعے رہنمائی کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے' اور تہبند کو لٹکانے سے ممانعت کا حکم ایک لازمی حکم ہے' جو ایک متعین علت کی وجہ سے ہے' اور وہ تکبر کرنا ہے' تو جب تکبر کرنے کی علت معدوم ہو' تو تہبند کو لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اور جب آدمی کو برا کہا جائے' تو اس وقت برا کہنے سے ممانعت کا حکم ایسا ہے' جو اس وقت کے لئے بھی ہے اس سے پہلے کے لئے بھی ہے' اور اس کے بعد کے لئے بھی ہے' اگرچہ آدمی کو برا نہ کہا گیا ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ طَلَاقَةَ وَجْهِ الْمَرْءِ لِلْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا مسلمانوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی کا حصہ ہے

523 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْخَطِيْبُ بِالْاَهْوَازِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَوْذَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ فَاِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَاغْرِفْ لِجِيْرَانِكَ مِنْهَا . (1: 2)

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا' خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو اور جب تم شوربا بناؤ' تو اس میں پانی زیادہ ڈال دو اور اس میں سے اپنے پڑوسیوں کو بھی (شوربا بھجوا دو)''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ تَعْقِيْبَ الْاِسَاءَةِ بِالْاِحْسَانِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ فِىْ اَسْبَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ برائی کا بدلہ بھلائی کے ساتھ دے جو بھی بھلائی اس کے لئے ممکن ہو

524 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حدثنا بن

523- حديث صحيح، وأخرجه مسلم 2626 فى البر والصلة: باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء ، عن أبى غسان المسمعى، وابن ماجة 3362 فى الأطعمة: باب من طبخ فليكثر ماء ه، عن محمد بن بشار، والبغوى فى شرح السنّة 1689 من طريق يزيد بن سنان، ثلاثتهم عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذى 1833 فى الأطعمة: باب ما جاء فى إكثار ماء المرقة قلت: ومن طريق شعبة تقدم برقم 514 ، وتقدم برقم 315 من طريق حماد بن سلمة، عن أبى عمران الجونى، به. وورد تخريج كل فى موضعه. وانظر أيضًا 468 .

وَهْبٍ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيِّ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ . عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَرَادَ سَفَرًا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ اعْبُدِ اللّٰهَ لَا تُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ اِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ اسْتَقِمْ وليحسن خلقك .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے سفر پر جانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم برائی کرو تو اچھائی بھی کرلو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم استقامت اختیار کرو اور تمہارے اخلاق اچھے ہونے چاہئیں۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِيْ يَسْتَدِلُّ الْمَرْءُ بِهَا عَلٰى اِحْسَانِهٖ

اس علامت کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی کی اچھائی پر استدلال کیا جاسکتا ہے

525 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى اَكُوْنُ مُحْسِنًا قَالَ اِذَا قَالَ جِيرَانُكَ اَنْتَ مُحْسِنٌ فَاَنْتَ مُحْسِنٌ وَاِذَا قَالُوْا إنك مسيء فأنت مسيء . (3: 66)

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اچھائی کرنے والا کب شمار ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارا پڑوسی یہ کہے کہ تم اچھے ہو تو تم اچھے ہو گے اور لوگ یہ کہیں گے کہ تم برے ہو تو تم برے ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَسْتَدِلُّ بِهِ الْمَرْءُ عَلٰى اِحْسَانِهٖ وَمَسَاوِئِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ جس کی وجہ سے آدمی کی اچھائی اور برائی پر استدلال کیا جاسکتا ہے

524– وأخرجه الحاكم 1/54 و4/244، والطبراني في الكبير 20/58، وفي الأوسط ورقة 233، والدولابي في الكنى والأسماء 1/202

525– إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عبد الله بن فضالة، وهو ثقة . وأخرجه أحمد 1/402، وابن ماجة 4223 في الزهد: باب الثناء الحسن، والطبراني في الكبير 10433 ، والبيهقي في السُّنن 10/125، وأبو نعيم في الحلية 5/43، والبغوي في شرح السنّة 3490 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وصححه البوصيري في الزوائد ورقة 268. واقتصر الهيثمي في المجمع 10/217 على نسبته إلى الطبراني، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

526 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ لِىْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَاْتُ قَالَ اِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ أسأت . (3: 65)

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ بات کیسے جان سکتا ہوں کہ میں نے اچھائی کی ہے یا میں نے برائی کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے پڑوسی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھائی کی ہے' تو اس کا مطلب ہے تم نے اچھائی کی ہے اور جب تم ان لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے برائی کی ہے' تو اس کا مطلب ہے تم نے برائی کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ مَنْ رُجِىَ خَيْرُهُ وَاُمِنَ شَرُّهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں میں بہتر شخص وہ ہے' جس سے بھلائی کی امید رکھی جائے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جائے

527 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يؤمن شره . (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

''کیا میں تم لوگوں کو تمہارے بروں کے مقابلے میں تمہارے اچھے لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں زیادہ بہتر لوگ وہ ہیں' جن سے بھلائی کی امید کی جاتی ہے اور جن کی برائی سے محفوظ رہا جاتا ہے اور تمہارے برے لوگ وہ ہیں' جن سے بھلائی کی اُمید نہیں کی جاتی اور جن کی

526- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى فمن رجال مسلم، وهو مكرر ما قبله.

525- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 1247 من طريق الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/378، والترمذي 2263 في الفتن، عن قتيبة بن سعيد، والقضاعي في مسند الشهاب 1246 من طريق ضرار بن صرد، كلاهما عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد، قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وضرار بن صرد ضعيف لكنه متابع بقتيبة. وأخرجه أحمد 2/368 من طريق هيثم بن خارجة، عن حفص بن ميسرة الصنعاني، عن العلاء، به، وهذا إسناد صحيح. وأورده الهيثمي في المجمع 8/183 مع أنه ليس من شرطه، وقال: رواه أحمد بإسنادين، ورجال أحدهما رجال الصحيح. وفي الباب عن جابر عند القضاعي في مسند الشهاب 1248.

برائی سے محفوظ نہیں رہا جاتا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ خَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّهِمْ لِنَفْسِهِ وَلِغَيْرِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو بہترین لوگوں کے بارے میں اور برے لوگوں کے بارے میں ہے جو اپنے حق میں اور دوسروں کے حق میں (اچھے یا برے) ہوتے ہیں

528 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يرجى خيره ولا يؤمن شره . (3: 66)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس رُکے اور ارشاد فرمایا: میں تمہیں تمہارے اچھے یا برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ کچھ دیر خاموش رہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی' تو ایک صاحب نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! آپ ہمیں ہمارے اچھے اور اچھوں کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں' جن سے بھلائی کی امید کی جاتی ہے اور جن کی برائی سے محفوظ رہا جاتا ہے اور تم میں سے برے لوگ وہ ہیں' جن سے بھلائی کی امید نہیں کی جاتی اور جن کی برائی سے محفوظ نہیں رہا جاتا۔

ذِكْرُ بَيَانِ الصَّدَقَةِ لِلْمَرْءِ بِاِرْشَادِ الضَّالِّ وَهِدَايَةِ غَيْرِ الْبَصِيرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا گمشدہ شخص کی رہنمائی کرنا اور نابینا شخص کو راستہ دکھانا صدقہ ہے

529 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ نَوْفَلٍ بِمَرْوَ بِقَرْيَةِ سِنْجَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّنْجِيُّ حَدَّثَنَا لَنَّصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ اَخِيكَ صَدَقَةٌ لَكَ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي اَرْضِ الضَّلَالَةِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ اَخِيكَ لَكَ صدقة .

528- هو مكرر ما قبله.

529- حديث صحيح، وقد تقدم برقم 474 من طريق عبد الله الرومي،

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا تمہارے لئے صدقہ ہے۔ تمہارا نیکی کا حکم دینا تمہارا برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ تمہارا کسی شخص کی گم شدہ زمین پر رہنمائی کرنا تمہارے لئے صدقہ ہے یا جس شخص کی نگاہ کمزور ہو تمہارا اسے راستہ دکھا دینا، تمہارے لئے صدقہ ہے اور تمہارا راستے سے کانٹے یا پتھر یا ہڈی کو ہٹا دینا تمہارے لئے صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں (پانی ڈال دینا تمہارے لئے صدقہ ہے)''

ذِكْرُ اِجَازَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الصِّرَاطِ مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ اِلٰى ذِىْ سُلْطَانٍ فِىْ تَفْرِيجِ كُرْبَةٍ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص کو پل صراط سے گزار دے گا' جو اپنے مسلمان بھائی کی کسی پریشانی کو دور کرنے کے لئے اسے حاکم وقت یا متعلقہ اہلکار (کے پاس لے جائیگا)

530 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِشَامٍ الْغَسَّانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ اللَّخْمِىِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ اِلٰى ذِىْ سُلْطَانٍ فِىْ مَبْلَغِ بِرٍّ اَوْ تَيْسِيرِ عُسْرٍ اَجَازَهُ اللّٰهُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ دَحْضِ الْاَقْدَامِ.

لَفْظُ الْخَبَرِ لِابْنِ قُتَيْبَةَ قاله الشيخ.

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص کسی حاکم کے سامنے' اپنے کسی مسلمان بھائی تک بھلائی پہنچانے یا تنگی کو آسان کرنے' کا ذریعہ بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے پل صراط سے پار کروا دے گا' جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے''۔

روایت کے یہ الفاظ ابن قتیبہ کے نقل کردہ ہیں۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

530– إسناده ضعيف جدًا . وأخرجه الطبراني في الصغير 1؛161 عن داوُد بن السرح الرميلي، والقضاعي في مسند الشهاب 530 من طريق محمد بن الفيض الغساني، و 531 من طريق أحمد بن إبراهيم بن هشام، و 532 من طريق جعفر الفريابي، كلهم عن إبراهيم بن هشام الغساني، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في المجمع 8/191، وقال: رواه الطبراني في الصغير و الأوسط ، وفيه إبراهيم بن هشام الغساني، وثقه ابن حبان وغيره، وضعفه أبو حاتم وغيره . وأورده السيوطي في الجامع الكبير ص 824 . وفي الباب عن ابن عمر عند ابن حبان في الثقات 8/409، 410، والبيهقي في السُّنن 8/167 .

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِالتَّشَفُّعِ اِلٰى مَنْ بِيَدِهِ الْحَلُّ وَالْعَقْدُ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ

آدمی کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' جولوگ متعلقہ اہلکار ہیں ان کے سامنے لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کے حوالے سے سفارش کرے

531 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ اَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي بردة عن أبيه عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اِنِّيْ اُوتٰى فَاُسْاَلُ وَيُطْلَبُ اِلَيَّ الْحَاجَةُ وَاَنْتُمْ عِنْدِيْ فَاشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا اَحَبَّ اَوْ مَا شَاءَ .

قَالَ الشَّيْخُ بْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ اَرَادَ بِهِ بْنِ بن اَبِيْ بُرْدَةَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ وَهُوَ بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ. (1: 67)

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک مجھے (مال ودولت) عطا کیا گیا ہے اس لئے مجھ سے مانگا جاتا ہے اور مجھ سے حاجت طلب کی جاتی ہے اور تم لوگ میرے پاس ہوتے ہو' تم لوگ سفارش کیا کرو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے زبانی جو چیز پسند کرتا ہے اور جو چاہتا ہے فیصلہ سنا دیتا ہے''۔

شیخ کہتے ہیں: ابن ابو بردہ نامی راوی' جو اس روایت میں مذکور ہیں اس سے مراد ابن ابو بردہ کے صاحبزادے ہیں۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں یہ بریدبن عبداللہ بن ابو بردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں۔

531- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبدة الضبي فمن رجال مسلم. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 620 . وأخرجه أبو داؤد 5131 في الأدب: باب في الشفاعة، عن مسدد، عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/400 عن وكيع، و4/413 عن محمد بن عبيد، كلاهما عن ابن أبي بردة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/409، والبخاري 6027 في الأدب: باب تعاون المؤمنين بعضهم بعضًا، وأبو داؤد 5133 ، والنسائي 5/77، 78 في الزكاة: باب الشفاعة في الصدقة . وأخرجه البخاري 1432 في الزكاة: باب التحريض على الصدقة والشفاعة فيها، ومن طريقه القضاعي في مسند الشهاب 619 من طريق عبد الواحد بن زياد، والبخاري 6028 في الأدب: باب قول الله تعالى: (مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيْبٌ مِنْهَا) ، و 7476 في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، والترمذي 2672 في العلم: باب ما جاء الدال على الخير كفاعله، والبيهقي في السنن 8/167، والقضاعي 621 من طريق أبي أسامة، ومسلم 2627 في البر والصلة: باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام، من طريق ابن مسهر وابن غياث، كلهم عن بريد، عن جده أبي بردة، عن أبي موسى.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ بَذْلِ الْمَجْهُوْدِ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ مسلمانوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے بھرپور کوشش کرے

532 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أبو عاصم عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

(متن حدیث): لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْقِيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ . (3: 65)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم میں سے ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک صاحب نے عرض کی: میں اسے دم کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو جو نفع پہنچا سکتا ہو اسے وہ کر لینا چاہئے"۔

ذِكْرُ قَضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا حَوَائِجَ مَنْ كَانَ يَقْضِيْ حَوَائِجَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی ضروریات پوری کرتا ہے جو دنیا میں مسلمانوں کی ضروریات پوری کرتا ہے

533 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

532- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم، وأخرج له البخاري مقرونًا. وأخرجه أحمد 3/283، ومسلم 2199 في السلام: باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة، والبيهقي في السُّنن 9/348 من طريق روح بن عبادة، عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وهو في مكارم الأخلاق للخرائطي ص 90. وأخرجه أحمد 3/334 من طريق الليث بن سعد، و3/393 من طريق ابن الهيعة، كلاهما عن أبي الزبير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/302، ومسلم 2199 62 و63 من طريق وكيع وجرير وأبي مُعَاوِيَةَ،

533- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 2580 في البر والصلة: باب تحريم الظلم، وأبو داوُد 4893 في الأدب: باب المؤاخاة، والترمذي 1426 في الحدود: باب ما جاء في الستر على المسلم، والبغوي في شرح السنَّة 3518، من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/91 عن حجاج، والبخاري 2442 في المظالم: باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، و 6951 في الإكراه: باب يمين الرجل لصاحبه أنه أخوه إذا خاف عليه القتل أو نحوه، والبيهقي في السُّنن 6/94 و8/330 من طريق يحيى بن بكير، كلاهما عن ليث بن سعد، بهذا الإسناد.

الْقِيَامَةِ

❀❀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے' جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں کو دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

ذِكْرُ تَفْرِيجِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْكُرَبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّنْ كَانَ يُفَرِّجُ الْكُرَبَ فِي الدُّنْيَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی پریشانیوں کو دور کرے گا جو شخص دنیا میں مسلمانوں سے پریشانیاں دور کرتا ہے

534- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ وَأَبِي سُورَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان سے پریشانی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں کو دور کرے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں مشغول رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے''۔

534- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/252، ومسلم 2699 في الذكر والدعاء: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، وأبو داؤد 4946 في الأدب: باب في المعونة للمسلم، وابن ماجة 225 في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، والبغوي في شرح السنّة 127، من طريق أبي معاوية وجرير وابن نمير، والترمذي 1425 في الحدود: باب ما جاء في الستر على المسلم، وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/17 من طريق أبي عوانة، ومسلم 2699 أيضًا، والترمذي 2945 في القراءات، من طريق أبي أسامة، وأبو نعيم في الحلية 8/119 من طريق فضيل بن عياض، كلهم عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد 4946 أيضًا، والترمذي 1425 في الحدود، و 1930 في البر والصلة: باب ما جاء في السترة على المسلم. وأخرجه أحمد 2/500 من طريق حزم، عن محمد بن واسع، عن بعض أصحابه، عن أبي صالح، به. وأخرجه أحمد 2/514 من طريق هشام، عن محمد بن المنكدر، عن أبي صالح، به.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْإِقْبَالُ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَالْقِيَامُ بِأُمُورِهِمْ وَإِنْ كَانَ اسْتِعْمَالُ مِثْلِهِ مَوْجُودًا مِنْهُ فِي غَيْرِهِمْ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ کمزور افراد کے پاس جائے ان کے معاملات کی دیکھ بھال کرے' اگرچہ وہ دوسرے افراد کے ساتھ بھی یہ اچھائی کرتا ہو

535- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قالت

(متن حدیث): أنزلت: (عَبَسَ وَتَوَلَّى) فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرْشِدْنِي قَالَتْ وَعِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْآخَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ أَتَرَى بِمَا أَقُولُ بَأْسًا فيقول لا فنزلت: (عَبَسَ وَتَوَلَّى). (5: 4)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت ''اس نے ماتھے پر بل ڈال لیا اور منہ پھیر لیا'' یہ حضرت عبداللہ بن امّ مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا کے بارے میں نازل ہوئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: اے اللہ کے نبی! آپ میری رہنمائی کیجئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کے بڑوں میں سے ایک فرد بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے منہ پھیرتے رہے اور اس کی طرف متوجہ رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں جو بات کہہ رہا ہوں اس میں کوئی حرج ہے' تو وہ جواب دیتا: جی نہیں' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ''اس نے ماتھے پر بل ڈال لئے اور منہ پھیر لیا)

ذِكْرُ رَجَاءِ الْغُفْرَانِ لِمَنْ نَحَّى الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ

ایسے شخص کے لئے مغفرت کی امید ہونے کا تذکرہ' جو تکلیف دہ چیز کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹاتا ہے

536- (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

535- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عمر الجعفي فهو من رجال مسلم. وأخرجه الترمذي 3331 في التفسير: باب ومن سورة عبس، والحاكم 2/514 من طريق سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي، عن أبيه، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. قال الترمذي: حديث غريب، وقال: وروى بعضهم هذا الحديث عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أنزل على ابن أم مكتوم، ولم يذكر فيه عن عائشة. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه، فقد أرسله جماعة عن هشام بن عروة. قلت: رواه مرسلًا مالك في الموطأ 1/207، وصوب الإمام الذهبي كونه مرسلًا. وانظر الدر المنثور 6/314.

(متن حدیث):بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَذَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اَجَلُّ مِنْ اَنْ يشكر عبيده إِذْ هُوَ الْبَادِيء بِالْإِحْسَانِ اِلَيْهِمْ وَالْمُتَفَضِّلُ بِاِتْمَامِهَا عَلَيْهِمْ وَلٰكِنَّ رِضَا اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِعَمَلِ الْعَبْدِ عَنْهُ يَكُوْنُ شُكْرًا مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى ذٰلِكَ الفعل. (1: 2)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص ایک مرتبہ ایک راستے میں جا رہا تھا اسے راستے میں کانٹوں کی ایک شاخ نظر آئی اس نے اسے لیا (اور ایک طرف کر دیا)' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی ذات اس بات سے بلند و برتر ہے کہ وہ اپنے بندے کا شکر ادا کرے' کیونکہ وہ اپنے بندوں کے ساتھ بھلائی کر کے ان کے ساتھ آغاز کرتا ہے' اور پھر اسے ان پر مکمل کر کے ان پر فضل کرتا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کے عمل سے راضی ہو جانا' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شکر شمار ہوگا' جو بندے کے اس فعل پر ہوگا۔

ذِكْرُ رَجَاءِ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ نَحَّى الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ

ایسے شخص کے لیے مغفرت کی امید ہونے کا تذکرہ' جو مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے

537 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث):بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ(3: 6)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایک شخص ایک راستے سے جا رہا تھا اسے راستے میں کانٹوں کی ٹہنی ملی۔ اس نے اسے پرے کر دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی''۔

536– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو عند مالك في الموطأ 1/131 باب ما جاء في العتمة والصبح، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/533، والبخاري 652 في الأذان: باب فضل التهجير إلى الظهر، و 2472 في المظالم: باب من أخذ الغصن وما يؤذى الناس في الطريق فرمى به، ومسلم 1914 في الإمارة: باب بيان الشهداء، و 4/2021 1914 أيضًا في البر والصلة: باب ما جاء في إماطة الأذى عن الطريق. وعندهم فأخره بدل فأخذه وهو الوارد في الروايات التالية. وأخرجه ابن ماجة 3682 في الأدب: باب إماطة الأذى عن الطريق، من طريق ابن نمير، عن الأعمش، عن أبي صالح، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 1134، وأحمد 2/286 و341 و404 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/485 عن عبد الرحمٰن بن مهدي وأبي عامر العقدي، عن زهير، عن العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب الجهني، عن أبيه، عن أبي هريرة. وسيورده برقم 540 من طريق زيد بن أسلم، عن أبي صالح، به، وبرقم 538 من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن أبي هريرة، وبرقم 539 من طريق عبد الرحمٰن بن حجيرة، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِىْ نَحَّى غُصْنَ الشَّوْكِ عَنِ الطَّرِيْقِ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا غَيْرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ شخص جس نے راستے سے ٹہنی کو ہٹایا تھا
اس شخص نے اس کے علاوہ کوئی نیکی نہیں کی تھی

538 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الْكَتَّانِىُّ بِالْاُبُلَّةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ اِلَّا غُصْنُ شَوْكٍ كَانَ عَلَى الطَّرِيْقِ كَانَ يُؤْذِى النَّاسَ فَعَزَلَهُ فَغُفِرَ له . (3: 6)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب کیا گیا' تو اس کے نامہ اعمال میں کانٹوں کی ٹہنی کے علاوہ اور کوئی بھلائی نہیں ملی۔ وہ ٹہنی ایک راستے میں پڑی ہوئی تھی' تو لوگوں کو اذیت دیتی تھی' اس شخص نے اسے پرے کر دیا تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہوگئی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ لِذٰلِكَ الْفِعْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس شخص کے اس فعل کی وجہ سے اس کے گزشتہ اور
آئندہ تمام گناہوں کی مغفرت ہوگئی تھی

539 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا بحر بن نصر أَخْبَرَنَا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ دَرَّاجًا اَبَا السمح حدثه عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): غُفِرَ لِرَجُلٍ اَخَذَ غُصْنَ شَوْكٍ عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ ذَنْبُهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ . (3: 6)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک ایسے شخص کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کی مغفرت ہوگئی' جس نے لوگوں کے راستے میں سے کانٹوں کی ٹہنی لی تھی (اور ایک طرف کر دی تھی)''۔

538- إسناده صحيح على شرط البخارى . رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن محمد بن الصباح، فمن رجال البخارى. وأخرجه أحمد 2/286 عن حماد بن أسامة، و2/439 عن ابن نمير. وتقدم قبله من طريق أبى صالح، عن أبى هريرة، به. فانظر تخريجه ثمت.

539- إسناده حسن، وانظر ما قبله.

ذِكْرُ رَجَاءِ الْغُفْرَانِ لِمَنْ اَمَاطَ الْاَذَى عَنِ الْاَشْجَارِ وَالْحِيطَانِ اِذَا تَاَذَّى الْمُسْلِمُوْنَ بِهٖ

ایسے شخص کے لئے مغفرت کی امید کا تذکرہ' جو درختوں اور باغات سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے جبکہ وہ چیز مسلمانوں کو اذیت پہنچاتی ہو

540 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابن عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيْقِ اِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهٗ فَاَلْقَاهُ وَاِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَاَمَاطَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ مَعْنَى قَوْلِهٖ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ يُرِيْدُ بِهٖ سِوَى الإسلام. (2:1)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص نے راستے سے کانٹوں کی شاخ ایک طرف کر دی۔ اس شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا' یا تو شاخ درخت میں لگی ہوئی تھی اور اس نے اسے کاٹ کر ایک طرف رکھ دیا تھا یا پھر راستے میں رکھی ہوئی تھی' تو اس نے اسے پرے کر دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''اس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے مسلمان ہونے کے علاوہ اور کوئی نیک کام نہیں کیا تھا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْمَرْءِ اَنْ يُّمِيطَ الْاَذَى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ اِذْ هُوَ مِنَ الْاِيمَانِ

آدمی کیلئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹائے کیونکہ یہ عمل ایمان کا حصہ ہے

541 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ عَنْ اَبِي الْوَازِعِ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ

540- إسناده حسن على شرط مسلم، غير ابن عجلان . وأخرجه أبو داؤد 5245 في الأدب: باب في إماطة الأذى عن الطريق، عن عيسى بن حماد، بهذا الإسناد . وتقدم برقم 537 و 537 من طريق أبي صالح، وبرقم 538 من طريق عروة، وبرقم 539 من طريق ابن حجيرة، ثلاثتهم عن أبي هريرة.

541- أبان بن صمعة ثقة، إلا أنه اختلط لَمَّا كبر، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم . وهو في مصنف ابن أبي شيبة 9/28، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة 3681 في الأدب: باب إماطة الأذى عن الطريق . وأخرجه ابن ماجة 3681 أيضًا عن علي بن محمد، عن وكيع، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2618 131 في البر والصلة: باب فضل إزالة الأذى عن الطريق،

(متن حدیث):قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عمل اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ نَحِّ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ المسلمين .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ هٰذَا وَالِدُ عُتْبَةَ الْغُلَامِ وَاَبُو الْوَازِعِ اسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو وأبو برزة اسمه نضلة بن عبيد. (1: 2)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے جس کے ذریعے میں نفع حاصل کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو پرے کردو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابان بن صمعہ نامی راوی عتبہ غلام کے والد ہیں' اور ابووازع راوی کا نام جابر بن عمرو ہے' اور ابو برزہ کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ لِمَنْ سقى كل ذات كبد حرى

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کو اجر عطا کرنے کا تذکرہ' جو کسی بھی جاندار چیز کو پانی پلاتا ہے

542–(سندحدیث): أَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ

(متن حدیث):اَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الضَّالَّةُ ترد عَلٰى حَوْضِي فَهَلْ فِيْهَا اَجْرٌ اِنْ سَقَيْتُهَا قَالَ اسْقِهَا فَاِنَّ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حرى أجر . (1: 2)

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی گم شدہ اونٹ میرے حوض پر آجاتا ہے' تو اگر میں اسے پانی پلادیتا ہوں' تو کیا اس کا اجر ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اسے پانی پلادو' کیونکہ ہر جاندار کے ساتھ اچھائی کرنے میں اجر ہوتا ہے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِمَنْ سَقٰى ذَوَاتَ الْاَرْبَعِ اِذَا كَانَتْ عَطْشَى

ایسے شخص کے جنت میں داخلے کی امید کا تذکرہ' جو چار پاؤں والے جانور کو پانی پلاتا ہے' جبکہ وہ پیاسا ہو

543 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الليث عَنِ ابْنِ عجلان عن القعقاع بن حكيم وزيد عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

542– إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 4/175، وابن ماجة 3686 في الأدب: باب فضل صدقة الماء وأخرجه الطبراني في الكبير 6598 من طريق الزهري، عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك بن جعشم، عن عمه سراقة. وأخرجه الطبراني 6600، والحاكم 3/619 من طريق يونس بن يزيد، وأخرجه عبد الرزاق 19692، ومن طريقه أحمد 4/175، والطبراني 6587، والبيهقي في السُّنن 4/186 عن معمر، عن الزهري، عن عروة بن الزبير، عن سراقة. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 112 من طريق سفيان. وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم 544. وعن عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/222، والقضاعي في مسند الشهاب 114، وذكره الهيثمي في المجمع 3/131، وقال: رواه أحمد ورجاله ثقات.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):دَنَا رَجُلٌ اِلٰى بِئْرٍ فَنَزَلَ فَشَرِبَ مِنْهَا وَعَلَى الْبِئْرِ كَلْبٌ يَلْهَثُ فَرَحِمَهُ فَنَزَعَ اِحْدٰى خُفَّيْهِ فَغَرَفَ لَهُ فَسَقَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فأدخله الجنة . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص ایک کنویں کے پاس ہوا' وہ اس کے اندر اترا' اس نے اس میں سے پانی پی لیا۔ اس کنویں کے کنارے پر ایک کتا ہانپ رہا تھا۔ اس شخص کو اس پر رحم آیا۔ اس نے اپنے ایک موزے کو اتارا اور اس میں پانی بھر کر اس کتے کو پلا دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِحْسَانَ اِلٰى ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ قَدْ يُرْجٰى بِهٖ تَكْفِيرُ الْخَطَايَا فِي الْعُقْبٰى

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پہ دلالت کرتی ہے کہ چوپائے کے ساتھ بھلائی کرنے کی صورت میں بھی' آخرت میں گناہ کی معافی کی امید کی جا سکتی ہے

544- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمنبج وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال

(متن حدیث):بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

543- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ابن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة، وهو صدوق. وأخرجه البخارى 173 فى الوضوء: باب الماء الذى يغسل به شعر الإنسان، من طريق عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، بهذا الإسناد. وسيرد بعده من طريق مالك، عن سمى، عن أبى صالح، به.

544- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى فى شرح السنّة من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد. وهو عند مالك فى الموطأ 2/929-930 باب جامع ما جاء فى الطعام والشراب، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/375 و517، والبخارى 2363 فى المساقاة: باب فضل سقى الماء، و 2466 فى المظالم: باب الآبار التى على الطريق، و 6009 فى الأدب: باب رحمة الناس والبهائم، وفى الأدب المفرد 378، ومسلم 2244 فى السلام: باب فضل ساقى البهائم المحترمة وإطعامها، وأبو داؤد 2550 فى الجهاد: باب ما يؤمر به من القيام على الدواب البهائم، والبيهقى فى السُّنن 4/185 و8/14، والقضاعى فى مسند الشهاب 113.

''ایک مرتبہ ایک شخص کسی راستے پر جارہا تھا اسے شدید پیاس محسوس ہوئی۔ اسے ایک کنواں ملا وہ اس کے اندر اتر گیا۔ اس نے اس میں سے پانی پیا اور جب وہ باہر نکلا تو وہاں ایک کتا ہانپ رہا تھا۔ وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے زمین چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا اس کتے کو بھی اس طرح پیاس لگی ہوگی' جس طرح مجھے لگی تھی۔ وہ کنویں کے اندر اترا اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا پھر اس نے منہ کے ذریعے اس موزے کو پکڑا اور اوپر چڑھ آیا پھر اس نے کتے کو پانی پلایا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جانوروں (کے ساتھ اچھا سلوک کرنے) پر ہمیں اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار کے ساتھ (اچھا سلوک کرنے پر) اجر ملتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ تَعَاهُدِ الْمَرْءِ ذَوَاتَ الْاَرْبَعِ بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی چوپائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو ترک کرے

545- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ الْحَنْظَلِيَّةِ الْاَنْصَارِيَّ

(متن حدیث): اَنَّ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعَ سَاَلَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَاَمَرَ مُعَاوِيَةَ اَنْ يَّكْتُبَ بِهٖ لَهُمَا فَفَعَلَ وَخَتَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهُ بِدَفْعِهٖ اِلَيْهِمَا فَاَمَّا عُيَيْنَةُ فَقَالَ مَا فِيْهِ فَقَالَ فِيْهِ مَا اُمِرْتُ بِهٖ فَقَبَّلَهٗ وَعَقَدَهٗ فِيْ عِمَامَتِهٖ وَاَمَّا الْاَقْرَعُ فَقَالَ اَحْمِلُ صَحِيْفَةً لَا اَدْرِيْ مَا فِيْهَا كَصَحِيْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ فَاَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِمَا فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَتِهٖ فَمَرَّ بِبَعِيْرٍ مُنَاخٍ عَلَى الْبَابِ الْمَسْجِدِ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ مَرَّ بِهٖ مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ وَهُوَ عَلٰى حَالِهٖ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَابْتُغِيَ فَلَمْ يُوْجَدْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ ارْكَبُوْهَا صِحَاحًا وَكُلُوْهَا سِمَانًا كَالْمُتَسَخِّطِ اٰنِفًا اِنَّهٗ مَنْ سَاَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ اَرَادَ بِهٖ عَلٰى دَائِمِ الْاَوْقَاتِ وَفِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبُوْهَا صِحَاحًا كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّاقَةَ الْعَجْفَاءَ الضَّعِيْفَةَ يَجِبُ اَنْ يَنْتَكِبَ رُكُوْبُهَا اِلٰى اَنْ تَصِحَّ وَفِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُوْهَا سِمَانًا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ النَّاقَةَ

545- إسناده صحيح على شرط البخاري غير صحابيه، فقد روى له أبو داؤد والنسائي. وأخرجه أحمد 4/180، 181 عن علي بن المديني، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد 1629 في الزكاة: باب من يعطى من الصدقة، وأخرجه الطبراني في الكبير 5620. وسيعيده المؤلف برقم 3385.

الْمَهْزُولَةَ الَّتِي لَا نِقْيَ لَهَا يستحب ترك نحرها إلى أن تسمن. (2: 49)

حضرت سہل بن حنظلیہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عیینہ اور اقرع نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ ان کے لئے وہ چیز لکھ دیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مہر لگا دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان دونوں کے سپرد کر دیں عیینہ نے دریافت کیا۔ اس میں کیا ہے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ اس میں وہ کچھ تحریر ہے' جو مجھے حکم دیا گیا تھا۔ عیینہ نے اسے قبول کر لیا اور اسے اپنے عمامے میں باندھ لیا' لیکن اقرع نے کہا: میں ایک ایسا صحیفہ اٹھا کہ لے جاؤں جس کے بارے میں مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ اس میں کیا تحریر ہے یہ تو دھوکے کے صحیفے کی مانند ہوگا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کے قول کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی کام کے سلسلے میں باہر تشریف لائے آپ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جو مسجد کے دروازے کے پاس بندھا ہوا تھا۔ یہ دن کے ابتدائی حصے کی بات ہے' جب آپ دن کے آخری حصے میں وہاں سے گزرے' تو وہ اونٹ اسی حالت میں موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اسے تلاش کیا گیا۔ وہ نہیں ملا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ان پر ایسی حالت میں سواری کرو جب یہ تندرست ہوں اور انہیں اس وقت کھاؤ جب یہ موٹے تازے ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی چیز مانگے اور اس کے پاس وہ چیز موجود ہو' جو اسے بے نیاز کر دے' تو وہ جہنم کے انگارے زیادہ کرتا ہے اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جو چیز اسے بے نیاز کر دے اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا صبح اور شام کا کھانا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''اس کا صبح اور شام کا کھانا'' اس سے مراد یہ ہے: ہمیشہ ایسا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم صحیح ہونے کی حالت میں ان پر سواری کرو''۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیمار اور کمزور اونٹنی کے حوالے سے یہ بات لازم ہے: جب تک وہ تندرست نہیں ہو جاتی اس پر سواری کرنے سے گریز کیا جائے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم انہیں اس وقت کھاؤ جب یہ موٹے تازے ہو جائیں''۔

اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' ایسی کمزور اونٹنی جس کے اندر گودا ہی نہیں ہو' اس کے حوالے سے یہ بات مستحب ہے کہ اس کو اس وقت تک قربان نہ کیا جائے' جب تک وہ موٹی تازی نہیں ہو جاتی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِحْسَانِ إِلَى ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ رَجَاءَ النَّجَاةِ فِي الْعُقْبَى بِهِ

آخرت میں اس حوالے سے نجات کی امید رکھتے ہوئے چوپائیوں کے ساتھ اچھائی کے مستحب ہونے کا تذکرہ

546 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ .

اسنادِ دیگر: اَخْبَرَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ فِيْ عَقِبِهٖ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰه عن سعيد المقبرى عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمثله [1] (1: 2)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اس نے باندھ دیا تھا' اور وہ اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی زمین میں سے کچھ کھا پی لیتی''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

546- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى 3318 فى بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب فى شراب أحدكم فليغمسه، ومسلم 2242 فى السلام: باب تحريم قتل الهرة، و 4/2022 فى البر والصلة: باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذى لا يؤذى، كلاهما عن نصر بن على الجهضمى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 2336 فى المساقاة: باب فضل سقى الماء، وفى الأدب المفرد 379، ومسلم 2242 أيضًا، والدارمى 2/330، 331، والبيهقى فى السُّنن 5/214 و8/13 من طريق مالك، والبخارى 3482 فى أحاديث الأنبياء: باب 54، ومسلم 2242 فى السلام، و 4/2022 فى البر والصلة، من طريق جويرية بن أسماء، كلاهما عن نافع، بهذا الإسناد.

[1] إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخارى 3318 فى بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب فى إناء أحدكم، ومسلم 2242 فى السلام: باب تحريم قتل الهرة، و 4/2044 فى البر والصلة: باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذى لا يؤذى، كلاهما عن نصر بن على الجهضمى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/261 من طريق أبى سلمة، و 2/457 و 467 و479 من طريق محمد بن زياد، و 2/501 من طريق موسى بن سيار، والأعرج و 2/507 من طريق ابن سيرين، و 2/269، ومسلم 2619 4/2110 فى التوبة: باب سعة رحمة الله تعالى، وابن ماجة 4256 فى الزهد: باب ذكر التوبة، والبغوى فى شرح السنة 4184، من طريق حميد بن عبد الرحمن بن عوف، وأحمد 2/317، ومسلم 2619 فى البر والصلة: باب تحريم تعذيب الهرة وغيرها من الحيوان الذى لا يؤذى، والبيهقى فى السُّنن 8/14 من طريق همام بن منبه، والبغوى 1670 من طريق عروة، كلهم عن أبى هريرة، به.

12- بَابُ الرِّفْقِ

باب 12: نرمی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الرِّفْقِ لِلْمَرْءِ فِي الْأُمُورِ إِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يُحِبُّهُ

تمام امور میں آدمی کے لئے نرمی کے مستحب ہونے کا تذکرہ' کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے

547 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يحب الرفق فى الأمر كله.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا رَوَى مَالِكٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ مَالِكٍ أَرْبَعَةَ أحاديث. (1: 2)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے''۔

547- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن المنذر الحزامى فمن رجال البخارى. وأخرجه الطبرانى فى الصغير 1/154، والقضاعى فى مسند الشهاب 1063 من طريق سلمة بن العيار، وأبى مصعب، وعبد الأعلى بن مسهر، عن مالك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/85، وابن ماجة 3689 فى الأدب: باب فى الرفق، من طريق محمد بن مصعب والوليد بن مسلم، والدارمى 2/323 عن محمد بن يوسف، كلاهما عن الأوزاعى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 19460 ومن طريقه أحمد 6/199، ومسلم 2165 فى السلام: باب النهى عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 383، والبغوى فى شرح السنّة 3314 عن معمر، وأخرجه البخارى 6024 فى الأدب: باب الرفق فى الأمر كله، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 382 من طريق صالح بن كيسان، والبخارى 6256 فى الاستئذان: باب كيف الرد على أهل الذمة بالسلام، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 384 من طريق شعيب، والبخارى 6395 فى الدعوات: باب الدعاء على المشركين، من طريق معمر، و 6927 فى استتابة المرتدين: باب إذا عَرَّض الذمى أو غيره بسب النبى صلى الله عليه وسلم ولم يصرح، ومسلم 2165 أيضًا، والترمذى 2710 فى الاستئذان: باب ما جاء فى التسليم على أهل الذمة، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 381، والقضاعى فى مسند الشهاب 1065 من طريق ابن عيينة، كلهم عن الزهرى، بهذا الإسناد. وانظر التعليق على الحديث المتقدم برقم 502.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک نے امام اوزاعی کے حوالے سے صرف یہی روایت نقل کی ہے' جبکہ اوزاعی نے امام مالک کے حوالے سے چار روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الِاسْتِدْلَالِ عَلٰى حِرْمَانِ الْخَيْرِ فِيمَنْ عَدِمَ الرِّفْقَ فِيْ اُمُوْرِهٖ

جوشخص معاملات میں نرمی سے محروم رہے اس کے بھلائی سے محروم ہونے پر استدلال کرنے کا تذکرہ

548 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هلال عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَنْ يحرم الرفق يحرم الخير . (1: 2)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُعِينُ عَلَى الرِّفْقِ بِاَنْ يُّعْطِيَ عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نرمی کے ساتھ پیش آنے پر مدد کرتا ہے اور نرمی کرنے پر وہ کچھ عطا کرتا ہے' جو سختی کرنے پر عطا نہیں کرتا

549 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بعسكر مكرم قال حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصٍ الْاُبُلِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يعطي على العنف . (1: 2)

548– إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 4/362 عن يحى القطان بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2592 74 فى البر والصلة: باب فضل الرفق، عن محمد بن المثنى، عن يحيى القطان، به . وأخرجه ابن أبى شيبة 8/510، وأحمد 4/366. والبخارى فى الأدب المفرد 463 ، ومسلم 2592 75 ، وأبو داؤد 4809 فى الأدب: باب فى الرفق، وابن ماجة 3687 فى الأدب: باب الرفق، والطبرانى فى الكبير 2449 و 2450 2451 و 2452 و 2453 ، من طرق عن الأعمش، عن تميم بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة 8/511، و511، 512، ومسلم 2592 76 ، والطبرانى فى الكبير 2454 و 2455 من طرق عن محمد بن أبى إسماعيل، عن عبد الرحمن بن هلال، بهذا الإسناد.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ نرم ہے وہ نرمی کو پسند کرتا ہے اور وہ نرمی پر وہ چیز عطا کرتا ہے جو سختی پر عطا نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرِّفْقَ مِمَّا يُزَيِّنُ الْاَشْيَاءَ وَضِدَّهُ يُشِينُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نرمی ان چیزوں میں سے ایک ہے' جو اشیاء کو سنوار دیتی ہیں اور اس کی ضد (یعنی سختی) چیزوں کو بگاڑ دیتی ہے

550- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو اِلٰى هٰذِهِ التِّلَاعِ وَقَالَ لِىْ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِىْ شَىْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهُ ولا نزع من شيء إلا شانه. (1: 2)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس اونچی (یا نیچی) زمین کے پاس تشریف لائے آپ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! تم مجھ سے نرمی سے کام لو' کیونکہ نرمی جس چیز میں ہوگی' اسے سنوار دے گی اور جس چیز سے الگ ہوگی' یہ اسے رسوا کر دے گی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِلُزُوْمِ الرِّفْقِ فِى الْاَشْيَاءِ اِذْ دَوَامُهُ عَلَيْهِ زِينَتُهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

معاملات میں نرمی کے لازم ہونے کے حکم کا تذکرہ' کیونکہ اس پر باقاعدگی اختیار کرنا

549- حديث صحيح، وأخرجه ابن ماجة 3688 فى الأدب: باب فى الرفق، عن إسماعيل بن حفص الأيلى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم فى حلية الأولياء 8/306 من طريق الحسين بن على الأيلى، عن الأعمش، به. وأخرجه البزار 1964 عن أحمد بن منصور بن سيار. قلت: يتقوى الحديث بطريقيه، ويشهد له حديث عائشة 547 المتقدم، والآتى برقم 552. وحديث عبد الله بن مغفل عند ابن أبى شيبة 8/512، وأحمد 4/78، والبخارى فى الأدب المفرد 472، وأبى داؤد 4807 فى الأدب: باب فى الرفق، والدارمى 2/323. وحديث على بن أبى طالب عند أحمد 1/112، والبخارى فى التاريخ الكبير 1/308، والبزار 1960، وأبى نعيم فى أخبار أصبهان 1/336. قال الهيثمى فى المجمع 8/18: رواه أحمد أبو يعلى والبزار، وأبو خليفة لم يضعفه أحد، وبقية رجاله ثقات. وحديث أنس عند الطبرانى فى الصغير 1/81، 82، والبزار 1961 و 1962. قال الهيثمى فى المجمع 8/18: وأحد إسنادى البزار ثقات. وحديث ابن عباس فى أخبار أصبهان 2/254. وحديث خالد بن معدان عند ابن أبى شيبة 8/512، أورده الهيثمى فى المجمع 8/18، 19، وقال: رواه الطبرانى ورجاله رجال الصحيح. وحديث جرير بن عبد الله عند الطبرانى فى الكبير 2273. قال الهيثمى فى المجمع 8/18: ورجاله ثقات.

550- حديث صحيح، وأخرجه أبو داؤد 2478 فى الجهاد: باب ما جاء فى الهجرة وسكنى البدو، و 4808 فى الأدب: باب فى الرفق، عن عثمان بن أبى شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/510، ومن طريقه أبو داؤد 2478 و 4808 أيضًا، وأخرجه أحمد 6/85 و206 و222، من طرق عن شريك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/112 من طريق إسماعيل، و6/125 و171 ومسلم 2594 78 و 79 فى البر والصلة: باب فضل الرفق، والبخارى فى الأدب المفرد 469 و 475، والبغوى فى شرح السنّة 3493، من طريق شعبة، والبزار 1966

دنیااورآخرت میں زینت کا باعث ہے

551- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيْبٍ الْبَذَشِيُّ الْقُومِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ قط إلا شانه (1: 89)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نرمی جس چیز میں بھی ہوگی' یہ اسے آراستہ کردے گی اور فحش (یعنی سختی) جس چیز میں بھی ہوگی' اسے بگاڑ دے گی''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ الرفق فی جمیع أسبابه

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر اپنے تمام معاملات میں نرمی کو لازم پکڑنا واجب ہے

552- (سندحدیث):أَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرنی حيوة عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يحب الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلٰى مَا سواه . (3: 68)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ نرم ہے اور وہ نرمی پر وہ چیز عطا کرتا ہے' جو سختی پر عطا نہیں کرتا اور جو نرمی کے علاوہ اور کسی چیز پر عطا نہیں کرتا''۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَفَقَ بِالْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اُمُوْرِهِمْ مَعَ دُعَائِهِ عَلٰى مَنِ اسْتَعْمَلَ ضِدَّهُ فِيْهِمْ

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے شخص کے لئے دعا کرنے کا تذکرہ' جو مسلمانوں کے ساتھ ان کے معاملات میں نرمی

551- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، فقد روى له أبو داؤد والنسائي، وهو ثقة. وأخرجه عبد الرزاق 20145، ومن طريقه البخاري في الأدب المفرد 601، والترمذي 1974 في البر والصلة: باب ما جاء في الفحش والتفحش، وابن ماجة 4185 في الزهد: باب الحياء، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 77، البغوي في شرح السنة 3596. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 466 عن أحمد بن عبيد الله الغداني، عن كثير بن أبي كثير، عن ثابت، عن أنس. وأخرجه البزار 1963. قال الهيثمي في المجمع 8/18: فيه كثير بن حبيب، وثقه ابن أبي حاتم، وفيه لين: وبقية رجاله ثقات.

552- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 2593 في البر والصلة: باب فضل الرفق، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 3492، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي هريرة تقدم برقم 549، فانظره، وذكرت أحاديث الباب ثمت.

کرتا ہے اور نبی اکرم ﷺ کا ایسے شخص کے لئے دعائے ضرر کرنا' جو ان امور میں اس کے برخلاف طریقے (یعنی سختی) سے پیش آتا ہے

553 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بن يحيى قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ عَائِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ به . (5: 12)

❀❀ عبدالرحمان بن شماسہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کوئی چیز مانگنے کے لئے حاضر ہوا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس گھر میں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! جو شخص میری اُمت کے کسی بھی معاملے کا نگران بنے اور وہ ان لوگوں پر سختی سے کام لے' تو اس پر سختی کرنا اور جو شخص میری اُمت کے کسی معاملے کا نگران بنے اور وہ ان کے ساتھ نرمی سے کام لے' تو اس پر نرمی کرنا''۔

553- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 6/93 عن هارون بن معروف، ومسلم 1828 فى الإمارة: باب فضيلة الإمام العادل وعقوبة الجائر والحث على الرفق بالرعية، ومن طريقه البغوى فى شرح السنّة 2471 عن هارون بن سعيد الأيلى، وأخرجه البيهقى فى السُّنن 10/136 من طريق هارون بن سعيد الأيلى، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/257 و258، ومسلم 1828 أيضًا، والبيهقى فى السُّنن 9/43 من طريق جرير بن حازم، عن حرملة بن عمران، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/62 عن وكيع، وأخرجه أحمد 6/260 عن محمد بن ربيعة، عن جعفر بن برقان، عن عبد الله المدينى، وغيره، عن عائشة.

13- بَابُ الصُّحْبَةِ وَالْمُجَالَسَةِ

باب 13: ساتھ رہنے اور ہم نشینی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يَصْحَبَ اِلَّا الصَّالِحِيْنَ وَلَا يُنْفِقُ اِلَّا عَلَيْهِمْ

آدمی کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ صرف نیک لوگوں کے ساتھ رہے' اور صرف ان پر خرچ کرے

554 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ :

(متن حدیث): لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِىٌّ . (1: 63)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم صرف مومن کی مصاحبت اختیار کرنا اور تمہارا کھانا صرف پرہیز گار لوگ کھائیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّصْحَبَ الْمَرْءُ اِلَّا الصَّالِحِيْنَ وَيُؤْكَلَ طَعَامُهُ اِلَّا اِيَّاهُمْ

اس بات کا تذکرہ' آدمی صرف نیک لوگوں کے ساتھ رہے' اور اپنا کھانا صرف ان لوگوں کو کھلائے

555 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): لَا تَصْحَبْ اِلَّا مؤمنا ولا يأكل طعامك إلا تقى . (2: 23)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

554- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 3/38، وأبو داؤد 4832 في الأدب: باب مَنْ يؤمر أن يجالس، والترمذى 2395 في الزهد: باب ما جاء في صحبة المؤمن، والبغوى في شرح السنّة 3484 من طرق عن ابن المبارك، به. وأخرجه الدارمى 2/103، والحاكم في المستدرك 4/128 من طريق أبى عبد الرحمٰن المقرء، عن حيوة ابن شريح. بهذا الإسناد. وسيعيده المؤلف برقم 555 و 560 .

555- إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله.

''تم صرف مومن کی مصاحبت اختیار کرنا اور تمہارا کھانا صرف پرہیز گار لوگ کھائیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَحَبَّةَ الْمَرْءِ الصَّالِحِيْنَ وَاِنْ كَانَ مُقَصِّرًا فِي اللُّحُوقِ بِاَعْمَالِهِمْ يَبْلُغُهُ فِي الْجَنَّةِ اَنْ يَّكُوْنَ مَعَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نیک لوگوں کے ساتھ محبت رکھنا آدمی کو جنت تک پہنچا دیتا ہے' اور وہ جنت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوگا اگر چہ وہ نیک لوگوں کے اعمال کے حوالے سے ان کے ساتھ نہ مل سکتا ہو

556- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ

(متن حدیث):اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ اِنَّكَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ من أحببت . (3: 65)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' لیکن وہ ان کے عمل کی طرح عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم اس کے ساتھ ہوگے' جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تم جس سے محبت رکھتے ہو' تم اس کے ساتھ ہوگے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خِطَابَ هٰذَا الْخَبَرَ قُصِدَ بِهِ التَّخْصِيصُ دُوْنَ الْعُمُوْمِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت میں مذکور خطاب کے ذریعے مخصوص افراد مراد لیے گئے ہیں اس کا مفہوم عمومی نہیں ہے

557- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ

(متن حدیث):اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ . (3: 65)

556- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 5/156 و166، وأبو داؤد 5126 في الأدب: باب إخبار الرجل بمحبته إياه، والدارمي 2/321، 322، والبخاري في الأدب المفرد 351 من طريق سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد . وفي الباب عن أنس تقدم برقم 8، وسيرد برقم 563 و 564 و 565 . وعن أبي موسى سيرد برقم 557 . وعن صفوان بن عسال سيرد برقم 562 . وعن ابن مسعود عند الطيالسي 53، وأحمد 4/405، والبخاري 6168 و 6169 في الأدب: باب علامة الحب في الله، ومسلم 2640 في البر والصلة: باب المرء مع أحب . وعن علي عند البزار 3596، أورده الهيثمي في المجمع 10/280، ونسبه إلى البزار.

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہو پاتا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّبَرُّكُ بِالصَّالِحِينَ وَأَشْبَاهِهِمْ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیک لوگوں سے اور ان جیسوں سے برکت حاصل کرے

558 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ لَقَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنَ الْبُشْرَى قَالَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فِي إِنَائِكُمَا فَأَفْضَلَا لها منه طائفة . (5: 9)

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان ''جعرانہ'' کے مقام پر نیچے کی طرف اتر رہے تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک دیہاتی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے جو میرے ساتھ وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم خوشخبری قبول کرو دیہاتی نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ پہلے ہی مجھے بہت ساری خوشخبریاں دے چکے

557- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 4/405 عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2641 في البر والصلة: باب المرء مع من أحب، عن أبي بكر بن أبي شيبة وأبي كريب، كلاهما عن أبي معاوية، به. وأخرجه أحمد 4/395 و405 من طريق سفيان الثوري، و4/398، والبخاري 6170 في الأدب: باب علامة الحب في الله، من طريق ابن عيينة، وأحمد 4/392، ومسلم 2641، والبغوي في شرح السنّة 3478 من طريق محمد بن عبيد، ثلاثتهم عن الأعمش، بهذا الإسناد.

558- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو كريب هو محمد بن العلاء، وأبو أسامة هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاري 4328 في المغازي: باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ومسلم 2497 في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي موسى الأشعري، وأخرجه البخاري مختصرًا برقم 196 في الوضوء: باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة.

ہیں۔راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرف غصے کے عالم میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس شخص نے خوشخبری کو مسترد کر دیا ہے' تو تم دونوں اسے قبول کر لو' تو ان دونوں صاحبان نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اسے قبول کرتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی موجود تھا۔ پھر آپ نے ان دونوں سے فرمایا: تم دونو ں اس میں سے پی لو اور اسے اپنے سینے اور چہرے کے اوپر بھی انڈیل لو' ان دونوں حضرات نے پیالہ لیا اور ایسا ہی کیا' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تھی۔ پردے کے پیچھے سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں پکار کر کہا: اپنے برتن میں سے اپنی والدہ کے لئے بھی کچھ بچالینا' تو ان دونوں نے اس میں سے تھوڑا سا (پانی) ان کے لئے بھی بچالیا''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ التَّبَرُّكِ لِلْمَرْءِ بِعِشْرَةِ مَشَايِخِ اَهْلِ الدِّينِ وَالْعَقْلِ

اہل دین اور اہل فضل مشائخ کے ساتھ رہتے ہوئے آدمی کے برکت حاصل کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

559 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن الْمُبَارَكِ بِدَرْبِ الرُّومِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قال البركة مع أكابركم .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لم يحدث بْن الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِخُرَاسَانَ اِنَّمَا حَدَّثَ بِهٖ بِدَرْبِ الرُّومِ فَسَمِعَ مِنْهُ اَهْلُ الشَّامِ وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْ كُتُبِ ابْنِ الْمُبَارَكِ مَرْفُوعًا. (1: 2)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن مبارک نے یہ حدیث خراسان میں بیان نہیں کی تھی۔ یہ حدیث انہوں نے درب (روم) میں بیان کی' تو اہل شام نے ان سے اس حدیث کو سن لیا اور یہ حدیث ابن مبارک کی کتابوں میں مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّؤْثِرَ بِطَعَامِهٖ وَصَحِبَتِهِ الْاَتْقِيَاءَ وَاَهْلَ الْفَضْلِ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے کھانے اور ساتھ میں پرہیز گار لوگوں

559- إسناده صحيح . وأخرجه الخطيب في تاريخه 11/165، والقضاعي في مسند الشهاب 36 من طريق عيسى بن عبد الله بن سليمان، والقضاعي 37 من طريق الخطاب بن عثمان . وأخرجه الحاكم 1/62، وأبو نعيم في الحلية 8/171، 172 من طريق عبيد الله بن موسى، وصححه الحاكم وأقره الذهبي . وفي الباب عن أبي أمامة عند الطبراني 7895 ولفظه: اشرب فإن البركة في أكابرنا فمن لم يرحم صغيرنا، ويجل كبيرنا، فليس منا .

اوراہل فضیلت لوگوں کوترجیح دے

42

560 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَيْوَةَ بْنَ شُرَيْحٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيْبِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِىٌّ . (1: 2)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم صرف مومن کی مصاحبت اختیار کرنا اور تمہارا کھانا صرف پرہیز گار شخص کھائے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ وَاَهْلِ الدِّيْنِ دُوْنَ اَضْدَادِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' نیک لوگوں اور دیندار لوگوں کی ہم نشینی اختیار کی جائے' نہ کہ ان کی ضد (یعنی گناہگار) مسلمانوں کے ساتھ رہا جائے

561- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَمَثَلُ جَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ الْمُقَايَسَاتِ فِى الدِّيْنِ. (1: 89)

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال اسی طرح ہے' جیسے کسی نے مشک اٹھایا ہوا ہو اور کوئی بھٹی جھونکتا ہو' تو مشک

560- إسناده حسن، وقد تقدم برقم 554 و 555 .

561- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخارى 5534 فى الذبائح: باب المسك، ومن طريقه البغوى فى شرح السُّنة 3483 ، والقضاعى فى مسند الشهاب 1380 ، وأخرجه مسلم 2628 فى البر والصلة: باب استحباب مجالسة الصالحين، كلاهما عن أبى كريب محمد بن العلاء ، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 2101 فى البيوع: باب فى العطار وبيع المسك، من طريق عبد الواحد بن زياد، عن بريد، بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف برقم 579 من طريق سفيان بن عيينة، عن يريد، به، ويريد تخريجه هناك. وأخرجه الطيالسى 515 عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس، عن أبى موسى موقوفًا لم يرفعه . وأخرجه أحمد 4/408 من طريق عاصم الأحول، عن أبى كبشة، عن أبى موسى. وفى الباب عن أنس عند أبى داوُد 4829 فى الأدب: باب يؤمر أن يجالس، والقضاعى فى مسند الشهاب 1381 ، وهو ضمن حديث طويل أوله: مثل المؤمن الذى يقرأ القرآن.. سيرد برقم 770 و 771

اٹھانے والے شخص سے' یا تو تم اسے خرید لو گے یا پھر تم اس سے خوشبو حاصل کر لو گے اور بھٹی جھونکنے والا شخص یا تو تمہارے کپڑے کو جلا دے گا یا پھر تمہیں اس سے بدبو آئے گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ دینی معاملات میں قیاس کرنا مباح ہے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِلْمَرْءِ مَعَ مَنْ كَانَ يُحِبُّهُ فِي الدُّنْيَا

آدمی دنیا میں جس شخص سے محبت رکھتا ہو قیامت میں اسکے ساتھ جنت میں داخل ہونے کی امید ہونے کا تذکرہ

562 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ، فَقُلْنَا: وَيْلَكَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ، فَاِنَّكَ قَدْ نُهِيتَ عَنْ هٰذَا، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى اَسْمَعَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ: " هَاؤُمُ "، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا اَحَبَّ قَوْمًا، وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ ؟ قَالَ: " ذٰلِكَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ "

توضیح مصنف: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَاؤُمُ " اَرَادَ بِهِ رَفْعَ الصَّوْتِ فَوْقَ صَوْتِ الْاَعْرَابِيِّ، لِئَلَا يَاْثَمَ الْاَعْرَابِيُّ بِرَفْعِ صَوْتِهِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَهُ الشَّيْخُ.

❀❀ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بلند آواز میں آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو۔ تم اپنی آواز کو پست رکھو' کیونکہ تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے: وہ بولا: نہیں۔ اللہ کی قسم! جب تک میں انہیں سنا نہیں لیتا (میں اپنی آواز نیچی نہیں کروں گا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے اشارہ کیا کہ آگے آجاؤ۔ اس شخص نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہو پاتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''ھـــاؤم'' اس سے مراد یہ ہے کہ دیہاتی کی آواز سے زیادہ بلند آواز میں یہ لفظ کہا تا کہ وہ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند کرنے کے حوالے سے گنہگار نہ ہو۔ یہ بات شیخ سے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا السَّائِلَ اِنَّمَا اَخْبَرَ عَنْ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَرَسُوْلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سوال کرنے والے شخص نے اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے رسول سے محبت کے بارے میں بتایا تھا

563 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ: مَا اَعْدَدْتَ لَهَا ؟، قَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ: فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُسْلِمَ نِيَّتَهُ فِيْ مَحَبَّتِهِ الْقَوْمَ اِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ بندہ مسلم کو قوم کے ساتھ محبت رکھنے میں اس کی نیت کا بدلہ عطا کرتا ہے اگر وہ اچھی ہوگی تو اچھا بدلہ ہوگا اور اگر وہ بری ہوگی تو وہ برا بدلہ ہوگا

564 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا قَائِمَةٌ فَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا ؟، قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيْرَ عَمَلٍ اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تو قائم ہو ہی جانا ہے۔ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے زیادہ عمل کی تیاری نہیں کی ہے البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جس سے محبت رکھتے ہو تم اس کے ساتھ ہوگے اور تم نے جس ثواب کی امید رکھی ہے وہ تمہیں مل جائے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعَطِّلَةِ عَلٰى اَهْلِ الْحَدِيْثِ حَيْثُ حُرِمُوْا تَوْفِيْقَ الْاِصَابَةِ لِمَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ''معطلہ'' فرقے سے تعلق رکھنے والے بعض لوگ محدثین پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ یہ لوگ اس کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رہے ہیں

565 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا، قَالَ:

(متن حدیث): يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى تَقُوْمُ السَّاعَةُ ؟ وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ ؟ قَالَ: هَا اَنَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّهَا قَائِمَةٌ فَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا ؟،

قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ عَمَلٍ غَيْرَ اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ، قَالَ: وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ، فَقَالَ: اِنْ يَعِشْ هٰذَا، فَلَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ زَادَ هُدْبَةُ: قَالَ اَنَسٌ: فَنَحْنُ نُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْاَلْفَاظِ الَّتِي اُطْلِقَتْ بِتَعْيِيْنِ خِطَابٍ مُرَادُهُ التَّحْذِيْرُ، وَذَاكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ تَحْذِيْرَ النَّاسِ عَنِ الرُّكُوْنِ اِلٰى هٰذِهِ الدُّنْيَا، بِتَعْرِيْفِهِمُ الشَّيْءَ الَّذِيْ يَكُوْنُ بِخِلَافِهِمْ تَقَبُّلُ حَقِيْقَتِهِ مِنْ قُرْبِ السَّاعَةِ عَلَيْهِمْ، دُوْنَ اعْتِمَادِهِمْ عَلٰى مَا يَسْمَعُوْنَ .

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ اسی دوران نماز کھڑی ہوگئی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کرلی' تو آپ نے دریافت کیا: قیامت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہاں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تو قائم ہو ہی جانا ہے' تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے زیادہ عمل کی صورت میں تیاری نہیں کی ہے' البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ساتھ ہوگے' جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کا ایک شخص موجود تھا جس کا نام محمد تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ زندہ رہ گیا' تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔

یہاں ہدبہ نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ان الفاظ سے تعلق رکھتی ہے' جس میں خطاب کی تعیین مطلق رکھی گئی ہے' اور اس سے مراد منع کرنا ہے وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس چیز سے منع کرنا مراد لیا ہے کہ وہ اس دنیا کی طرف راغب ہوں اور ان کے سامنے ایسی چیز کی تعریف بیان کی ہے' جو ان کے ہمیشہ رہنے کے حوالے سے ہے کہ اس کی حقیقت اس بات کو قبول کرتی ہے کہ ان لوگوں کے لئے قیامت کا وقت قریب ہے' اور انہیں اس چیز پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے' جو وہ سن رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ كَانَ اَحَبَّ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَانَ اَفْضَلَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ محبت رکھتا ہے وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے

566 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْفَرَّاءُ اَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (متن حدیث): مَا تَحَابَّ اثْنَانِ فِي اللّٰهِ، اِلَّا كَانَ اَفْضَلُهُمَا اَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ .

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی دو لوگ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' تو ان دونوں میں سے افضل وہ شخص ہوتا ہے' جو اپنے

ساتھی سے زیادہ شدید محبت رکھتا ہو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَمْكُرَ الْمَرْءُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ اَوْ يُخَادِعَهُ فِيْ اَسْبَابِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ مکر کرے یا اس کے معاملات میں اسے دھوکہ دے

567 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَالْمَكْرُ، وَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ.

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہمیں دھوکا دے' اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے' مکر اور دھوکا جہنم میں ہوں گے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُفْسِدَ الْمَرْءُ امْرَاَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ اَوْ يُخَبِّثَ عَبِيْدَهُ عَلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیوی کو خراب کرے یا اس کے غلام کو خراب کرے

568 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ خَبَّبَ عَبْدًا عَلٰى اَهْلِهِ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ اَفْسَدَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا، فَلَيْسَ مِنَّا.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی بیوی کے حوالے سے دھوکا دے' وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے حوالے خلاف کردے' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُعْلِمَ اَخَاهُ مَحَبَّتَهُ اِيَّاهُ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے بھائی کو یہ بات بتادے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے محبت رکھتا ہے

569 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ اَبُو الْجَهْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ وَلّٰى عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ، قَالَ: فَهَلْ اَعْلَمْتَهُ ذَاكَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاَعْلِمْ ذَاكَ اَخَاكَ، قَالَ:

فَاتَّبَعْتُهُ فَاَدْرَكْتُهُ فَاَخَذْتُ بِمَنْكِبِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ، قَالَ هُوَ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ قُلْتُ: لَوْلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَنِيْ اَنْ اُعْلِمَكَ لَمْ اَفْعَلْ

توضیح مصنف: تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَهُ الشَّيْخُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ کو سلام کیا پھر وہ وہاں سے چلا گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی خاطر اس شخص سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے یہ بات بتائی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ بات اپنے بھائی کو بتادو۔ راوی کہتے ہیں: میں اس شخص کے پیچھے گیا۔ میں اس تک پہنچ گیا۔ میں نے اسے کندھے سے پکڑا۔ میں نے اسے سلام کیا اور میں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ کی خاطر آپ سے محبت رکھتا ہوں، تو انہوں نے بھی یہ کہا: اللہ کی قسم! میں بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ میں نے بتایا: اگر اللہ کے نبی! نے مجھے اس بات کا حکم نہ دیا ہوتا کہ میں آپ کو یہ بات بتادوں، تو میں ایسا نہ کرتا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ازرق بن علی نامی راوی منفرد ہے اور یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا اَحَبَّ اَخَاهُ فِي اللّٰهِ اَنْ يُعْلِمَهُ ذٰلِكَ

آدمی کے لئے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ، وہ جب اپنے بھائی کے ساتھ اللہ کے لئے محبت رکھتا ہو تو اسے اس بارے میں بتادے

570 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُوْلٌ، بِبَيْرُوْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ، فَلْيُعْلِمْهُ.

❁❁ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہو، تو وہ اسے بتادے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَا اَصْلَ لَهُ اَصْلًا

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کی کوئی حقیقت نہیں ہے

571 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ، كِتَابَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْ

مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ مَرَّ رَجُلٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا الرَّجُلَ، قَالَ: هَلْ اَعْلَمْتَهُ ذَاكَ ؟ ، قَالَ: لا، قَالَ: قُمْ اَعْلِمْهُ ، فَقَامَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا هٰذَا، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، قَالَ: اَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهُ .

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص وہاں سے گزرا حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: یارسول اللہ! میں اس شخص سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے یہ بات بتائی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اٹھو اور اسے یہ بتاؤ' تو وہ شخص اٹھ کر اس کے پاس گیا اور بولا: اے صاحب! اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں' تو ان صاحب نے جواب دیا: جس ذات کی خاطر آپ مجھ سے محبت رکھتے ہیں وہ ذات آپ سے بھی محبت رکھے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلا لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کی محبت کے ایسے افراد کے لئے اثبات کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں

572 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّوْرِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى، قَالَ: فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ، قَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ ؟ قَالَ: اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا ؟ قَالَ: لا، غَيْرَ اَنِّيْ اُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ، اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلا قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ .

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو متعین کیا۔ جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس پہنچا' تو فرشتے نے دریافت کیا۔ تم کہاں جا رہے ہو' تو اس نے بتایا میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے اس سے کہا: کیا اس نے تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کی تھی جس کا تم بدلہ دینا چاہتے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں۔ میں اللہ کی خاطر اس شخص سے محبت رکھتا ہوں' تو فرشتے نے کہا: میں اللہ کی طرف سے پیغام رساں کے طور پر تمہاری طرف آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے' جس طرح تم اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اس شخص سے محبت رکھتے ہو''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ فِي الْقِيَامَةِ عِنْدَ حُزْنِ النَّاسِ وَخَوْفِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے افراد کی اس صفت کا تذکرہ' وہ قیامت کے دن (امن کی کیفیت میں ہوں گے)' جبکہ لوگ اس دن غمگین ہوں گے اور خوف کے عالم میں ہوں گے

573 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عِبَادًا لَيْسُوا بِاَنْبِيَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ، قِيلَ: مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِنُورِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ اَرْحَامٍ وَلَا انْتِسَابٍ، وُجُوهُهُمْ نُورٌ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُونَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ، ثُمَّ قَرَاَ:

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ سورة يونس اية 62.

❀❀ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے بھی ہیں' جو نبی نہیں ہیں' لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کرتے ہیں۔ دریافت کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ (ہمیں بھی اس بارے میں بتایا جائے) تاکہ ہم ان سے محبت رکھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو کسی رشتے داری یا کسی اور نسبت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کے چہرے نور والے ہوں گے اور یہ نور کے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے جب لوگ خوف زدہ ہوں گے اس وقت انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا' جب لوگ غمگین ہوں گے اس وقت انہیں کوئی غم نہیں ہوگا

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''خبردار بیشک اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ لوگ غمگین ہوں گے''۔

ذِكْرُ ظِلَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُتَحَابِّيْنَ فِيْهِ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِمَنِّهٖ وَفَضْلِهٖ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کو اپنے سائے میں رکھنا' اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے تحت ہمیں بھی ان میں شامل کرے

574 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي الْحُبَابِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي ؟ الْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّي، يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا

ظِلِّی.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنا سایہ رحمت عطا کروں گا۔ ایک ایسے دن میں' جب میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہے''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُتَجَالِسِيْنَ فِيْهِ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں' اور ایک دوسرے سے ملتے ہیں

575 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ،، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا، وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ، اِذَا اخْتَلَفُوا فِيْ شَيْءٍ، اَسْنَدُوهُ اِلَيْهِ، وَصَدَرُوا عَنْ رَاْيِهِ، فَسَاَلْتُ عَنْهُ، فَقِيلَ: هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيرِ، وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ، فَقَالَ: اَللّٰهُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ، فَاَخَذَ بِحَبْوَةِ رِدَائِي فَجَذَبَنِيْ اِلَيْهِ وَقَالَ: اَبْشِرْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، كَانَ سَيِّدَ قُرَّاءِ اَهْلِ الشَّامِ فِيْ زَمَانِهِ، وَهُوَ الَّذِيْ اَنْكَرَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ مُحَارَبَتَهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ، قَالَ لَهُ: مَنْ اَنْتَ حَتّٰى تُقَاتِلَ عَلِيًّا، وَتُنَازِعُهُ الْخِلَافَةَ، وَلَسْتَ اَنْتَ مِثْلَهُ، لَسْتَ زَوْجَ فَاطِمَةَ وَلَا بِاَبِي الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَلَا بِابْنِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشْفَقَ مُعَاوِيَةُ اَنْ يُفْسِدَ قُلُوبَ قُرَّاءِ الشَّامِ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّمَا اَطْلُبُ دَمَ عُثْمَانَ، قَالَ: فَلَيْسَ عَلِيٌّ قَاتِلَهُ، قَالَ: لٰكِنَّهُ يَمْنَعُ قَاتِلَهُ عَنْ اَنْ يُقْتَصَّ مِنْهُ، قَالَ: اصْبِرْ حَتّٰى اٰتِيَهُ، فَاَسْتَخْبِرُهُ الْحَالَ، فَاَتٰى عَلِيًّا وَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ، قَالَ لَهُ: مَنْ قَتَلَ عُثْمَانَ؟ قَالَ: اَللّٰهُ قَتَلَهُ وَاَنَا مَعَهُ، عَنٰى: وَاَنَا مَعَهُ مَقْتُولٌ، وَقِيلَ: اَرَادَ اللّٰهُ قَتْلَهُ، وَاَنَا حَارَبْتُهُ، فَجَمَعَ جَمَاعَةَ قُرَّاءِ الشَّامِ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْقِتَالِ.

❀❀ ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں مسجد دمشق میں داخل ہوا' تو وہاں ایک نوجوان موجود تھا جس کے سامنے کے دانت انتہائی چمک دار تھے۔ اس کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے جب ان لوگوں کے درمیان کسی چیز؟ کے بارے میں اختلاف ہوتا تھا' تو وہ لوگ اس کی طرف رجوع کرتے تھے اور اس کی رائے پر عمل کرتے تھے میں نے اس نوجوان کے بارے میں دریافت کیا' تو بتایا گیا

کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگلے دن میں جلدی آ گیا' تو میں نے دیکھا کہ وہ نوجوان مجھ سے پہلے وہاں پہنچ چکا تھا۔ میں نے اسے نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ ابوادریس کہتے ہیں: میں ان صاحب کا انتظار کرتا رہا' یہاں تک کہ انہوں نے نماز مکمل کر لی' تو میں سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا۔ میں نے انہیں سلام کیا اور میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں اللہ کی خاطر آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ کی خاطر؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کی خاطر' انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچا اور بولے: تم یہ خوشخبری حاصل کر لو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے لازم ہوگئی ہے' جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ میری خاطر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھتے ہیں اور میری خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابوادریس خولانی نامی راوی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔ یہ اپنے زمانے میں شام سے تعلق رکھنے والے علم قرأت کے ماہرین کے سردار ہیں۔

یہ وہ صاحب ہیں' جنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیخلاف جنگ کرنے کا انکار کیا تھا۔

جب انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: آپ کون ہوتے ہیں' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کریں اور خلافت کے حوالے سے ان کے ساتھ جھگڑا کریں۔ آپ ان کی مانند نہیں ہیں۔

آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (جیسی خاتون کے) شوہر نہیں ہیں۔ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جیسے حضرات) کے والد نہیں ہیں۔

آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد نہیں ہیں' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس بات سے ڈر گئے کہ کہیں وہ شام کے قاریوں کے ذہن خراب نہ کر دیں۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے بدلے کا طلبگار رہوں' تو انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو انہیں قتل نہیں کیا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا' لیکن وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل سے قصاص لینے میں رکاوٹ بن رہے ہیں' تو انہوں نے کہا آپ صبر سے کام لیں میں ان کے پاس جاتا ہوں اور حقیقت حال جاننے کی کوشش کرتا ہوں۔ پھر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا اور پھر ان سے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کس نے قتل کیا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل کیا ہے' اور میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی: ان کے ساتھ میں بھی مقتول ہوں۔

اور ایک قول یہ ہے: ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور میں نے اس بارے میں بچنے کی کوشش کی۔

(لیکن) ابوادریس خولانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ کا مفہوم نہیں سمجھ سکے اور انہوں نے شام کی ایک جماعت کو اکٹھا کیا اور انہیں (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے کی ترغیب دی)۔

ذِكْرُ اِيجَابِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الزَّائِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کی محبت ایسے شخص کے لئے واجب ہوجانے کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے

576 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرَى، فَاَرْسَلَ اللّٰهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ، قَالَ: اَيْنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ: اَزُورُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، فَقَالَ: هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو تعینات کردیا۔ جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس آیا' تو اس فرشتے نے دریافت کیا: تم کہاں جارہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے جارہا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا: کیا اس نے تمہارے ساتھ کوئی اچھائی کی تھی جس کا تم بدلہ دے رہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! میں اللہ تعالیٰ کی خاطر اس سے محبت رکھتا ہوں' تو فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام رساں کے طور پر تمہارے پاس آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے' جس طرح تم اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اس شخص سے محبت رکھتے ہو''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ لِلْمُتَنَاصِحِيْنَ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کی محبت ایسے لوگوں کے لئے واجب ہوجانے کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے خیر خواہی رکھتے ہیں' اور ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں

577 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ اَبِيْ زُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ لِغَيْرِ دُنْيَا اَرْجُو اَنْ اُصِيبَهَا مِنْكَ، وَلَا قَرَابَةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ، قَالَ: فَلَاَيِّ شَيْءٍ ؟ قُلْتُ: لِلّٰهِ، قَالَ: فَجَذَبَ حُبْوَتِي، ثُمَّ قَالَ: اَبْشِرْ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْمُتَحَابُّونَ فِي اللّٰهِ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ، يَغْبِطُهُمْ بِمَكَانِهِمِ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ ثُمَّ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَاَتَيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِ مُعَاذٍ.

فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: حُقَّتْ

مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَنَاصِحِينَ فِيَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ، وَهُمْ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالصِّدِّيقُونَ بِمَكَانِهِمْ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَوْبٍ، يَمَانِيٌّ، تَابِعِيٌّ، مِنْ اَفَاضِلِهِمْ وَاَخْيَارِهِمْ، وَهُوَ الَّذِي قَالَ لَهُ الْعَنْسِيُّ: اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ ؟ قَالَ: لا، قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرَ بِنَارٍ عَظِيمَةٍ، فَاُجِّجَتْ وَخَوَّفَهُ اَنْ يَقْذِفَهُ فِيهَا اِنْ لَمْ يُوَاتِهِ عَلَى مُرَادِهِ، فَاَبَى عَلَيْهِ، فَقَذَفَهُ فِيهَا، فَلَمْ تَضُرَّهُ فَاسْتَعْظَمَ ذٰلِكَ، وَاَمَرَ بِاِخْرَاجِهِ مِنَ الْيَمَنِ، فَاُخْرِجَ فَقَصَدَ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَاَلَهُ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلَ ؟ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا فَعَلَ الْفَتَى الَّذِي اُحْرِقَ ؟ فَقَالَ: لَمْ يَحْتَرِقْ، فَتَفَرَّسَ فِيهِ عُمَرُ اَنَّهُ هُوَ، فَقَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِاللّٰهِ، اَنْتَ اَبُوْ مُسْلِمٍ ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَخَذَ بِيَدِهِ عُمَرُ حَتَّى ذَهَبَ بِهِ اِلَى اَبِي بَكْرٍ، فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَسُرَّا بِذٰلِكَ، وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَرَانَا فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَنْ اُحْرِقَ فَلَمْ يَحْتَرِقْ، مِثْلَ اِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَ: اِنَّهُ كَانَ لَهُ امْرَاَةٌ صَبِيحَةُ الْوَجْهِ، فَاَفْسَدَتْهَا عَلَيْهِ جَارَةٌ لَهُ، فَدَعَا عَلَيْهَا، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعْمِ مَنْ اَفْسَدَ عَلَيَّ امْرَاَتِي فَبَيْنَمَا الْمَرْاَةُ تَتَعَشَّى مَعَ زَوْجِهَا اِذْ قَالَتِ: انْطَفَاَ السِّرَاجُ ؟ قَالَ زَوْجُهَا: لا، فَقَالَتْ: فَقَدْ عَمِيتُ، لا اُبْصِرُ شَيْئًا، فَاُخْبِرَتْ بِدَعْوَةِ اَبِي مُسْلِمٍ عَلَيْهَا، فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ: اَنَا قَدْ فَعَلْتُ بِامْرَاَتِكَ ذٰلِكَ، وَاَنَا قَدْ غَرَّرْتُهَا وَقَدْ تُبْتُ، فَادْعُ اللّٰهَ يَرُدُّ بَصَرِي اِلَيَّ، فَدَعَا اللّٰهَ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ رُدَّ بَصَرَهَا، فَرَدَّهُ اِلَيْهَا.

❀❀ ابومسلم خولانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں' لیکن کسی دنیاوی وجہ سے نہیں رکھتا کہ جس کے بارے میں مجھے یہ اُمید ہو کہ مجھے آپ کی طرف سے وہ مل جائے گی اور نہ ہی میرے اور آپ کے درمیان کوقرابت ہے' جس کی وجہ سے میں یہ محبت رکھتا ہوں۔ حضرت معاذ نے دریافت کیا: تو پھر کس وجہ سے رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے راوی کہتے ہیں: انہوں نے میری چادر کا کنارہ کھینچا اور پھر ارشاد فرمایا: اگر تم سچ کہہ رہے ہو' تو تم یہ خوشخبری حاصل کرلو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ اس دن عرش کے سائے میں ہوں گے۔ جس دن عرش کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا اور ان لوگوں کے مقام پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے نکلا اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے انہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث سنائی' تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) میری محبت' میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ میری محبت' میری خاطر ایک دوسرے کی خیرخواہی رکھنے والے لوگوں کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ میری محبت' میری خاطر

ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والوں کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ میری محبت' میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ یہ لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے اور ان کے مقام پر انبیاء اور صدیقین رشک کریں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ابو مسلم خولانی نامی راوی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔ یہ یمانی ہیں' اور تابعی ہیں۔ یہ تابعین میں سے فضیلت رکھنے والے اور بہتر لوگوں میں سے ایک ہیں۔ یہ وہ ہیں' جن سے عنسی نے یہ کہا تھا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے جواب دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

عنسی کے حکم کے تحت ڈھیر ساری آگ جلائی گئی' تو انہیں ڈرایا دھمکایا گیا کہ انہیں اس میں ڈال دیا جائیگا' اگر وہ اس کی مراد میں اس کا ساتھ نہیں دیں گے' لیکن انہوں نے اسے تسلیم نہیں کیا۔

تو اس نے انہیں آگ میں ڈال دیا' لیکن انہیں آگ کا کوئی نقصان نہیں ہوا' تو عنسی نے اس بات کو بہت بڑا شمار کیا۔ اس کے حکم کے تحت انہیں یمن بھجوا دیا۔ انہیں وہاں سے نکالا گیا' تو یہ مدینہ منورہ آ گئے وہاں ان کی ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے ان سے دریافت کیا: ان سے آئے ہو؟ انہوں نے اس بارے میں بتایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اس نوجوان کا کیا بنا جس کو جلایا گیا تھا' تو انہوں نے بتایا: وہ جلا نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندازہ لگا لیا کہ یہی وہ صاحب ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دیتا ہوں تم ابو مسلم ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کا ہاتھ تھام کر انہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے اور انہوں نے انہیں پورا واقعہ سنایا' تو وہ دونوں حضرات اس پر بہت خوش ہوئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمیں اس امت میں ایسا شخص دکھایا ہے' جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح جلایا گیا' لیکن وہ جلا نہیں''۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: ان کی اہلیہ بہت خوبصورت تھیں۔ ان کی ایک پڑوسن نے اس خاتون کو خراب کرنے کی کوشش کی' تو انہوں نے اس کو بد دعا دی: اے اللہ! جو میری بیوی کو خراب کرنا چاہتا ہے' تو اسے اندھا کر دے' تو وہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھی رات کا کھانا کھا رہی تھی۔ اسی دوران اس نے دریافت کیا: کیا تم نے چراغ بجھا دیا ہے؟ اس کے شوہر نے جواب دیا: جی نہیں' تو اس نے کہا میں اندھی ہوگئی ہوں۔ مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا۔

پھر اس عورت کو ابو مسلم کی اسے دی گئی بد دعا کے بارے میں بتایا گیا' تو وہ عورت ان کے پاس آئی اور بولی: میں نے آپ کی بیوی کے بارے میں اس طرح کرنے کی کوشش کی تھی۔

میں نے اسے دھوکہ بھی دیا اب میں توبہ کرتی ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میری بینائی کو واپس کر دے۔ انہوں نے اللہ سے دعا کی اور یہ کہا: اے اللہ! اس عورت کی بینائی کو واپس کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بینائی کو واپس کر دیا۔

ذِكْرُ الاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اسْتِمَالَةَ قَلْبِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِمَا لا يَحْظُرُهُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے مسلمان بھائی کی اس حوالے سے دلجوئی کرے' جو کتاب وسنت کی رو سے ممنوع نہ ہو

578 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَامَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيْنَ اَبِيْ ؟ قَالَ: فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ فِي النَّارِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے دریافت کیا: میرے والد کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جہنم میں' جب وہ مڑ کر واپس گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور ارشاد فرمایا: میرا باپ اور تمہارا باپ جہنم میں ہیں۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَلِيْسَ الصَّالِحَ بِالْعَطَّارِ الَّذِيْ مَنْ جَالَسَهُ عَلِقَ بِهِ رِيْحُهُ وَاِنْ لَّمْ يَنَلْ مِنْهُ

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نیک ہم نشین کو عطار کے ساتھ تشبیہ دینا' جس کے ساتھ آدمی بیٹھتا ہے تو اس کی خوشبو اس تک پہنچتی ہے اگرچہ وہ اس سے خوشبو خریدتا نہیں ہے

579 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ، اِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ، اَصَابَكَ رِيْحُهُ، وَمَثَلُ الْجَلِيْسِ السُّوْءِ مَثَلُ الْقَيْنِ، اِنْ لَمْ يُحْرِقْكَ بِشَرَرِهِ، عَلِقَ بِكَ مِنْ رِيْحِهِ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نیک ہم نشین کی مثال عطار کی مانند ہے اگر تم اس سے کچھ خریدتے نہیں ہو' تو بھی اس کی خوشبو تم تک پہنچ جائے گی اور برے ہم نشین کی مثال لوہار کی طرح ہے اگر وہ اپنے شرارے کے ذریعے تمہیں جلاتا نہیں ہے' تو بھی اس کی بدبو تم تک پہنچے گی''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَنَاجِي الْمُسْلِمَيْنِ بِحَضْرَةِ ثَالِثٍ مَعَهُمَا

اس بات کی ممانعت کہ دومسلمان تیسرے کی موجودگی میں آپس میں سرگوشی میں بات کریں

580 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ ثَالِثٍ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دوآدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَنَاجِي الْمُسْلِمَيْنِ وَبِحَضْرَتِهِمَا اِنْسَانٌ ثَالِثٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' دومسلمان سرگوشی میں بات کریں' جبکہ ان کے ساتھ تیسرا فرد بھی موجود ہو

581 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ حُبَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، اَنَا وَرَجُلٌ اٰخَرُ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُكَلِّمُهُ، فَقَالَ لَهُمَا: اسْتَرْخِيَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ .

❀❀ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میرے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ ایک اور شخص آیا اور ان کے ساتھ بات چیت کرنے لگا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں صاحبان سے کہا آپ دونوں پرے ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دوآدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَنَاجِي الْمُسْلِمَيْنِ بِحَضْرَةِ اثْنَيْنِ جَائِزٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' مزید دوآدمیوں کی موجودگی میں دومسلمانوں کا سرگوشی میں بات کرنا جائز ہے

582 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِي بِالسُّوقِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ، وَلَيْسَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ الرَّجُلِ الَّذِي يُرِيدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ، فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا، حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً، فَقَالَ لِي وَلِلرَّجُلِ الَّذِي دَعَا، اسْتَرْخِيَا، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ.

٭٭ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' خالد بن عتبہ کے بازار میں موجود گھر کے پاس موجود تھے۔ وہاں ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کرنا چاہی۔ اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ میرے علاوہ اور اس شخص کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا جو ان کے ساتھ سرگوشی میں بات کرنا چاہتا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اور شخص کو بلوایا' یہاں تک کہ ہم چار افراد ہو گئے' تو انہوں نے مجھے اور جس شخص کو انہوں نے بلوایا تھا اسے یہ کہا کہ تم دونوں پرے ہو جاؤ۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو آدمی ایک کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ' جو ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

583 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (متن حدیث): اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا حَتَّى يَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم لوگ تین آدمی ہو' تو دو آدمی اپنے ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں' یہاں تک کہ جب وہ لوگوں میں گھل مل جائیں (تو آپس میں سرگوشی میں بات کر سکتے ہیں)' کیونکہ یہ چیز اسے غمگین کر دے گی''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

584 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَاَرْبَعَةٌ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمی اپنے (تیسرے) ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں' کیونکہ یہ چیز اسے غمگین کر دے گی''۔

ابوصالح نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اگر چار آدمی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے۔

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ الإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَجَالِسِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

اس روایت کا تذکرہ جس میں مسلمانوں کے درمیان بیٹھنے کی صفت کے بارے میں بتایا گیا ہے

585 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْمَجَالِسُ ثَلَاثَةٌ: سَالِمٌ، وَغَانِمٌ، وَشَاجِبٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجالس کی تین قسمیں ہیں۔ (یعنی محفل میں تین طرح کے لوگ شریک ہوتے ہیں) سلامتی والا (یعنی جو خاموش رہتا ہے) اور غنیمت حاصل کرنے والا (یعنی جو بھلائی کا حکم دیتا ہے) اور غمگین ہونے والا (جو غلط بات کرتا ہے)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَجَالِسَ اِذَا تَضَايَقَتْ كَانَ عَلَيْهِمُ التَّوَسُّعُ وَالتَّفْسِيحُ دُونَ اَنْ يُقِيمَ اَحَدُهُمْ اٰخِرَ عَنْ مَّجْلِسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب محفل کے افراد تنگ ہوں' تو ان پر یہ بات لازم ہے' وہ کشادگی اور فراخی اختیار کریں' جبکہ ان میں کوئی شخص ان میں سے کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھائے نہیں

586 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَرَادِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ الرَّسْعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ایک شخص دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے' بلکہ تم کشادگی اور وسعت اختیار کرو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُقِيمَ الْمَرْءُ اَحَدًا مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَقْعُدُ فِيهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے

587 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يُقِيمَنَّ اَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے ہرگز نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اَحَقُّ بِمَوْضِعِهٖ اِذَا قَامَ مِنْهُ بَعْدَ رُجُوْعِهٖ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس میں یہ بات بتائی گئی ہے' جب آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے' تو وہاں واپس آنے کے بعد وہ اس جگہ کا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوتا ہے

588 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی محفل سے اٹھ کر جائے اور پھر وہاں واپس آجائے' تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حق دار ہے''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اتِّكَاءِ الْمَرْءِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا جَلَسَ

آدمی جب بیٹھا ہوا ہو' تو اپنے بائیں طرف ٹیک لگانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

589 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ کو بائیں طرف موجود تکیے پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَفَرُّقَ الْقَوْمِ عَنِ الْمَجْلِسِ عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ يَكُوْنُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کچھ لوگ اپنی محفل میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے بغیر اٹھ کر چلے جاتے ہیں' تو یہ بات قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی

590 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَارَةَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَارَةَ الْحَافِظُ، بِالْكَرْجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ

اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ مَجْلِسٍ، فَتَفَرَّقُوا مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کچھ لوگ کسی محفل میں اکٹھے ہوتے ہیں' پھر اس محفل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے بغیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے بغیر جدا ہو جاتے ہیں' تو یہ چیز قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَسْرَةَ الَّتِی ذَكَرْنَاهَا تَلْزَمُ مَنْ ذَكَرْنَاهُ وَاِنْ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ حسرت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ اس شخص کو لازم ہوگی' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اگر چہ اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا جائے

591 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَّا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنْ اُدْخِلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کچھ لوگ کسی جگہ پر اکٹھے بیٹھتے ہیں اور وہ وہاں اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے' تو یہ چیز قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی' اگر چہ انہیں ثواب کے لئے جنت میں داخل کر دیا جائے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ افْتِرَاقِ الْقَوْمِ عَنْ مَجْلِسِهِمْ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' لوگ اپنی محفل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اٹھ کر چلے جائیں

592 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ الْفَرْغَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَّا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ کسی جگہ پر بیٹھتے ہیں اور وہ وہاں اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے' تو یہ چیز قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی' اگر چہ وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنْ مَجْلِسِهِ خُتِمَ لَهُ بِهِ إِذَا كَانَ مَجْلِسَ خَيْرٍ، وَكَفَّارَةٌ لَّهُ إِذَا كَانَ مَجْلِسَ لَغْوٍ

ان الفاظ کا تذکرہ' جب کوئی شخص محفل سے اٹھتے وقت ان الفاظ کو پڑھ لے گا' تو ان پر مہر لگا دی جاتی ہے' جبکہ وہ محفل بھلائی کی ہو اور اگر وہ لغو محفل ہو' تو یہ کلمات اس کے لئے کفارہ بن جاتے ہیں

593 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِي هِلَالٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كَلِمَاتٌ لا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ اَحَدٌ فِي مَجْلِسِ لَغْوٍ اَوْ مَجْلِسِ بَاطِلٍ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلا كَفَّرَتْهُنَّ عَنْهُ، وَلا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ، اِلا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لا اِلٰهَ اِلا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ،

قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنِي بِنَحْوِ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ کلمات ایسے ہیں' جو بھی شخص کسی لغو محفل میں' یا باطل محفل میں موجود رہا ہو اور وہاں اٹھتے وقت ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھ لے' تو یہ کلمات اس کا کفارہ بن جائیں گے اور جو شخص کسی بھی بھلائی کی محفل میں' یا ذکر کی محفل میں ان کلمات کو پڑھ لے گا' تو ان کلمات پر اس کے نام کی مہر لگ جائے گی۔ جس طرح کسی صحیفے پر مہر لگائی جاتی ہے۔ (وہ کلمات یہ ہیں)

''تو پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: اسی طرح کی روایت عبدالرحمان بن ابوعمرو نے مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل ہونے کے طور پر مجھے سنائی تھی۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلا لِقَائِلِ مَا وَصَفْنَا مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مِنْ لَّغْوٍ

اس بات کا تذکرہ' ہم نے' جوکلمات ذکر کیے ہیں ان کے پڑھنے والے شخص کی' اللہ تعالیٰ ان چیزوں کی مغفرت کر دیتا ہے' جو اس محفل میں اس سے لغو حرکت ہوئی تھی

594 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجَنَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّخْجِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ كَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، لا اِلٰهَ اِلا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ، اِلا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ایسی محفل میں شریک ہو' جہاں فضول گفتگو زیادہ ہو اور وہ وہاں سے اٹھنے سے پہلے یہ پڑھ لے۔

''تو پاک ہے' اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

تو اس شخص نے اس محفل میں جو بھی غلطی کی ہوگی اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

14 - بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الطَّرِيْقِ

باب: راستے میں بیٹھنا

595 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا، قَالَ: فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ، فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ، قَالُوْا: مَا حَقُّ الطَّرِيْقِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْاَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لئے اس طرح بیٹھے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ ہم اس طرح بیٹھ کر آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بیٹھنے پر اصرار کر رہے ہو تو راستے کو اس کا حق دو۔ لوگوں نے دریافت کیا: راستے کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگاہ کو جھکا کر رکھنا' تکلیف دہ چیز کو روک کر رکھنا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

596 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَنْ تَجْلِسُوا بِاَفْنِيَةِ الصُّعُدَاتِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ وَلَا نُطِيْقُهُ، قَالَ: اِمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّهَا قَالُوْا: وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: رَدُّ التَّحِيَّةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَغَضُّ الْبَصَرِ، وَاِرْشَادُ السَّبِيْلِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تم لوگ گھروں کے تھڑوں پر بیٹھو۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے (یعنی ہم ایسا کرنے پر

مجبور ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا ہے تو پھر تم اس کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے دریافت کیا۔ اس کا حق کیا ہے؟ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سلام کا جواب دینا' چھینکنے والا جب اللہ کی حمد بیان کرے' تو اسے جواب دینا، نگاہ کو جھکا کر رکھنا اور راستے کی طرف رہنمائی کرنا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْخِصَالِ الَّتِيْ يَحْتَاجُ اَنْ يَّسْتَعْمِلَهَا مَنْ جَلَسَ عَلٰى طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ

ان آداب کو اختیار کرنے کا حکم ہونا کہ راستے میں بیٹھنے والے شخص کے لئے جن پر عمل کرنا ضروری ہے

597 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اِنْ اَبَيْتُمْ اِلَّا اَنْ تَجْلِسُوا، فَاهْدُوا السَّبِيْلَ، وَرُدُّوا السَّلَامَ، وَاَغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ.

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ انصار کی ایک محفل کے پاس سے گزرے' تو ارشاد فرمایا: ''اگر تم بیٹھنے پر اصرار کرتے ہو' تو راستے کی طرف رہنمائی کرو اور سلام کا جواب دو اور ضرورت مند کی مدد کرو''۔

ذِكْرُ مَا يُقَالُ لِلْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ عِنْدَ عُطَاسِهٖ

اس بات کا تذکرہ' جب چھینکنے والا شخص چھینکنے کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے' تو اسے کیا کہا جائے؟

598 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اُنَسَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِالْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ، فَلْيَرُدَّ مَا اسْتَطَاعَ، وَلَا يَقُلْ: هَاوْ، فَاِنَّهُ اِذَا قَالَ: هَاوْ، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى مَنْ سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

توضیح مصنف: لَمْ اَسْمَعْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ فَحَقٌّ، قَالَهُ الشَّيْخُ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے' جبکہ کسی شخص کو جمائی آئے' تو وہ جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے اور ''ہاؤ'' نہ کہے' کیونکہ جب وہ ''ہاؤ'' کہتا ہے' تو شیطان اس پر ہنستا ہے اور جب کسی شخص کو چھینک آئے' تو وہ الحمدللہ کہے اور جو اس کو حمد کہتے ہوئے سنے اس پر لازم ہے وہ یرحمک اللہ کہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسحاق نامی راوی کی زبانی (روایت کے الفاظ میں) لفظ ''فحق'' (تو یہ بات

لازم ہے) نہیں سنا ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُجِيبُ بِهِ الْعَاطِسُ مَنْ يُشَمِّتُهُ بِمَا وَصَفْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ' جب چھینکنے والے کو کوئی شخص اس طریقے کے مطابق جواب دے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' تو چھینکنے والے پر' اسے کیا جواب دینا لازم ہوتا ہے؟

599 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزَاةٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ سَالِمٌ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ: كَاَنَّكَ وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ تَذْكُرَ اُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ، فَقَالَ سَالِمٌ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ، اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَوْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلْيَقُلْ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ.

❀❀ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: میں سالم بن عبید کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوا۔ حاضرین میں ایک صاحب کو چھینک آ گئی' تو انہوں نے کہا: السلام علیکم' تو سالم نے کہا: تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری والدہ پر بھی سلام ہو' اس آدمی کو یہ بہت برا لگا۔ سالم نے اس سے کہا تمہیں شاید یہ بات بری لگی ہے۔ وہ بولا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میری والدہ کا تذکرہ کیا جائے۔ خواہ بھلائی کے ساتھ کیا جائے یا برائی کے ساتھ کیا جائے' تو سالم نے کہا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے۔ ایک صاحب کو چھینک آ گئی' تو انہوں نے کہا: السلام علیکم کہا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری والدہ پر بھی ہو؟ جب کسی شخص کو چھینک آئے' تو اسے الحمد اللہ علی کل حال کہنا چاہئے یا الحمد للہ رب العلمین کہنا چاہئے اور دوسرا شخص اس کے جواب میں یرحمك اللہ کہے اور وہ شخص اسے یہ کہے یغفر اللہ لکم (اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے)

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْكِ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ اِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا

چھینکنے والا شخص جب اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتا' تو اسے جواب دینے کو ترک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

600 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ اَوْ فَسَمَّتَ اَحَدَهُمَا، وَتَرَكَ الْاٰخَرَ، قَالَ: اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دوآدمیوں کو چھینک آئی' تو آپ نے ان میں سے ایک کو چھینک کا جواب دیا: اور دوسرے کو نہیں دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ تَرْكِ التَّشْمِيتِ لِلْعَاطِسِ إِذَا لَمْ يَحْمِدِ اللّٰهَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم نہیں ہے' جب چھینکنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتا تو وہ اسے جواب دینے کو ترک کرے

601 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا اَوْ قَالَ: فَسَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ، فَقِيلَ لَهُ: رَجُلَانِ عَطَسَا، فَشَمَّتَّ اَحَدَهُمَا وَتَرَكْتَ الْاٰخَرَ؟ قَالَ: اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دوآدمیوں کو چھینک آئی۔ آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا: (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور آپ نے دوسرے شخص کو جواب نہیں دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: دوآدمیوں کو چھینک آئی تھی۔ آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا ہے اور دوسرے کو نہیں دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی اور اس نے اس کی حمد بیان نہیں کی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان دوآدمیوں کا تذکرہ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چھینک آئی تھی

602 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا اَشْرَفُ مِنَ الْاٰخَرِ، فَعَطَسَ الشَّرِيفُ، فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ، وَعَطَسَ الْاٰخَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ، فَشَمَّتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ، وَعَطَسَ هٰذَا فَشَمَّتَّهُ؟، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا ذَكَرَ اللّٰهَ، فَذَكَرْتُهُ، وَاَنْتَ نَسِيتَ فَنَسِيتُكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دوآدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے سے معزز حیثیت کا مالک تھا۔ معزز آدمی کو چھینک آئی' تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی۔ دوسرے شخص کو چھینک آئی'

تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے چھینک کا جواب دیا۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے چھینک آئی تھی' تو آپ نے مجھے' تو جواب نہیں دیا۔ اس شخص کو چھینک آئی ہے' تو آپ نے اسے جواب دیدیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تھا' تو میں نے اس کا ذکر کیا اور تم بھول گئے تھے تو میں بھی تمہیں بھول گیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَزْكُوْمَ يَجِبُ اَنْ يُشَمَّتَ عِنْدَ اَوَّلِ عَطْسَتِهِ ثُمَّ يُعْفٰى عَنْهُ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس شخص کو زکام ہو' اس کے حوالے سے یہ بات لازم ہے' جب وہ پہلی مرتبہ چھینکے' تو اسے جواب دے دیا جائے' اس کے بعد اسے چھوڑ دیا جائے

603 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰى، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ.

❀❀ ایاس بن سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں: مجھے میرے والد نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص کو چھینک آئی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے'' پھر اسے دوسری مرتبہ چھینک آئی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کو زکام ہے''۔

16-بَابُ الْعُزْلَةِ

باب 16: گوشہ نشینی اختیار کرنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعُزْلَةَ عَنِ النَّاسِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ بَعْدَ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں کو چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرنا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے بعد سب سے افضل عمل ہے

604 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْقَارِظِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ مَجْلِسٍ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا ؟ فَقُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: رَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى عُقِرَتْ اَوْ يُقْتَلَ، اَفَاُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَلِيْهِ ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَمْرُؤٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْتَزِلُ شُرُوْرَ النَّاسِ، اَفَاُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ ؟ قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: الَّذِيْ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کے سر پکڑ کر (جہاد کے لئے جائے)' یہاں تک کہ اس (گھوڑے) کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا وہ شخص قتل کر دیا جائے' کیا میں تمہیں اس سے بعد والے شخص کے بارے میں بتاؤں۔ ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہتا ہو نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور لوگوں کے شر سے لاتعلق رکھتا ہو کیا میں تمہیں سب سے زیادہ برے شخص کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس سے اللہ کے نام سے مانگا جائے اور وہ نہ دے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الاعْتِزَالَ فِي الْعِبَادَةِ يَلِي الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فِي الْفَضْلِ

اس بات کا تذکرہ' عبادت کیلئے الگ تھلگ رہنا' فضیلت کے اعتبار سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے بعد ہے

605 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ ؟ اِنَّ خَيْرَ النَّاسِ رَجُلٌ يُمْسِكُ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوْهُ ؟ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غَنَمِهِ، يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا، وَاُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ، رَجُلٌ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تمہیں سب سے بہتر شخص کے بارے میں بتاؤں؟ سب سے بہتر شخص وہ ہے' جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر (جہاد کے لئے جاتا ہے) میں تمہیں اس کے بعد والے شخص کے بارے میں بتاتا ہوں یہ وہ شخص ہے' جو الگ تھلگ اپنی بکریوں میں رہتا ہے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا کرتا ہے اور میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں بتاتا ہوں۔ یہ وہ شخص ہے' جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہیں دیتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الاعْتِزَالَ لِمَنْ تَفَرَّدَ بِغَنَمِهِ مَعَ عِبَادَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا يَسْتَحِقُّ الثَّوَابَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ اِذَا لَمْ يَكُنْ يُؤْذِي النَّاسَ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' علیحدگی اختیار کرنا اس شخص کے لئے' جو اللہ کی عبادت کے ہمراہ اپنی بکریوں کے ساتھ الگ ہو جاتا ہے ایسا شخص اس ثواب کا مستحق بنتا ہے

جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' جبکہ وہ اپنی زبان اور ہاتھوں کے ذریعے لوگوں کو اذیت نہ پہنچائے

606 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟ فَقَالَ: رَجُلٌ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرے' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

7- كِتَابُ الرَّقَائِقِ

کتاب 7: (دلوں کو) نرم کرنے والی روایات

1- بَابُ الْحَيَاءِ

باب 1: حیا کے بارے میں روایات

607 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

مَا سَمِعَ الْقَعْنَبِيُّ مِنْ شُعْبَةَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَهُ الشَّيْخُ.

❀❀ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں نے پہلی نبوت (یعنی سابقہ انبیاء علیہم السلام) کے کلام میں سے جو چیز پائی ہے اس میں سے ایک بات یہ ہے:

''جب تمہیں شرم نہ آئے' تو پھر جو چاہے کرو''۔

قعنبی نامی راوی نے شعبہ سے صرف یہی حدیث سنی ہے' یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ الْحَيَاءِ عِنْدَ تَزْيِيْنِ الشَّيْطَانِ لَهُ ارْتِكَابَ مَا زُجِرَ عَنْهُ

607- إسناده صحيح، على شرط الشيخين. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند 5/273، والطبراني 17/651، والقضاعي 1156. عن أبي خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد 4797 في الأدب: باب في الحياء، والطبراني 17/651، والقضاعي 1153 من طرق عن القعنبي عبد الله بن مسلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 621، وأحمد 4/121 و122، البخاري 3484 في أحاديث الأنبياء، وفي الأدب المفرد 1316، وأبو نعيم في الحلية 4/370، والبيهقي في السُّنن 10/192، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 83 من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/121 و122 و5/273، وأبو نعيم في الحلية 4/370 من طريق سفيان الثوري، والبخاري 3483 في أحاديث الأنبياء، وفي الأدب المفرد 597 ومن طريقه البغوي في شرح السُّنة 3597 من طريق زهير، وابن ماجة 4183 في الزهد: باب الحياء من طريق جرير، وأبو نعيم في الحلية 8/124 من طريق فضيل بن عياض، كلهم عن منصور، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20149 عن معمر، عن الأعمش، عن أبي الضحى، عن مسروق، عن أبي مسعود. وفي الباب عن حذيفة عند أحمد 5/383 و405، وأبي نعيم في الحلية 4/371، وفي أخبار أصبهان 2/78، والخطيب في تاريخ بغداد 12/135، 136، وإسناده صحيح على شرط مسلم.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اس وقت حیا کو اختیار کرے' جب شیطان اس کے سامنے اس چیز کو آراستہ کرتا ہے' جس کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہے

608 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ .

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حیا' ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا اور فحش گوئی' جفاء کا حصہ ہے اور جفاء' جہنم میں ہوگی''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

609 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ حَمَّادِ بن زيد قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ .

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا اور فحش گوئی' جفاء کا حصہ ہے اور جفاء' جہنم میں ہوگی''۔

608- إسناده حسن، محمد بن عمرو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة في الإيمان ص 13، وأحمد 2/501، والترمذي 2009 في البر والصلة: باب ما جاء في الحياء، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 75، وابن وهب في الجامع 73، والحاكم في المستدرك 1/52، 53 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. قال الترمذي: حسن صحيح. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن ابن عمر في الحديث برقم 610. وعن أبي بكرة عند البخاري في الأدب المفرد 1314، وابن ماجة 4184 في الزهد: باب الحياء، والطبراني في الصغير 2/115، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 72، وأبي نعيم في الحلية 3/60، والطحاوي في مشكل الآثار 4/237، 238، وصححه الحاكم 1/52 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وعن عمران بن الحصين عند الطبراني في الصغير 2/11، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 76، وأبي نعيم في الحلية 3/59، 60 وعن أبي أمامة عند الحاكم في المستدرك 1/52، وصححه ووافقه الذهبي.

609- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سليمان بن داود، فمن رجال مسلم. وتقدم قبله من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَيَاءَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ الْاِيمَانِ اِذِ الْاِيمَانُ شُعَبٌ لَاجْزَاءٌ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس بات کا بیان کا تذکرہ' حیا ایمان کے اجزاء میں سے ایک جز ہے' کیونکہ ایمان کے اجزاء کے مختلف شعبے ہیں جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

610 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا بن اَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الحياء من الإيمان .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ دَعْهُ لَفْظَةُ زَجْرٍ يُرَادُ بها ابتداء أمر مستأنف.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں تلقین کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے رہنے دو' کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): روایت کے یہ الفاظ: ''تم اسے چھوڑ دو''۔

اس سے مراد ایسی ممانعت ہے' جو معاملے کے آغاز میں نئے سرے سے ہو۔

610- حديث صحيح، ابن أبي السري: صدوق إلا أن له أوهاما كثيرة، وقد توبع عليه كما يأتي. وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وهو عند عبد الرزاق في المصنف 20146 ، ومن طريقه أخرجه مسلم 36 في الإيمان: باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها، وابن منده في الإيمان 175 . وأخرجه مالك 3/98 في باب ما جاء في الحياء ، ومن طريقه أحمد 2/56، والبخاري 24 في الإيمان: باب الحياء من الإيمان، وفي الأدب المفرد 602 ، وأبو داؤد 4795 في الأدب: باب في الحياء ، والنسائي 8/121 في الإيمان: باب الحياء ، وابن منده في الإيمان 176 عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 625 ، وأحمد 2/9، ومسلم 36 أيضًا، والترمذي 2615 في الإيمان: باب ما جاء أن الحياء من الإيمان، وابن ماجة 58 في المقدمة، وابن منده 174 ، من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري 6118 في الأدب: باب الحياء ، وفي الأدب المفرد 602 ، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق 73 ، والبغوي في شرح السُّنة 3594 ، وابن منده 176 من طريق عبد العزيز الماجشون، وابن منده 176 من طريق شعيب بن أبي حمزة، والطبراني في الصغير 1/263 من طريق قرة بن عبد الرحمن، أربعتهم عن الزهري، به.

2- بَابُ التَّوْبَةِ

باب 2: توبہ کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّدَمَ تَوْبَةٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: ندامت توبہ ہے

611- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ وَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فدل على رجل فقال إنه قتل مائة فَهَلْ لَهُ تَوْبَةٌ قَالَ نَعَمْ مَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ائْتِ اَرْضَ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا نَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ نَا تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِىْ صُوْرَةِ اٰدَمِىٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ اَيُّهُمَا كَانَ اَقْرَبَ فَهِىَ لَهُ فَقَاسُوْهُ فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ اراد فقبضته بها ملائكة الرحمة. (0: 00)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے لوگوں کو قتل کیا تھا۔ اس نے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا' تو اس کی رہنمائی ایک راہب کی طرف کی گئی۔ وہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ اس نے ننانوے لوگوں کو قتل کیا ہے۔ کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے۔ راہب نے جواب دیا: جی نہیں' تو اس شخص نے اس

611- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 2766 46 في التوبة: باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله. وأخرجه أحمد 3/20 و72، وابن ماجة 2622 في الديات: باب هل لقاتل مؤمن توبة. وسيرد برقم 615 من طريق شعبة، عن قتادة، به. ويخرج هناك.

راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو کی تعداد کو مکمل کر لیا پھر اس نے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا' تو اس کی رہنمائی ایک شخص کی طرف کی گئی۔ اس نے بتایا: اس نے ایک سو لوگوں کو قتل کیا ہے۔ کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! تمہارے اور توبہ کے درمیان کون سی چیز رکاوٹ بن سکتی ہے؟ تم فلاں سرزمین میں چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی اللہ تعالیٰ کی (وہاں رہ کر) عبادت کرنا اور واپس اپنی سرزمین کی طرف نہ آنا' کیونکہ یہ برائی کی جگہ ہے۔ وہ شخص روانہ ہوا' یہاں تک کہ جب وہ نصف راستے میں پہنچا' تو اسے موت نے آلیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اختلاف ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ شخص توبہ کرتے ہوئے خلوصِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف آتے ہوئے' ہمارے پاس آیا ہے۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی پھر ایک فرشتہ ایک انسان کی شکل میں ان کے پاس آیا۔ ان لوگوں نے اسے اپنے درمیان ثالث تسلیم کیا' تو فرشتے نے کہا: دونوں طرف کی زمین کو ناپ لو۔ ان میں سے جن کے زیادہ قریب ہو گا یہ اس کا حصہ شمار ہو گا۔ ان فرشتوں نے اس زمین کو ناپا انہوں نے اس شخص کو اس زمین کے زیادہ قریب پایا جہاں وہ جا رہا تھا' تو رحمت کے فرشتوں نے اسے قبضے میں لے لیا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا اَسْنَدَ لِلنَّاسِ خَبَرَ أَبِي سَعِيْدِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ وہ روایت صحیح ہے' جس کی سند لوگوں کے سامنے بیان کی گئی ہے' جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

612 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بن نَاجِيَةَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْتَامٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بن مغول عن منصور عن خيثمة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): قِيْلَ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّدَمُ توبة قال نعم. (1: 2)

612- رجاله على انقطاعه رجال الصحيح . وسيورده المؤلف برقم 614 ، بهذا الإسناد . وله طريق آخر موصول يصح به أخرجه ابن أبي شيبة 9/361 و362، والحميدي 105 ، وأحمد 3568 و 4124 ، وابن ماجة 4252 في الزهد: باب ذكر التوبة، والبغوي في شرح السُّنة 1307 ، والقضاعي في مسند الشهاب 13 و 14 ، والفسوي في المعرفة والتاريخ 3/135 و136 و362،

والحاكم في المستدرك 4/243، والبيهقي في السنن 10/154 وعن عائشة عند أحمد 6/264 ولفظه فإن التوبة من الذنب الندم والاستغفار وإسناده صحيح . وعن وائل بن حجر عند الطبراني 22/41 وفي سنده إسماعيل بن عمرو البجلي. وعن أبي سعد الأنصاري عند الطبراني أيضًا 22/306، وأبي نعيم 10/398، وابن مندة في المعرفة 2/145/1،

قال الهيثمي في المجمع 10/199: وفيه من لم أعرفه . وعن أبي هريرة عند الطبراني في الصغير 1/69، وانظر مجمع الزوائد 10/198.-199

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے دریافت کیا گیا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ندامت توبہ ہوتی ہے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

613 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ السهمي حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا الطَّوِيْلَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ ؟ قَالَ نَعَمْ. (1: 2)

حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ ''ندامت' توبہ ہوتی ہے'' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

614 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ اَخْبَرَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مغول عن منصور عن خيثمة

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

(متن حدیث): اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ندامت توبہ ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ النَّدَمِ وَالتَّاَسُّفِ عَلٰى مَا فَرَطَ مِنْهُ رَجَاءَ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوْبَهُ بِهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی کوتاہیوں پر ندامت اور افسوس کے اظہار کو لازم کر لے' یہ امید کرتے ہوئے کہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا

615 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حدثنا بن اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

614- إسناده ضعيف لضعف محفوظ ابن أبي توبة، وباقي رجاله رجال الصحيح وأخرجه الحاكم 4/243 . وأخرجه البزار 3239 عن عمرو بن مالك . قال الهيثمي في المجمع 10/199: رواه البزار عن شيخه عمرو بن مالك الرواسي، وضعفه غير واحد، ووثقه ابن حبان. وهذا الحديث على ضعفه شاهد لحديث ابن مسعود المتقدم. وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/251 من طريق المسيب بن واضح، بهذا الإسناد. وأخرجه الخطيب في تاريخ بغداد 9/405 من طريق حسام بن مصك، عن منصور، به. وتقدم برقم 612 من طريق مخلد بن يزيد الحراني.

(متن حدیث): كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْاَلُ فَاَتَى رَاهِبًا فَسَاَلَهُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ يَسْاَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَمَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهِ تَقَرَّبِيْ وَاِلٰى هٰذِهِ تباعدى أقرب إلى هذه بشبر فغفرله.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے میں انسانوں کو قتل کیا تھا پھر وہ شخص روانہ ہوا تا کہ اس بارے میں دریافت کرے وہ ایک راہب کے پاس آیا۔ راہب سے دریافت کیا: کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے' تو اس نے جواب دیا: جی نہیں' تو اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا پھر وہ دریافت کرتا رہا' تو ایک شخص نے اس سے کہا تم فلاں بستی میں چلے جاؤ پھر اس شخص کو موت آ گئی اور وہ فوت ہو گیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اختلاف ہو گیا' تو اللہ تعالیٰ نے زمین کے اس (حصے) کی طرف وحی کی کہ تم قریب ہو جاؤ۔ دوسرے حصے کی طرف وحی کی کہ تم دور ہو جاؤ' تو اس شخص کو ایک بالشت اس حصے (یعنی جہاں وہ جا رہا تھا) کے قریب پایا گیا تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ عِنْدَ السَّهْوِ وَالْخَطَأِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سہو اور خطا کے صدور کے وقت' توبہ اور اللہ کی بارگاہ میں رجوع کو لازم کر لے

616 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهِ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهِ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُو ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيمَانِ فَاَطْعِمُوا طعامكم الأتقياء وولوا معروفكم المؤمنين. (3: 28)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

615– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخارى 3470 فى أحاديث الأنبياء، ومسلم 2766 48 فى التوبة: باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2766 47 عن عبيد الله بن معاذ العنبرى، عن أبيه، عن شعبة، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم 611 من طريق هشام الدستوائى، عن قتادة، به، فانظره.

616– إسناده ضعيف، وأخرجه أبو يعلى 1106 و 1332 من طريقين عن أبى عبد الرحمن المقرء عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أبى أيوب، بهذا الإسناد. وقد تحرف أبو سليمان الليثى فى 1332 إلى التيمى.

''مومن اور ایمان کی مثال ایک ایسے گھوڑے کی مانند ہے' تو اپنی کھونٹی میں ہوتا ہے وہ گھوم پھر کر پھر اسی جگہ آ جاتا ہے۔ مومن گھول جاتا ہے' تو پھر وہ واپس ایمان کی طرف آ جاتا ہے۔ لوگو! اپنا کھانا پرہیز گار لوگوں کو کھلاؤ اور اپنی اچھائیوں کا رُخ اہل ایمان کی طرف کرو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّوْبَةِ فِي أَوْقَاتِهِ وَأَسْبَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے اوقات اور اسباب میں توبہ کو لازم کر لے

617 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَسْتَيْقِظُ عَلَى بَعِيرِهِ أَضله بأرض فلاة . (3: 67)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے' جو بیدار ہو کر اس اونٹ کو پا لیتا ہے' جسے وہ بے آب و گیاہ زمین میں گم کر چکا تھا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْبَعِيرِ الضَّالِّ الَّذِي تُمَثَّلُ هَذِهِ الْقِصَّةُ بِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس گمشدہ اونٹ کے بارے میں ہے' جس کی مثال اس واقعے میں بیان کی گئی ہے

618 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

617- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 6309 في الدعوات: باب التوبة، ومسلم 2747 8 في التوبة: باب في الحيض على التوبة، كلاهما عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 6309 أيضًا عن إسحاق، ومسلم 2747 عن أحمد الدارمي، كلاهما عن حبان بن هلال، عن همام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/312 من طريق عمر بن إبراهيم، عن قتادة، به. 1303 من طريق إسحاق بن أبي طلحة، عن أنس. وفي الباب عن ابن مسعود في الحديث التالي. وعن أبي هريرة سيرد برقم 621. وعن النعمان بن بشير عند مسلم 2745. وعن البراء بن عازب عند مسلم 2746.

618- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 1/383 عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري 6308 في الدعوات: باب التوبة، عن أبي معاوية، به. وعن شعبة وأبي مسلم، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في الحلية 4/129 من طريق أبي عوانة، عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 6308، ومسلم 2744 3 و 4 في التوبة: باب في الحض على التوبة والفرح بها، والترمذي 2498 في صفة القيامة، وأبو نعيم في الحلية 4/129، والبغوي في شرح السُّنة 1301 و 1302 من طرق عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ الحارث بن سويد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/383، والبخاري 6308 تعليقًا.

(متن حدیث): اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلَكَةٍ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيْ فَاَمُوْتُ فِيْهِ فَرَجَعَ اِلٰى مَكَانِهِ الَّذِيْ اَضَلَّهَا فِيْهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ غَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَاْسِهِ عَلَيْهَا زَادُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَاللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ من هٰذَا الرَّجُل . (3: 67)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کے توبہ کرنے پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے' جو کسی ویران سنسان' ہلاکت کا شکار کر دینے والی جگہ پر موجود ہو۔ اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو' جس پر اس کا زادراہ اس کا کھانا اور اس کی ضروریات کی چیزیں موجود ہوں اور پھر وہ شخص اس سواری کو گم کر دے' پھر وہ اس کی تلاش میں نکلے' یہاں تک کہ اسے موت آ جائے' تو وہ یہ سوچے کہ میں اپنی جگہ پر واپس چلا جاتا ہوں اور وہاں فوت ہو جاؤں گا' تو وہ شخص واپس اس جگہ چلا جائے جہاں اس نے اپنی سواری کو گم کیا تھا' تو اسی حالت کے دوران اس کی آنکھ لگ جائے پھر جب وہ بیدار ہو اس کی سواری اس کے سر کے پاس موجود ہو' جس پر اس کا زادراہ اور چیزیں موجود ہوں' تو اللہ تعالیٰ تم میں کسی ایک کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ التَّوْبَةِ فِيْ جَمِيْعِ اَسْبَابِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے تمام معاملات میں توبہ کو لازم کر لے

619 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيٍّ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ

(متن حدیث): يَا عِبَادِيْ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَّالَمُوا يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا الَّذِيْ اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ وَلَا اُبَالِي

فَذَكَرَهُ بِطُوْلِهِ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ وَكَانَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ اِذَا حَدَّثَ بهذا الحديث حتّٰى على ركبتيه. (3: 68)

619- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه مسلم 2577 في البر والصلة، والبخاري في الأدب المفرد 490 ، وأبو نعيم في الحلية 5/125، 126، والحاكم في المستدرك 4/241، من طرق عن أبي مسهر، بهذا الإسناد. وليس هو من شرط الحاكم، لذا قال الذهبي: هو في مسلم. وأخرجه مسلم 2577 أيضًا من طريق مروان بن محمد الدمشقي، عن سعيد بن عبد العزيز، به. وأخرجه الطيالسي 463 ، وأحمد 5/160، ومسلم 2577 أيضًا، من طريق همام، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عن أبي ذر. وأخرجه عبد الرزاق 20272 . وأخرجه الترمذي 2495 في صفة القيامة، وابن ماجة 4257 في الزهد: باب ذكر التوبة

۞۞ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات کے لئے ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے' تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو' اے میرے بندو! بیشک تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں وہ ہوں جو گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہوں اور میں اس کی پرواہ نہیں کرتا''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس کے آخر میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ ابوادریس نامی راوی جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے' تو وہ گھٹنوں کے بل جھک جایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ عَلَيْهِ اِذَا تَخَلّٰى لُزُومُ الْبُكَاءِ عَلٰى مَا ارْتَكَبَ مِنَ الْحَوْبَاتِ وَاِنْ كَانَ بَائِنًا عَنْهَا مُجِدًّا فِيْ اِتْيَانِ ضِدِّهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ تنہا ہو' تو اپنے سے صادر ہونے والے گناہوں پر رونے کو لازم کر لے اگرچہ وہ ان سے جدا ہو

ان (گناہوں کی' ضد کی انجام دہی' یعنی توبہ کر کے بزرگی حاصل کرے

620- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ النَّخَعِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ

(متن حدیث): عَنْ عَطَاءٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ لِعُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَدْ اٰنَ لَكَ اَنْ تَزُوْرَنَا فَقَالَ اَقُوْلُ يَا اُمَّهْ كَمَا قَالَ الْاَوَّلُ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا قَالَ فَقَالَتْ دَعُوْنَا مِنْ رَطَانَتِكُمْ هٰذِهِ قَالَ بن عُمَيْرٍ اَخْبِرِيْنَا بِاَعْجَبِ شَيْءٍ رَاَيْتِهِ مِنْ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَالَتْ لَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِيْ قَالَ يَا عَائِشَةُ ذَرِيْنِيْ اَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّيْ قُلْتُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ قُرْبَكَ وَاُحِبُّ مَا سَرَّكَ قَالَتْ فَقَامَ فَتَطَهَّرَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتّٰى بَلَّ حِجْرَهُ قَالَتْ ثُمَّ بَكٰى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتّٰى بَلَّ لِحْيَتَهُ قَالَتْ ثُمَّ بَكٰى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتّٰى بَلَّ الْاَرْضَ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا رَاٰهُ يَبْكِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ تَبْكِيْ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ اٰيَةٌ وَيْلٌ لِمَنْ قَرَاَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا: (اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ) الآية كلها (آل عمران: **190**).

۞۞ عطا بیان کرتے ہیں میں اور عبید بن عمیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں داخل ہوئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے فرمایا: تمہیں اب ہمارے ہاں آنے کا موقع ملا ہے' تو انہوں نے عرض کی: امی جان میں یہ کہوں گا' جیسے پہلے لوگوں میں

620- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو الشيخ في أخلاق النبي ص 186 عن الفريابي، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وله طريق أخرى عن عطاء عند أبي الشيخ ص 190، 191 .

سے کسی نے کہا ہے: وقفے کے ساتھ ملا کر و محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس طرح کی چکنی چپڑی باتیں ہمارے ساتھ نہ کرو۔ ابن عمیر نے عرض کی: آپ ہمیں اس چیز کے بارے میں بتائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سب سے حیرت انگیز چیز دیکھی ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں پھر انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم مجھے موقع دو تا کہ میں آج رات اپنے پروردگار کی عبادت کروں میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں آپ کے ساتھ کو پسند کرتی ہوں اور میں اس چیز کو بھی پسند کرتی ہوں جو آپ کو اچھی لگے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے اچھی طرح وضو کیا پھر آپ کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے لگے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے' یہاں تک کہ آپ کی آنکھ کا سوراخ گیلا ہو گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر آپ رونے لگے اور مسلسل روتے رہے' یہاں تک کہ آپ کی داڑھی بھیگ گئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر آپ روتے رہے' پھر اتنی دیر تک روتے رہے کہ زمین بھیگ گئی۔ پھر بلال آئے اور آپ کو (فجر کی) نماز کے لئے بلایا جب انہوں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا' تو عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ (ذنب) کی مغفرت کر دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے۔ اس شخص کے لئے بربادی ہے' جو اس کی تلاوت کرے اور اس میں غور و فکر نہ کرے۔ (وہ آیت یہ ہے) ''آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں'' یہ مکمل آیت ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَقَعُ بِمَرْضَاةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ تَوْبَةِ عَبْدِهِ عَمَّا قَارَفَ مِنَ الْمَأْثَمِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اس شخص کے لئے ہوتی ہے جو توبہ کرتا ہے' اگرچہ وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہو

621- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حدثنا بن اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عَجْلَانَ مَوْلَى الْمُشْمَعِلِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): ذَكَرُوا الْفَرَحَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا الضَّالَّةَ يَجِدُهَا الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الضَّالَّةِ يَجِدُهَا الرَّجُلُ بِاَرْضِ الْفَلَاةِ . (3: 28)

621- إسناده جيد، وأخرجه عبد الرزاق 20587 ومن طريقه أحمد 2م316، ومسلم 2675 في التوبة: باب في الحض على التوبة، والبغوي في شرح السُّنة 1300 عن معمر بن منبه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/500 من طريق موسى بن يسار، و 2/500 و534، ومسلم 2675 1 من طريق أبي صالح، ومسلم 2675 2، والترمذي 3538 في الدعوات: باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، وابن ماجة 4247 في الزهد: باب ذكر التوبة من طريق الأعرج، ثلاثتهم عن أبي هريرة. وفي الباب عن أنس تقدم برقم 618 . وعن ابن مسعود تقدم برقم 619 .

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خوشی کا ذکر کیا پھر انہوں نے ایسی گمشدہ چیز کا ذکر کیا جسے کوئی شخص پالیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جتنا کوئی شخص بے آب وگیاہ جگہ پر اپنی گمشدہ چیز کو پا کر ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَوْبَةَ الْمَرْءِ بَعْدَ مُوَاقَعَتِهِ الذَّنْبَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ تُخْرِجُهُ عَنْ حَدِّ الْاِصْرَارِ عَلَى الذَّنْبِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کا گناہ کے ارتکاب کے بعد کسی بھی وقت پر توبہ کر لینا اسے گناہ کرنے پر اصرار کرنے کی حد سے نکال دیتا ہے

622- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ اَيْ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اَوْ قَالَ عَمِلْتُ عَمَلًا فَاغْفِرْ لِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ عَمِلَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا اٰخَرَ اَوْ قَالَ عَمِلَ ذَنْبًا اٰخَرَ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ عَمِلْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ عَمِلَ ذَنْبًا اٰخَرَ اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا اٰخَرَ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ عَمِلْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِيْ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَعْمَلْ مَا شَآءَ .

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص نے گناہ کا ارتکاب کیا پھر وہ بولا: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے ایک عمل کیا ہے' تو میری مغفرت کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا وہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے' جو گناہوں کی مغفرت کر سکتا ہے اور اس پر گرفت بھی کر سکتا ہے' تو میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی پھر اس شخص نے دوسرے گناہ کا ارتکاب کیا۔ (راوی کو شک ہے

622- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجالُه ثِقاتٌ رجال الشيخين غيرَ الحسن بن محمد بن الصباح فمن رجال البخاري . وأخرجه أحمد 2/296 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 4/242 على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/405و 492 عن عفان، والبخاري 7507 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ) من طريق عمرو بن عاصم، ومسلم 2758 30 في التوبة: باب قبول التوبة من الذنوب، والبيهقي في السُّنن 10/188 من طريق أبي الوليد الطيالسي، ثلاثتهم عن همام، بهذا الإسناد. وسيرد برقم 625 من طريق حماد بن سلمة، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، به.

کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے دوسرا گناہ کیا' تو اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے' تو میری مغفرت کردے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے' جو گناہوں کی مغفرت کرسکتا ہے اور اس پر گرفت بھی کرسکتا ہے' تو میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی پھر اس شخص نے دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کیا۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی اور گناہ کا ارتکاب کیا پھر اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے' تو میری مغفرت کردے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے' جو گناہوں کی مغفرت بھی کرسکتا ہے اور اس پر گرفت بھی کرسکتا ہے۔ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی ہے اب وہ جو چاہے عمل کرے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلتَّائِبِ الْمُسْتَغْفِرِ لِذَنْبِهٖ اِذَا عَقِبَ اسْتِغْفَارَهُ صَلَاةٌ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی مغفرت کرنا' جو توبہ کرتا ہے' اور اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہے جبکہ وہ مغفرت طلب کرنے کے بعد نماز بھی پڑھے

623- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ اِذَا حَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهُ فَاِنْ حَلَفَ صَدَّقْتُهُ وَاِنَّهُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَتَوَضَّاُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذٰلِكَ الذَّنْبِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ. (00: 00)

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنتا تھا' تو اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوتا تھا وہ اس کے ذریعے مجھے نفع عطا کردیتا تھا' یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے

623- إسناده حسن من أجل أسماء بن الحكم الفزارى، وباقى رجاله ثقات على شرط البخارى . وأخرجه أبو داؤد 1521 فى الصلاة: باب فى الاستغفار، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 2 عن أبى عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/10 عن أبى كامل، والترمذى 406 فى الصلاة: باب ما جاء فى الصلاة عند التوبة و 3006 فى التفسير: باب ومن سورة ال عمران، عن قتيبة بن سعيد، والمروزى فى مسند أبى بكر 11 من طريق عبد الواحد بن غياث، والبغوى فى شرح السُّنة 1015 من طريق عفان بن مسلم، كلهم عن أبى عوانة، به. وأخرجه الحميدى 1 عن سفيان بن عيينة، عن مسعر بن كدام، عن عثمان بن المغيرة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 1 ، وأحمد 1/8، 9، والمروزى فى مسند أبى بكر 10 ، والطبرى 7853 فى الإقامة: باب ما جاء فى أن الصلاة كفارة، والمروزى فى مسند أبى بكر 9 ، والطبرى 7854 من طريق سفيان الثورى ومسعر بن كدام، ثلاثتهم عن عثمان بن المغيرة، به. وأخرجه الحميدى 5 ، والطبرى 7855 من طريق سعد بن سعيد بن أبى سعيد المقبرى.

کوئی شخص جب بھی نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث میرے سامنے بیان کرتا تھا' تو میں اس سے حلف لیا کرتا تھا اگر وہ حلف اٹھالیتا' تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو بھی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر وہ وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر لے اور پھر اس گناہ کی مغفرت اللہ تعالیٰ سے طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کو مغفرت عطا کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوْبَ التَّائِبِ الْمُسْتَغْفِرِ وَاِنْ لَمْ يَتَقَدَّمِ اسْتِغْفَارَهُ صَلَاةٌ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے اور مغفرت طلب کرنے والے کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے اگرچہ اس کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے نماز نہ ہو

624- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ بِطَرَسُوْسَ فِيْ اٰخَرِيْنَ قَالَا حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهٖ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَوْ سَعِيْدٍ اَوْ كِلَاهُمَا شَكَّ حَامِدٌ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَذْنَبَ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ.

توضیح مصنف: مَا رَوَى وَائِلٌ عَنِ ابْنِهٖ اِلَّا ثلاثة أحاديث قاله الشيخ. (00: 00)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا تھا' تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور توبہ کرو' کیونکہ بندہ جب گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔

وائل نے اپنے صاحبزادے کے حوالے سے صرف تین روایات ذکر کی ہیں۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى التَّائِبِ الْمُعَاوِدِ لِذَنْبِهٖ بِمَغْفِرَةٍ كُلَّمَا تَابَ وَعَادَ يَغْفِرُ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ دوبارہ توبہ کر کے گناہ کرنے والے شخص پر یہ فضل کرتا ہے کہ اس کی مغفرت کر دیتا ہے' جب بھی وہ دوبارہ گناہ کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ مغفرت کر دیتا ہے

625 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأعلى بن حماد عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

624- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/264 من طريق سفيان بن عيينة . وهو جزء من حديث الإفك المطول سيورده المؤلف في مناقب الصحابة برقم 7068 تحت عنوان: ذِكْرُ اِنْزَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاٰيَ فِيْ براء ة عائشة رضى الله عنها قذفت به. ويرد تخريجه هناك.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث):اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَقَالَ اَیْ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَقَالَ اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ وَيَاْخُذُ بِالذُّنُوْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَقَالَ اَذْنَبَ عَبْدِیْ وَعَلِمَ اَنَّ رَبَّهُ يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تعالی عَنْهُ قَوْلُهُ اعْمَلْ مَا شِئْتَ لَفْظَةُ تَهْدِيدٍ اُعْقِبَتْ بِوَعْدٍ يُرِيْدُ بِقَوْلِهِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ اَیْ لَا تَعْصِ وَقَوْلُهُ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ يُرِيْدُ إِذَا تُبْتَ.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ان کے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے' پھر وہ یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا اور وہ یہ بات جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کی مغفرت بھی کرسکتا ہے اور گناہوں پر گرفت بھی کرسکتا ہے۔ پھر وہ بندہ دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے اور وہ یہ بات جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کی مغفرت بھی کرسکتا ہے اور گناہوں پہ گرفت بھی کرسکتا ہے۔ (اے میرے بندے!) تم جو چاہو عمل کرو' میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ: ''تم جو چاہو عمل کرو''۔

یہ تہدید کے الفاظ ہیں جس کے عقب میں وعدہ ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے مراد: ''تم جو چاہو عمل کرو''۔

اس سے مراد یہ ہے: تم نافرمانی نہ کرو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ''میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے'' اس سے مراد یہ ہے' جب تم توبہ کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَغْفِرُ ذُنُوْبَ التَّائِبِ كُلَّمَا اَنَابَ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ بِالْاِشْرَاكِ بِهِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے شخص کے گناہوں کی مغفرت کردیتا ہے' جب بھی (توبہ کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتا ہے

625- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم 2758 في التوبة: باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة، عن عبد الأعلى بن حماد بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/492 عن بهز، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 622 .

جبکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان شرک کرنے کے حوالے سے حجاب نہ آ جائے ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

626 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قِيْلَ وَمَا يَقَعُ الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ. (2:1)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مغفرت کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہیں ہوتا دریافت کیا گیا: حجاب واقع ہونے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ آدمی ایسی حالت میں مرے کہ وہ مشرک ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَكْحُوْلًا سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ اُسَامَةَ كَمَا سَمِعَهُ مِنْ اُسَامَةَ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مکحول نامی راوی نے یہ روایت عمر بن نعیم سے سنی ہے' جو اسامہ سے منقول ہے بالکل اسی طرح جس طرح انہوں نے یہ روایت اسامہ سے بھی سنی ہے

627 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا وُقُوْعُ الْحِجَابِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ. (2:1)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مغفرت اس وقت تک کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہیں ہوتا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حجاب کے واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ مشرک ہو''۔

626- إسناده ضعيف . ورواه البخاري في التاريخ الكبير 2/21 . وانظر الإسناد الآخر في الرواية التالية.

627- إسناده ضعيف لجهالة عمر بن نعيم وشيخه أسامة بن سلمان، ومع هذا صححه الحاكم 4/257، ووافقه الذهبي . وأخرجه علي بن الجعد في مسنده 3527 ، وأحمد 5/174، والبزار 3242 من طرق عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/174 من طريق عصام بن خالد، والبزار 3241 من طريق أبي داود . وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 10/198، وذكره السيوطي في الجامع الكبير 1/186، وزاد نسبته إلى الضياء المقدسي.

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى التَّائِبِ بِقَبُولِ تَوْبَتِهِ كُلَّمَا اَنَابَ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ حَالَةَ الْمَنِيَّةِ بِهِ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے شخص پر یہ فضل کرتا ہے کہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے' جب بھی وہ رجوع کرتا ہے' جبکہ اس پر موت کے قریب نزع کا عالم طاری نہ ہوا ہو

628- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يقبل توبة العبد ما لم يغرغر .(00: 00)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے' جب تک اس پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَوْبَةَ التَّائِبِ اِنَّمَا تُقْبَلُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا لَا بَعْدَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' توبہ کرنے والے شخص کی توبہ قبول ہوتی ہے' جب بھی وہ اس کی طرف سے آتی ہے' لیکن یہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے تک ہے اس کے بعد نہیں ہوگا

629 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ . (00: 00)

628- إسناده حسن من أجل ابن ثوبان، وباقي رجاله ثقات. وهو في مسند علي بن الجعد 3529 ، ومن طريقه أخرجه البغوي في شرح السُّنة 1306 . وأخرجه أحمد 2/132، وأبو نعيم في الحلية 5/190 من طريق علي بن عياش وعصام بن خالد، وأحمد 2/153 عن أبي داوُد الطيالسي، والترمذي 3537 في الدعوات: باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، وابن ماجة 4253 في الزهد: باب ذكر التوبة من طريق الوليد بن مسلم، والحاكم 4/257 وحسنه الترمذي، وصححه الحاكم والذهبي . وفي الباب عن عبادة بن الصامت عند الطبري 8858 ، والقضاعي في مسند الشهاب 1085 وإسناده منقطع. وعن رجل من الصحابة عند أحمد 3/425، وسنده ضعيف.

629- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن رجاء ' فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 2/427 و495 و506 و507، ومسلم 2703 في الذكر: باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه، والبغوي في شرح السُّنة 1299 من طرق عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/275، والطبري 14220 من طريق عبد الرزاق، عن مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ . وأخرجه أحمد 2/395 من طريق هوذة، عن عوف، عن ابن سيرين، به . وله طرق أخرى عن أبي هريرة عند الطبري 14203 و 14209 و 14210 و 14212 و 14219 و 14225 . وفي الباب عن صفوان بن عسال المرادي عند الطبري 14206 و 14207 و 14208 و 14216 و 14218 وأحمد 4/240 وأبي داوُد الطيالسي 160 وابن ماجة 4070 والترمذي 3536 .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کی طرف سے سورج نکلنے سے پہلے توبہ کرلے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِ التَّائِبِ اِذَا خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا بِهِمَا بِاِدْخَالِ النَّارِ فِي الْقِيَامَةِ مَكَانَهُ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے والے مسلمان پر یہ فضل کیا ہے کہ جب وہ دنیا سے ان دونوں چیزوں (یعنی توبہ اور اسلام) کے ہمراہ نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی جگہ کسی یہودی یا عیسائی کو جہنم میں داخل کردے گا

630 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ عَوْنَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا

قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِيْ سَعِيْدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَوْنٍ قَوْلَهُ. (1: 2)

عون بن عبداللہ اور سعید بن ابو بردہ بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے ابو بردہ کو عمر بن عبدالعزیز کو اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی یہودی یا عیسائی کو جہنم میں داخل کردیتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ان سے اس اللہ کے نام کی قسم لی جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ انہوں نے تین مرتبہ ان سے یہ قسم لی کہ ان کے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی تھی تو انہوں نے یہ قسم اٹھالی۔

سعید نامی راوی نے مجھے یہ حدیث بیان نہیں کی ہے کہ انہوں نے ان سے قسم لی تھی تاہم انہوں نے عون کے بیان کا انکار بھی نہیں کیا۔

630- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عون بن عبد الله فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 2767 50 في التوبة: باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتلهن عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. ومن طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، عن همام، به. وأخرجه الطيالسي 499 عن همام، عن سعيد بن أبي بردة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2767 49 عن ابن أبي شيبة. وأخرجه مسلم 2767 51 من طريق غيلان بن جرير.

3- بَابُ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

باب 3: اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنا

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسْنَ الظَّنِّ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا' مسلمان شخص کے اچھی طرح عبادت کرنے کا حصہ ہے

631 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ نَهَارٍ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ العبادة . (00: 00)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(اللہ تعالیٰ کے بارے میں) ''اچھا گمان رکھنا اچھی عبادت کا حصہ ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِالْمَعْبُودِ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يَنْفَعُ فِي الْاٰخِرَةِ لِمَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اپنے معبود کے بارے میں اچھا گمان رکھنا آخرت میں بھی فائدہ دے گا یہ اس کے لئے ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کرلیا ہو

632 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

631- وأخرجه أحمد 2/297 و304 و407 و491، وأبو داؤد 4993 في الأدب: باب في حسن الظن، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/359، والترمذي 3604 في الدعوات، من طريق صدقة بن موسى، عن محمد بن واسع، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 4/241 على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وهو وهم منهما.

632- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 192 في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، وابن مندة في الإيمان 860، وأبو نعيم في الحلية 2/315 و6/253، والبغوي في شرح السُّنة 4362. وفي الباب عن أبي هريرة عند الترمذي 2599 في صفة جهنم، والبغوي في شرح السُّنة 4363 من طريق ابن المبارك.

AlHidayah - الهداية

(متن حدیث):يَخْرُجُ رَجُلَانِ مِنَ النَّارِ فَيُعْرَضَانِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمَا إلى النار فليلتفت اَحَدُهُمَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا كَانَ هٰذَا رَجَائِي قَالَ وَمَا كَانَ رَجَاؤُكَ قَالَ كَانَ رَجَائِي اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا اَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فيرحمه الله فيدخله الجنة . (00: 00)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمی جہنم سے نکلیں گے انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر انہیں جہنم کی طرف جانے کا حکم ہوگا' تو ان میں سے ایک مڑ آئے گا اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس بات کی امید نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تمہیں کس بات کی امید تھی؟ وہ عرض کرے گا مجھے اس بات کی امید تھی کہ جب' تو نے مجھے اس (جہنم) سے نکال دیا ہے' تو اب' تو مجھے دوبارہ اس میں داخل نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے گا اور اسے جنت میں داخل کر دے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الثِّقَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِحُسْنِ الظَّنِّ فِيْ اَحْوَالِهٖ بِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں اطلاع ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور اپنے احوال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھے

633 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ حَدَّثَنَا حَيَّانُ اَبُو النَّضْرِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):قال الله تبارك وتعالى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ فليظن بى ما شاء . (3: 68)

حضرت واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ اب اس کی مرضی ہے وہ میرے بارے میں جو چاہے گمان کرے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ سُوْءِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ كَثُرَتْ حَيَاتُهٗ فِي الدُّنْيَا

633- إسناده صحيح وأخرجه ابن المبارك فى الزهد 909 ومن طريقه الدارمى 2/305، والطبرانى فى الكبير /22 210، والدولابى فى الكنى 2/137، 138، وأخرجه أحمد 3/491 عن الوليد بن مسلم، و 4/106، والطبرانى /22 210 من طريق أبى المغيرة . وأخرجه أحمد 3/491، والطبرانى /22 211 من طريق الوليد بن مسلم. وسيرد بعده من طريق صدقة بن خالد، وبرقم 641 من طريق يزيد بن عبيدة، عن حيان أبى النضر، به . وفى الباب عن جابر سيرد برقم 636 و 637 و 638 . وعن أبى هريرة سيرد برقم 639 . وعن أنس عند أحمد 3/210و277، وأورده الهيثمى فى المجمع 2/319، وقال: رواه أحمد وفيه ابن لهيعة، وفيه كلام.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں برے گمان سے لاتعلق رہے اگرچہ دنیا میں اس کی زندگی زیادہ ہو جائے

634 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَيَّانُ اَبُو النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث): اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ فَلْيَظُنَّ بِيْ مَا شَاءَ . (3: 68)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ اب وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان کر لے''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ مَا اَمَّلَ وَرَجَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ مسلمان بندے کو وہی کچھ عطا کرتا ہے' جو وہ بندہ (اللہ تعالیٰ سے خواہش اور امید رکھتا ہے)

635- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الدِّمَشْقِيُّ بِجُرْجَانَ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بن الغاز قال حدثنا حيان بن أبو النضر قال سمعت واثلة بن الأسقع يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث): اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ فَلْيَظُنَّ بِيْ مَا شَآءَ . (00: 00)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ اب وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان کر لے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُسْلِمِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِمَعْبُوْدِهٖ مَعَ قِلَّةِ التَّقْصِيْرِ فِي الطَّاعَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمان کو یہ حکم ہے کہ وہ نیکیوں میں اپنی کوتاہیوں کے ہمراہ اپنے پروردگار کے بارے میں حسن ظن رکھے

634- حديث صحيح، وهو مكرر ما قبله.

635- حديث صحيح، وهو مكرر ما قبله.

636 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثٍ

(متن حدیث): لَا يَمُوتَنَّ أحدكم إلا وهو يحسن بالله الظن . (1: 94)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے کوئی بھی شخص ہرگز فوت نہ ہو' مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو''۔ (یعنی تم میں سے ہر ایک شخص کو مرتے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہئے)۔

ذِكْرُ الْحَثِّ عَلٰى حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنے کی ترغیب دینے کا تذکرہ

637 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثٍ

(متن حدیث): مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَمُوتَ اِلَّا وظنه بالله حسن فليفعل .

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے جو شخص یہ کر سکے کہ وہ مرتے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھ سکے' تو اسے ایسا کرنا چاہئے''۔

ذِكْرُ حَثِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُسْنِ الظَّنِّ بِمَعْبُوْدِهِمْ جَلَّ وَعَلَا

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے معبود کے بارے میں حسن ظن رکھنے کی ترغیب دینے کا تذکرہ

638 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ

636- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 3/293 عن يحيى بن آدم، و2/330 عن عبد الرزاق، كلاهما عن سفيان الثورى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 1779 ، ومسلم 2877 81 فى الجنة وصفة نعيمها: باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، وأبو داؤد 3113 فى الجنائز: باب ما يستحب من حسن الظن بالله تعالى عند الموت، وابن ماجة 4167 فى الزهد: باب التوكل واليقين، وأبو نعيم فى الحلية 5/78، والبيهقى فى السُّنن 3/378، والبغوى فى شرح السُّنة 1455 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/325 و334 و390، ومسلم 2877 82 ، والبيهقى فى السُّنن 3/378 من طريق أبى الزبير، عن جابر. وانظر 637 و 638 .

637- إسناده حسن، جعفر بن مهران السباك، ذكره المؤلف فى الثقات 8/160، 161، وروى عنه جمع، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه أبو نعيم فى الحلية 8/121 من طريق سعد بن زنبور، عن الفضيل بن عياض، بهذا الإسناد. وانظر 636 و 638 .

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثٍ

(متن حدیث): لَا يَمُوتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وهو يحسن الظن بالله جل وعلا . (5: 4)

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''کوئی بھی شخص ہرگز فوت نہ ہو' مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔ (یعنی تم میں سے ہر شخص کو مرتے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہئے)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُعْطِي مَنْ ظَنَّ مَا ظَنَّ اِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ گمان کرنے والے شخص کو اس کے گمان کے مطابق عطا کرتا ہے اگر (بھلائی کا گمان ہوتا ہے' تو بھلائی اور اگر برائی کا گمان ہوتا ہے' تو برائی ملتی ہے)

639 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَذَكَرَ بن سَلْمٍ اٰخَرَ مَعَهٗ اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ اِنْ ظَنَّ خَيْرًا فَلَهٗ وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهٗ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اَبُوْ يُوْنُسَ هٰذَا اسْمُهٗ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ تَابِعِيٌّ. (0: 00)

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اگر وہ بھلائی کا گمان رکھتا ہے' تو وہ اسے مل جائے گی اور اگر وہ برائی کا گمان رکھتا ہے' تو وہ اسے مل جائے گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو یونس نامی راوی کا نام سلیم بن جبیر ہے' اور یہ تابعی ہے۔

638- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 2877 في الجنة وصفة نعيمها: باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد.

639- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 2/391 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/445 و539، ومسلم 2675 19 في الذكر والدعاء: باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله، والترمذي 2388 في الزهد: باب ما جاء في حسن الظن بالله تعالى، من طريق جعفر بن برقان، عن يزيد الأصم، عن أبي هريرة، بلفظ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَأَنَا مَعَهٗ إذا دعاني . وأخرجه أحمد 2/315، والبغوي في شرح السُّنة 1252 من طريق همام، والبخاري 7505 في التوحيد: باب (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ) من طريق الأعرج، كلاهما عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 811 و 812 من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة، به، فانظره.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُسْنَ الظَّنِّ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ مَقْرُوْنًا بِالْخَوْفِ مِنْهُ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، وہ حسن ظن جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے لازم یہ ہے

وہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے ساتھ ملا ہونا چاہئے

640 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَوْزَجَانِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِىْ عَنْ رَبِّهٖ جَلَّ وَعَلَا قَالَ:

(متن حدیث): وَعِزَّتِىْ لَا اَجْمَعُ عَلٰى عَبْدِىْ خَوْفَيْنِ وَاَمْنَيْنِ اِذَا خَافَنِىْ فِى الدُّنْيَا اَمَّنْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِذَا اَمِنَنِىْ فِى الدُّنْيَا اَخَفْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اپنی عزت کی قسم ہے میں اپنے کسی بندے پر دو طرح کا خوف اور دو طرح کا امن اکٹھا نہیں کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے خوف رکھے گا، تو میں قیامت میں اسے امن عطا کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے مامون رہے گا، تو میں قیامت میں اسے خوف میں مبتلا کروں گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اَحْسَنَ بِالْمَعْبُوْدِ كَانَ لَهٗ عِنْدَ ظَنِّهٖ وَمَنْ اَسَاءَ بِهِ الظَّنَّ كَانَ لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جو شخص معبود کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے، تو وہ اس کے گمان کے مطابق ہوتا ہے، اور جو شخص برا گمان رکھتا ہے، تو وہ اس کے مطابق ہوتا ہے

641 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ حَيَّانَ اَبِى النَّضْرِ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجْتُ عَائِدًا لِيَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ فَلَقِيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ وَهُوَ يُرِيْدُ عِيَادَتَهٗ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى وَاثِلَةُ بَسْطَ يَدَهٗ وَجَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَاثِلَةُ حَتّٰى جَلَسَ فَاَخَذَ يَزِيْدُ بِكَفَّىْ وَاثِلَةَ فَجَعَلَهُمَا عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ لَهٗ وَاثِلَةُ كَيْفَ ظَنُّكَ بِاللّٰهِ قَالَ ظَنِّىْ بِاللّٰهِ وَاللّٰهِ حَسَنٌ قَالَ فَاَبْشِرْ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

640- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات، وله شاهد مرسل بسند صحيح عند ابن المبارك في الزهد برقم 157.

641- إسناده صحيح، وأخرجه الطبراني في الكبير /22 209 من طريق أبي توبة الربيع بن نافع، عن محمد بن مهاجر، بهذا الإسناد. دون ذكر قصة عيادة يزيد بن الأسود. وأخرجه الطبراني في الكبير /22 215، وفي الأوسط 104 كما في مجمع البحرين، من طريق عمرو بن واقد، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ واثلة بن الأسقع. وتقدم برقم 633 و 634 و 635

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اِنْ ظَنَّ خَيْرًا وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا . (1: 95)

حیان ابونضر بیان کرتے ہیں: میں یزید بن اسود کی عیادت کرنے کے لئے روانہ ہوا' تو میری ملاقات حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ہوئی وہ بھی ان کی عیادت کے لئے جارہے تھے ہم یزید کے پاس پہنچے جب انہوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا' تو اپنا ہاتھ پھیلا دیا اوران کی طرف اشارہ کرنے لگے۔حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ آگے ہوئے اورتشریف فرما ہوئے' تو یزید نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اوران دونوں کو اپنے چہرے پر رکھا۔حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہارا گمان کیا ہے؟ یزید نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے بارے میں میرا گمان اچھا ہے' تو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خوشخبری قبول کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔خواہ وہ بھلائی کا گمان رکھے خواہ وہ برائی کا گمان رکھے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِاَنْوَاعِ النِّعَمِ عَلٰى مَنْ يَّسْتَوْجِبُ مِنْهُ اَنْوَاعَ النِّقَمِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت ان لوگوں کو مختلف طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں' جن لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ ان پر مختلف طرح کا عذاب ہو

642- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ يَجْعَلُوْنَ لَهُ نِدًّا وَيَجْعَلُوْنَ لَهُ وَلَدًا وهو فى ذلك يرزقهم ويعافيهم ويعطيهم . (3: 66)

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص کسی بھی تکلیف دہ بات کو سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر نہیں کرتا' لوگ اس کا شریک بناتے ہیں۔لوگ اس کی اولاد قرار دیتے ہیں اور وہ اس کے باوجود ان لوگوں کو رزق دیتا ہے۔ان کو عافیت دیتا ہے ان کو (مختلف طرح کی نعمتیں) عطا کرتا ہے''۔

642- إسناده صحيح على شرط البخارى. وأخرجه البخارى 6099 فى الأدب: باب الصبر فى الأذى، عن مسدد بن مُسَرْهَد، والنسائى فى النعوت فى الكبرى كما فى تحفة الأشراف 6/424 عن عمرو بن على، كلاهما عن يحيى القطان، عن سفيان الثورى، عن الأعمش، به، بزيادة سفيان بين القطان والأعمش. وأخرجه أحمد 4/395 و401 و405، والبخارى 7378

4- بَابُ الْخَوْفِ وَالتَّقْوَى

باب4: خوف اور تقویٰ کے بارے میں روایات

643 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ .

(متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ لَمَّا قُبِرَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ طِبْتَ اَبَا السَّائِبِ فِى الْجَنَّةِ فَسَمِعَهَا نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ فَقَالَتْ اَنَا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ قَالَ: وَمَا يُدْرِيْكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ مَا رَاَيْنَاهُ اِلَّا خَيْرًا وَهَا اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِىْ مَا يُصْنَعُ بِىْ .

قَالَ عَمْرٌو: وَسَمِعَهُ اَبُو النَّضْرِ مِنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ .

ابونضر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو جب دفن کر دیا گیا' تو ام العلاء نے کہا: اے ابوسائب! آپ نے جنت میں ٹھکانہ بنالیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی یہ بات سنی' تو ارشاد فرمایا: یہ کون عورت ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری مراد کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں عثمان بن مظعون' ہمیں اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے' لیکن میں اللہ کا رسول ہوں' لیکن اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

عمرو کہتے ہیں ابونضر نامی راوی نے یہ روایت خارجہ بن زید کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سنی ہے۔

644 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

643- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/436 عن يونس بن محمد، وأخرجه عبد الرزاق 20422 ومن طريقه أحمد 6/436، والطبرانى فى الكبير /25 337 عن معمر، وأخرجه أحمد 6/436، والبخارى 3929 فى مناقب الأنصار: باب مقدم النبى صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة، والطبرانى /25 338 من طريق إبراهيم بن سعد، والبخارى 1243 فى الجنائز: باب الدخول على الميت بعد الموت، و 7003 فى التعبير: باب رؤيا النساء، من طريق عقيل، و 2687 فى النساء، من طريق شعيب، و 7018 فى التعبير: باب العين الجارية فى المنام، وابن سعد فى الطبقات 3/398 من طريق معمر، والطبرانى /25 339 .

(متن حدیث):اُنْذِرُكُمُ النَّارَ اُنْذِرُكُمُ النَّارَ اُنْذِرُكُمُ النَّارَ حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِي هٰذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوقِ حَتّٰى وَقَعَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلٰى عَاتِقِهِ عَلٰى رِجْلَيْهِ. (3: 79)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں میں تمہیں جہنم سے ڈرا رہا ہوں''۔

(حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری اس جگہ پر ہوتے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ اس وقت کوفہ میں تھے' تو بازار کے لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن لیتے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر موجود چادر گر کر آپ کے پاؤں میں آ گئی تھی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الِانْتِسَابَ اِلَى الْاَنْبِيَاءِ لَا يَنْفَعُ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يَنْتَفِعُ الْمُنْتَسِبُ اِلَيْهِمْ اِلَّا بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' انبیاء کی طرف نسبت کرنا آخرت میں فائدہ نہیں دے گا ان کی طرف نسبت صرف اسی شخص کو فائدہ دے گی' جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ رکھتا ہو اور نیک عمل کرتا ہو

645- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):يَاْخُذُ رَجُلٌ بِيَدِ اَبِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرِيْدُ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ فَيُنَادَى اَلَا اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا مُشْرِكٌ قَالَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَبِيْ قَالَ فَيُحَوَّلُ فِيْ صُوْرَةٍ قَبِيْحَةٍ وَرِيحٍ مُنْتِنَةٍ فَيَتْرُكُهُ.

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ وَلَمْ يَزِدْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کا ہاتھ پکڑے گا وہ اسے جنت میں لے جانا چاہے گا' تو پکار کر کہا جائے گا۔ خبردار! جنت میں کوئی مشرک داخل نہیں ہوگا' تو وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ میرا باپ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اس کے باپ کو انتہائی بدصورت اور بدبودار کر دیا جائے گا' تو وہ شخص اسے چھوڑ دے گا''۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگ یہ کہا کرتے تھے: اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام (اور ان کے والد) کا معاملہ ہے'

644- إسناده حسن من أجل سماك- وأخرجه أحمد في المسند 4/268 و272، والدارمي 2/330 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في الزهد ص 29 من طريق أبي الأحوص، عن سماك، به. وسيعيده المؤلف برقم 667.

645- إسناده صحيح على شرط البخاري. أحمد بن المقدام من شرط البخاري، ومن فوقه على شرطهما. وقد أورده المؤلف برقم 252

تاہم نبی اکرم ﷺ نے اس کے علاوہ مزید کچھ ارشاد نہیں فرمایا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَوْلَادَ فَاطِمَةَ لَا يَضُرُّهُمُ ارْتِكَابُ الْحَوْبَاتِ فِي الدنيا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعَنْ بَعْلِهَا وَعَنْ وَلَدِهَا وَقَدْ فَعَلَ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کو دنیا میں کیے جانے والے کسی بھی گناہ کے ارتکاب کا نقصان نہیں ہوگا

اللہ تعالیٰ ان سے، ان کے شوہر (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے اور ان کی اولاد سے راضی ہو اور اللہ تعالیٰ ایسا کر چکا ہے (یعنی ان سے وہ راضی ہے)

646 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214) جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنْقِذُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا اِلَّا اَنَّ لَكِ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ هٰذَا مَنْسُوخٌ اِنَّ فِيهِ اَنَّهُ لَا يَشْفَعُ لِاَحَدٍ وَاخْتِيَارُ الشَّفَاعَةِ كَانَتْ بِالْمَدِينَةِ بَعْدَهُ. (5: 45)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے قریش کو اکٹھا کیا آپ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو، کیونکہ میں تمہارے حوالے سے کسی نقصان یا نفع کا مالک نہیں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے عبد مناف کی اولاد سے بھی یہی بات کہی۔ عبدالمطلب کی اولاد سے بھی یہی بات کہی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے محمد کی صاحبزادی فاطمہ! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچالو، کیونکہ میں تمہیں کوئی نقصان یا نفع پہنچانے کا مالک نہیں ہوں، البتہ میری تمہارے ساتھ رشتے داری ہے۔ اس کا فائدہ میں تمہیں پہنچاؤں گا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منسوخ ہے، کیونکہ اس میں، تو یہ مذکور ہے کہ کوئی شخص کسی کے لئے شفاعت نہیں

646– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير حكيم بن سيف الرقي، وأخرجه الترمذى 3185 فى التفسير: باب ومن سورة الشعراء. وأخرجه أحمد 2/333 من طريق مسعر، و360 من طريق زائدة، و361 من طريق شيبان، و519 من طريق أبى عوانة، ومسلم 204 فى الإيمان: باب فى قوله تعالى: (وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ)، والنسائى 6/248 فى الوصايا: باب إذا أوصى لعشيرته الأقربين.

کرے گا' لیکن (نبی اکرم ﷺ کو) بعد میں مدینہ منورہ میں شفاعت کا اختیار مل گیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَوْلِيَاءَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ دُوْنَ اَقْرِبَائِهٖ اِذَا كَانُوْا فَجَرَةً

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھی پرہیز گار لوگ ہوں گے آپ کے قریبی رشتے دار مراد نہیں ہیں' جبکہ وہ گناہگار ہوں

647 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَشِيطٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ رُهَيْمٍ بَغْدَادِيٌّ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُوْنِيِّ

(متن حدیث): عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْصِيهِ مُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا لَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي وَقَبْرِيْ فَبَكٰى مُعَاذٌ خَشْعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: اِنَّ اَهْلَ بَيْتِيْ هٰؤُلَاءِ يَرَوْنَ اَنَّهُمْ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ وَاِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا حَيْثُ كَانُوا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اُحِلُّ لَهُمْ فَسَادَ مَا اَصْلَحْتَ وَايْمُ اللّٰهِ لَيَكْفُوْنَ اُمَّتِيْ عَنْ دِيْنِهَا كَمَا يُكْفَأُ الْاِنَاءُ فِي الْبَطْحَاءِ . (3: 66)

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن بھیجا' تو نبی اکرم ﷺ انہیں تلقین کرنے کے لئے ان کے ساتھ نکلے۔ حضرت معاذ اس وقت سوار تھے جب کہ نبی اکرم ﷺ ان کی سواری کے نیچے (پیدل) چل رہے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے معاذ! ہوسکتا ہے اس سال کے بعد تمہاری مجھ سے ملاقات نہ ہو۔ ہوسکتا ہے' اب کی بار تمہارا گزر میری قبر اور میری مسجد کے پاس سے ہو' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی جدائی کے خوف سے رونے لگے پھر نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا: میرے اہل بیت یہ سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ باقی سب لوگوں کے مقابلے میں میرے زیادہ قریب ہیں' حالانکہ میرے سب سے زیادہ قریب پرہیز گار لوگ ہیں' خواہ وہ جو کوئی بھی ہوں اور خواہ وہ جہاں کہیں بھی رہتے ہوں۔ اے اللہ! میں ان کے لئے ایسی کسی چیز کے فساد کو حلال قرار نہیں دیتا جسے' تو نے صالح

647– إسناده قوى، وأخرجه أحمد 5/235، والطبرانى فى الكبير /20 241 عن أحمد بن عبد الوهاب بن نجدة الحوطى، كلاهما عن أبى المغيرة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/235، والطبرانى فى الكبير /20 242، والبيهقى فى السُّنن 10/86 من طريق أبى اليمان، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمى فى المجمع 9/22، وقال: رواه أحمد بإسنادين، ورجال الإسنادين. وأورده الهيثمى أيضًا 10/231، 232، واقتصر فى نسبته على الطبرانى، وقال: إسناده جيد. وأخرج البخارى 5990 فى الأدب؛ ومسلم 215 فى الإيمان، وأحمد 4/203

قرار دیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ میری امت کے دین کے حوالے سے اسی طرح اوندھے ہوں گے، جس طرح میدان میں برتن کو الٹا دیا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ مِمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِ كَانَ هُوَ الْكَرِيْمُ دُوْنَ النَّسِيْبِ الَّذِىْ يُقَارِفُ مَا حُظِرَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس چیز کے حوالے سے ڈرتا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دی ہے، تو وہ کسی صاحب نسب شخص کے مقابلے میں زیادہ معزز ہے

جو صاحب نسب ممنوعہ چیزوں کا مرتکب ہوتا ہے

648 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ

(متن حدیث): عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ: اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَسْنَا عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ: فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنَنِىْ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوا . (3: 65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو، لوگوں نے عرض کی: ہم اس کے بارے میں آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم عربوں کے بڑوں کے بارے میں دریافت کر رہے ہو؟ تم میں سے جو لوگ زیادہ بہتر (شمار ہوتے ہیں) وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ (دینی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔

ذِكْرُ رَجَاءِ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ غَلَبَتْ عَلَيْهِ حَالَةُ خَوْفِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى حَالَةِ الرَّجَاءِ

ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی امید ہونے کا تذکرہ، جس پر اللہ تعالیٰ کے خوف کی کیفیت، امید کی کیفیت پر غالب ہو

648- إسناده صحيح على شرط البخارى، فإن محمد بن سنان- من رجال البخارى، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه البخارى 3374 فى أحاديث الأنبياء : باب (اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ) من طريق المعتمر بن سليمان، و 3383 باب قول الله تعالى: (لَقَدْ كَانَ فِىْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيَاتٌ لِّلسَّائِلِيْنَ) ، و 4689 فى التفسير: باب (لَقَدْ كَانَ فِىْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيَاتٌ لِّلسَّائِلِيْنَ) من طريق أبى أسامة وعبيدة بن سليمان، ثلاثتهم عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 3353 فى الأنبياء : باب (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا) عن على بن عبد الله المدينى، و 3490 فى المناقب: باب قول الله تعالى: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ..) وتقدم الحديث برقم 92 من طريق محمد بن سيرين، عن أبى هريرة. فانظره.

649- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَانَ فِيْمَنْ سَلَفَ مِنَ النَّاسِ رَجُلٌ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ جَمَعَ بَنِيْهِ فَقَالَ اَيَّ اَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوْا خَيْرَ اَبٍ فَقَالَ اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا ابْتَارَ عِنْدَ اللّٰهِ خير قَطُّ وَاِنَّ رَبَّهُ يُعَذِّبُهُ فَاِذَا اَنَا مِتُّ فأحرقوني ثم اسحوقني ثُمَّ اذْرُوْنِيْ فِيْ رِيحٍ عَاصِفٍ قَالَ اللّٰهُ كُنْ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ يَّلْقَاهُ غَيْرَ اَنْ غُفِرَ لَهُ.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ایک شخص تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد میں وسعت عطا کی تھی جب اس کی موت کا وقت قریب آیا' تو اس نے اپنے بچوں کو جمع کیا اور دریافت کیا: میں تمہارے لئے کیسا باپ تھا' تو انہوں نے جواب دیا۔ بہترین باپ تھے' تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے لئے کوئی بھلائی ذخیرہ نہیں کی ہے' تو اب اس کا پروردگار اسے عذاب دے گا' تو جب میں مرجاؤں' تو تم مجھے جلا دینا اور پھر مجھے پیس کر تیز چلتی ہوئی ہوا میں اڑا دینا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم کھڑے ہو جاؤ' تو وہ شخص کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: تیرے خوف کی وجہ سے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ خَوْفَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِذَا غَلَبَ عَلَى الْمَرْءِ قَدْ يُرْجٰى لَهُ النَّجَاةُ فِي الْقِيَامَةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف جب بندے پر غالب آ جاتا ہے' تو قیامت کے دن اس شخص کی نجات کی امید کی جاسکتی ہے

650 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

649- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 3478 في الأنبياء: باب 54، ومسلم 2757 28 في التوبة: باب في سعة رحمة الله تعالى. وعلقه البخاري عقب 3478 و 6481 عن معاذ.

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لِبَنِيهِ عِنْدَ الْمَوْتِ يَا بَنِيَّ اَيَّ اَبٍ كنت لكم قالوا خير أب قال فَإِذَا اَنَا مِتُّ فَاحْرَقُونِي واسْحَقُونِي فَإِذَا كَانَ فِي يَوْمٍ رِيحٍ عَاصِفٍ فَذُرُّونِي قَالَ فَمَاتَ فَفُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ كُنْ فَكَانَ كَاَسْرَعِ مِنْ طَرْفَةِ الْعَيْنِ فَقَالَ اللّٰهُ يَا عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ اَيْ رَبِّ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ غُفِرَ لَهُ .

قَالَ الْمُعْتَمِرُ قَالَ اَبِي فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَزَادَ فِيهِ وَذُرُّونِي فِي الْبَحْرِ . (3: 6)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے لئے کوئی بھلائی ذخیرہ نہیں کی تھی۔ اس نے مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا: اے میرے بیٹو! میں تمہارے لئے کیسا باپ تھا؟ انہوں نے جواب دیا: بہترین باپ تھے۔ اس شخص نے کہا: جب میں مرجاؤں' تو تم مجھے جلا کر مجھے پیس دینا اور جب تیز ہوا چل رہی ہو' تو مجھے اڑا دینا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ شخص فوت ہوگیا۔ اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: ہو جاؤ' تو وہ پلک جھپکنے سے بھی پہلے (انسان بن کر کھڑا ہوگیا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیرے خوف کی وجہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اسے یہ بدلہ دیا کہ اس کی مغفرت کردی گئی''۔

معتمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے میں نے یہ روایت ابوعثمان نہدی کو سنائی' تو انہوں نے کہا: سلیمان نے یہ حدیث مجھے اسی طرح سنائی تھی تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کئے تھے:

''تم لوگ مجھے دریا میں ڈال دینا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ كَانَ يَنْبِشُ الْقُبُورَ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ شخص (جس کا ذکر سابقہ حدیث میں ہے) دنیا میں قبریں کھود کر مردوں کی بے حرمتی کیا کرتا تھا

650- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطحاوى فى مشكل الآثار 559 من طريق صالح بن حاتم، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 6481 فى الرقاق: باب الخوف من الله، و 7508 فى التوحيد: باب (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلاَمَ اللّٰهِ) ، ومسلم 2757 28 فى التوبة: باب فى سعة رحمة اللّٰه تعالى وأنها سبقت غضبه، من طرق عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق أبى عوانة، عن قتادة، به، فانظره . وفى الباب عن حذيفة فى الحديث التالى. وعن أبى هريرة عند مالك فى الموطأ 1/240 فى الجنائز: باب جامع الجنائز، والبخارى 3481 فى أحاديث الأنبياء، و 7506 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلاَمَ اللّٰهِ) ، ومسلم 2757 فى التوبة: باب فى سعة رحمة الله تعالى، والبغوى فى شرح السُّنة 4183 و 4184 . وعن معاوية بن حيدة القشيرى عند الدارمى .2/330

651 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تُوُفِّىَ رَجُلٌ كَانَ نَبَّاشًا فَقَالَ لِوَلَدِهٖ احْرِقُوْنِىْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِىْ فَذَرُّوْنِىْ فِى الرِّيْحِ فَسُئِلَ مَا صَنَعْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ يَا رب قال فغفر له . (3: 6)

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک کفن چور کا انتقال ہوگیا۔ اس نے اپنے بیٹے سے کہا تم مجھے جلا دینا پھر مجھے پیس کر مجھے ہوا میں اڑا دینا۔ اس سے دریافت کیا گیا تم نے ایسا کیوں کیا' تو اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تیرے خوف کی وجہ سے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کردی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ الْغَفْلَةِ وَلُزُوْمِ الِانْتِبَاهِ لِوُرُوْدِ هَوْلِ الْمَطْلَعِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ غفلت سے لاتعلق رہے' اور ہمیشہ (اپنی حالت کا نگراں رہے' کیونکہ ہولناک چیز (یعنی قیامت آجانی ہے)

652 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): (اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ) (مریم: 39)

قال: فى الدنيا . (3: 6)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''جب معاملے کا فیصلہ ہوجائے گا اور وہ لوگ غفلت میں ہوں گے''۔

651- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخارى 3479 فى أحاديث الأنبياء ، عن مسدد بن مسرهد وموسى بن إسماعيل، عن أبى عوانة، عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 6480 فى الرقاق: باب الخوف من الله، والنسائى 4/113 فى الجنائز: باب أرواح المؤمنين، من طريق جرير، وأبو نعيم فى الحلية 8/124 من طريق فضيل بن عياض، كلاهما عن منصور، عن ربعى بن حراش، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من حديث أبى سعيد الخدرى.

652- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/9، ومسلم 2849 فى الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء ، والطبرى فى التفسير 16/87 من طريق أبى معاوية ومحمد بن خازم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/9 عن محمد بن عبيد، والبخارى 4730 فى التفسير: باب (وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ) ومن طريقه البغوى فى شرح السُّنة 4366 من طريق حفص بن غياث، والترمذى 3156 فى التفسير: باب ومن سورة مريم، من طريق أبى المغيرة، والطبرى 16/88 من طريق أسباط بن محمد، كلهم عن الأعمش، بهذا الإسناد.

AlHidayah - الهداية

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں یہ دنیا کے بارے میں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْخِصَالِ الَّتِي يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ تَفَقُّدُهَا مِنْ نَفْسِهِ حَذَرَ إِيجَابِ النَّارِ لَهُ بِارْتِكَابِ بَعْضِهَا

اس روایت کا تذکرہ جوان خصال کے بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اپنے آپ کو ان سے بچانے کی کوشش کرے

تاکہ ان میں سے کسی ایک کے ارتکاب کی صورت میں اپنے لیے جہنم کو واجب کرنے سے بچ سکے

653 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ اَخُو مُطَرِّفٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي رَجُلَانِ اٰخَرَانِ اَنَّ مُطَرِّفًا حَدَّثَهُمْ

(متن حدیث): اَنَّ عِيَاضَ بْنَ حِمَارٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِي هٰذَا اِنَّ كُلَّ مَا اَنْحَلْتُهُ عَبْدِيْ حَلَالٌ وَاِنِّيْ خلقت عبادي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ فَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوا بِيْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهِ سلطان وَاِنَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ غَيْرَ بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاُنْزِلَ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ يَقْظَانَ وَنَائِمًا وَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَمَرَنِيْ اَنْ اُحْرِقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ اِذًا يَثْلَغُوا رأسي فيتركوه خبزة قال فَاسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ يَسْتَغْزُوكَ وَاَنْفِقْ يُنْفَقْ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً اَمْثَالَهُمْ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ وَقَالَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ اِمَامٌ مُقْسِطٌ مُصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رقيق القلب لكل ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَرَجُلٌ عَفِيفٌ فَقِيرٌ مُصَدِّقٌ وقال اَصْحَابُ النَّارِ خَمْسَةٌ رَجُلٌ جَائِرٌ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ وَرَجُلٌ لَا يُمْسِيْ وَلَا يُصْبِحُ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَالضَّعِيفُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُونَ اَهْلًا وَلَا مَالًا فقال لَهُ

653- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير العلاء بن زياد، فقد روى له النسائي وابن ماجة، وهو ثقة. وأخرجه الطبراني في الكبير /17 992 عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني /17 992 أيضًا. وأخرجه أحمد 4/266، والطبراني /17 993 من طريقين عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 1088، والطيالسي 1079، وأحمد 4/162 و266، ومسلم 2865 63 و64 في الجنة وصفة نعيمها: باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، والطبراني في الكبير /17 987 و994، والبيهقي في السُّنن 9/60 من طرق عن قتادة، عن مطرف بن عبد الله بن الشخير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني /17 995 من طريق أبي قلابة، عن أبي العلاء مطرف، عن عياض، به. وأخرجه أيضًا /17 997 من طريق ثور بن يزيد، عن يحيى بن جابر، عن عبد الرحمن بن عائذ الأزدي، عن عياض، به. وسيرد بعده من طريق الحسن، عن مطرف، به. فانظره.

رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَمِنَ الْمَوَالِيْ هُوَ اَوْ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ: هُوَ التَّابِعَةُ يَكُوْنُ للرجل فيصيب من حرمته سِفَاحًا غَيْرَ نِكَاحٍ وَالشِّنْظِيرُ الْفَاحِشُ وَذَكَرَ الْبُخْلَ والكذب. (3: 68)

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ اس نے مجھے جن چیزوں کا علم دیا ہے اور تم ان سے ناواقف ہو۔ آج میں اس جگہ تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دیدوں''۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ہر وہ چیز جو میں نے اپنے بندے کو عطیے کے طور پر دی ہے وہ حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو مسلمان پیدا کیا ہے۔ پھر شیاطین ان کے پاس آتے ہیں اور ان کے دین کے حوالے سے انہیں گمراہ کر دیتے ہیں اور ان کے لئے ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں جو میں نے ان کے لئے حلال قرار دی ہیں اور انہیں اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ وہ کسی کو میرا شریک بنا دیں حالانکہ میں نے اس بارے میں کوئی مضبوط دلیل نازل نہیں کی ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اہل زمین کی طرف جھانک کر تمام اہل عرب اور عجمیوں پر ناراضگی کا اعلان کرتا ہے۔) صرف اہل کتاب میں سے باقی رہ جانے والے لوگوں کو ناراضگی کا اظہار نہیں کرتا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! میں نے تمہیں اس لئے مبعوث کیا ہے' تا کہ میں تمہیں آزمائش میں مبتلا کروں اور تمہاری وجہ سے لوگوں کو آزماؤں اور میں نے تم پر ایک کتاب نازل کی ہے' جسے پانی دھو نہیں سکے گا۔ (یعنی وہ بالکل ختم نہیں ہوگی) بیدار شخص اور سویا ہوا شخص اس کی تلاوت کریں گے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ میں قریش کو یہ بات بتا دوں میں نے عرض کی: اس صورت میں وہ لوگ میرا سر کچل دیں گے اور وہ لوگ اسے پیس دیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم بھی انہیں نکلنے پر مجبور کرو جس طرح انہوں نے تم کو نکلنے پر مجبور کیا تھا' اور تم ان کے ساتھ جنگ کرو جس طرح انہوں نے تمہارے ساتھ جنگ کی تھی اور تم خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا اور تم ایک لشکر کو بھیجو ہم اس کے جتنے پانچ گنا بھیج دیں گے اور جو شخص تمہاری فرمانبرداری کرتا ہے اس کے ساتھ مل کر اس شخص کے ساتھ جنگ کرو جو تمہاری نافرمانی کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت تین قسم کے ہیں۔ ایسا امام جو عادل ہو تصدیق کرنے والا ہو اور اسے توفیق دی گئی ہو' ایک وہ شخص جو مہربان ہو رقیق القلب ہو' ہر قریبی رشتہ دار ہر مسلمان کے لئے (نرم دل ہو) ایک وہ شخص جو پاک دامن ہو' غریب ہو اور تصدیق کرنے والا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم پانچ قسم کے ہیں۔

''ایسا ظالم شخص جس کا لالچ پوشیدہ نہ ہو اگر چہ وہ بہت ہی باریک ہو ایسا شخص جو صبح شام تمہارے ساتھ تمہاری بیوی اور مال کے بارے میں دھوکا دیتا ہو ایسا کمزور شخص جو تمہارے تابع ہیں وہ لوگ اہل یا مال طلب نہیں کرتے ہیں''۔

ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! کیا یہ لوگ موالی میں سے ہوں گے یا عربوں میں سے ہوں گے' تو انہوں نے جواب دیا: یہ پیروکاروں میں سے ہوں گے۔ یہ اس شخص کے لئے ہوگا' تو یہ اس کی حرمت میں سے گناہ کے طور پر (زنا کا

ارتکاب کرے گا) نکاح نہیں کرے گا اور شنظیر کا مطلب فحاشی کرنے والے کو کہتے ہیں: پھر راوی نے بخل اور جھوٹ کا بھی تذکرہ کیا۔

46

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے

654- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ الْاَثْرَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَمَرَنِىْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مِمَّا عَلَّمَنِىْ يَوْمِى هٰذَا وَاِنَّهٗ قَالَ لِىْ اِنِّىْ خَلَقْتُ عِبَادِىْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّ كُلَّ مَا اَنْحَلْتُ عِبَادِىْ فَهُوَ لَهُمْ حَلَالٌ وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ اَتَتْهُمْ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمُ الَّذِىْ اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِىْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَتٰى اَهْلَ الْاَرْضِ قَبْلَ اَنْ يَّبْعَثَنِىْ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَاِنَّهٗ قَالَ لِىْ قَدْ اَنْزَلْتُ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ فَاقْرَاْهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا وَاِنِّىْ قُلْتُ اَىْ رَبِّ اِذًا يَثْلَغُوْا رَاْسِىْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً وَاِنَّهٗ قَالَ لِىْ اسْتَخْرِجْهُمْ كما استخرجوك واغزهم يستغزونك وأنفق عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً اَمْثَالِهٖ وَقَاتِلْ بمن أطاعك من عصاك. (3: 68)

❁❁ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے کہ میں آج تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دوں جو علم مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ فرمایا ہے: میں نے اپنے تمام بندوں کو مسلمان پیدا کیا ہے اور میں نے اپنے بندوں کو جو چیز بھی عطا کی ہے۔ وہ ان کے لئے حلال ہے۔ شیاطین لوگوں کے پاس آتے ہیں اور انہیں دین کے حوالے سے گمراہ کر دیتے ہیں وہ ان کے لئے ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں جو میں نے ان کے لئے حلال قرار دی ہیں اور وہ ان لوگوں کو یہ حکم دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ شریک کریں جس کے بارے میں میں نے کوئی حکم نازل نہیں کیا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کرنے سے پہلے زمین کی طرف توجہ کی اور تمام اہل عرب اور تمام عجمیوں پر ناراضگی کا اظہار کیا' البتہ اہل کتاب میں سے باقی رہ جانے والوں کا معاملہ مختلف ہے۔ اللہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے ایک کتاب نازل کی ہے' جسے پانی دھو نہیں سکے گا تم سوتے اور بیداری کی حالت میں اس کی تلاوت کرو۔ اللہ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں قریش کو یہ بات بتادوں میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس صورت میں

654- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 4/266، والطبراني في الكبير /17 996 من طرق عن عوف بن أبي جميلة الأعرابي، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عياض، به. فانظره.

AlHidayah - الهداية

وہ میرے سر کو کچل کر اسے پیس کے رکھ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم انہیں نکلنے پر مجبور کرو جس طرح انہوں نے تم کو نکالا تھا' اور تم ان سے جنگ کرو جس طرح انہوں نے تمہارے ساتھ جنگ کی تھی اور تم خرچ کرو ہم تم پر خرچ کریں گے اور تم لشکر کو بھیجو ہم اس جیسے پانچ بھیجیں گے اور جو شخص تمہاری اطاعت کرتا ہے اس شخص کے ساتھ مل کر اس شخص کے ساتھ جنگ کرو جو تمہاری نافرمانی کرتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ اَفْعَالٍ يُتَوَقَّعُ لِمُرْتَكِبِهَا الْعُقُوْبَةُ فِي الْعُقْبٰى بِهَا

اس روایت کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ ایسے افعال سے لاتعلق رہے' جس کے مرتکب کے بارے میں آخرت میں سزا ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے

655 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَقُوْلُ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُصَّ وَاِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: اِنَّهُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ وَاِنَّهُمَا قَالَا لِيْ انْطَلِقْ وَاِنِّيْ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَاِذَا هُوَ يَهْوِيْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهِ فَيَثْلَغُ بِهَا رَاْسَهُ فَتُدَهْدِهُ الصَّخْرَةُ هَا هُنَا فَيَقُوْمُ اِلَى الْحَجَرِ فَيَاْخُذُهُ فما يرجع إليه أحسبه قال حَتّٰى يَصِحَّ رَاْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَانِ قَالَا لِيْ انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَاِذَا اٰخَرُ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِيْدٍ فَاِذَا هُوَ يَاْتِيْ اَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ اِلٰى قَفَاهُ وَمِنْخَرَهُ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ الْجَانِبُ الْاَوَّلُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ما هذان قالا انطلق انطلق فانطلقت معهما

فَاَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ قَالَ عَوْفٌ أحسب أنه قال فإذا فيه لغط وَاَصْوَاتٌ فَاطَّلَعْنَا فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَاِذَا بِنَهْرٍ لَهِيْبٍ مِّنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ تَضَوْضَوْا قَالَ قُلْتُ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لِيْ انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا عَلٰى نَهَرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ اَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ وَاِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ يَسْبَحُ وَاِذَا عِنْدَ شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيْرَةً وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَاْتِيْ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ جَمَعَ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا قَالَ قُلْتُ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لِيْ انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ

فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْاٰةِ كَاَكْرَهِ مَا اَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْاٰةً فَاِذَا هُوَ عِنْدَ نَارٍ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا قَالَا لِيْ انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ قَائِمٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهُ طولا فى السماء ورأى حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ

رَاَيْتُهُمْ قَطُّ وَاَحْسَنَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لِيْ انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا وَاَتَيْنَا دَوْحَةً عَظِيْمَةً لَمْ اَرَ دَوْحَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ قَالَا لِيْ ارْقَ فِيْهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فيها فانتهينا إلى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَيْنَا باب المدينة فاستفتحنا ففتح لنا فقلنا ما منها رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِيْ ذٰلِكَ النَّهَرِ فَاِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوا وَقَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ وَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ قَالَا لِيْ هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا فَاِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ قَالَا لِيْ هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا ذَرَانِيْ اَدْخُلْهُ قَالَ قَالَا لِيْ اَمَّا الْاٰنَ فَلَا وَاَنْتَ دَاخِلُهُ قَالَ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْتُ قَالَ قَالَا لِيْ اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ.

اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَاْسُهُ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَاْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ اِلٰى قَفَاهُ وَمِنْخَرُهُ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ فَتَبْلُغُ الْاٰفَاقَ.

وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَيُلْتَقِمُ الْحِجَارَةَ فَاِنَّهُ اٰكِلُ الرِّبَا.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْاٰةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا فَاِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ.

وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ. قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ.

وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صالحا وآخر سيئا فتجاوز اللّٰه عنهم. (3: 3)

655- إسناده صحيح، عيسى بن أحمد روى له الترمذى والنسائى، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 5/8، 9 عن محمد بن جعفر، والبخارى 7047 فى التعبير: باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح. من طريق إسماعيل ابن علية، والطبرانى فى الكبير 6984 من طريق هوذة بن خليفة، و 6985 من طريق شعبة، أربعتهم عن عوف بن أبى جميلة الأعرابى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/14، والبخارى 1386 فى الجنائز، والطبرانى فى الكبير 6986 و 6990، والبغوى فى شرح السُّنة 2053 من طرق عن أبى رجاء العطاردى، به. وأخرجه مختصرًا البخارى 1143 فى التهجد، و 2085 فى البيوع، و 2791 فى الجهاد، و 3236 فى بدء الخلق، و 3354 فى الأنبياء، و 4674 فى التفسير، و 6096 فى الأدب، ومسلم 2275 فى الرؤيا، والترمذى 2295 فى الرؤيا، والطبرانى 6987 و 6988 و 6989، والبيهقى فى السُّنن 2/187، و 5/275 من طريق أبى رجاء العطاردى، به.

حضرت سمرہ بن جندب فزاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دریافت کیا کرتے تھے کیا کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے' پھر جو اللہ کو منظور ہوتا تھا وہ شخص اپنا خواب آپ کے سامنے بیان کر دیتا تھا۔

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: گزشتہ رات دو فرشتے میرے پاس آئے وہ میرے پاس بھیجے گئے تھے۔ان دونوں نے مجھ سے کہا آپ چلئے میں ان دونوں کے ساتھ چل پڑا ہمارا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو لیٹا ہوا تھا' اور دوسرا شخص اس کے سرہانے پتھر لے کے کھڑا ہوا تھا۔وہ اپنا پتھر اس شخص کے سر پر مار کر اس پتھر کے ذریعے اس کے سر کو کچل دیتا تھا پتھر لڑھکتا ہوا دور چلا جاتا تھا وہ شخص اس پتھر کو لینے کے لئے جاتا تھا۔اسے پکڑ کر واپس اس شخص کے پاس آتا تھا (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں' یہاں تک کہ وہ شخص پہلے کی طرح ٹھیک ہو جاتا تھا پھر وہ دوبارہ اس کے ساتھ وہی عمل کرتا تھا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا: سبحان اللہ ان دونوں کا معاملہ کیا ہے۔ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔آپ چلتے رہئے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔میں ان دونوں کے ساتھ چلتا رہا' یہاں تک کہ ہم ایک شخص کے پاس آئے جو گردن کے بل چت لیٹا ہوا تھا' اور دوسرے شخص کے پاس لوہے کا بنا ہوا آنکڑا تھا۔وہ اس کے منہ کے ایک کنارے کی طرف آتا تھا' اور اس کے منہ کو گدی تک چیر دیتا تھا' اور پھر اس کے ناک کے نتھنے کو پیچھے گردن تک چیر دیتا تھا' اور اس کی آنکھ کو پیچھے گردن تک چیر دیتا تھا پھر وہ دوسری طرف آتا تھا' اور اس کے ساتھ اسی طرح کرتا تھا جس طرح پہلی طرف کیا تھا پھر جب وہ دوسری طرف سے فارغ ہوتا تھا' تو پہلی والی طرف پہلے کی طرح ٹھیک ہو چکی ہوتی تھی پھر وہ دوبارہ اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا تھا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے کہا: سبحان اللہ ان دونوں کا کیا معاملہ ہے۔ان دونوں فرشتوں نے کہا: آپ چلتے رہئے۔آپ چلتے رہئے۔میں ان دونوں فرشتوں کے ساتھ چلتا رہا پھر ہم تندور جیسی عمارت کے پاس آئے عوف نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس میں سے چیخ و پکار اور آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ہم نے اس میں جھانک کے دیکھا' تو اس میں کچھ برہنہ مرد اور خواتین تھے اور اس تندور کے نیچے آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔جب کوئی شعلہ ان لوگوں کے پاس آتا تھا' تو وہ چیخ و پکار کرتے تھے۔میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں' تو ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔آپ چلتے رہئے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہم ایک نہر کے پاس آئے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے۔روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں جس کا پانی خون کی طرح سرخ تھا اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا' اور اس نہر کے کنارے پر ایک اور شخص موجود تھا جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔وہ تیرنے والا شخص جب اس شخص کے پاس آتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے' تو وہ اپنا منہ اس شخص کے سامنے کھولتا تھا' تو وہ دوسرا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا تھا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں۔ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔آپ چلتے رہئے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ہم چلتے رہے' پھر ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جس کی شکل انتہائی بدصورت تھی تم نے زندگی میں جو بھی بدصورت ترین شخص دیکھا ہوگا وہ اس کی مانند تھا وہ شخص ایک آگ کے پاس تھا وہ اسے جلانے کی کوشش کرتا تھا' اور اس کے گرد دوڑتا تھا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے ان دونوں سے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے۔ان دونوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہئے۔آپ چلتے رہئے پھر ہم روانہ ہوئے'

یہاں تک کہ ہم ایک باغ میں آئے جس میں ہر طرف بہار آئی ہوئی تھی۔ اور اس باغ کے درمیان میں ایک طویل شخص کھڑا ہوا تھا وہ اتنا اونچا تھا کہ مجھے اس کا سر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ میں نے اس شخص کے اردگرد اس کے ڈھیر سارے بچے دیکھے' لیکن میں نے ان میں سے کوئی بھی شخص اس سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں سے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہیے۔ آپ چلتے رہیے۔ پھر ہم لوگ چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک بڑے پھیلے ہوئے درخت کے پاس آ گئے۔ میں نے اس سے بڑا اور اس سے خوبصورت درخت کبھی نہیں دیکھا۔ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ اس پر چڑھ جائیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ہم اس پر چڑھ گئے' تو ہم ایک شہر میں پہنچ گئے جس کی عمارتیں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی۔ ہم اس شہر کے دروازے پر آئے۔ ہم نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا دروازہ کھول دیا گیا' تو ہم نے کہا: یہاں جتنے بھی لوگ ہیں ان میں سے نصف ایسے ہوں گے' جو تم نے سب سے زیادہ خوبصورت لوگ دیکھے ہوں اور نصف ایسے ہیں جو تم نے سب سے زیادہ بدصورت دیکھے ہوں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ان دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا تم لوگ جاؤ اور اس نہر میں داخل ہو جاؤ۔ وہ نہر چوڑی تھی اور بہہ رہی تھی۔ اس کا پانی سفیدی کے اعتبار سے خالص دودھ کی طرح تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں داخل ہو گئے۔ پھر جب وہ لوگ واپس آئے' تو ان کی خرابی ختم ہو چکی تھی اور ان کی شکلیں انتہائی خوبصورت ہو چکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا ٹھکانہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے نگاہ اٹھا کر بلندی کی طرف دیکھا' تو وہاں ایک محل تھا جو سفید بادل کی مانند تھا۔ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ آپ کی رہائش گاہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں سے کہا اللہ تعالیٰ تم کو برکت نصیب کرے۔ مجھے موقع دو کہ میں اس کے اندر چلا جاؤں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ان دونوں نے مجھ سے کہا ابھی نہیں' آپ اس میں داخل ہو جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے گزشتہ رات جو حیران کن چیزیں دیکھی ہیں' تو جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کی حقیقت کیا ہے' تو ان فرشتوں نے مجھ سے کہا ہم آپ کو اس کی حقیقت بتاتے ہیں۔

جہاں تک اس پہلے شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے جس کے سر کو پتھر کے ذریعے کچلا جا رہا تھا' تو یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر اسے پرے کر دیا اور یہ فرض نماز کے وقت سویا رہ جاتا تھا۔ جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے جس کی باچھوں کو گدی تک اور اس کی آنکھوں کو گدی تک اور اس کے نتھنوں کو گدی تک چیرا جا رہا تھا' تو یہ وہ شخص تھا جو اپنے گھر سے نکلتا تھا' اور ایک جھوٹ بولتا تھا' اور اس کا جھوٹ دنیا میں پھیل جاتا تھا۔

جہاں تک ان برہنہ مردوں اور خواتین کا تعلق ہے' جو تنور نما عمارت کے اندر موجود تھے' تو یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں تھیں۔

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جو نہر میں تھا' اور پتھر منہ میں لے رہا تھا' تو یہ سود کھانے والا شخص تھا۔

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جو انتہائی بدصورت تھا' اور جو آگ کے پاس تھا' اور اسے دہکاتا تھا' تو یہ ''مالک'' تھا جو جہنم کا داروغہ ہے۔

جہاں تک اس طویل شخص کا تعلق ہے' جو باغ میں تھا' تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

جہاں تک ان کے اردگرد موجود بچوں کا تعلق ہے' تو ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! مشرکین کی اولاد کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکین کی اولاد بھی (فطرت پر پیدا ہوتی ہے)

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن میں سے آدھے لوگ خوبصورت تھے اور آدھے لوگ بدصورت تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے نیکیوں کے ساتھ برے اعمال بھی کئے۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے درگزر کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْمُسْلِمِ اَنْ يَّجْعَلَ لِنَفْسِهِ مَحَجَّتَيْنِ يَرْكَبُهُمَا اِحْدَاهُمَا الرَّجَاءُ وَالْاُخْرَى الْخَوْفُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمان پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی ذات کے لیے دو طرح کی کیفیات مخصوص رکھے جن پر وہ عمل پیرا ہوتا رہے' ان میں سے ایک امید کی ہو اور دوسری خوف کی ہو

656 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ. (3: 9)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موجود سزا کا پتہ چل جائے' تو کوئی بھی شخص جنت کی امید نہ رکھے اور اگر کافر شخص کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پتہ چل جائے' تو کوئی بھی شخص جنت سے ناامید نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلَى الطَّاعَاتِ وَاِنْ كَانَ الْمَرْءُ مُجْتَهِدًا فِيْ اِتْيَانِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کو اپنی نیکیوں پر تکیہ کرنے کو ترک کرنا چاہئے اگرچہ آدمی اہتمام کے ساتھ ان نیکیوں کو بجالاتا ہو

657 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

656- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم 2755 في التوبة: باب في سعة رحمة الله، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم 2755 أيضًا. وتقدم برقم 345 من طريق عبد العزيز بن محمد، عن العلاء، به. فانظره.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ يُؤَاخِذُنِي اللّٰهُ وَابْنَ مَرْيَمَ بِمَا جَنَتْ هَاتَانِ يَعْنِي الْإِبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيهَا لَعَذَّبَنَا ثُمَّ لَمْ يَظْلِمْنَا شَيْئًا . (3: 10)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ میرا اور ابن مریم کا' ان دونوں (انگلیوں) کے قصور کی وجہ سے مواخذہ کرے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ کر کے یہ فرمایا) اور وہ ہمیں عذاب دے' تو وہ ہمارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کرے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الْأَمْنِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ نَعُوذُ بِهِ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ مُشَمِّرًا فِي أَسْبَابِ الطَّاعَاتِ جَهْدَهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ کے عذاب سے خود کو محفوظ سمجھنے میں کمی کرے' اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سے بچا کر رکھے اگرچہ وہ شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہونے میں بھرپور محنت کرتا ہو

658 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ أَوْ غَيْمٍ عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ ذٰلِكَ عَنْهُ فَسُئِلَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلَى أُمَّتِي . (3: 65)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہوا والے دن یا بارش والے دن پریشان ہو جایا کرتے تھے۔ آپ ادھر اُدھر آیا جایا کرتے تھے جب بارش شروع ہو جاتی تھی' تو آپ خوش ہو جایا کرتے تھے اور آپ کی پریشانی ختم ہو جاتی

657- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/132 . وسيعيده المؤلف برقم 659 من طريق موسى بن عبد الرحمن المسروقي.

658- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 899 في الاستسقاء : باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر، والبيهقي في السُّنن 3/361 من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 3206 في بدء الخلق: باب ما جاء في قوله تعالى: (وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ) ومسلم 899 15 ، والترمذي 3257 في التفسير: باب ومن سورة الأحقاف، وابن ماجة 3891 من طريق ابن جريج، عن عطاء بن أبي رباح، به . وأخرجه أحمد 6/66، والبخاري 4829 في التفسير: باب (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) ، ومسلم 899 16 ، وأبو داود 5098 في الأدب: باب ما يقول إذا هاجت الريح. وفي الباب عن أنس سيرد برقم 664 .

تھی آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں یہ عذاب نہ ہو' جو میری امت پر مسلط کر دیا گیا ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَلَى الْمَرْءِ الرُّجُوْعَ بِاللَّوْمِ عَلٰى نَفْسِهِ فِيمَا قَصَّرَ فِي الطَّاعَاتِ وَاِنْ كَانَ سَعْيُهُ فِيْهَا كَثِيْرًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کی ملامت کے ہمراہ رجوع کرے

اس چیز کے حوالے سے' جو اس نے نیکیوں میں کوتاہی کی ہے اگرچہ اس نے نیکیوں کے حوالے سے زیادہ کوشش کی ہو

659 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عياض عن هشام بن حسان عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ اَنَّ اللّٰهَ يُؤَاخِذُنِيْ وَعِيْسٰى بِذُنُوْبِنَا لَعَذَّبَنَا وَلَا يَظْلِمُنَا شيئا قال وأشار بالسبابة والتى تليه ا (3: 66)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ میرا اور عیسیٰ کا ہمارے ذنوب کی وجہ سے مواخذہ کرے اور ہمیں عذاب دے' تو وہ ہمارے ساتھ کوئی زیادتی کرنے والا نہیں ہوگا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت والی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی:

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلٰى مَوْجُوْدِ الطَّاعَاتِ دُوْنَ التَّسَلُّقِ بِالِاضْطِرَارِ اِلَيْهِ فِي الْاَحْوَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی موجود نیکیوں پر تکیہ کرنے کو ترک کرے اور یہ نہ کرے کہ مختلف حالتوں میں مجبوری کے عالم میں ان کی طرف رجوع کرے

660 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

659- إسناده صحيح .

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ وَلٰكِنْ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: وَلَا اَنَا اِلَّا اَن يتغمدنى بمغفرة وفضل . (3: 66)

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کسی بھی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا تاہم تم لوگ میانہ روی اختیار کرو اور انتہا پسندی سے گریز کرو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی نہیں' البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور فضل کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ اسْتِحْقَارِهِ الْيَسِيْرَ مِنَ الطَّاعَاتِ وَالْقَلِيْلَ مِنَ الْجِنَايَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تھوڑی نیکی کو کمتر سمجھنے کو ترک کرے' یا تھوڑے گناہ کو کمتر سمجھنے کو ترک کرے

661 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ والنار مثل ذٰلك .

۞۞ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت تم میں سے کسی ایک شخص کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور جہنم بھی اسی کی مانند ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ النَّظَرِ فِى الْعَوَاقِبِ فِىْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ دُوْنَ الاعتماد على يومه

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تمام امور میں عواقب کا جائزہ لیتا رہے' اور صرف اسی دن پر اعتماد کرنے سے بچے

660- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى مصنف عبد الرزاق 20562 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/319، والبغوى فى شرح السُّنة 4193 . وأورده المؤلف برقم 348 من طريق بسر بن سعيد، عن أبى هريرة، فانظر تخريجه هناك.

661- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 1/442 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/387 عن ابن نمير، و1/442، والبخارى 6488 فى الرقاق: باب اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، والبغوى فى شرح السُّنة 4174 وأخرجه أحمد 1/413 و442، والبخارى 6488 أيضًا، والبيهقى فى السُّنن 3/368 .

662- (سندحدیث):أَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا . (3: 66)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں' تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ عِنْدَمَا جَرٰى مِنْهُ مِنْ مُقَارَفَةِ الْمَاْثَمِ حِيْنَ يُزَيِّنُ الشَّيْطَانُ لَهُ ارْتِكَابَ مِثْلِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے

جب کہ شیطان نے اس گناہ کو اس کے سامنے آراستہ کیا ہو' تو اس کے ارتکاب کے بعد آدمی کو کیا کرنا چاہیے؟

663- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافٰى بْنِ اَبِيْ حَنْظَلَةَ الْعَابِدُ بِصَيْدَاءَ فِيْ اٰخَرِيْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

662- إسناده صحيح، يزيد بن موهب روى له أبو داؤد والنسائى وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 2/453 عن حجاج بن محمد، والبخارى 6485 فى الرقاق: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلًا ولبكيتم كثيرًا عن يحيى بن بكير، كلاهما عن الليث بن سعد، عن عقيل، عن الزهرى، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 113 و 358 من طريق الربيع بن مسلم، عن محمد بن سيرين، عن أبى هريرة، وورد تخريجه من طرقه برقم 113 . وفى الباب عن أنس سيورده المؤلف برقم 5773 فى باب المزاح والضحك . وعن عائشة عند أحمد 6/81 و164، والبخارى 6631 فى الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبى صلى الله عليه وسلم. وعن أبى ذر عند أحمد 5/173، وابن ماجة 4190 فى الزهد: باب الحزن والبكاء ، والترمذى 2313 فى الزهد: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلًا ... والبيهقى 7/52، والبغوى فى شرح السُّنة 4172 . وعن أبى الدرداء موقوفًا عند ابن أبى شيبة 13/312.

663- إسناده صحيح، هشام بن خالد الأزرق: صدوق، روى له أبو داؤد وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه أبو الشيخ فى الأمثال 9 ، وأبو نعيم فى الحلية 6/127 من طريقين عن هشام بن خالد الأزرق، بهذا الإسناد، بلفظ لا يلسع وأخرجه أحمد 2/379، والبخارى 6133 فى الأدب، ومسلم 2998 فى الزهد والرقائق، كلاهما فى باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، وأبو داؤد 4862 فى الأدب: باب فى الحذر من الناس، والبيهقى فى السُّنن 10/129، وفى الآداب 582 ، والبغوى فى شرح السُّنة 3507 عن قتيبة بن سعيد، وابن ماجة 3982 فى الفتن: باب العزلة عن محمد بن الحارث المصرى، والدارمى 2/319 عن عبد الله بن صالح، ثلاثتهم عن الليث بن سعد، عن عقيل، عن الزهرى، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقى فى السُّنن 6/320 من طريق الزهرى، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة. وفى الباب عن ابن عمر الطيالسى 1813 .

اَنَّ هِشَامَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ اَدّٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ سَبْعَةَ اٰلَافِ دِيْنَارٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِلزُّهْرِيِّ لَا تَعُوْدَنَّ تَدَّانُ

فَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَدْ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

لَفْظُ الْخَبَرِ لِعُمَرَ بن سعيد سنان.

❀❀ سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ہشام بن عبدالملک نے زہری کی طرف سے سات ہزار دینار ادا کر دیئے جو ان کے ذمے قرض تھے۔ انہوں نے کہا: اب آپ دوبارہ قرض نہ لیجئے گا' تو زہری نے کہا: اے امیر المؤمنین! اب کیسے ہوسکتا ہے' جبکہ سعید بن مسیّب نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا''

روایت کے یہ الفاظ عمر بن سعید سنان کے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يُعْرَفُ فِي وَجْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هُبُوبِ الرِّيَاحِ قَبْلَ الْمَطَرِ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر بارش سے پہلے تیز ہوا چلنے سے کیا کیفیت نمودار ہوتی تھی؟

664 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا هَبَّتِ الرِّيْحُ عرف ذلك فى وجهه. (5: 12)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تیز ہوا چلتی تھی' تو اس کی وجہ سے پریشانی کا اثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر پتہ چل جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ وَخَلَا بِالطَّاعَاتِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ حَالَةُ الْخَوْفِ عَلَيْهِ غَالِبَةً لِئَلَّا يُعْجَبَ بِهَا وَاِنْ كَانَ فَاضِلًا فِي نَفْسِهِ تَقِيًّا فِي دِيْنِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی جب رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرے اور نیکی کرنے کے لئے تنہا ہو' تو یہ بات لازم ہے کہ اس پر خوف کی کیفیت غالب ہونی چاہیے

664- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه البخارى 1034 فى الاستسقاء: باب إذا هبت الريح، والبيهقى فى السُّنن 3/360 من طريق سعيد بن أبى مريم، عن محمد بن جعفر، عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وفى الباب عن عائشة تقدم برقم 658.

تا کہ آدمی اس حوالے سے خود پسندی کا شکار نہ ہو اگر چہ وہ شخص اپنی ذات کے اعتبار سے فضیلت والا ہو اور اپنے دین کے اعتبار سے پرہیز گار ہو

665- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ الْعَدَوِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

(متن حدیث):عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي وبصدره أزيز كأزيز المرجل. (5: 47)

❀❀ مطرف بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے اور آپ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی جس طرح ہنڈیا ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا تَوَاجَدَ عِنْدَ وَعْظٍ كَانَ لَهُ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب آدمی نصیحت کے وقت ''تواجد'' کی کیفیت محسوس کرے تو اس کو اس بات کا حق حاصل ہے

666- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ:

(متن حدیث):قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اتَّقُوْا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوْا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وأشاح حتّٰى رأينا اَنَّهُ يَرَاهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور چہرے کو بچانے کی کوشش کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور چہرے کو بچانے کی کوشش کی' یہاں تک ہمیں یوں محسوس ہوا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں پھر آپ نے

665- إسناده صحيح، حوثرة بن أشرس: روى عنه أبو حاتم وأبو زرعة. وذكره المؤلف في الثقات 8/215، وقد تابعه غير واحد من الثقات كما يأتي، وباقي رجاله ثقات على شرط الصحيح. وأخرجه أحمد 4/25 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، و 4/26 عن عفان، و4/25، وأبو داؤد 904 في الصلاة: باب البكاء في الصلاة، والحاكم 1م264، والبيهقي في السُّنن 2/251 من طريق يزيد بن هارون، والنسائي 3/13 في السهو: باب البكاء في الصلاة، والترمذي في الشمائل 315، والبيهقي في السُّنن 2/251، والبغوي في شرح السُّنة 729 من طريق ابن المبارك، وابن خزيمة في صحيحه 900 من طريق عبد الصمد، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم 753 من طريق يزيد بن هارون، عن حماد، بهذا الإسناد.

666- وسيورده المؤلف مع عنوانه في باب صلاة الجمعة برقم 2804، وأورد تخريجه هناك، فانظره. 667- إسناده حسن، وهو مكرر 644.

ارشادفرمایا:

''جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' خواہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا کرواور اگر تمہیں یہ بھی نہیں ملتی' تو پاکیزہ بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرو)''۔

667 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُنْذِرُكُمُ النَّارَ اُنْذِرُكُمُ النَّارَ اُنْذِرُكُمُ النَّارَ حَتّٰى لَوْ كَانَ فِیْ مَقَامِی هٰذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوقِ حَتّٰى وَقَعَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ على عاتقه على رجليه.

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے:

''میں تمہیں جہنم سے ڈرارہا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈرارہا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈرارہا ہوں''۔

(حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اگر نبی اکرم ﷺ اس وقت میری جگہ پر کھڑے ہوئے ہوتے۔ حضرت نعمان اس وقت کوفہ میں تھے' تو بازار کے رہنے والے لوگ بھی آپ ﷺ کی آواز سن لیتے' یہاں تک کہ (جوش زیادہ ہونے کی وجہ سے) آپ کے کندھے پر موجود چادر آپ کے پاؤں میں گرگئی تھی۔

5- بَابُ الْفَقْرِ وَالزُّهْدِ وَالْقَنَاعَةِ

باب 5: فقر زُہد اور قناعت کے بارے میں روایات

668 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ

(متن حدیث): نَزَلْتُ عَلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَهُوَ مَطْعُوْنٌ فَاَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوْدُهُ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيكَ اَيْ خَالِ اَوَجَعٌ اَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا فَقَالَ عَلٰى كُلٍّ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ تَبِعْتُهُ قَالَ اِنَّكَ لَعَلَّكَ اَنْ تُدْرِكَ اَمْوَالًا تُقَسَّمُ بَيْنَ اَقْوَامٍ وَاِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سبيل الله فأدركت وجمعت. (1: 63)

❀❀ سمرہ بن سہم بیان کرتے ہیں: میں ابو ہاشم بن عتبہ کے ہاں گیا جو طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ان کی عیادت کے لئے آئے' تو ابو ہاشم رونے لگے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ماموں! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو کوئی تکلیف ہو رہی ہے؟ یا آپ دنیا (چھوڑنے کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں) اس کی صفائی' تو رخصت ہو چکی ہے' تو ابو ہاشم نے کہا: دونوں صورتیں نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا میری یہ خواہش تھی کہ میں اس کی پیروی کر لیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ہو سکتا ہے تمہیں ایسے اموال ملیں جو لوگوں کے درمیان تقسیم کئے جائیں' تو اس میں سے تمہارے لئے ایک خادم اور اللہ کی راہ میں جانے کے لئے ایک سواری کافی ہے''۔

(ابو ہاشم نے فرمایا) مجھے وہ چیز ملی بھی اور میں نے انہیں جمع بھی کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِذَا اَحَبَّ عَبْدَهُ حَمَاهُ الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت رکھتا ہے' تو اسے دنیا سے بچا لیتا ہے

669- (سند حدیث): حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الزُّرَقِيُّ بِطَرَسُوسَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ

668- إسناده ضعيف' وأخرجه النسائي 8/218، 219 في الزينة: باب اتخاذ الخادم والمركب، عن محمد بن قدامة، وابن ماجة 4103 في الزهد: باب الزهد في الدنيا' بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/443 عن أبي معاوية، و3/444، والترمذي 2327 في الزهد.

مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يحمي سقيمه الماء . (3: 66)

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے تو اسے دنیا سے یوں بچاتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مَّنْ صَارَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اس زائل ہونے والی دنیا میں کون لوگ کامیاب ہوتے ہیں؟

670- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَمَةَ الْجُمَحِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فصبر عليه . (3: 66)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اسلام قبول کرلے اور اس کا رزق اس کے لئے کافی ہو اور وہ اس پر صبر سے کام لے تو وہ کامیاب ہوگیا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّنْ طَيَّبَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَيْشَهُ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس شخص کے بارے میں ہے' جس کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں پاکیزہ کردیا ہے

671- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مَكْحُوْلٌ بِبَيْرُوتَ وَابْنُ سَلْمٍ وَابْنُ قُتَيْبَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَبْلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

669- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه عبد الله بن أحمد في الزهد ص 17 عن أبي موسى محمد بن المثنى، والحاكم 4/207 وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه الترمذي 2036 في الطب: باب ما جاء في الحمية. وأخرجه أحمد في الزهد ص 17

670- حديث صحيح. وأخرجه أحمد في المسند 2/168 و 172، وفي الزهد ص 14، ومسلم 1054 في الزكاة: باب في الكفاف القناعة، والترمذي 2348 في الزهد: باب ما جاء في الكفاف والصبر عليه، والبيهقي في السُّنن 4/196، والبغوي في شرح السُّنة 4043 من طريق شرحبيل بن شريك، وأحمد 2/173، وابن ماجة 4138 في الزهد: باب القناعة. وفي الباب عن فضالة بن عبيد سيرد برقم 705.

671- سنده ضعيف جدًا.

(متن حدیث):مَنْ اَصْبَحَ مُعَافًى فِيْ بَدَنِهٖ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يومه فكأنما حيزت له الدنيا . (3: 66)

سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ اس کے جسم میں عافیت ہو اپنی رہائش میں امن کے ساتھ ہو اس کے پاس اس دن کی خوراک ہو تو گویا اس کے لئے دنیا کو سمیٹ دیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَرْكِ الْاَشْيَاءِ مِنَ الْفُضُوْلِ الَّتِيْ تُذَكِّرُ الدُّنْيَا وَتُرَغِّبُ النَّاسَ فِيْهَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' آدمی ان فضول چیزوں کو ترک کردے' جو دنیا کی یاد دلاتی ہیں اور لوگوں کو دنیا کی طرف راغب کرتی ہیں

672 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَزْرَةَ هو بن سَعْدٍ الْاَعْوَرُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ

(متن حدیث):عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَعُلِّقَتْ عَلٰى بَابِيْ فَرَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ: انْزِعِيْهِ فَاِنَّهٗ يُذَكِّرُنِي الدُّنْيَا . (1: 95)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے پاس ایک پردہ تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں وہ میں نے دروازے پر لٹکا دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا' تو ارشاد فرمایا:

''اسے اتار لو' کیونکہ یہ مجھے دنیا کی یاد دلاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمُسْلِمِ مِنْ مُجَانَبَةِ الْفُضُوْلِ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ مسلمان کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس فانی اور زائل ہونے والی دنیا میں سے فضول چیزوں سے لاتعلقی اختیار کرے

673 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يزيد بن موهب قال حدثنا بن

672- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الترمذى 2468 فى صفة القيامة، عن هناد، عن أبى معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2107 88 فى اللباس والزينة: باب تحريم تصوير صورة الحيوان،

673- إسناده صحيح .وأخرجه أبو داؤد 4141 فى اللباس: باب فى الفرش، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 2084 فى اللباس: باب كراهية ما زاد على الحاجة من الفراش واللباس، عن أبى الطاهر بن السرح، والنسائى 6/135 فى النكاح: باب الفرش، عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/293 و324 عن أبى عبد الرحمٰن المقرء، عن حيوة بن شريح، عن أبى هانىء، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن المبارك فى الزهد 762 ، ومن طريقه البغوى فى شرح السُّنة 3127 عن حيوة .

وَهْبٍ عَنْ اَبِیْ هَانِیءٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیَّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاتِهٖ وَالثَّالِثُ للضيف والرابع للشيطان. (3: 52)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک بستر مرد کے لئے ہو اور ایک اس کی بیوی کے لئے ہو اور تیسرا مہمان کے لئے ہو اور چوتھا شیطان کے لئے ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْفُضُوْلِ فِيْ قُوْتِهٖ رَجَاءَ النَّجَاةِ فِي الْعُقْبٰى مِمَّا يُعَاقِبُ عَلَيْهِ اَكَلَةُ السُّحْتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کے بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی خوراک میں سے اضافی چیزوں کو ترک کر دے

تا کہ آخرت میں نجات کی امید رکھے' اس چیز کے حوالے سے' جو حرام کھانے کے حوالے سے اسے سزا ملے گی

674 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ما من وعاء ملأ بن اٰدم وعاء شرا من بطن حسب بن اٰدَمَ اَكَلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ.

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدم کا بیٹا پیٹ سے زیادہ برے اور کسی برتن کو نہیں بھرتا ہے۔ آدم کے بیٹے کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں اگر وہ نہیں مانتا' تو پھر اسے (اپنے پیٹ کا) ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے' ایک تہائی حصہ پینے کے لئے اور ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لئے رکھنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَصْحَابَ الْجَدِّ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا يُحْبَسُوْنَ فِي الْقِيَامَةِ عَنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ مُدَّةً

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اس دنیا میں صاحب ثروت لوگ قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے سے طویل مدت تک روکے رکھے جائیں گے

674- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 4/121 وأخرجه الطبراني في الكبير /20 645 . وأخرجه ابن المبارك في الزهد 603 ، وأحمد 4/132، والترمذي 2380 في الزهد: باب ما جاء في كراهية كثرة الأكل، والطبراني في الكبير /20 644 ، والبغوي في شرح السُّنة 4048 ، والقضاعي في مسند الشهاب 1340 و 1341 .

AlHidayah - الهداية

675 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ يَّدْخُلُهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ وَاِذَا اَصْحَابُ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَنَظَرْتُ اِلَى النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ من يدخلها النساء .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَرَنَ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ سَعِيْدَ بْنَ زيد وأنا أهابه. (3: 78)

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا' تو اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر لوگ غریب تھے اور خوشحال لوگوں کو روک لیا گیا تھا' اور جب اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم ہوا' میں نے جہنم کا جائزہ لیا' تو اس میں داخل ہونے والی زیادہ تر خواتین تھیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمران بن موسیٰ نے اس روایت میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو بھی ملا دیا ہے' اور میں اس بات سے خوفزدہ ہوں۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى فُقَرَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الصَّابِرِيْنَ عَلٰى مَا اُوْتُوا بِاِدْخَالِهِمُ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِمُدَدٍ مَعْلُوْمَةٍ

اللہ تعالیٰ کا اس امت کے غریب لوگوں پر یہ فضل کرنا جنہوں نے اس چیز پر صبر سے کام لیا ہو' جو انہیں دی گئی (ان پر یہ فضل ہوگا) کہ اللہ تعالیٰ انہیں خوشحال لوگوں سے ایک متعین مدت پہلے جنت میں داخل کر دے گا

676 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

675- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 2736 فى الذكر والدعاء : باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء ، عن محمد بن عبد الأعلى، عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20611 ومن طريقه البغوى فى شرح السُّنة 4064 عن معمر، وأحمد 5/205، والبخارى 5196 فى النكاح، و 6547 فى الرقاق: باب صفة الجنة والنار، من طريق ابن علية، وأحمد فى المسند 5/209 عن يحيى القطان، وفى الزهد ص 32 من طريق حماد بن سلمة، ومسلم 2736 أيضًا من طريق حماد ومعاذ العنبرى وجرير ويزيد بن زريع، والطبرانى فى الكبير 421 من طريق أبى جعفر الرازى، والخطيب فى تاريخه 5/149 من طريق أبى عبد الله الأنصارى، كلهم عن سليمان التيمى، بهذا الإسناد. وفى الباب عن عمران بن الحصين وابن عباس عند البخارى 3241 و 5198 و 6449 و 6546 ، والترمذى 2602 و 2603 . ورواه مسلم 2737 عن ابن عباس.

(متن حدیث): يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الأغنياء بنصف يوم خمس مائة سنة . (3: 9)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غریب مسلمان' خوشحال مسلمانوں سے نصف دن پہلے جنت میں جائیں گے' جو پانچ سو برس کا ہوگا''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِإِدْخَالِهِمُ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِمُدَدٍ مَعْلُوْمَةٍ

اللہ تعالیٰ نے غریب مہاجرین پر' جو فضل کیا ہے اس کا تذکرہ' انہیں خوشحال لوگوں سے ایک متعین مدت پہلے جنت میں داخل کردے گا

677 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ نِصْفَ النَّهَارِ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِمْ فَجَلَسَ مَعَهُمْ فَلَمَّا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اِلَيْهِمْ قُمْتُ اِلَيْهِ فَاَدْرَكْتُ مِنْ حَدِيْثِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: بَشِّرْ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَنَّهُمْ لَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بأربعين عاما . (3: 9)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ غریب مہاجرین کا ایک حلقہ بنا ہوا تھا وہ لوگ مسجد کے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے یہ دوپہر کے وقت کی بات ہے، آپ ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ بیٹھ گئے جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ

676- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة الليثي، روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه ابن أبي شيبة 13/246 ومن طريقه ابن ماجة 4122 في الزهد: باب منزلة الفقراء ، عن محمد بن بشر، وأحمد 2/296 و451 عن يزيد، و 2/343 عن حماد بن سلمة، والترمذي 2353 في الزهد: باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، وأبو نعيم في الحلية 7/91 و8/250 من طريق سفيان الثوري 2354 من طريق المحاربي، وأبو نعيم في الحلية 8/212 من طريق محمد بن السماك، كلهم عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/513، وأبو نعيم في الحلية 8/307 من طريق أبي صالح، وأحمد 2/519 من طريق شتير بن نهار، وأبو نعيم في الحلية 7/99، 100 من طريق أبي حازم، ثلاثتهم عن أبي هريرة . وفي الباب عن عبد الله بن عمرو في الحديث التالي . وعن أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/63 و96، وأبي داود 3666 ، والترمذي 2352 ، وابن ماجة 4123 ، والبغوي في شرح السُّنة 14/191، 192. وعن أنس عند الترمذي 2352 . وعن جابر عند الترمذي 2355 . وعن ابن عمر عند ابن أبي شيبة 13/244، وابن ماجة 4124 .

677- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الدارمي 2/339 .

AlHidayah - الهداية

گئے ہیں' تو میں اٹھ کے آپ کے پاس آیا' تو میں نے آپ کی گفتگو کا یہ حصہ پایا۔ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے:
''غریب مہاجرین کو یہ خوشخبری دیدو کہ وہ لوگ خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ تعداد جو اس روایت میں مذکور ہے اس سے نبی اکرم ﷺ کی یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی کر دیں

678 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِئٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ خريفا . (3: 9)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''بیشک غریب مہاجرین خوشحال لوگوں سے قیامت کے دن ستر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس سال پہلے (جنت میں داخل ہوں گے)''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَالِكَ مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الشَّيْءَ الْكَثِيْرَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ لَهُ فَقِيْرٌ كَمَا اَنَّ مَنْ مُنِعَ مِنْ حُطَامِهَا يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ لَهُ غَنِيٌّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس فانی دنیا میں بہت ساری چیزوں کے مالک شخص کے لئے یہ بات جائز ہے اسے ''فقیر'' کہا جائے جس طرح جس شخص کو دنیا کا ساز وسامان نہیں ملتا تو اس کے لئے یہ بات جائز ہے کہ اس کو ''غنی'' کہا جائے

679 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّيْلِيُّ بِاَنْطَاكِيَّةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ .

678- إسناده صحيح على شرط مسلم.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خوشحالی مال زیادہ ہونے سے نہیں آتی' اصل خوشحالی دل کی بے نیازی ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغِنَى الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ قَبْلُ

اس خوشحالی کی صفت کا تذکرہ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

680- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث):خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قَالَ قُلْتُ مَا بَعَثَ اِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا لِشَيْءٍ سَاَلَهُ عَنْهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الأمر ولزوم الجماع فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَاْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ اَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فى قلبه وأتته الدنيا وهى راغمة.

عبدالرحمٰن بن ابان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے' تو میں نے سوچا یہ اس وقت ضرور کسی ایسے کام کے سلسلے میں گئے ہوں گے کہ جو مروان ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوگا میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس نے ہم سے کچھ چیزوں کے بارے میں

679- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. وأخرجه القضاعى فى مسند الشهاب (1208) وأخرجه الحميدى 1063 ، وأحمد 2/243، ومسلم 1051 فى الزكاة: باب ليس الغنى عن كثرة العرض، وابن ماجة 4137 فى الزهد: باب القناعة، من طريق سفيان بن عيينة، والقضاعى فى مسند الشهاب 1211 . وأخرجه أحمد 2/389، 390، والبخارى 6446 فى الرقاق: باب الغنى غنى النفس، والترمذى 2373 فى الزهد: باب ما جاء أن الغنى غنى النفس، والقضاعى فى مسند الشهاب 1207 من طريق أبى حصين، والقضاعى 1210 من طريق الأعمش، كلاهما عن أبى صالح، عن أبى هريرة . وأخرجه أحمد فى المسند 2/443 و539 و540، وفى الزهد ص 25، وأبو نعيم فى الحلية 4/99 من طريق جعفر بن برقان، عن يزيد بن الأصم، عن أبى هريرة . وأخرجه أحمد 2/315، والبغوى فى شرح السُّنة 4040 .

680-وأخرجه أحمد فى الزهد ص 42، وابن أبى عاصم فى السُّنة 94 ، والخطيب فى الفقيه والمتفقه 2/71 من طريق يحيى القطان، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/232 من طريق حجاج بن محمد، والطبرانى فى المعجم الكبير 4891 . وأخرجه الطبرانى 4924 . وفى الباب عن ابن مسعود، وجبير بن مطعم، وأبى الدرداء ، وأنس، وقد تقدمت، وعن النعمان بن بشير عند الرامهرمزى 11 ، والحاكم .1/88 وعن أبى سعيد الخدرى عند الرامهرمزى 5 ، وأبى نعيم فى الحلية 5/105 .

دریافت کیا: جو ہم نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہیں۔

(حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بتایا) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اسے خوش رکھے جو ہم سے حدیث سنے اور پھر اسے دوسرے تک پہنچا دے' کیونکہ بعض اوقات علم حاصل کرنے والا شخص اس شخص تک اسے منتقل کر دیتا ہے' جو اس سے زیادہ علم والا ہوتا ہے اور بعض اوقات علم حاصل کرنے والا شخص درحقیقت عالم نہیں ہوتا' تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں مسلمان کا دل دھوکہ نہیں دیتا۔ عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کے لئے خیر خواہی اور ان کی جماعت کے ساتھ رہنا' کیونکہ ان کی دعا غیر موجود لوگوں تک محیط ہوتی ہے' جس شخص کی نیت دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو متفرق کر دے گا اور اس کی غربت کو اس کے سامنے کر دے گا اور دنیا میں سے اسے صرف وہی کچھ ملے گا' جو اس کے نصیب میں لکھا گیا ہے اور جس شخص کی نیت آخرت ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو سمیٹ دے گا۔ اس کے دل میں خوشحالی ڈال دے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے پاس آئے گی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَعْضَ الْفُقَرَاءِ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ قَدْ يَكُوْنُوْنَ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضِ الْاَغْنِيَاءِ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بعض حالتوں میں بعض غریب لوگ بعض حالتوں میں بعض خوشحال لوگوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں

681 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ: اُنْظُرْ اَرْفَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ عَيْنَيْكَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا رَجُلٌ فِيْ حُلَّةٍ جَالِسٌ يُحَدِّثُ قَوْمًا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ: اُنْظُرْ اَوْضَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ عَيْنَيْكَ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا رُوَيْجِلٌ مِسْكِيْنٌ فِيْ ثَوْبٍ لَهُ خَلَقٍ قُلْتُ هٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ قَرَارِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا. (3: 9)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھا اسی دوران آپ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے دیکھ کر بتاؤ کہ مسجد میں تمہارے سامنے کون سا شخص سب سے بلند تر حیثیت کا مالک ہے؟ میں نے اس بات کا جائزہ لیا' تو وہاں ایک شخص حلّہ پہن کر لوگوں کے ساتھ بیٹھا بات چیت کر رہا تھا میں نے جواب دیا: یہ والا شخص' نبی اکرم ﷺ

681- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد في المسند 5/157، وفي الزهد ص 36 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في الحلية 8/115. وأخرجه البزار 3630. وأورده الهيثمي في المجمع 10/265.

نے فرمایا: تم اب اس بات کا جائزہ لو کہ تمہارے سامنے کون سا شخص سب سے کم تر حیثیت کا مالک ہے' تو میں نے اس بات کا جائزہ لیا' تو وہاں ایک غریب سا شخص پرانے سے کپڑوں میں بیٹھا ہوا تھا میں نے عرض کی: یہ والا شخص' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (غریب شخص) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس (امیر آدمی جیسے) زمین بھر لوگوں سے بہتر ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اصحاب صفہ کی حالت کے بارے میں ہے

682 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا الْفُضَیْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصُّفَّةِ مَا عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ رِدَاءٌ اِلَّا اِزَارٌ اَوْ كِسَاءٌ مُتَوَشِّحًا به قد عقده خلفه. (3: 9)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ستر اصحاب کو صفہ میں دیکھا ہے ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی چادر نہیں ہوتی تھی صرف چھوٹا تہبند ہوتا تھا یا ایک چادر ہوتی تھی جسے وہ توشیح کے طور پر لپیٹ لیتا تھا' اور اپنے پیچھے باندھ لیتا تھا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ طَعَامُ الْقَوْمِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ على الْاَغْلَبِ فِیْ اَحْوَالِهِمْ عِنْدَ ابْتِدَاءِ ظُهُوْرِ الْاِسْلَامِ بِهِمْ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کی خوراک عام طور پر کیا ہوا کرتی تھی؟ جب اسلام کے ظہور کا آغاز ہوا تھا

683 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِیجَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ

(متن حدیث): مَا كان طعامنا على عهد رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا الأسودان التمر والماء. (5: 47)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہماری خوراک صرف دو سیاہ چیزیں ہوتی ہیں کھجور اور پانی۔

682– إسناده صحيح علىٰ شرط الشيخين، وأخرجه البخارى 442 فى الصلاة: باب نوم الرجال فى المسجد، والبيهقى فى السُّنن 2/241، والبغوى فى شرح السُّنة 4081 .

683–وأخرجه أحمد 2/298 و405 و458، والبزار 3677 من أربع طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وسيعيده برقم 5776 . وأخرجه الترمذى 3357 فى التفسير: باب ومن سورة التكاثر

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ فِي اَصْحَابِهٖ مَا وَصَفْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں یہ چیز ہوتی تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

684 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَمِّي حدثنا أبي عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّا كُنَّا نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ فَقَدْ كَذَبَكُمْ فَلَمَّا افْتَتَحَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ أصبنا شيئا من التمر والودك . (5: 47)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص تمہیں یہ بات بتائے کہ ہم پیٹ بھر کر کھجوریں کھالیا کرتے تھے۔اس نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کو فتح کیا' تو ہمیں کچھ کھجوریں اور چربی ملی تھی۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَةَ لِلْمُسْلِمِ الْفَقِيرِ الصَّابِرِ عَلٰى مَا اُوتِيَ مِنْ فَقْرِهٖ بِمَا مُنِعَ مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الزَّائِلَةِ

اللہ تعالیٰ کا اس غریب مسلمان کے لئے نیکیاں لکھ دینا' جو ملے ہوئے فقر پر صبر سے کام لیتا ہے کہ اسے اس زائل ہو جانے والی دنیا کا ساز وسامان نہیں دیا گیا

685-(سندحدیث): أَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَرٰى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنٰى قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَتَرٰى قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ ثُمَّ سَاَلَنِي عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَكَيْفَ تَرَاهُ وَتَرَاهُ؟ قُلْتُ اِذَا سَاَلَ اُعْطِيَ وَاِذَا حَضَرَ اُدْخِلَ ثُمَّ سَاَلَنِي عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا زَالَ يُحَلِّيهِ وَيَنْعَتُهُ حَتّٰى عَرَفْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ عَرَفْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَكَيْفَ تَرَاهُ اَوْ تَرَاهُ قُلْتُ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَقَالَ: هُوَ خَيْرٌ مِنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ مِنَ الْاٰخَرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا يُعْطٰى مِنْ بَعْضِ مَا يُعْطَى الْاٰخَرُ فَقَالَ: اِذَا اُعْطِيَ خَيْرًا فَهُوَ اَهْلُهُ وَاِنْ صُرِفَ عَنْهُ فقد أعطى حسنة . (3: 9)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر غفاری! کیا تم یہ سمجھتے ہو مال کا

684- إسناده قوى . وانظر حديث عائشة أيضًا الآتي برقم 729 .

685- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد مضى باختصر مما هنا برقم 681 من طريق آخر عن أبي ذر. وطلاع الأرض: ملؤها.

زیادہ ہونا خوشحالی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر' تو تم یہ سمجھتے ہو گے کہ مال کا کم ہونا غربت ہے میں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ!، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اصل خوشحالی دل کا خوشحال ہونا ہے اور اصل غربت دل کا غریب ہونا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم فلاں شخص کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہاری اس کے بارے میں کیا رائے ہے اور اسے کیا سمجھا جاتا ہے؟ میں نے عرض کی: جب وہ کوئی چیز مانگے' تو اسے دیدی جائے جب وہ کہیں آئے' تو اسے اندر آنے دیا جائے پھر نبی اکرم ﷺ نے اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا اور فرمایا: کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ اللہ کی قسم! یارسول اللہ! میں اسے نہیں جانتا پھر نبی اکرم ﷺ اس کا حسب نسب میرے سامنے بیان کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے اس کو پہچان لیا' تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اس کی شناخت ہوگئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری اس کے بارے میں کیا رائے ہے اور اسے کیا سمجھا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: وہ صفہ سے تعلق رکھنے والا ایک غریب آدمی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (غریب آدمی) اس دوسرے (امیر آدمی جیسے) زمین بھر لوگوں سے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص کو اس چیز میں سے کچھ حصہ عطا نہیں کیا گیا جو دوسرے کو دی گئی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کو بھلائی دی گئی ہے' تو یہ اس کا زیادہ اہل ہے اور اگر اس کو اس سے پھیر لیا گیا ہے' تو اسے نیکی عطا کی گئی ہے۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا فُضِّلَ بَعْضُ الْفُقَرَاءِ عَلٰى بَعْضِ الْاَغْنِيَاءِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بعض فقیر لوگوں کو بعض خوشحال لوگوں پر فضیلت دی گئی

686 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ خُلَيْدٍ الْعَصَرِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ اللّٰهُمَّ مَنْ اَنْفَقَ فَاَعْقِبْهُ خَلَفًا وَمَنْ اَمْسَكَ فَاَعْقِبْهُ تَلَفًا. (3: 9)

686- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، خليد العصرى: هو خليد بن عبد الله. وأخرجه الطيالسى 979، والحاكم 2/444، 445، وأبو نعيم فى الحلية 2/233 من طريق هشام الدستوائى، وأحمد فى المسند 5/97، وفى الزهد ص 26 من طريق همام، والقضاعى فى مسند الشهاب 810 من طريق سلام بن مسكين، ثلاثتهم عن قتادة، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمى فى المجمع 2/122، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح. وسيعيده المؤلف برقم 3330. وفى الباب عن أبى هريرة سيورده المؤلف برقم 3334. وعن أبى سعيد الخدرى عند البزار 3424، أورده الهيثمى فى المجمع 10/336.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی سورج نکلتا ہے تو اس کے پہلو میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو یہ اعلان کرتے ہیں۔

''اے اللہ! جو شخص (تیری راہ میں) خرچ کرتا ہے تو اسے اس کے بدلے میں مزید عطا کر اور جو شخص خرچ نہیں کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اس کا نقصان کر دے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ الدُّنْيَا سِجْنًا لِمَنْ اَطَاعَهٗ وَمَخْرَفًا لِمَنْ عَصَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اس شخص کے لئے قید گاہ بنایا ہے' جو اس کی اطاعت کرتا ہے' اور اس شخص کے لئے باغ بنایا ہے' جو اس کی نافرمانی کرتا ہے

687- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدُّنْيَا اِنَّمَا جُعِلَتْ سِجْنًا لِلْمُسْلِمِيْنَ لِيَسْتَوْفُوا بِتَرْكِ مَا يَشْتَهُوْنَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْجِنَانِ فِي الْعُقْبٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' دنیا کو مسلمانوں کے لئے قید خانہ بنایا گیا ہے' تاکہ وہ لوگ دنیا میں اپنی پسندیدہ چیزوں کو ترک کرنے کی وجہ سے آخرت میں جنت میں پورا بدلہ حاصل کریں

687- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2956 في الزهد الرقائق، والترمذي 2324 في الزهد: باب ما جاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر. وأخرجه البغوي في شرح السُّنة 4105 من طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في المسند 2/323 و485، وفي الزهد ص 37 من طريق زهير، وفي المسند 2/389 من طريق عبد الرحمٰن بن إبراهيم القاص، وابن ماجة 4113 في الزهد: باب مثل الدنيا، من طريق عبد العزيز بن أبي حازم، وأبو نعيم في الحلية 6/350 من طريق مالك، والبغوي في شرح السُّنة 4104 من طريق روح بن القاسم، خمستهم عن العلاء، بهذا الإسناد. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند أحمد 6855، وأبي نعيم في الحلية 8/177 و185، والبغوي في شرح السُّنة 4106، والحاكم في المستدرك 4/315. أورده الهيثمي في المجمع 10/288، 289. وعن ابن عمر عند البزار 3654، وأبي نعيم في أخبار أصبهان 2/340، والخطيب في تاريخ بغداد 6/401، والقضاعي في مسند الشهاب 145، وأورده الهيثمي في المجمع 10/289، وقال: رواه البزار بسندين أحدهما ضعيف، والآخر فيه جماعة لم أعرفهم. وعن سلمان الفارسي عند الطبراني في الكبير 6183، والحاكم 3/603. أورده الهيثمي في المجمع 10/289.

688 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ اَسْبَابَ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ يَجْرِي عَلَيْهَا التَّغَيُّرُ وَالِانْتِقَالُ فِي الْحَالِ بَعْدَ الْحَالِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں اطلاع ہے کہ اس فانی ہونے والی زائل ہونے والی (دنیا) کے اسباب پر تغیر ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتی رہتی ہے

689 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَزِيرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: (كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ)

(متن حدیث): قَالَ: مِنْ شَاْنِهِ اَنْ يَغْفِرَ ذَنْبًا وَيُفَرِّجَ كربا ويرفع قوما ويضع اٰخرين. (3: 66)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''ہر روز اس کی نئی شان ہوتی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کی شان میں یہ بات شامل ہے کہ وہ گناہ کی مغفرت کر دیتا ہے' پریشانی کو ختم کر دیتا ہے۔ ایک قوم کو سربلندی نصیب کرتا ہے اور دوسروں کو پست کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ مَا بَقِيَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا هُوَ الْمِحَنُ وَالْبَلَايَا فِي اَكْثَرِ الْاَوْقَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اس دنیا میں سے' جو کچھ باقی رہ گیا ہے وہ پریشانی اور آزمائش ہے' جو اس کے زیادہ تر اوقات میں ہوگی

688- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة.

689- وأخرجه ابن ماجة 202 في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن أبي عاصم رقم 301، وابن عساكر في تاريخ دمشق 2/2 و15/126/1،

690 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا بن جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ رَبِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ. (3: 66)

❀❀ ابوعبدرب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دنیا میں سے صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الِاغْتِرَارِ بِمَنْ اُوْتِيَ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةَ الزَّائِلَةَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اسے اس فانی اور زائل ہونے والی دنیا میں سے' جو کچھ دیا گیا ہے اس کے حوالے سے کم غلط فہمی کا شکار ہو

691 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قال حدثنا بْنِ اَبِیْ عُمَرَ الْعَدَنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ اَيْقِظُوا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (3: 6)

❀❀ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' کتنے ہی فتنے نازل کر دیئے گئے ہیں اور کتنے ہی خزانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ حجرے میں رہنے والی خواتین کو بیدار کر دو' کیونکہ دنیا میں بہت سی باپردہ عورتیں قیامت کے دن بے پردہ ہوں گی''۔

690- إسناده قوى . وأخرجه ابن المبارك فى الزهد 596 ، ومن طريقه أحمد 4/94، والطبرانى 9/86، والقضاعي فى مسند الشهاب 1175 ، والرامهرمزى فى الأمثال 59 ، وأخرجه ابن ماجة 4035 فى الفتن: باب شدة الزمان، وابن أبى عاصم فى الزهد 146 من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن ابن جابر، بهذا الإسناد. قال البوصيرى فى مصباح الزجاجة 4/190: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات. وسعيده المؤلف برقم 2899 من طريق بشر بن بكر، عن ابن جابر، به . وتقدمت تتمة الحديث وهى قوله: وإنما مثل أحدكم مثل الوعاء ... برقم 339 من طريق الوليد بن مسلم، وبرقم 392 من طريق صدقة بن جابر، كلاهما عن ابن جابر، بهذا الإسناد، فانظرهما.

691- إسناده صحيح على شرط الصحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 6/297، والبخارى 115 فى العلم، و 1126 فى التهجد، و 5844 فى اللباس، و 6218 فى الأدب، و 7069 فى الفتن، والترمذى 2196 فى الفتن من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد . ورواه مالك فى الموطأ 2/913 باب ما يكره للنساء لبسه من الثياب.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اغْتِرَارِ الْمَرْءِ بِمَا أُوتِيَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا مِنَ النِّسَاءِ وَالنِّعَمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کو اس حوالے سے غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے جو اسے اس دنیا میں سے خواتین اور مختلف نعمتیں دی گئی ہیں

692 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ وَأَصْحَابُ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَنَظَرْتُ إِلَى النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَرَنَ عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ فِي هٰذَا الْخَبَرِ الْمُعْتَمِرُ مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ. (2: 55)

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تھا اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر لوگ غریب لوگ تھے اور خوشحال لوگوں کو وہاں روک لیا گیا تھا' اور جب اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم ہوا اور میں نے جہنم کا جائزہ لیا' تو اس میں داخل ہونے والی اکثر خواتین تھیں''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمران بن موسیٰ نامی راوی نے اس روایت میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو بھی ملا دیا ہے۔

یہاں معتمر نامی راوی سے مراد معتمر بن سلیمان ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ تَعْزُفَ نَفْسُهُ عَمَّا يُؤَدِّي إِلَى اللَّذَّاتِ مِنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الْغَرَّارَةِ وَإِنْ أُبِيحَ لَهُ ارْتِكَابُهَا حَذَرَ الْوُقُوعِ فِي الْمَحْذُورِ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اپنے آپ کو ان چیزوں سے بچائے' جو اس فنا ہونے والی اور دھوکے دینے والی (دنیا) کی لذات کی طرف لے جاتی ہیں

اگرچہ ان کا ارتکاب آدمی کے لئے مباح ہو' آدمی اپنے آپ کو ان چیزوں سے بچانے کے لئے ایسا کرے' جو ممنوع ہیں

693 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

692- هو مكرر 675.

مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ قَالَ

(متن حدیث):سمع بن عمر صوت زمارة راعی قَالَ فَجَعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَعَدَلَ عَنِ الطَّرِيْقِ وَجَعَلَ يَقُوْلُ يَا نَافِعُ اَتَسْمَعُ فَاَقُوْلُ نَعَمْ فَلَمَّا قُلْتُ لَا رَاجَعَ الطَّرِيْقَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. (5: 47)

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ لیں اور راستے سے ایک طرف ہٹ گئے وہ یہ فرماتے جارہے تھے: اے نافع! کیا تمہیں آواز آرہی ہے؟ میں جواب دیتا تھا جی ہاں! جب میں نے کہا: اب نہیں آرہی تو وہ واپس راستے پر آ گئے پھر انہوں نے فرمایا

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

ذكر الإخبار عما يجب على المؤمن من حِفْظِ نَفْسِهِ عَمَّا لَا يُقَرِّبُهُ اِلٰى بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا دُوْنَ نَوَالِهٖ شَيْئًا مِنْ حُطَامِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' مومن پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کی اس چیز سے حفاظت کرے' جو اسے اس کے پروردگار کی بارگاہ میں قرب نہیں دلاتی ہے

اور وہ فنا ہونے والی دنیا کے ساز وسامان میں سے کچھ بھی حاصل کرنے سے بچے

694 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الرَّيَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَلَا اِنَّ الدِّيْنَارَ وَالدِّرْهَمَ اَهْلَكَا مَنْ كَانَ قبلكم وهما مهلكاكم. (3: 66)

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! بیشک درہم اور دینار نے تم سے پہلے لوگوں کو بھی ہلاکت کا شکار کر دیا اور یہ تم لوگوں کو بھی ہلاکت کا شکار کر دیں گے''۔

693- رجاله ثقات رجال الصحيح، غير سليمان بن موسى - وهو الأشدق - فقد روى له مسلم في المقدمة والأربعة. وأخرجه أحم 2/8 و38، وأبو داؤد 4924 في الأدب: باب كراهية الغناء والزمر. وأخرجه أبو داؤد 4925. وأخرجه أبو داؤد 4926.

694- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأورده الهيثمي في المجمع 10/245، وقال: رواه الطبراني في الكبير و الأوسط وإسناد حسن

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّذُوْدَ نَفْسَهُ مِنْ هٰذِهِ الْغَرَّارَةِ الزَّائِلَةِ بِبَذْلِ مَا يَمْلِكُ مِنْهَا لِغَيْرِهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس دھوکہ دینے والی زائل ہونے والی (دنیا) سے بچائے

وہ یوں کہ دنیا میں سے وہ جس چیز کا مالک بنتا ہے اسے دوسرے پر خرچ کرے

695- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خالد حدثنا همام عن قتاد عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث):اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ بِقِنَاعٍ فِيْهِ رُطَبٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقْبِضُ الْقَبْضَةَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يَقْبِضُ الْقَبْضَةَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلٰى اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَاِنَّهٗ لَيَشْتَهِيهِ فَعَلَ ذلك غير مرة وإنه ليشتهيه. (5: 47)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوروں کا ایک تھال بھیجا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی میں کھجوریں لے کر انہیں اپنی ایک زوجہ محترمہ کی طرف بھجوادیا پھر آپ نے مٹھی میں کھجوریں لیں اور اپنی ازواج کی طرف بھجوادیا پھر آپ نے انہیں بھجوادیا اور آپ کو اس بات کی خواہش بھی تھی آپ نے کئی مرتبہ ایسا کیا اور آپ کو اس بات کی خواہش بھی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ رِعَايَةُ عِيَالِهٖ بِذَبِّهِمْ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ يُخَافُ عَلَيْهِمْ مُتَعَقَّبُهَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے اہلخانہ کا اس حوالے سے خیال رکھے انہیں ان چیزوں سے بچائے جن کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ ان پر سزا ہو سکتی ہے

696/697- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلّٰى الْاَدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قُعَيْسٍ عَنْ نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث):اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ فِيْ غَزَاةٍ كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِفَاطِمَةَ وَاِذَا قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ كَانَ اَوَّلُ عَهْدِهٖ بِفَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَاِنَّهٗ خَرَجَ لِغَزْوِ تَبُوكَ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ فَبَسَطَتْ فِيْ بَيْتِهَا بِسَاطًا وَعَلَّقَتْ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا وَصَبَغَتْ مِقْنَعَتَهَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَمَّا قَدِمَ اَبُوْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰى مَا اَحْدَثَتْ رَجَعَ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى بِلَالٍ فَقَالَتْ يَا بِلَالُ اذْهَبْ اِلٰى اَبِيْ

695- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه 3/125 و269.

AlHidayah - الهداية

فَسَلَهُ مَا يَرُدُّهُ عَنْ بَابِيْ فَاتَاهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ رَاَيْتُهَا اَحْدَثَتْ ثَمَّ شَيْئًا فَاَخْبَرَهَا فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَرَفَعَتِ الْبِسَاطَ وَاَلْقَتْ مَا عَلَيْهَا وَلَبِسَتْ أطمارها فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاَخْبَرَهُ فَاَتَاهُ فَاعْتَنَقَهَا وَقَالَ: هٰكَذَا كُوْنِيْ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ. (5: 8)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی جنگ میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے جاتے تھے' تو آپ سب سے آخر میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے تھے اور جب بھی آپ کسی جنگ سے واپس تشریف لاتے تھے' تو سب سے پہلے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے تھے جب آپ غزوہ تبوک میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے' تو آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہوئیں۔ انہوں نے اپنے گھر میں' ایک چٹائی بچھالی اور گھر کے دروازے پر پردہ لٹکا دیا۔ انہوں نے اس پردے کو زعفران کے ساتھ رنگ دیا تھا جب ان کے والد تشریف لائے اور انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس عمل کو دیکھا' تو وہ واپس تشریف لے گئے اور مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا اور کہا: اے بلال! تم میرے والد کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو کہ آپ میرے دروازے سے واپس کیوں چلے گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ اس نے وہاں ایک نیا کام کیا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے اس پردے کو اتار دیا اور اس بچھونے کو اٹھا دیا اور اس پر موجود چیزوں کو ایک طرف رکھ کے خود پرانے سے کپڑے پہن لئے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو) انہوں نے گلے لگالیا اور ارشاد فرمایا:

''تم اسی طرح رہا کرو' میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْوَصْفِ الَّذِيْ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَرْءُ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ آدمی کو اس فانی اور زائل ہو جانے والی (دنیا) میں اس طرح سے ہونا چاہئے

698- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عن مجاهد عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

(متن حدیث): اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ اَوْ قَالَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سبيل قال فكان بن عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الْمَسَاءَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الصَّبَاحَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لمرضك وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

697- وأخرجه أحمد 2/21، وأبو داؤد 4149 و 4150 في اللباس: باب في اتخاذ الستور،

وَقَالَ اِسْحَاقُ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ مَا سَالَنِیْ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ اِلَّا هٰذَا الْحَدِیْثَ. (3: 66)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے دونوں کندھوں کو پکڑا اور فرمایا: ''تم دنیا میں یوں رہو جیسے تم اجنبی ہو یا تم مسافر ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے جب تم صبح کرلو تو شام کا انتظار نہ کرو اور جب شام کرلو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور بیماری سے پہلے اپنی صحت کو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی کو غنیمت سمجھو۔

اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: حسن بن قزعہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین نے مجھ سے صرف اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اَحْسَابِ اَهْلِ هٰذِهِ الدُّنْیَا الْفَانِیَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اس فانی اور زائل ہونے والی (دنیا سے محبت رکھنے والوں) کے نزدیک حسب (یعنی فضیلت کا معیار کیا ہے؟)

699 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَیْدِ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سُوَیْدٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أحساب أهل الدنیا المال. (3: 66)

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''اہل دنیا کے نزدیک' حسب (برتری کا معیار) مال ہے''۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَابُ اَهْلِ الدُّنْیَا الْمَالُ اَرَادَ بِهِ الَّذِیْنَ یَذْهَبُوْنَ اِلَیْهِ عِنْدَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اہل دنیا کا حسب مال ہے'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ لوگ ہیں' جو اس کی طرف جاتے ہیں

698– وأخرجه البخاری 6416 فی الرقاق: باب قول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کن فی الدنیا کأنك غریب ... والبیهقی فی السُّنن 3/369

699– وأخرجه أحمد 5/361 عن علی بن الحسین بن شقیق، والنسائی 6/64 فی النکاح: باب الحسب. وصححه الحاکم 2/163، ووافقه الذهبی. وسیرد بعده من طریق زید بن الحباب، عن الحسین بن واقد، به، فانظره.

700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَحْسَابَ اَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِيْ يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ لهذا المال . (3: 66)

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل دنیا کے نزدیک حسب (یعنی برتری) کا معیار مال ہے' جس کی طرف وہ جاتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَؤُوْلُ مُتَعَقِّبُ اَمْوَالِ اَهْلِ الدُّنْيَا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَابُهُمْ اِلَيْهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اہل دنیا کے وہ اموال' جو ان کے نزدیک عزت کا معیار ہیں ان کا انجام کیا ہوگا؟

701- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَهُوَ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

(متن حدیث): اِنْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ: (اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ) (التكاثر:1) قَالَ: يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَا لِيْ مَا لِيْ وَاِنَّمَا لَكَ مِنْ مَّالِكَ مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تصدقت فأمضيت

❀❀ مطرف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے۔

700- إسناده على شرط مسلم، إلا أن الحسين بن واقد ثقة له أوهام، فالسند حسن، وأخرجه أحمد 5/353، والخطيب في تاريخ بغداد 1/318، والحاكم في المستدرك 2/163 من طريق زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وتقدم قبله من طريق عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ به، فانظره. وأوردت أحاديث الباب في التعليق على الحديث المتقدم برقم 483 من حديث أبي هريرة كرم المرء دينه، ومروءته عقله، وحسبه خلقه فانظره.

701- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير صحابي أبي مطرف عبد الله بن الشخير، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 2958 في الزهد والرقائق، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في المسند 4/24، وفي الزهد ص 17، ومسلم 2958 عن ابن المثنى، كلاهما عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابنُ المبارك في الزهد 497، وأحمد 4/24، والترمذي 2342 في الزهد، و 3354 في التفسير: باب ومن سورة التكاثر، والنسائي 6/238 في الوصايا: باب الكراهية في تأخير الوصية، والبيهقي في السُّنن 4/61، وأبو نعيم في الحلية 6/281، والبغوي في شرح السُّنة 4055، والقضاعي في مسند الشهاب 1217 عن طرق عن شعبة، به. وأخرجه الطيالسي 1148، وأحمد 4/24، ومسلم 2958، وأبو نعيم في الحلية 6/281، والخطيب في تاريخ بغداد 1/359 من طريق هشام الدستوائي، وأحمد 4/26، ومسلم 2958 من طريق سعيد بن أبي عروبة، وأحمد في المسند 4/26، وفي الزهد ص 40، ومسلم 2958 من طريق همام، وأبو نعيم في الحلية 6/281 من طريق أبان بن يزيد، كلهم عن قتادة، به. وصححه الحاكم 2/533، 534 و4/322، 323. وسيعيده المؤلف برقم 3327 في باب صدقة التطوع من طريق الدستوائي، عن قتادة. وذكره السيوطي في الدر المنثور 6/386، وزاد نسبته لسعيد بن منصور، وعبد بن حميد، وابن جرير، وابن المنذر، والطبراني، وابن مردويه. وفي الباب عن أبي هريرة سيورده المؤلف برقم 3328.

''کثرت تمہیں غفلت کا شکار کردے گی''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کہتا ہے: یہ میرا مال ہے' یہ میرا مال ہے' حالانکہ تمہارا مال وہ ہے' جو کھا کر تم فنا کردو' یا جسے پہن کر تم پرانا کردو' یا جسے صدقہ کر کے تم آگے بھیج دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَ مُتَعَقَّبَ طَعَامِ ابْنِ اٰدَمَ فِي الدُّنْيَا مَثَلًا لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ دنیا میں ابن آدم کے کھانے کا انجام کیا بناتا ہے جو اس کے لئے مثال کی حیثیت رکھتا ہے

702 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إن مطعم بن اٰدَمَ ضُرِبَ لِلدُّنْيَا مَثَلًا بِمَا خَرَجَ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ وَاِنْ قَزَّحَهُ وَمَلَّحَهُ فَانْظُرْ مَا يَصِيرُ إِلَيْهِ .(3: 66)

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابن آدم نے جو کچھ کھایا ہے' اس کے ذریعے دنیا کی مثال بیان کی جاسکتی ہے' جو ابن آدم کے جسم سے نکلتا ہے۔ وہ اگرچہ اس میں مصالحہ ڈالتا ہے اور نمک ڈالتا ہے لیکن تم اس بات کا جائزہ لو (کہ آدمی کے پیٹ میں رہ کر) وہ کیا بن جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا ارْتَفَعَ مِنْ هٰذِهِ الأشياء لا بد لَهُ اَنْ يَّتَّضِعَ لِاَنَّهَا قَذِرَةٌ خُلِقَتْ لِلْفَنَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس دنیا میں سے' جو چیز بھی بلند ہوتی ہے اس کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ پست بھی ہو' کیونکہ یہ گندگی ہے' جسے فنا ہونے کے تخلیق کیا گیا ہے

703 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

(متن حدیث): كَانَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ كُلَّمَا سَابَقُوْهَا سَبَقَتْ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فسبقها فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى

702– حديث صحيح، وأخرجه الطبراني 531 ، والبيهقي في الزهد الكبير 414 ، وعبد الله بن أحمد في زوائد المسند 5/136 وأبو نعيم في الحلية 1/254، من طريق أبي حذيفة بهذا الإسناد. وأخرجه ابن المبارك في الزهد برقم 493 و 494 و 495 .

رَاٰی ذٰلِكَ فِیْ وُجُوْهِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِنْ هٰذِهِ الْقَذِرَةِ اِلَّا وَضَعَهَا اللّٰهُ. (3: 66)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء سے آگے کوئی نہیں نکل سکتا تھا جب بھی اس کے ساتھ مقابلہ ہوتا تھا وہ آگے نکل جاتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی ایک اونٹ پر بیٹھ کر آیا۔ اس نے اس اونٹنی کے ساتھ مقابلہ کیا' تو وہ آگے نکل گیا یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو گراں گزری جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر یہ چیز ملاحظہ کی' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے کہ اس دنیا میں جب کسی چیز کو سربلندی عطا کرے' تو اسے پستی بھی عطا کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُّقْنِعَ نَفْسَهٗ عَنْ فُضُوْلِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ بِتَذَكُّرِهَا عَاقِبَةَ الْخَيْرِ وَاَهْلِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو بھلائی اور اہل بھلائی کے انجام کے ذریعے نصیحت حاصل ہونے سے اس فنا ہونے والی اور زائل ہونے والی دنیا کی اضافی چیزوں سے بچا کے رکھے

704- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی الْمَاضِیْ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيْرٌ مُشَبَّكٌ بِالْبَرْدِیِّ عَلَيْهِ كِسَاءٌ اَسْوَدُ قَدْ حَشَوْنَاهُ بِالْبَرْدِیِّ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ عَلَيْهِ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاَاهُمَا اسْتَوٰی جَالِسًا فَنَظَرَا فَاِذَا اَثَرُ السَّرِيْرِ فِیْ جَنْبِ رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَكَيَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُؤْذِيكَ خُشُوْنَةُ مَا نَرٰی مِنْ سَرِيْرِكَ وَفِرَاشِكَ وَهٰذَا كِسْرٰی وَقَيْصَرُ عَلٰی فُرُشِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ فَقَالَ: لَا تَقُوْلَا هٰذَا فَاِنَّ فِرَاشَ كِسْرٰی وَقَيْصَرَ فِی النَّارِ وَاِنَّ فِرَاشِیْ وَسَرِيْرِیْ هذا عاقبته إلى الجنة. (5: 47)

703- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي خالد الأحمر. وأخرجه البخاری 6501 في الرقائق: باب التواضع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/103 من طريق ابن أبي عدی، والبخاری 2871 في الجهاد: باب ناقة النبي صلى الله عليه وسلم من طريق أبي إسحاق الفزاری، و 2872 و 6501 أيضًا، وأبو داؤد 4803 في الأدب: باب في كراهية الرفعة في الأمور، من طريق زهير بن معاوية، والنسائی 6/227 في الخيل: باب السبق من طريق خالد، و 6/228 باب الجنب، من طريق شعبة، والبيهقي في السُّنن 10/16، 17 من طريق محمد بن عبد الله الأنصاری، و 10/25 من طريق عبد الله بن بكر السهمي، وأبو الشيخ في أخلاق النبي ص 153 ومن طريقه البغوی في شرح السُّنة 2652. وأخرجه أحمد 3/253، وأبو داؤد 4802، والبغوی في شرح السُّنة 2651 من طريق حماد، والقضاعي في مسند الشهاب 1009 من طريق سفيان بن حسين، كلاهما عن ثابت، عن أنس.

704- انظر الحديث بطوله ورواياته في المسند 1/33- 34، والبخاری 2468 في المظالم، و 5191 في النكاح، ومسلم 1479 في الطلاق، والترمذی 3315، والنسائی 4/137- 138 في الصوم، و جامع الأصول 2/400-410 السُّبعة الدمشقية.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مخصوص پلنگ تھا' جسے مخصوص قسم کے (کے پتوں' یا شاخوں) کے ذریعے بنا گیا تھا۔ اس پر سیاہ رنگ کی چادر موجود تھی جس کے اندر ہم نے اس قسم کے پتے بھرے ہوئے تھے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوئے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کو دیکھا' تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ ان دونوں صاحبان نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر پلنگ کا نشان موجود ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا جو پلنگ اور جو بستر ہم دیکھ رہے ہیں کیا اس کی سختی آپ کو تکلیف نہیں دیتی ہے' جبکہ قیصر اور کسریٰ ریشم اور دیباج کے اوپر آرام کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں یہ بات نہ کرو' کیونکہ قیصر اور کسریٰ کے بستر جہنم میں ہوں گے اور میرا پلنگ اور میرا بستر ان کا ٹھکانہ جنت میں ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِاقْتِنَاعِ لِلْمَرْءِ بِمَا أُوتِيَ مِنَ الدُّنْيَا مَعَ الْإِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' آدمی کو دنیا میں سے' جو کچھ دیا گیا ہے وہ اسلام اور سنت کے ہمراہ اس پر قناعت کرے

705 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الْعَابِدُ الطَّاحِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ قال أَخْبَرَنَا المقرىء قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ

(متن حدیث): إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَكَانَ عيشه كفافا وقنعه الله به. (1: 2)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جسے اسلام کی طرف ہدایت دی گئی۔ ضروریات کے مطابق اسے چیزیں دی گئیں اور اس کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز پر قناعت عطا کی''۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالتَّخَلِّي عَنِ الدُّنْيَا وَالِاقْتِنَاعِ مِنْهَا بِمَا يُقِيمُ أَوَدَ الْمُسَافِرِ فِي رِحْلَتِهِ

اس بات کا حکم ہونا کہ آدمی دنیا سے خالی ہو جائے' اور دنیا سے وہ چیز حاصل کرے

705- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 6/19، والترمذى 2349 فى الزهد: باب ما جاء فى الكفاف والصبر عليه، والطبرانى فى الكبير 18/ 786 ، والحاكم فى المستدرك 1/34، 35 من طريق المقرء بهذا الإسناد. وأخرجه ابن المبارك فى الزهد 553 ومن طريقه القضاعى فى مسند الشهاب 616' بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى فى الكبير 18/787، والقضاعى 617، بهذا الإسناد. وفى الباب عن عبد الله بن عمرو بن العاص تقدم برقم 670.

AlHidayah - الهداية

جومسافرشخص زادراہ کے طور پر لیتا ہے

706 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بن موهب الرملى حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ هَانِىءٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِىُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّ سَلْمَانَ الْخَيْرَ حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ عَرَفُوا مِنْهُ بَعْضَ الْجَزَعِ قَالُوْا مَا يُجْزِعُكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ كَانَتْ لَكَ سَابِقَةٌ فِى الْخَيْرِ شَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغَازِىَ حَسَنَةً وَفُتُوحًا عِظَامًا قَالَ يُجْزِعُنِىْ اَنَّ حَبِيْبَنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَارَقَنَا عَهِدَ اِلَيْنَا قَالَ: لِيَكْفِ الْيَوْمَ مِنْكُمْ كَزَادِ الرَّاكِبِ فَهٰذَا الَّذِىْ اَجْزَعَنِىْ فَجُمِعَ مَالُ سَلْمَانَ فَكَانَ قِيْمَتُهُ خَمْسَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ عَامِرٌ هٰذَا هُوَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ وَسَلْمَانُ الْخَيْرُ هُوَ سَلْمَانُ الْفَارِسِىُّ. (1:63)

❀❀ عامر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سلمان الخیر (یعنی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ) کے انتقال کا وقت قریب آیا' تو لوگوں نے ان پر گھبراہٹ محسوس کی۔ لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! آپ کیوں گھبرا رہے ہیں؟ جبکہ آپ کو بھلائی کی طرف سبقت لے جانے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے اور بڑی فتوحات میں حصہ لیا ہے' تو حضرت سلمان فارسی نے فرمایا مجھے یہ چیز گھبراہٹ کا شکار کررہی ہے کہ ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم سے جدا ہوئے تھے' تو آپ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا آپ نے فرمایا تھا۔

''تم میں سے کسی شخص کے لئے ایک دن کے لئے اتنی چیز کافی ہے' جو کسی سوار کا زادسفر ہوتی ہے''۔

تو یہ چیز مجھے گھبراہٹ کا شکار کررہی ہے' پھر جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مال جمع کیا گیا' تو اس کی قیمت پندرہ دینار بنتی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عامر نامی راوی عامر بن عبدقیس ہیں' جبکہ سلمان خیر سے مراد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ التَّلَهُّفِ عِنْدَ فَوْتِهِ الْبُغْيَةَ فِىْ غَدْوِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ صبح کے وقت اپنے مقصود کی فوتگی کی صورت میں غم کا اظہار کم کرے

706– إسناده صحيح' وأخرجه الطبرانى فى الكبير 182 من طريق أحمد بن صالح، وأبو نعيم فى الحلية 1/197 وأخرجه ابن ماجة 4104 فى الزهد: باب الزهد فى الدنيا، والطبرانى فى الكبير 6069 ، وأبو نعيم فى الحلية 1/197 . وأخرجه عبد الرزاق 20632 ، وأحمد 5/438، وأبو نعيم فى الحلية 1/196 من طريق الحسن البصرى، عن سلمان . وأخرجه الطبرانى 6160 ، وأبو نعيم فى الحلية 1/196 و2/237، والقضاعى فى مسند الشهاب 728 ، من طريق مورق العجلى، وأبو نعيم 1/196، والقضاعى 718 من طريق سعيد بن المسيب، كلاهما أن سعد بن أبى وقاص وابن مسعود دخلا على سلمان ... وأخرجه أحمد فى الزهد ص 190، وأبو نعيم فى الحلية 1/195 .

707 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ (متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ عليه (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَاَخَذْتُهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ رَطْبٌ بِهَا فَمَا اَدْرِيْ بِاَيِّهَا خَتَمَ (فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ) (المرسلات: **50**) اَوْ (اِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُوْنَ) (المرسلات: **48**) فَسَبَقَتْنَا حَيَّةٌ فَدَخَلَتْ فِيْ جُحْرٍ فقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وقيتم شرها كما وقيت شركم. (**3**: **66**)

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں موجود تھے آپ پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

"والمرسلت عرفا"

تو میں نے آپ کی زبانی اس سورۃ کو سیکھ لیا حالانکہ یہ ابھی کچھ دیر پہلے آپ پر نازل ہوئی تھی: مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے کون سی آیت پر اسے ختم کیا تھا؟ فبای حدیث بعده یومنون پر یا پھر اس آیت پر واذا قیل لهم ارکعوا لا یرکعون

اسی دوران ایک سانپ نکل کر آ گیا اور پھر اپنے بل میں داخل ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کو اس کے شر سے بچا لیا گیا جس طرح اسے تمہاری طرف سے پہنچنے والے نقصان سے بچایا گیا۔

708 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيِّ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ (متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَاِنَّهٗ لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّيْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فقَالَ النَّبِيُّ

707– إسناده حسن. وأخرجه أحمد 1/377، وعبد الرزاق 8389 ومن طريقه الطبراني في الكبير 10154 .وأخرجه أحمد 1/453 عن عفان، عن حماد بن سلمة، عن عاصم، به .وأخرجه الطبراني 10153 من طريق الأعمش، عن أبي رزين، عن زر، به .وأخرجه أحمد 1/462 من طريق الأعمش، عن أبي رزين، عن ابن مسعود. وسيرد بعده من طريق الأسود، عن ابن مسعود. فانظره.

708– إسناده صحيح، وهو في صحيح البخاري 1830 في جزاء الصيد: باب ما يقتل المحرم من الدواب، و 4934 في التفسير: باب (هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ) .وأخرجه مسلم 2234 في السلام: باب قتل الحيات وغيرها، عن عمر بن حفص بن غياث، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 2235 عن أبي كريب، والنسائي 5/208 في الحج: باب قتل الحية في الحرم، من طريق يحيى بن آدم، والطبراني في الكبير 10149' أخرجه الحاكم 1/453 .وأخرجه البخاري 4931 في التفسير: باب سورة المرسلات، ومسلم 2234 من طريق أبي معاوية، والطبراني 10148 من طريق زيد بن أبي أنيسة، ثلاثتهم عن الأعمش، بهذا الإسناد . وعلقه البخاري 4931 أيضًا .وأخرجه الطبراني 10156 من طريق جابر، عن عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه، به .وأخرجه الطبراني 10150 من طريق حفص بن غياث، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة، عن عبد الله .وأخرجه البخاري 4930 من طريق إسرائيل، والطبراني في الكبير 10159 من طريق ورقاء ، و 10160 من طريق شيبان .وأخرجه الطبراني 10158 .وأخرجه الطبراني 10151 من طريق حفص بن غياث، و 10152 من طريق المسعودي .وأخرجه أحمد 1/385، والنسائي 5/209 في الحج: باب قتل الحيات، والطبراني 10157 ، وأبو نعيم في الحلية 4/207 .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا . (4: 5)

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں موجود تھے۔ آپ پر سورۃ مرسلت نازل ہوئی۔ آپ نے اس کی تلاوت کی میں نے آپ کی زبانی اس کو سیکھ لیا یہ کچھ دیر پہلے آپ پر نازل ہوئی تھی: اسی دوران ایک سانپ نکل کر ہمارے سامنے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے مار دو! ہم تیزی سے اس کی طرف لپکے' تو وہ چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تمہارے نقصان سے بچالیا گیا جس طرح تمہیں اس کے شر سے بچالیا گیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْإِمْعَانَ فِي الدُّنْيَا يَضُرُّ فِي الْعُقْبَى كَمَا أَنَّ الْإِمْعَانَ فِي طَلَبِ الْآخِرَةِ يَضُرُّ فِي فُضُولِ الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' دنیا میں غور وفکر کرنا آخرت میں نقصان دیتا ہے' جس طرح آخرت کی طلب میں غور وفکر کرنا دنیا کی اضافی چیزوں کے حوالے سے نقصان دیتا ہے

709 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى . (66:3)

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا سے محبت رکھتا ہے یہ چیز اس کی آخرت کو نقصان پہنچاتی ہے' جو شخص آخرت سے محبت رکھتا ہے' تو یہ چیز اس کی دنیا کو نقصان پہنچاتی ہے' تو جو چیز باقی رہنے والی ہے' تم اسے اس چیز پر ترجیح دو' جو فنا ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الضِّيَاعِ إِذِ اتِّخَاذُهَا يُرَغِّبُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی عمارات بنائے' کیونکہ انہیں بنانا دنیا کی طرف راغب کرتا ہے' ماسوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ بچالے

709– إسناده ضعيف لانقطاعه . وأخرجه البغوى فى شرح السُّنة 438 ، والقضاعى فى مسند الشهاب 418 من طريق محمد بن خلاد الإسكندرى . وأخرجه أحمد 4/412، والحاكم فى المستدرك 4/308، والبيهقى فى السُّنن 3/370 من طريق الداوردى، والبغوى فى شرح السُّنة 4038 ، والحاكم 4/319 من طريق إسماعيل بن جعفر . وأورده الهيثمى فى المجمع 10/249، وزاد نسبته إلى البزار والطبرانى، وقال: رجالهم ثقات، وكون رجاله ثقات لا يعنى صحة الحديث، فإنه لا بد من شرط آخر، وهو اتصال السند، وهو هنا مفقود.

710 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْاَخْرَمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تتخذوا الضيعة فترغبوا فى الدنيا .

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ وَبِرَاذَانَ وما براذان. (2: 23)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زیادہ ساز وسامان نہ بناؤ' تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے''۔

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جو کچھ ''مدینہ'' میں ہے وہ مدینے میں ہے اور جو کچھ ''رازان'' میں ہے وہ ''رازان'' میں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالنَّظَرِ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَ الْمَرْءِ فِىْ اَسْبَابِ الدُّنْيَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' آدمی اس شخص کی طرف دیکھے' جو دنیاوی مال واسباب کے حوالے سے اس سے کمتر حیثیت کا مالک ہو

711- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الليث بن سعد عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِى الْخَلْقِ اَوِ الرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ فضل هو عليه . (1: 78)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی ایسے شخص کی طرف دیکھے' جس کو تخلیق (یعنی شکل وصورت) یا رزق کے حوالے سے اس پر فضیلت دی گئی ہو' تو اسے اس شخص کا بھی جائزہ لینا چاہئے جو اس شخص سے نیچے ہے' جس پر اسے فضیلت دی گئی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فِى الْمَالِ وَالْخَلْقِ دُوْنَ مَنْ فَوْقَهُ فِيْهِمَا

710- وأخرجه الطيالسى 379 ، وأحمد فى المسند 1/377 ، 420، وفى الزهد ص 37، والترمذى 2328 فى الزهد، وأبو الشيخ فى طبقات المحدثين بأصبهان الورقة 150 ، وأبو نعيم فى أخبار أصبهان 2/116، والبغوى فى شرح السنة 4035 ، ويحيى بن آدم فى الخرج والتعديل 1254 ، والخطيب فى تاريخ بغداد 1/18 من طريق شمر بن عطية، بهذا الإسناد.

711- إسناده حسن من أجل ابن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة، وهو صدوق. وباقى رجاله على شرط الشيخين. وسيورده المؤلف برقم 714 من طريق أبى الزناد، عن الأعرج، به، ويخرج هناك. وسيورده أيضًا بعده 712 من طريق همام بن منبه، و 713 من طريق أبى صالح، كلاهما عن أبى هريرة. وفى الباب عن أبى سعيد الخدرى عند أبى نعيم فى أخبار أصبهان .1/257

آدمی کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ مال اور تخلیق کے اعتبار سے اپنے سے نیچے والے شخص کو دیکھے اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھے

712 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا بْنُ اَبِی السَّرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ هو عليه . (1: 78)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی ایسے شخص کی طرف دیکھے جسے مال اور تخلیق کے لحاظ سے اس پر فضیلت دی گئی ہے' تو اسے اس شخص کا بھی جائزہ لینا چاہئے جو اس شخص سے بھی نیچے ہے' جس پر اسے فضیلت دی گئی ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّنْظُرَ الْمَرْءُ اِلٰى مَنْ فَوْقَهُ فِی اَسْبَابِ الدُّنْيَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی دنیا کے اسباب کے حوالے سے اپنے سے اوپر والے شخص کو دیکھے

713 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ وَانْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَرْدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ . (2: 43)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو' جو تم سے اوپر ہیں تم ان کی طرف دیکھو' جو تم سے نیچے ہیں' کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اس طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو مسترد نہیں کرو گے۔ (یعنی انہیں کم تر نہیں سمجھو گے)''

ذِكْرُ وَصْفِ الْفَوْقِ الَّذِیْ فِیْ خَبَرِ اَبِیْ صَالِحٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس اوپر والے شخص کی صفت کا تذکرہ جس کا تذکرہ ابوصالح کی نقل کردہ اس روایت میں ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

714 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرٍ الْبَزَّارُ قَالَ حدثنا بن أبی عمرو الْعَدَنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا

712- حديث صحيح، ابن أبی السرح: صدوق له أوهام، وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وهو فی مصنف عبد الرزاق 714 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/314، ومسلم 2963 فی الزهد، والبغوی فی شرح السُّنة 4099 .

713- إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاری. وأخرجه أحمد فی المسند 2/254 و482، وفی الزهد ص 25، ومسلم 2963 9 فی الزهد، والترمذی 2513 فی صفة القيامة، وابن ماجة 4142 فی الزهد: باب القناعة، والبغوی فی شرح السُّنة 4101 .

سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَنْ فَوْقَهُ فِی الْمَالِ وَالْحَسَبِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فِی الْمَالِ وَالْحَسَبِ. (2: 43)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مال اور حسب کے اعتبار سے اپنے سے اوپر والے شخص کو دیکھے تو اسے مال اور حسب کے اعتبار سے اپنے سے نیچے والے شخص کو بھی دیکھنا چاہئے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ خُرُوْجُهُ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ وَهُوَ صِفْرُ الْيَدَيْنِ مِمَّا يُحَاسَبُ عَلَيْهِ مِمَّا فِیْ عُنُقِهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب آدمی فنا ہونے والی زائل ہونے والی دنیا سے نکلے' تو وہ خالی ہاتھ ہو' اس چیز کے حوالے سے' جس کے حوالے سے اس سے حساب لیا جاسکتا ہے' جو اس کی گردن میں ہے

715- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابن عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اشْتَدَّ وَجَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ سَبْعَةُ دَنَانِيرَ اَوْ تِسْعَةٌ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ مَا فَعَلَتْ تِلْكَ الذَّهَبُ فَقُلْتُ هِیَ عِنْدِیْ قَالَ: تَصَدَّقِی بِهَا قَالَتْ فَشُغِلْتُ بِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ مَا فَعَلَتْ تِلْكَ الذَّهَبُ فَقُلْتُ هِیَ عِنْدِیْ فَقَالَ: ائْتِنِیْ بِهَا قَالَتْ فَجِئْتُ بِهَا فَوَضَعَهَا فِیْ كَفِّهِ ثُمَّ قَالَ: مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ اَنْ لَوْ لَقِیَ اللّٰهَ وَهٰذِهِ عِنْدَهُ مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ اَنْ لَوْ لقی اللّٰه وَهٰذِهِ عِنْدَهُ. (5: 48)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف زیادہ ہوگئی آپ کے پاس سات یا شاید نو دینار موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! تم نے اس سونے کا کیا کیا ہے؟ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صدقہ کردو' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں مشغولیت کی وجہ سے یہ کام نہ کرسکی پھر آپ نے دریافت کیا: اے عائشہ! تم نے اس سونے کے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے آپ نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس لے

714- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير ابن أبي عمر - فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/243، والبغوى فى شرح السُّنة 4100 من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 6490 فى الرقاق باب لينظر إلى من هو أسفل منه، . وأخرجه مسلم 2963 8 فى الزهد والرقائق. وانظر 711 و 712 و 713.

715- إسناده حسن، ابن عجلان صدوق، روى له مسلم متابعة، وباقى رجاله على شرط الصحيح . وأخرجه أحمد 6/49 و182 من طريق محمد بن عمرو، عن أبى سلمة، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمى فى المجمع 10/239، 240، وقال: رواه أحمد بأسانيد، ورجال أحدها رجال الصحيح.

کے آؤ۔ سیّدہ عائشہ کہتی ہیں: میں وہ لے کر آئی' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی ہتھیلی میں لیا اور ارشاد فرمایا:

''محمد کے بارے میں کیا گمان کیا جائے گا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ یہ کچھ اس کے پاس ہو' محمد ﷺ کے بارے میں کیا گمان کیا جائے گا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ یہ اس کے پاس ہو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ ذَمِّهِ نَفْسَهُ عَنْ شَهَوَاتِهَا وَاحْتِمَالِهِ الْمَكَارِهَ فِي مَرْضَاةِ الْبَارِئِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے بچا کے رکھے اور پروردگار کی رضا کے حصول کے لئے (اپنے نفس پر ناپسندیدہ صورتحال کا وزن ڈالے)

716 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وحفت النار بالشهوات . (3: 10)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جہنم کو پسند آنے والی چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الشَّدِيدَ الَّذِي غَلَبَ نَفْسَهُ عِنْدَ الشَّهَوَاتِ وَالْوَسَاوِسِ لَا مَنْ غَلَبَ النَّاسَ بِلِسَانِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' طاقتور وہ شخص ہوتا ہے' جو نفسانی خواہش اور وسوسے کے وقت اپنے آپ پر غالب آئے وہ شخص نہیں ہوتا' جو زبان کے حوالے سے لوگوں پر غالب آئے

717 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

716– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 3/153 عن حسن بن موسى، و 3/254 عن غسان بن الربيع، و3/284، والبغوى فى شرح السُّنة 4114 من طريق عفان، ومسلم 2822 فى الجنة وصفة نعيمها، عن القعنبى، والترمذى 2559 فى صفة الجنة: باب ما جاء حفت الجنة بالمكاره، من طريق عمرو بن عاصم، والدارمى 2/339 من طريق سليمان بن حرب، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وسيورده برقم 718 من طريق أبى نصر التمار، عن حماد، به. وفى الباب عن أبى هريرة سيورده برقم 719 .

(متن حدیث):لَيْسَ الشَّدِيْدُ مَنْ غَلَبَ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ مَنْ غَلَبَ نَفْسَهُ . (3: 66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''طاقتور وہ نہیں ہوتا جو غالب آجائے طاقتور وہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو قابو میں رکھے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الِاحْتِرَازِ مِنَ النَّارِ مُجَانَبَةَ الشَّهَوَاتِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دنیا میں نفسانی خواہشات سے لاتعلق رہ کر جہنم سے بچنے کی کوشش کرے

718 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ . (3: 79)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جہنم کو پسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

719 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَرْوَزِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم کو پسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

717- إسناده صحيح على شرط مسلم . هَنَّاد من رجاله، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه الطيالسي 2525 ، والبغوي في شرح السُّنة 3582 من طريق مسدد، كلاهما عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 3/98، 99 باب جاء في الغضب، ومن طريقه أحمد 2/236، والبخاري 6114 في الأدب: باب الحذر من الغضب، .

718- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 568 . وتقدم برقم 716 من طريق هدبة بن خالد القيسي، عن حماد، به. فانظره.

6- بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّوَكُّلِ

باب 6: ورع اور توکل کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ التَّوَرُّعِ فِيْ اَسْبَابِهٖ دُوْنَ التَّعَلُّقِ بِالتَّاْوِيْلِ وَاِنْ كَانَ لَهٗ ذٰلِكَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اسباب میں تورع کو استعمال کرے اور تاویل سے متعلق ہونے کو ترک کردے' اگرچہ اس کو اس کا حق حاصل ہو

720 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بن قتيبة حدثنا بن اَبِيْ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا فَوَجَدَ الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةَ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ الَّذِيْ اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ اَرْضًا وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ ذَهَبًا وَقَالَ الَّذِيْ بَاعَ الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا وَتَصَدَّقَا. (1: 6)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک زمین خریدی اس نے جو زمین خریدی تھی اس زمین میں اس نے سونے کا ایک مٹکا پایا' تو اس نے اس شخص سے یہ کہا' جس سے اس نے یہ زمین خریدی تھی کہ تم اپنا یہ سونا مجھ سے لے لو میں نے تم سے زمین خریدی تھی میں نے تم سے سونا نہیں خریدا جس شخص نے زمین فروخت کی تھی اس نے یہ کہا کہ میں نے تمہیں زمین اور اس میں موجود ساری چیزیں فروخت کردی تھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان دونوں نے ایک تیسرے شخص کو اپنا ثالث مقرر کیا' تو جس شخص کو ثالث مقرر کیا تھا اس

720- حديث صحيح، ابن أبي السرح متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/316، والبخاري 3472 في أحاديث الأنبياء، ومسلم 1721 في الأقضية: باب استحباب إصلاح الحاكم بين المتخاصمين، والبغوي في شرح السُّنة 2412 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 2511 في اللقطة: باب من أصاب ركازًا.

نے دریافت کیا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا بیٹا ہے۔ دوسرے نے کہا: میری بیٹی ہے اس شخص نے کہا: تم اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی کے ساتھ کر دو اور اس (دولت) کو اپنے اوپر بھی خرچ کرو اور صدقہ بھی کرو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ حَالَةِ مَنْ يَتَوَرَّعُ عن الشبهات فی الدنيا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس حالت کی صفت کے بارے میں ہے'

جس میں آدمی دنیا کی مشتبہ چیزوں سے بچ جاتا ہے

721 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا محمد بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يزيد بن زريع حدثنا بن عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ وَرُبَّمَا قَالَ مُتَشَابِهَةٌ وَسَاَضْرِبُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَثَلًا اِنَّ اللّٰهَ حَمَى حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ وَاِنَّهُ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكْ اَنْ يُّخَالِطَ الْحِمَى وَرُبَّمَا قَالَ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكْ اَنْ يَرْتَعَ وَاِنَّ مَنْ خَالَطَ الرِّيْبَةَ يُوْشِكُ أن يجسر . (3: 28)

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) میں تمہارے سامنے اس کی مثال بیان کرتا ہوں۔ بیشک اللہ کی چراگاہ ہی چراگاہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں' تو جو شخص چراگاہ کے اردگرد جانور چرانے کی کوشش کرتا ہے' تو ہوسکتا ہے وہ چراگاہ کے اندر داخل ہو جائیں (بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ استعمال کئے) جو شخص چراگاہ کے اردگرد جانور چراتا ہے' تو آگے جا کر وہ چراگاہ کے اندر چرنے لگ پڑتے ہیں' تو جو شخص مشکوک چیزوں کے ساتھ ملاپ اختیار کرتا ہے وہ آگے چل کر اسے عبور بھی کر لیتا ہے''۔

721- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائى 8/327 فى الأشربة: باب الحث على ترك الشبهات. وأخرجه البخارى 2051 فى البيوع: باب الحلال بين والحرام بين وبينهما شبهات، وأبو داؤد 3329 فى البيوع: باب فى اجتناب الشبهات، والنسائى 7/241 فى البيوع: باب اجتناب الشبهات، وأبو نعيم فى الحلية 4/270 و326، وابن المستوفى فى تاريخ إربل 1/147 و204 من طرق عن عبد الله بن عون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/270، والبخارى 52 فى الإيمان: باب فضل من استبرأ لدينه، ومسلم 1599 فى المساقاة: باب أخذ الحلال وترك الشبهات، وأبو داؤد 3330 ، وابن ماجة 3984 فى الفتن: باب الوقوف عند الشبهات، والدارمى 2/245، والبيهقى فى السُّنن 5/64، وأبو نعيم فى الحلية 4/336، والبغوى فى شرح السُّنة 2031 من طريق زكريا بن أبى زائدة، وأحمد 4/269 و271، والترمذى 1205 فى البيوع: باب ما جاء فى ترك الشبهات، من طريق مجالد، وأحمد 4/271، والبخارى 2051 فى البيوع: باب الحلال بين والحرام بين، ومسلم 1599 ، والبيهقى فى السُّنن 5/264 من طريق أبى فروة الهمدانى عروة بن الحارث، وأحمد 4/267 من طريق عاصم، ومسلم 1599 . وأخرجه أحمد 4/267 من طريق خيثمة، وأبو نعيم فى الحلية 5/105 . وفى الباب عن جابر عند الخطيب فى تاريخ بغداد 9/70.

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَمَّا يُرِيبُ الْمَرْءَ مِنْ أَسْبَابِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کا تذکرہ اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا کے اسباب میں سے جو چیز آدمی کو شک میں مبتلا کرتی ہے اس سے بچنا چاہیے

722- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَدِّثْكَ بِهِ أَحَدٌ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ قَالَ الْخَيْرُ طُمَأْنِينَةٌ وَالشَّرُّ رِيبَةٌ.

وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَأَخَذْتُ تَمْرَةً فَأَلْقَيْتُهَا فِي فِيَّ فَأَخَذَهَا بِلُعَابِهَا حَتَّى أَعَادَهَا فِي التَّمْرِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ مِنْ هٰذَا الصَّبِيِّ فَقَالَ: إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يذل من واليت تباركت وتعاليت. (2: 23)

❀❀ ابوحوراء سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر یاد رکھی ہو وہ کسی اور نے آپ کو نہ سنائی ہو تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہے اور اس چیز کی طرف جاؤ جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

722- حديث صحيح، مؤمل بن إسماعيل وإن كان سيّء الحفظ فقد تابعه غير واحد، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه بتمامه أحمد 1/200. وأخرجه بتمامه عبد الرزاق 4984 ومن طريقه الطبراني في الكبير 2711 من طريق الحسن بن عمارة، والطبراني 2708، وأبو نعيم في الحلية 8/264 من طريق الحسن بن عبيد الله. والقسم الأول وهو قوله: دع ما يريبك إلى ما يريبك فإن الصدق طمأنينة والشر ريبة أخرجه الطيالسي 1178، والترمذي 2518 في صفة القيامة، والحاكم في المستدرك 2/13و4/99 من طريق شعبة، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وقوله دع ما يريبك إلى ما لا يريبك دون تتمته أخرجه النسائي 8/327 في الأشربة: باب الحث على ترك الشبهات، والدارمي 2/245، والبغوي في شرح السُّنة 2032، من طريق شعبة، به. وفي الباب عن ابن عمر عند الطبراني في الصغير 1/102، وأبي الشيخ في الأمثال 40، وأبي نعيم في أخبار أصبهان 2/243، وفي الحلية 6/352، والخطيب في تاريخ بغداد 2/220 و387 و6/386، والقضاعي في مسند الشهاب 645. وقوله الصدق طمأنينة والشر ريبة أخرجه القضاعي في مسند الشهاب 275 من طريق شعبة، به. بلفظ والكذب بدل والشر.

AlHidayah - الهداية

''بھلائی اطمینان ہوتا ہے اور برائی مشکوک ہوتی ہے''۔

(حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا) ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقے کی کچھ کھجوریں پیش کی گئیں میں نے ان میں سے ایک کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھجور کو پکڑا اس کا لعاب لیا اور واپس اس کھجور میں ڈال دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس بچے نے جو کھجور لی تھی اس کے حوالے سے آپ کو تو کوئی نقصان نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے' آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بتائی) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! جنہیں' تو نے ہدایت عطا کی ہے ان میں ہمیں بھی ہدایت پر ثابت قدم رکھ! جنہیں' تو نے عافیت عطا کی ہے ان میں ہمیں بھی عافیت عطا کر' جن کا تو نگران بنا ہے ان میں سے ہمارا بھی نگران بن' ہمیں تو نے جو کچھ عطا کیا ہے ان میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے' اس کے شر سے ہمیں بچا لے۔ بیشک تو فیصلہ دیتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں دیا جا سکتا' جس کا تو نگران ہو' وہ رسوا نہیں ہو سکتا' تو برکت والا اور بلند و برتر ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ لَا يَعْتَاضَ عَنْ اَسْبَابِ الْاٰخِرَةِ بِشَيْءٍ مِّنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ عِنْدَ حُدُوْثِ حَالَةٍ بِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ کسی بھی صورتحال میں اس فنا ہو جانے والی

اور زائل ہو جانے والی دنیا کا کوئی ساز و سامان آخرت کے اسباب میں سے کسی چیز کے عوض میں حاصل نہ کرے

723 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا محمد بن يزيدالرفاعى حدثنا بن فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ

(متن حدیث): اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا فَاَكْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ ائْتِنَا فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ حَاجَتَكَ قَالَ نَاقَةٌ نَرْكَبُهَا وَاَعْنُزٌ يَحْلِبُهَا اَهْلِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعَجَزْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عَجُوْزُ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا سَارَ بِبَنِىْ اِسْرَائِيْلَ مِنْ مِصْرَ ضَلُّوا الطَّرِيْقَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ عُلَمَاؤُهُمْ اِنَّ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَخَذَ عَلَيْنَا مَوْثِقًا مِنَ اللّٰهِ اَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتّٰى نَنْقُلَ عِظَامَهُ مَعَنَا قَالَ فَمَنْ يَّعْلَمُ مَوْضِعَ قَبْرِهٖ قَالَ عَجُوْزٌ مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ فَبَعَثَ اِلَيْهَا فَاَتَتْهُ فَقَالَ دُلِّيْنِىْ عَلٰى قَبْرِ يُوْسُفَ قَالَتْ حَتّٰى

723–وأخرجه الحاكم 2/404، 405 من طريق أبي نعيم، عن يونس بن عمرو، بهذا الإسناد. وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأورده السيوطي في الدر المنثور 5/87، 88، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، والفريابي.

تُعْطِيَنِيْ حُكْمِي قَالَ وَمَا حُكْمُكِ قَالَتْ اَكُوْنُ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ فَكَرِهَ اَنْ يُّعْطِيَهَا ذٰلِكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ اَعْطِهَا حُكْمَهَا فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ اِلٰى بُحَيْرَةٍ مَوْضِعِ مُسْتَنْقَعِ مَاءٍ فَقَالَتْ اَنْضِبُوا هٰذَا الْمَاءَ فَاَنْضَبُوهُ فَقَالَتْ احْتَفِرُوْا فَاحْتَفَرُوْا فَاسْتَخْرَجُوا عِظَامَ يُوْسُفَ فَلَمَّا اَقَلُّوهَا اِلَى الْاَرْضِ وإذا الطريق مثل ضوء النهار . (3: 6)

49
49

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس تشریف لائے اس نے آپ کی عزت افزائی کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا: اسے ہمارے پاس لے کے آؤ وہ آپ کی خدمت میں آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: اپنی حاجت طلب کرو۔ اس نے عرض کی: ایک اونٹنی چاہیئے جس پہ ہم سوار ہوسکیں اور کچھ بکریاں چاہئیں جن کا دودھ میرے گھر والے دوہ لیا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اتنے عاجز ہوگئے ہو کہ تم بنی اسرائیل کی بوڑھیوں کی مانند بھی نہیں ہوسکتے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بنی اسرائیل کی بوڑھیوں کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے روانہ ہوئے' تو وہ لوگ راستہ بھول گئے۔ حضرت موسیٰ نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے' تو ان کے علماء نے بتایا: حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تھا' تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم سے یہ پختہ عہد لیا تھا کہ جب ہم لوگ مصر سے نکلیں گے' تو اپنے ساتھ ان کی میت بھی ساتھ لے کے جائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: ان کی قبر کی جگہ کو کون جانتا ہے' تو اس شخص نے بتایا بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی ایک بوڑھی عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس عورت کو بلوایا وہ عورت آپ کے پاس آئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کی طرف میری رہنمائی کرو۔ اس عورت نے کہا: جب تک آپ مجھے میرا معاوضہ نہیں دیں گے۔ (میں ایسا نہیں کروں گی) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: تمہارا معاوضہ کیا ہے۔ اس نے جواب دیا: یہ کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ بات اچھی نہیں لگی کہ اسے یہ بات کہیں' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ وہ جو مانگ رہی ہے وہ اسے دیدو' پھر وہ عورت ان لوگوں کو لے کر ایک جگہ پر آئی جہاں سے پانی پھوٹ رہا تھا۔ عورت نے کہا: اس پانی کو بند کردو' ان لوگوں نے پانی کو بند کردیا۔ اس عورت نے کہا: اب اسے کھولو' ان لوگوں نے اسے کھولا' تو وہاں سے حضرت یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں نکل آئیں جب وہ اس سرزمین کی طرف واپس آئے' تو راستہ یوں تھا جیسے دن کی روشنی ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ الْعُدْمِ النَّظَرَ اِلٰى مَا ادُّخِرَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ دُوْنَ التَّلَهُّفِ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْ بُغْيَتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو' تو پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اس کے لئے اجر وثواب محفوظ رکھا گیا ہے؟

ایسا نہیں ہے کہ وہ اپنی پسندیدہ چیز نہ ملنے کی وجہ سے افسوس کا اظہار کرے

724 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قال

حدثنا المقرىء قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ لِمَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمَجَانِينَ فَإِذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً . قَالَ فَضَالَةُ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ.

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تھے' تو بعض لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے نماز کے دوران گر پڑا کرتے تھے' یہ اہل صفہ تھے' یہاں تک کہ دیہاتی یہ کہا کرتے تھے: یہ لوگ پاگل ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم لوگوں کو یہ بات پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارا کیا اجر وثواب ہے' تو تم لوگ اس بات کو پسند کرو گے کہ تمہارے فاقہ اور بھوک میں اضافہ ہو جائے''۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس دن میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الِاتِّكَالِ عَلَى تَفَضُّلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا فِي أَسْبَابِ دُنْيَاهُ دُونَ التَّأَسُّفِ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر تکیہ کرلے اور جو چیز اس میں نہیں ملتی ہے اس پر افسوس کا اظہار نہ کرے

725 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا بْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَمِينُ اللَّهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ وَالْيَدُ الْأُخْرَى الْقَبْضُ يرفع ويخفض وعرشه على الماء .

724–وأخرجه أحمد 6/18 عن أبي عبد الرحمٰن المقرء، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي 2368 في الزهد: باب ما جاء في معيشة النبي صلى الله عليه وسلم من طريق عباس الدوري، والطبراني في الكبير /18 798 عن هارون بن ملول، وأبو نعيم في الحلية 2/17 من طريق بشر بن موسى، ثلاثتهم عن المقرء، به، قال الترمذي: هذا حديث صحيح . وأخرجه الطبراني /18 799 من طريق ابن وهب، و /18 800 من طريق ابن لهيعة.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ھٰذِہٖ اَخْبَارٌ اُطْلِقَتْ مِنْ ھٰذَا النَّوْعِ تُوْھِمُ مَنْ لَمْ یُحْکِمْ صِنَاعَۃَ الْعِلْمِ اَنَّ اَصْحَابَ الْحَدِیْثِ مُشَبِّھَۃٌ عَائِذٌ بِاللّٰہِ اَنْ یَّخْطُرَ ذٰلِکَ بِبَالِ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ وَلٰکِنْ اَطْلَقَ ھٰذِہِ الْاَخْبَارَ بِاَلْفَاظِ التَّمْثِیْلِ لِصِفَاتِہٖ عَلٰی حَسَبِ مَا یَتَعَارَفُہُ النَّاسُ فِیْمَا بَیْنَھُمْ دون تکییف صفات اللّٰہ جل رَبُّنَا عَنْ اَنْ یُّشَبَّہَ بِشَیْءٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ اَوْ یُکَیَّفَ بِشَیْءٍ مِّنْ صِفَاتِہٖ اِذْ لَیْسَ کمثلہ شیء. (3: 67)

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات اور دن میں مسلسل خرچ کرنا اس میں کوئی کمی نہیں کرتا کیا تم نے یہ بات نوٹ نہیں کی ہے کہ جس دن سے اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ اس دن سے خرچ کر رہا ہے اور اس چیز نے اس کے ہاتھ میں موجود چیز میں کوئی کمی نہیں کی ہے' جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ قبض کرنے والا ہے وہ بلندی اور پستی عطا کرتا ہے اور اس کا عرش پانی پر ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان روایات کو اس قسم میں مطلق طور پر ذکر کیا گیا ہے' جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ محدثین عظام مشبہہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں حالانکہ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' کہ محدثین میں سے کسی ایک کے ذہن میں بھی اس کے حوالے سے خیال آیا ہو۔

لیکن یہ روایات اللہ تعالیٰ کی صفات کے لئے مثالی الفاظ کے ہمراہ اسی طرح مطلق طور پر منقول ہیں' جو لوگوں کے آپس کے محاورے کے مطابق ہیں۔

ان میں اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت بیان نہیں کی گئی ہے۔

ہمارا پروردگار اس بات سے بلند و برتر ہے کہ اسے مخلوق میں سے کسی چیز کے مشابہ قرار دیا جائے' یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کی کیفیت بیان کی جائے' کیونکہ اس کی مانند اور کوئی چیز نہیں ہے۔

ذِکْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی اِیْجَابِ الْجَنَّۃِ لِمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ جَمِیْعِ اَسْبَابِہٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جنت ایسے شخص پر لازم ہو جاتی ہے' جو تمام اسباب میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے

726 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْاَشْعَثِ بِسَمَرْقَنْدَ وَیَعْقُوْبُ بْنُ یُوْسُفَ بِبُخَارٰی قَالَا

725– حدیث صحیح، ابن أبی السری متابع، ومن فوقه علی شرطهما، وهو فی مصنف عبد الرزاق، ومن طریقه أخرجه أحمد 2/313، والبخاری 7419 فی التوحید: باب (وَکَانَ عَرْشُهُ عَلَی الْمَاءِ)، ومسلم 993 37 فی الزکاة: باب الحث علی النفقة وتبشیر المنفق بالخلف، والبغوی فی شرح السُّنة 1656، والبیهقی فی الأسماء والصفات ص 395، 396. وأخرجه أحمد 2/242و 500، والبخاری 4684 فی التفسیر: باب (وَکَانَ عَرْشُهُ عَلَی الْمَاءِ)، و 411 فی التوحید: باب قول اللّٰه تعالی: (لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ)، ومسلم 993 36، والترمذی 3045 فی التفسیر: باب ومن سورة المائدة، وابن ماجة 197 فی المقدمة:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): دَخَلَتْ أُمَّةٌ الْجَنَّةَ بِقَضِّهَا وَقَضِيضِهَا كَانُوا لَا يكتوون ولا يسترقُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. (3: 6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک امت ساری کی ساری اس وجہ سے جنت میں داخل ہوگئی وہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے' جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے اور اپنے پروردگار پر توکل رکھتے تھے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَسْلِيمِ الْأَشْيَاءِ إِلَى بَارِئِهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تمام اشیاء کو اپنے خالق کے سپرد کردے

727- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عن وهب بن خالد عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّهُ أَنْ يَذْهَبَ مِنْ قَلْبِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَوْ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ غَيْرَ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أخطئك لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ.

قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ. (3: 66)

ابن دیلمی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے کہا: میرے ذہن میں تقدیر کے حوالے سے کچھ الجھن ہے' تو آپ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تاکہ اس کے ذریعے سے میرے ذہن کی یہ الجھن

726- إسناده ضعيف، لضعف محمد بن عيسى بن حيان المدائني، قال الدارقطني والحاكم: متروك، لكن يشهد له حديث ابن عباس في البخاري 5752 في الطب: باب من لم يرق، ومسلم 220 في الإيمان، وحديث عمران بن حصين عند مسلم 218. وانظر شرح الحديث في فتح الباري 10/211، و11/408- 410.

727- إسناده قوي وأخرجه أبو داؤد 4699 في السُّنة: باب في القدر. وأخرجه أحمد 5/182 عن يحيى القطان، عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/189 عن قران بن تمام، و 5/185، وابن ماجه 77 في المقدمة: باب في القدر، وابن أبي عاصم في السُّنة 245، والبيهقي في السُّنن 10/204 من طريق إسحاق بن سليمان الرازي. وأخرجه الطبراني في الكبير 4940 من طريق إسحاق بن سليمان الرازي، عن أبي سنان، عن وهب بن خالد، عن ابن الديلمي، عن زيد بن ثابت.

ختم ہوجائے' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے تمام لوگوں کو عذاب دیدے' تو وہ انہیں عذاب دیتے ہوئے ان کے ساتھ ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ ان سب پر رحم کردے' تو اس کی رحمت ان لوگوں کے لئے ان کے اعمال سے زیادہ بہتر ہے' اگر تم اللہ کی راہ میں اُحد پہاڑ جتنا خرچ کرو' تو بھی اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے اسے اس وقت تک قبول نہیں کرے گا' جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں رکھتے اور تم یہ بات جان نہیں لیتے کہ جو صورت حال تمہیں لاحق ہوئی ہے وہ تمہیں لاحق ہو کے رہنی تھی اور جو صورتحال تمہیں لاحق نہیں ہوئی ہے وہ تمہیں کبھی لاحق نہیں ہونی تھی اگر تم اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر مرو گے' تو تم جہنم میں جاؤ گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے بھی اس کی مانند الفاظ بیان کئے پھر میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے بھی اسی طرح کی بات کہی پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث مجھے بیان کی۔

ذكر الإخبار عما يجب على المؤمن من السُّكُوْنِ تَحْتَ الْحُكْمِ وَقِلَّةِ الِاضْطِرَابِ عِنْدَ وُرُوْدِ ضِدِّ الْمُرَادِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے) حکم کے تحت پرسکون رہے اور اپنی مراد کے متضاد صورتحال پیش آنے پر اضطراب کا اظہار نہ کرے

728 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَقْضِي اللّٰهُ لَهُ شَيْئًا إِلَّا كَانَ خَيْرًا لَّهُ. (3: 66)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے مومن کے معاملے پر حیرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں جو بھی فیصلہ دیتا ہے' وہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے''۔

728– إسناده جيد .وأخرجه أحمد 5/24 عن نوح بن حبيب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/117 و184، من طريق القاسم بن شريح، وأبو يعلى في مسنده /198ب، والقضاعي في مسند الشهاب 596 ، والذهبي في السير 15/342 من طريق الحسن بن عبيد الله، كلاهما عن ثعلبة بن عاصم، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمي في المجمع 7/209، 210، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورجال أحمد ثقات، وأحد أسانيد أبي يعلى رجاله رجال الصحيح، غير أبي بحر ثعلبة، وهو ثقة . وفي الباب عن صهيب سيرد برقم 2896 . وعن سعد بن أبي وقاص عند الطيالسي 211 ، وأحمد 1/173 و177 و182، والبغوي في شرح السُّنة 1540 ، والبيهقي في السُّنن 3/375، .376 وأورده الهيثمي في المجمع 7/209،

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ وَاِنْ كَانَ مُجِدًّا فِي الطَّاعَاتِ اِذَا وَرَدَتْ عَلَيْهِ حَالَةُ الضِّيقِ وَالْمَنْعِ يَجِبُ اَنْ يَّسْتَوِيَ قَلْبُهُ عِنْدَهَا مَعَ حَالَةِ الْوُسْعِ وَالْاِعْطَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اگر نیکیوں کے حوالے سے بزرگ ہے' اور اس پر تنگی اور نہ ملنے کی کیفیت وارد ہو جاتی ہے' تو اب یہ بات لازم ہے کہ ایسی صورتحال میں اس کے دل کی وہی کیفیت ہو' جو وسعت اور نعمتیں ملنے کی صورت میں ہوتی تھی

729 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): لَقَدْ كَانَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَوْنَ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ مَا يَسْتَوْقِدُوْنَ فِيْهِ بِنَارٍ مَا هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ وَكَانَ حَوْلَنَا اَهْلُ دُوْرٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَهُمْ دَوَاجِنُ فِيْ حَوَائِطِهِمْ فَكَانَ اَهْلُ كُلِّ دَارٍ يَبْعَثُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَزِيْرِ شَاتِهِمْ فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ اللبن . (5 : 27)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو تین مہینے بعض اوقات ایسے گزر جاتے تھے کہ اس دوران وہ آگ نہیں جلا پاتے تھے۔ ان کی خوراک صرف پانی اور کھجور ہوتی تھی۔ ہمارے اردگرد انصار کے کچھ گھرانے تھے جن کے باغات میں ان کی بکریاں ہوتی تھیں' تو بعض اوقات ان میں سے کسی گھرانے کے لوگ اپنی بکریوں کا تازہ دودھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوا دیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دودھ کو پی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قَطْعِ الْقَلْبِ عَنِ الْخَلَائِقِ بِجَمِيْعِ الْعَلَائِقِ فِيْ اَحْوَالِهٖ وَاَسْبَابِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو مخلوق سے لاتعلق کرے جو اس کے احوال اور اس کے اسباب میں ہر حوالے سے ہو

730 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا المقرىء عَنْ

729– إسناده صحيح على شرط مسلم، الوليد بن شجاع من جال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه عبد الرزاق 20625 ، وابن أبي شيبة 13/361، وأحمد 6/108، والبخاري 6458 في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه وتخليهم عن الدنيا، ومسلم 2972 في الزهد والرقائق، وابن ماجة 4144 في الزهد: باب معيشة آل محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وأبو الشيخ في أخلاق النبي ص 274 و2078 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 2567 في الهبة، و 6459 في الرقاق، ومسلم 2972 في الزهد والرقائق، وأخرجه أحمد 6/182 و237، وابن ماجة 4145 في الزهد: باب معيشة آل محمد صلى الله عليه وسلم وأخرج البخاري 5383 في الأطعمة: باب من أكل حتى شبع، و 5442 باب الرطب والتمر، ومسلم 2975 في الزهد . وانظر الحديث المتقدم برقم 684 .

حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَوْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمُ اللّٰهُ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خماصا وتعود بطانا. (3: 66)

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے' تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے گا' جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے' جو صبح کے وقت خالی پیٹ جاتے ہیں اور پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعَ تَوَكُّلِ الْقَلْبِ الِاحْتِرَازِ بِالْاَعْضَاءِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دل کے ساتھ توکل کرے اعضاء کے ذریعے ایسا کرنے سے احتراز کرلے' یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے اسے متروک قرار دیا ہے

731 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرْسِلُ نَاقَتِيْ وَاَتَوَكَّلُ؟ قال: اعقلها وتوكل.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَعْقُوْبُ هٰذَا هُوَ يَعْقُوْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضمرى من أهل الحجاز مشهور مأمون. (3: 65)

❀❀ جعفر بن عمرو بن امیہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کیا میں اپنی اونٹنی کو کھول کر توکل کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے باندھ کر توکل کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یعقوب نامی یہ راوی یعقوب بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن امیہ ضمری ہے۔ یہ اہل حجاز سے تعلق رکھتے ہیں۔ مشہور اور مامون ہیں۔

730- إسناده جيد، وأخرجه أحمد 1/30، والحاكم فى المستدرك 4/318، وأبو نعيم فى الحلية 10/69 من طريق المقرء، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن المبارك فى الزهد 559 ، ومن طريقه الترمذى 2344 فى الزهد: باب فى التوكل على الله، وأبو نعيم فى الحلية 10/69، والبغوى فى شرح السُّنة 4108 ، والقضاعى فى مسند الشهاب 1444 عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/52، وابن ماجة 4164 فى الزهد: باب التوكل واليقين من طريق ابن وهب، عن ابن لهيعة، عن ابن هبيرة، به .وفى الباب عن ابن عمر عند أبى نعيم فى أخبار أصبهان .2/297

731- حديث حسن، يعقوب بن عبد الله: ذكره المؤلف فى الثقات 7/640، وروى عنه اثنان، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه الحاكم فى المستدرك 3/623، والقضاعى فى مسند الشهاب 633 .وأورده الهيثمى فى المجمع 10/303 .

7- بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب 7: قرآن کی تلاوت کرنا

732 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا عَنْهُ

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم قرآن کی تلاوت اس وقت تک کرو جب تک تمہارے دل اس کی طرف مائل ہوں اور جب تمہاری توجہ منتشر ہونے لگے تو تم (اس کی تلاوت چھوڑ کر) اٹھ جاؤ''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قِرَاءَةَ الْمَرْءِ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ جَمِيْعًا بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ بلند آواز اور پست آواز کی بجائے ان دونوں کے درمیان میں آدمی کا قرأت کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ تھا

733 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ

732- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير خلف بن هشام، فمن رجال مسلم، وهو في مسند أبي يعلى 1519، وسيورده المؤلف برقم 759. وأخرجه البخاري 5060 في فضائل القرآن، والطبراني 1673، والبغوي في شرح السنة 1224، وأخرجه أحمد 4/312، والبخاري 5061 و 7364 من طريق عبد الرحمن بن مهدي، حدثنا سلام بن أبي مطيع، عن أبي عمران الجوني به. وأخرجه البخاري 7365، ومسلم 2667 4، من طريق عبد الصمد، والدارمي 2/442 عن يزيد بن هارون، كلاهما عن همام، عن أبي عمران الجوني، به. وأخرجه الدارمي 2/441 من طريق أبي النعمان، حدثنا هارون الأعور، عن أبي عمران، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/528، والدارمي 2/442، عن أبي غسان مالك بن إسماعيل، عن أبي قدامة، عن أبي عمران، به. وأخرجه مسلم 2667 من طريق الحارث بن عبيد، عن أبي عمران، ومن طريق أبان عن أبي عمران، به. وأخرجه الطبراني في الكبير 1674 و 1675 من طريق هارون الحوى،

AlHidayah - الهداية

(متن حدیث): عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ يُصَلِّی يَخْفِضُ صَوْتَهُ، وَمَرَّ بِعُمَرَ يُصَلِّی رَافِعًا صَوْتَهُ . قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِیِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّی تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ . قَالَ: قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ، قَالَ: وَمَرَرْتُ بِكَ يَا عُمَرُ، وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوقِظُ الْوَسْنَانَ، وَاَحْتَسِبُ بِهٖ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَكْرٍ: ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا ، وَقَالَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صوتك شيئًا .

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا وہ نماز ادا کر رہے تھے اور پست آواز میں قرأت کر رہے تھے۔ آپ کا گزر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' تو وہ بلند آواز میں قرأت کرتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا تم پست آواز میں قرأت کرتے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس ذات کو سنا رہا تھا جس کی بارگاہ میں' میں مناجات کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تھا' اور تم بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں سوئے ہوئے شخص کو جگانا چاہتا تھا' اور اس کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز کو کچھ بلند کرو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز کو کچھ پست کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قِرَاءَةَ الْمَرْءِ الْقُرْآنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ نَفْسِهٖ تَكُوْنُ اَفْضَلَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ بِحَيْثُ يُسْمَعُ صَوْتُهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اس طرح قرآن کی تلاوت کرنا' جو اس کے اور اس کے نفس کے درمیان ہو' یہ اس کے لئے اس طرح قرأت کرنے سے افضل ہے کہ اس کی آواز دوسرا شخص بھی سنے

734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حدثنا بن وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

733- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن عبد الرحيم، فمن رجال البخاری وهو فی صحيح ابن خزيمة 1161 ، وأخرجه أبو داؤد 1329 فی الصلاة: باب فی رفع الصوت بالقراءة فی صلاة الليل، عن الحسن بن الصباح، والترمذی 447 فی الصلاة: باب ما جاء فی قراءة الليل، عن محمود بن غيلان، والحاكم 1/310 من طريق جعفر بن محمد بن شاكر.

734- إسناده حسن، من أجل معاوية بن صالح، وأخرجه النسائی 5/80 فی الزكاة: باب المُسِرّ بالصدقة . وأخرجه أحمد 4/151 و 158 عن حماد بن خالد، عن معاوية بن صالح، به . وأخرجه الطبرانی فی الكبير 1/3347 من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح به . وأخرجه أبو داؤد 1333 فی الصلاة: باب فی رفع الصوت بالقراءة فی صلاة الليل، والترمذی 2919 فی فضائل القرآن، والطبرانی 17/ 334 من طرق. وأخرجه أحمد 4/201، والطبرانی 17/334 .

وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بالصدقة.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرنے والا ظاہر کر کے صدقہ کرنے والے کی مانند ہے اور پست آواز میں قرأت کرنے والا پوشیدہ کر کے صدقہ کرنے والے کی مانند ہے''۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اُمَّتِهٖ اَنْ يَّقْرَاَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کے ایک فرد کو اس بات کی ہدایت کرنا کہ وہ آپ کے سامنے قرآن کی تلاوت کرے

735- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ عليَّ. قَالَ: قُلْتُ: اَقْرَاُ عَلَيْكَ، وَاِنَّمَا اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ. فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ: (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا) (النساء: 41)

نظرت إليه فإذا عيناه تهراقان.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے تلاوت کرو میں نے عرض کی: کیا میں آپ کے سامنے تلاوت کروں جبکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں میں دوسرے کی زبانی اسے سنوں۔

735- إسناده صحيح. وأخرجه مسلم 800 في صلاة المسافرين: باب فضل استماع القرآن، والطبراني 8461. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/1563، وأحمد 1/380 و 433، والبخاري 4582 في التفسير: باب (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا) و 5049 في فضائل القرآن: باب من أحب أن يستمع القرآن من غيره، و 5050 باب قول المقرء للقارء: حسبك، و 5055 و 5056 باب البكاء عند قراءة القرآن، ومسلم 800 في صلاة المسافرين، وأبو داؤد 3668 في العلم: باب في القصص، والترمذي 3028 في التفسير: باب ومن سورة النساء، وفي الشمائل برقم 316، والبيهقي 10/231، والبغوي في شرح السنة 1220، والطبراني 8460، و 8461 وأبو يعلى 5228 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم 800 248 من طريق عمرو بن مرة، والطبراني 8462 من طريق إبراهيم بن مهاجر، كلاهما عن إبراهيم، به. وأخرجه الطبراني 8463 و 8467 من طريق الأعمش، ومغيرة عَنْ اِبْرَاهِيْمَ؛ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ. وأخرجه الطبراني 8464 وأبو نعيم في الحلية 7/203 من طريق عمرو بن مرزوق، والطبراني 8465 من طريق سليمان بن حرب، كلاهما عن شعبة، عن إبراهيم بن المهاجر، عن إبراهيم النخعي عن علقمة وأخرجه الحميدي 101 عن سفيان، عن المسعودي، عن القاسم، عن عبد الله بن مسعود. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/ 564، والطبراني 8459. وأخرجه أحمد 1/374، والطبراني 8466 من طريق هشيم. وأخرجه أبو يعلى 5150 وصححه الحاكم 3/319 ووافقه الذهبي.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آپ کے سامنے سورۃ نساء پڑھنی شروع کی جب میں نے اس آیت کی تلاوت کی۔ ''اس وقت کیا عالم ہوگا' جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے''۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا' تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاَخْذِ الْقُرْآنِ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَرَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ

قرآن کا علم مہاجرین سے تعلق رکھنے والے دو افراد اور انصار سے تعلق رکھنے والے دو افراد سے حاصل کرنے کا حکم ہونا

736 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُوْدٍ بِحَرَّانَ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمْ اَزَلْ أحب عبد الله بن مَسْعُوْدٍ مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِىَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اقرؤوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وأبى بن كعب .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے اس کے بعد سے ہمیشہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''قرآن کی تلاوت چار لوگوں سے سیکھو' عبداللہ بن مسعود' ابوحذیفہ کا غلام سالم' معاذ بن جبل اور اُبی بن کعب''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا اُبِيْحَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فِىْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى الْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اس اُمت کے لئے سات حروف میں قرأت کو مباح قرار دیا گیا ہے

736- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبى يزيد الحرانى وأخرجه الطيالسى 2/4، وأحمد 2/195، والبخارى 3758 فى فضائل الصحابة: باب مناقب سالم مولى أبى حذيفة، و 3806 باب مناقب معاذ بن جبل، و 3808 باب مناقب أبى بن كعب، و 4999 فى فضائل القرآن: باب القراء من أصحاب النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم 2464 118 فى فضائل الصحابة: باب من فضائل عبد الله بن مسعود، وأبو نعيم فى حلية الأولياء 1/176، والفسوى فى المعرفة والتاريخ 2/537 من طريق عمرو بن مرة، عن إبراهيم النخعى، عن مسروق، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 2/4، وابن أبى شيبة 10/518، وأحمد 2/163 و 175 و 190 و 191، والبخارى 3760 فى فضائل الصحابة: باب مناقب عبد الله بن مسعود رضى الله عنه، ومسلم 2464 ، والترمذى 3810 فى المناقب: باب مناقب عبد الله بن مسعود، والطبرانى 8410 و 8411 و 8412 ، من طريق الأعمش، عن أبى وائل شقيق بن سلمة، عن مسروق، به . وفى الباب عن عبد الله بن مسعود أخرجه البزار 2703 ، والحاكم 5/225، وصححه، ووافقه الذهبى، وأورده الهيثمى فى المجمع 9/311، وقال: رجاله ثقات . قال الحافظ ابن حجر فى الفتح 9/48: الظاهر أنه أمر بالأخذ عنهم فى الوقت الذى صدر فيه ذلك القول، ولا يلزم من ذلك أن لا يكون أحد فى ذلك الوقت شاركهم فى حفظ القرآن. بل كان الذين يحفظون مثل الذى حفظوه وأزيد منهم جماعة من الصحابة، وقد تقدم فى غزوة بئر معونة أن الذين قتلوا بها من الصحابة كان يقال لهم القراء ، وكانوا سبعين رجلًا.

737- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

(متن حدیث): قَالَ: قَرَاَ رَجُلٌ اٰيَةً وَقَرَاْتُهَا عَلٰى غَيْرِ قِرَاءَتِهِ فَقُلْتُ: مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرَاْتَنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ الرَّجُلُ: اَقْرَاْتَنِيْ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ؛ اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيلَ اَتَيَانِي، فَجَلَسَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ يَمِيْنِي، وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ يَسَارِي، فَقَالَ جِبْرِيْلُ: يَا مُحَمَّدُ، اقْرَاْ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَقَالَ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ، فَقُلْتُ: زِدْنِي، فَقَالَ: اقْرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَقَالَ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ. حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ، وَقَالَ: اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، كُلٌّ شَافٍ كَافٍ.

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک آیت تلاوت کی۔ میں نے وہ آیت اس سے مختلف طور پر تلاوت کی ہوئی تھی۔ میں نے اس سے دریافت کیا: تمہیں یہ آیت پڑھنی کس نے سکھائی ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ مجھے اللہ کے رسول نے پڑھنی سکھائی ہے۔ حضرت اُبی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھے فلاں فلاں آیت پڑھنی سکھائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے عرض کی: آپ نے مجھے فلاں فلاں آیت پڑھنی سکھائی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جبرائیل اور میکائیل میرے پاس آئے تھے۔ جبرائیل میرے دائیں طرف بیٹھ گئے اور میکائیل میرے بائیں طرف بیٹھ گئے تو جبرائیل نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایک حرف کے مطابق قرآن کی تلاوت کیجئے۔ میکائیل نے کہا: آپ مزید کے لئے کہیں تو میں نے کہا: مزید طریقہ بتائیں تو جبرائیل نے کہا: آپ دوحرف کے مطابق اس کی تلاوت کیجئے تو میکائیل نے کہا: آپ مزید کے لئے کہیں یہاں تک کہ سات حروف تک بات پہنچ گئی تو جبرائیل نے کہا: آپ سات حروف تک میں اس کی تلاوت کیجئے۔ ان میں سے ہر ایک شافی اور کافی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ مِّنَ الْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ كَانَ مُصِيْبًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص بھی ان سات حروف میں سے کسی ایک طریقے کے مطابق قرآن کی تلاوت کرے گا وہ صحیح تلاوت کرے گا

738- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ جِبْرِيْلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِاَضَاةِ بَنِيْ غِفَارَ فَقَالَ:

737- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 5/122 عن يحيى بن سعيد القطان، والنسائى 2/154 فى الصلاة: باب جامع ما جاء فى القرآن، والطبرى فى تفسيره رقم 26) من طريق يحيى بن أيوب الغافقى، والطبرى 27 من طريق حماد بن سلمة.

يَامحمد، إن اللّٰه يأمرك أن تقرىء أُمَّتَكَ هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، اَوْ مَعُوْنَتَهُ وَمُعَافَاتَهُ، سَلْ لَهُمُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يُّطِيقُوْا ذٰلِكَ. فَانْطَلَقَ، ثُمَّ رَجَعَ فقال: إن اللّٰه يأمرك أن تقرىء أُمَّتَكَ هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَقَالَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، اَوْ مَعُوْنَتَهُ وَمُعَافَاتَهُ، سَلْ لَهُمُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُّطِيقُوْا ذٰلِكَ، فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِىءَ أُمَّتَكَ هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَحْرُفٍ، قَالَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، اَوْ مَعُوْنَتَهُ وَمُعَافَاتَهُ، سَلْ لَهُمُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يُّطِيقُوْا ذَاكَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَاَ هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَمَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِنْهَا فَهُوَ كَمَا قَرَاَ .

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اضاۃ بنوغفار کے علاقے (یہ مکہ مکرمہ کے قریب ایک جگہ ہے) میں تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو ایک طریقے کے مطابق قرآن کی تلاوت سکھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور اس کی مغفرت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی معونت اور اس کی معافات کا سوال کرتا ہوں تم اللہ تعالیٰ سے ان لوگوں کے لیے تخفیف کا سوال کرو' کیونکہ وہ لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے جبرائیل واپس چلے گئے پھر وہ واپس آئے' تو انہوں نے کہا: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو حرف کے مطابق قرآن کی تلاوت سکھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافات اور مغفرت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی معونت اور معافات کا سوال کرتا ہوں تم ان لوگوں کے لئے تخفیف کی درخواست کرو' کیونکہ وہ لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ جبرائیل واپس چلے گئے' پھر وہ واپس آئے اور بولے: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو یہ قرآن تین حروف میں پڑھنا سکھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافات اور اس کی مغفرت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی معونت اور معافات کا سوال کرتا ہوں تم ان کے لئے تخفیف کی درخواست کرو' کیونکہ وہ لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ جبرائیل واپس چلے گئے پھر وہ واپس آئے اور بولے: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اس قرآن کو سات حروف میں پڑھ سکتے ہیں' جو شخص ان میں سے کسی بھی ایک طریقے سے پڑھے گا' تو وہ ٹھیک پڑھے گا''۔

---

738 إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عاصم –وهو ابن أبي النجود– فقد روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعه، وهو صدوق حسن الحديث، وهو في مصنف ابن أبي شيبة .10/518 وأخرجه أحمد 5/132 عن حسين بن علي الجعفي بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 2/8 عن حماد بن سلمة، والترمذي 2944 في القراءات، من طريق شيبان، كلاهما عن عاصم، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا سَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار سے اس کی معافات اور مغفرت طلب کی تھی

739- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

(متن حدیث):لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جِبْرِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيَّةٍ، مِنْهُمُ الْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ، وَالْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْفَانِي، قَالَ: مُرْهُمْ فليقرؤوا القرآن على سبعة أحرف (20:1)

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

''مجھے ایک اُمی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا ہے جن میں لڑکے اور لڑکیاں بھی ہیں بوڑھی عورتیں اور بوڑھے مرد بھی ہیں' تو جبرائیل نے کہا: آپ انہیں ہدایت کیجئے کہ وہ سات حروف میں سے کسی ایک طریقے کے مطابق تلاوت کر سکتے ہیں''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُلِّ مَسْاَلَةٍ سَاَلَ بِهَا التَّخْفِيفَ عَنْ اُمَّتِهِ فِيْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بِدَعْوَةٍ مُسْتَجَابَةٍ

اس فضیلت کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو عطا کی ہے کہ انہوں نے قرآن کی تلاوت کے حوالے سے اپنی اُمت کے لئے جس تخفیف کا سوال کیا تھا' وہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کر دی اور ان کی دعا مستجاب ہوئی

740- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

(متن حدیث):كُنْتُ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَقَرَاَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَاَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ دَخَلَا جَمِيْعًا، عَلَى النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا قَرَاَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَرَاَ الْاٰخَرُ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،: اقْرَاْ فقرآ (فَقَالَ:) اَحْسَنْتُمَا اَوْ قَالَ اَصَبْتُمَا. قَالَ: فَلَمَّا قَالَ لَهُمَا الَّذِيْ قَالَ، كَبُرَ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَاَى النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غَشِيَنِي، ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَبِّي فَرَقًا، فَقَالَ

740–وأخرجه ابن أبي شيبة 10/516 ومن طريقه مسلم 820 عن محمد بن بشر، وأحمد 5/127 عن يحيى بن سعيد، وابنه عبد الله 5/128– 129 من طريق خالد بن عبد الله، ومسلم 820 في صلاة المسافرين: باب بيان أن القرآن على سبعة أحرف، ومن طريقه البغوى في شرح السنة 1227 من طريق عبد الله بن نمير، والطبرى 30 من طريق عبد الله بن نمير، ومحمد بن فضيل، ووكيع.

Affidayah - الهداية

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُبَيُّ اِنَّ رَبِّي اَرْسَلَ اِلَيَّ: اَنِ اقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي مَرَّتَيْنِ، فَرَدَّ عَلَيَّ: اَنِ اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُهَا مَسْاَلَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي. ثُمَّ اَخَّرْتُ الثَّانِيَةَ اِلٰى يوم يرغب إلى فيه

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص اندر آیا اس نے قرأت کرنا شروع کی۔ مجھے اس کی قرأت نامانوس لگی پھر ایک اور شخص آیا اس نے اپنے اس ساتھی سے کچھ مختلف قرأت کی پھر اس نے نماز مکمل کر لی' پھر وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے اس طریقے کے مطابق قرأت کی ہے' جو مجھے نامانوس لگا ہے' پھر دوسرے شخص نے اپنے ساتھی سے مختلف طریقے سے قرأت کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا تم لوگ تلاوت کرو۔ انہوں نے تلاوت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں نے اچھی تلاوت کی ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ٹھیک تلاوت کی ہے راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو یہ بات کہی' تو مجھے یہ بات بہت گراں گزری جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز ملاحظہ کی کہ جو میرے ذہن میں آئی ہے' تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا' تو مجھے یوں لگا جیسے میں اس وقت اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُبی! بیشک میرے پروردگار نے مجھے پیغام بھجوایا ہے کہ تم ایک حرف کے مطابق قرآن کی تلاوت کرو' تو میں نے دو مرتبہ اس کی بارگاہ میں یہ درخواست کی کہ وہ میری امت کو آسانی فراہم کرے' تو اس نے مجھے یہ حکم دیا کہ تم سات حروف کے مطابق اس کی تلاوت کر سکتے ہو اور تم نے ہر مرتبہ جو دوبارہ کرنے کی درخواست کی ہے۔ اس کے عوض میں' میں تمہیں قیامت کے دن سوال کرنے (یعنی شفاعت کرنے کا مرتبہ) عطا کرتا ہوں۔ میں نے درخواست کی اے میرے پروردگار! تو میری امت کی مغفرت کر دے پھر میں نے دوسری دعا کو اس دن کے لئے مؤخر کر دیا ہے' جس دن مخلوق کو اس کی ضرورت ہوگی' یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی (اس کی ضرورت) ہوگی۔

741 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ

---

741 – إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في الموطأ 1/ 206 في القرآن: باب ما جاء في القرآن. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/ 453، وأحمد 1/40، والبخاري 2419 في الخصومات: باب كلام الخصوم بعضهم في بعض، ومسلم 818 في صلاة المسافرين: باب بيان أن القرآن على سبعة أحرف، والنسائي 2/151 في الصلاة: باب جامع ما جاء في القرآن، والبغوي في شرح السنة 1226. وأخرجه عبد الرزاق 20369 عن معمر، عن الزهري، عن عروة، عن عبد الرحمن بن عبد القاري والمسور بن مخرمة، عن عمر، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 1/40 و 42، 43، ومسلم 818 271 في صلاة المسافرين، والترمذي 2943 في القراءات: باب ما جاء أنزل القرآن على سبعة أحرف، والبغوي في شرح السنة 1226 /4 .503 وأخرجه أحمد 1/24، والنسائي 2/150 من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه مسلم 818 271 عن حرملة بن يحيى، والنسائي 2/151، والطبري 1/13 عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، عن يونس، عن الزهري، به. وأخرجه الطيالسي 2/5 عن فليح بن سليمان الخزاعي، وابن أبي شيبة 10/517، 518 من طريق عبد الرحمن بن عبد العزيز، والبخاري 4992 في فضائل القرآن: باب أنزل القرآن على سبعة أحرف، و 7550 في التوحيد: باب (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) من طريق عقيل، و 5041 في فضائل القرآن: باب من لم ير بأسًا أن يقول سورة البقرة وسورة كذا وكذا، من طريق شعيب، و 6936 في الرد على الجهمية: باب ما جاء في المتأولين، معلقًا من طريق يونس بن يزيد، كلهم عن الزهري، به.

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ:

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَقْرَاَنِيْهَا، فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَمْهَلْتُ حَتّٰى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ،

فَجِئْتُ بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا،

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ فَقَرَاَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَاُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا اُنْزِلَتْ . ثُمَّ قَالَ لِيْ: اقْرَاْ . فَقَرَاْتُ، فَقَالَ: هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ . (41:1)

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن حکیم کو تلاوت کرتے ہوئے سنا وہ سورۃ فرقان اس سے مختلف طریقے سے پڑھ رہے تھے جس طریقے سے میں پڑھتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورۃ پڑھنی سکھائی تھی۔ پہلے میں ان پر حملہ کرنے لگا' لیکن پھر میں کچھ ٹھہر گیا جب انہوں نے نماز مکمل کر لی' تو میں نے انہیں ان کی چادر سے پکڑا اور انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: میں نے اس شخص کو سورۃ فرقان کی قرأت اس طریقے سے مختلف طور پر کرتے ہوئے سنا ہے' جو آپ نے مجھے پڑھنا سکھایا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم تلاوت کرو انہوں نے اسی طریقے کے مطابق قرأت کی جس طریقے سے میں نے انہیں سنا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: تم تلاوت کرو میں نے قرأت کی' تو آپ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے اس میں سے جو تمہیں آسان لگے اس کے مطابق تلاوت کر لو"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلٰى اَحْرُفٍ مَعْلُوْمَةٍ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے قرآن کو متعین حروف پر نازل کیا ہے

742- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصامت، قال:

قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سبعة أحرف . (66:1)

742- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم وأخرجه الطبرى 1/15 عن محمد بن مرزوق، عن أبى الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/114 عن عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، به. وانظر الأحاديث الخمسة قبله.

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ الْقَصْدِ فِي الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

ان روایات کا تذکرہ جن میں اس روایت کے بعض مفہوم کی وضاحت ہے جس کو ہم نے ذکر کیا ہے

743 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ حَكِيْمًا، عَلِيْمًا، غَفُوْرًا رَحِيْمًا

قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، اَدْرَجَهُ فِي الْخَبَرِ، وَالْخَبَرُ اِلٰى سَبْعَةِ أحرف فقط.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے''۔

(اس روایت کے یہ الفاظ) حکمت والا' علم والا' مغفرت کرنے والا' رحم کرنے والا۔

یہ محمد بن عمرو کے الفاظ ہیں' جو روایت کے متن میں درج کر لئے گئے ہیں۔ اصل روایت صرف سات حروف کے الفاظ تک ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ شَنَّعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعَطِّلَةِ عَلٰى اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ حَيْثُ حُرِمُوا التَّوْفِيقَ لِاِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے حوالے ''معطلہ'' فرقے سے تعلق رکھنے والے بعض افراد محدثین پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے: وہ اس کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم ہیں

743– إسناده حسن محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص الليثي، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الطبري 1/12، والبزار 2313 من طريق عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/516، وأحمد 2/332 عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/440 عن ابن نمير، والطبري 1/11 من طريق أسباط بن محمد، والبزار 2313 من طريق عيسى بن يونس، كلهم عن محمد بن عمرو، به وأورده الهيثمي في المجمع 7/153، وقال: رواه البزار، وفيه محمد بن عمر وهو حسن الحديث، وبقية رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/300، والطبري 7، عن أنس بن عياض، عن أبي حازم، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، عن رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بلفظ أنزل القرآن على سبعة أحرف، فالمراء في القرآن كفر، فما عرفتم منه فاعملوا به، وما جهلتم منه فردوه إلى عالمه. وأورده الهيثمي في المجمع 7/151، وقال: رواه أحمد بإسنادين، ورجال أحدهما رجال الصحيح، ورواه البزار بنحوه.

744 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ قَدْ قَرَاَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، عُدَّ فِينَا، ذُو شَاْنٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُمْلِ عَلَيْهِ (غَفُوْرًا رَحِيْمًا) فَيَكْتُبُ عَفُوًّا غَفُوْرًا، فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ وَيُمْلِي عَلَيْهِ (عَلِيْمًا حَكِيْمًا)، فَيَكْتُبُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ اَيَّهُمَا شِئْتَ. قَالَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِنْ كُنْتُ لَاَكْتُبُ مَا شِئْتُ. فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ الْاَرْضَ لَنْ تَقْبَلَهُ. قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: فَاَتَيْتُ تِلْكَ الْاَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا، وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ الَّذِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا قَالَ، فَوَجَدْتُهُ مَنْبُوْذًا، فَقُلْتُ: مَا شَاْنُ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ فَلَمْ تَقْبَلْهُ الأرض. (33:5)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتابت کیا کرتا تھا وہ ہمارے درمیان اہم حیثیت کا مالک تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے املاء کروایا ''مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا'' تو اس نے لکھ دیا ''معاف کرنے والا مغفرت کرنے والا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ لکھو آپ نے اسے املاء کروایا ''علم والا حکمت والا'' تو اس نے لکھ دیا ''سننے والا دیکھنے والا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان دونوں میں سے جو چاہو لکھ لو''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا اور مشرکین کے ساتھ مل گیا۔ اس نے کہا: میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں' کیونکہ میں جو چاہوں وہ لکھ سکتا ہوں پھر وہ فوت ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ نے فرمایا: زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے میں اس سرزمین پر آیا جہاں وہ شخص مرا تھا' تو مجھے پتہ چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے' تو میں نے اسے قبر سے باہر پڑا ہوا پایا۔ میں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے' تو لوگوں نے بتایا ہم نے اسے دفن کیا تھا' لیکن زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔

744- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم، وأخرجه أحمد 3/120، والبيهقي في إثبات عذاب القبر رقم 54 من طريق يزيد بن هارون، وأحمد 3/121، والطحاوي في مشكل الآثار 4/240 من طريق عبد الله بن بكر السهمي، كلاهما عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 3617 في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، عن أبي معمر، عن عبد الوارث، عن عبد العزيز، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/245 عن عفان، عن حماد، ومسلم 2781 في صفات المنافقين وأحكامهم، عن محمد بن رافع، عن أبي النضر، عن سليمان بن المغيرة، كلاهما عن ثابت، عن أنس. وانظر ما كتبه الإمام الطحاوي في الإجابة عن الإشكال الذي تضمنه هذا الحديث في مشكل الآثار 4/241.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْبَعْضِ الْآخَرِ لِقَصْدِ النَّعْتِ فِي الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس میں ہماری ذکر کردہ روایت کے مفہوم کے ایک اور پہلو کی وضاحت کی گئی ہے

745 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ عَقِيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ عَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الْكِتَابُ الْاَوَّلُ يَنْزِلُ مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَعَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ مِنْ سَبْعَةِ اَبْوَابٍ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ: زَاجِرٌ، وَآمِرٌ، وَحَلَالٌ، وَحَرَامٌ، وَمُحْكَمٌ، وَمُتَشَابِهٌ، وَاَمْثَالٌ، فَاَحِلُّوا حَلَالَهُ، وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ، وَافْعَلُوْا مَا اُمِرْتُمْ بِهٖ، وَانْتَهُوا عَمَّا نُهِيتُمْ عَنْهُ، وَاعْتَبِرُوْا بِاَمْثَالِهٖ، وَاعْمَلُوْا بِمُحْكَمِهٖ، وَآمِنُوْا بِمُتَشَابِهِهٖ، وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا .

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پہلے ایک کتاب ایک دروازے سے ایک حرف کے مطابق نازل ہوتی تھی' لیکن قرآن کو سات دروازوں سے سات حروف کے مطابق نازل کیا گیا (وہ یہ ہیں)

''تنبیہ کرنے والا، حکم دینے والا، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال''

تو تم لوگ اس کے حلال کو حلال قرار دو اس کے حرام کو حرام قرار دو، جس چیز کا تمہیں اس میں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو اور جس چیز سے تمہیں منع کیا گیا ہے اس سے باز آجاؤ۔ اس کی مثالوں سے عبرت حاصل کرو اس کے حکم پر عمل کرو اس کے متشابہ پر ایمان لاؤ اور یہ کہو کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ سارے کا سارا ہمارے پروردگار کی طرف سے آیا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنْ لَا حَرَجَ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ

اس بات کا بیان کہ اگر آدمی سات حروف میں سے' جسے بھی چاہے تلاوت کرے' تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے

746– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

745– رجال ثقات، إلا أنه منقطع، أبو سلمة بن عبد الرحمن لم يدرك عبد الله بن مسعود، قال الحافظ في الفتح 9/29: قال ابن عبد البر: هذا حديث لا يثبت، لأنه من رواية أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن ابن مسعود، ولم يلق ابن مسعود. ثم قال: وصححه ابن حبان والحاكم 1/553، وفي تصحيحه نظر، لانقطاعه بين أبي سلمة وابن مسعود. وقد أخرجه البيهقي من وجه آخر عن الزهري عن أبي سلمة مرسلًا، وقال: هذا مرسل جيد. وأخرجه الطبري في التفسير 67 عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الهروي في ذم الكلام لوحة 62 ب، والطحاوي في مشكل الآثار 4/184 من طريق حيوة بن شريح، به. وأخرجه الطبراني في الكبير 8296.

(متن حدیث):سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ اٰيَةً اَقْرَانِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خِلَافَ مَا قَرَأَ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُنَاجِي عَلِيًّا، فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ، وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَقْرَؤُوا كَمَا عُلِّمْتُمْ. (41:1)

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو ایک آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا وہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھنا سکھائی تھی' لیکن وہ شخص اس کے برخلاف طریقے سے تلاوت کر رہا تھا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت سرگوشی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی بات کر رہے تھے میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: بیشک اللہ کے رسول نے تم لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ تم اسی طریقے سے تلاوت کرو جس طرح تمہیں تعلیم دی گئی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْعَتْبِ عَلٰى مَنْ قَرَاَ بِحَرْفٍ مِّنَ الْاَحْرُفِ السَّبْعَةِ

جو شخص سات حروف میں سے کسی حرف کے مطابق تلاوت کر لیتا ہے اس پر عتاب کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

747 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْخَطِيْبُ بِالْاَهْوَازِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث):اَقْرَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ، فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ عَشِيَّةً، فَجَلَسَ اِلَيَّ رَهْطٌ، فَقُلْتُ لِرَجُلٍ: اقْرَاْ عَلَيَّ. فَاِذَا هُوَ يَقْرَاُ اَحْرُفًا لَا اَقْرَؤُهَا، فَقُلْتُ: مَنْ اَقْرَاَكَ؟ فَقَالَ: اَقْرَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى وَقَفْنَا عَلَى النَّبِيِّ؛ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اخْتَلَفْنَا فِيْ قِرَاءَتِنَا. فَاِذَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْهِ تَغَيُّرٌ، وَوَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ حِيْنَ ذَكَرْتُ الْاِخْتِلَافَ: فَقَالَ: اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ بِالْاِخْتِلَافِ فَاَمَرَ عَلِيًّا فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

746- إسناده حسن عاصم -وهو ابن أبي النجود- روى له البخاري ومسلم متابعة، وهو صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الطبري في التفسير 13 عن سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/419 و421 والطبري 13 من طريقين عن أبي بكر بن عياش، عن عاصم، به. وأخرجه أحمد 1/421 من طريق عفان، عن عاصم، به. وأخرجه الطبري في التفسير 13. وأخرجه أحمد 1/419 و421 والطبري 13 من طريقين عن أبي بكر بن عياش، عن عاصم، به. وأخرجه أحمد 1/421 من طريق عفان، عن عاصم، به.

747- إسناده حسن. معمر بن سهل ترجمه ابن حبان في ثقاته 9/196، فقال: شيخ متقن يغرب، وعامر بن مدرك ذكره ابن حبان في ثقاته 8/501، وقال: ربما أخطأ، وروى عنه غير واحد، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الحاكم 2/223- 224 عن أبي العباس المحبوبي، حدثنا سعيد بن مسعود، حدثنا عبيد الله بن موسى، أخبرنا إسرائيل بهذا الإسناد، وصححه هو والذهبي، وهو حسن فقط. وانظر ما قبله. وأخرجه مختصرًا الطيالسي 387، وابن أبي شيبة 10/529، وأحمد 1/393، و411، 412، والبخاري 2410 في الخصومات: باب ما يذكر في الإشخاص والخصومة بين المسلم واليهود، و 3476 في أحاديث الأنبياء، و 5062 في فضائل القرآن: باب اقرؤوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم، والبغوي في شرح السنة 1229.

يَأْمُرُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ كَمَا عُلِّمَ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الِاخْتِلَافُ، قَالَ فَانْطَلَقْنَا وَكُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَقْرَاُ حرفا لا يقرأ صاحبه . (1: 41)

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورۂ رحمٰن پڑھنا سکھائی' ایک دن میں شام کے وقت مسجد میں آیا' تو کچھ لوگ میرے پاس آ کر بیٹھ گئے میں نے ان میں سے ایک شخص سے کہا تم میرے سامنے تلاوت کرو' تو اس نے کچھ الفاظ ایسے طریقے سے تلاوت کئے جنہیں میں نے نہیں پڑھا تھا۔ میں نے دریافت کیا: تمہیں کس نے یہ تلاوت سکھائی ہے۔ اس نے جواب دیا: مجھے اللہ کے رسول نے یہ تلاوت سکھائی ہے' پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کی: ہمارا قرأت کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک یہ سن کر متغیر ہو گیا جب میں نے اختلاف کا تذکرہ کیا' تو آپ کو اس سے بہت افسوس ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگ اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ کے رسول تم کو یہ حکم دے رہے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک شخص اسی طریقے کے مطابق تلاوت کرے جس طرح اسے تعلیم دی گئی ہے' کیونکہ تم سے پہلے لوگ اختلاف کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم لوگ وہاں سے آ گئے ہم میں سے ہر شخص اسی طریقے کے مطابق تلاوت کرتا تھا (جو اس نے سیکھا تھا) اس کا ساتھی اس کے طریقے کے مطابق تلاوت نہیں کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّرَجِّعَ فِيْ قِرَاءَتِهٖ اِذَا صَحَّتْ نِيَّتُهٗ فِيْهِ

آدمی کے لئے اپنی تلاوت میں ترجیع کرنا مباح ہے' جبکہ اس کی نیت اس بارے میں ٹھیک ہو

748 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ معاوية بن قرة اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ يَقُوْلُ: قَرَاَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيْ قِرَاءَتِهٖ .

748– إسناده صحيح، نوح بن حبيب روى له أبو داؤد والنسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 5/54، ومسلم 794 237 في صلاة المسافرين: باب ذِكْرُ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سورة الفتح يوم فتح مكة، من طريق وكيع، بهذا الإسناد.

وأخرجه الطيالسي 2/3، وأحمد 4/85، 86 عن ابن إدريس، و 5/ 56 عن محمد بن جعفر وبهز، والبخاري 4281 في المغازي: باب أين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح، و 4835 في التفسير: باب (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا) ، عن مسلم بن إبراهيم، و 5034 في فضائل القرآن: باب القراءة على الدابة، عن حجاج بن منهال، و 5047 باب الترجيع، عن آدم بن أبي إياس، و 7540 في التوحيد: باب ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وروايته عن ربه، عن أحمد بن أبي سريج، عن شبابة، ومسلم 794 238 عن محمد بن المثنى ومحمد بن بشار، عن محمد بن جعفر، و 794 239 عن يحيى بن حبيب الحارثي، عن خالد بن الحارث، وعن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، وأبو داؤد 1467 في الصلاة: باب استحباب الترتيل في القراءة، عن حفص بن عمر، والترمذي في الشمائل برقم 312 من طريق أبي داؤد الطيالسي، والبيهقي 2/53 من طريق آدم بن أبي إياس، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. ومن طريق البخاري 5047 أخرجه البغوي في شرح السنة 1215 .

قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْلَا اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ عليَّ، لحكيتُ قراءته. (1:4)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر تلاوت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تلاوت کے دوران ترجیع کی۔

معاویہ نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے اردگرد اکٹھے ہو جائیں گے، تو میں اس طریقے سے تلاوت کر کے دکھاتا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَحْسِيْنِ الْمَرْءِ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ

آدمی کے لئے قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اپنی آواز کو خوبصورت کرنا مباح ہے

749 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بأصواتكم . (2:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِنْ اَلْفَاظِ الْاَضْدَادِ يُرِيْدُ بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ لَا زَيِّنُوْا اَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ .

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ الفاظ ہیں، جنہیں بوکر متضاد مفہوم مراد لیا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مراد یہ ہے: تم قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو، یہ نہیں، تم قرآن کے ذریعے اپنی آوازوں کو آراستہ کرو۔

749– إسناده صحيح، عبد الرحمٰن بن عوسجة روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، وباقي السند من رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي، فمن رجال البخاري. وأخرجه الدارمي 2/474 في فضائل القرآن: باب التغني بالقرآن عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 4175 عن سفيان الثوري، عن منصور والأعمش، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 4/296. وأخرجه عبد الرزاق 4176 عن معمر، عن منصور، به. وأخرجه الحاكم في المستدرك 1/ 571 و 572 من طرق عن منصور، به. وأخرجه الطيالسي 2/3، وابنُ أبي شيبة 2/521 و 10/462، وأحمد 4/283 و285 و304، وأبو داوُد 1468 في الصلاة: باب استحباب الترتيل في القراءة، والنسائي 2/179، 180 في الصلاة: باب تزيين القرآن بالصوت، وابن ماجة 1342 في إقامة الصلاة: باب في حسن الصوت بالقرآن، والحاكم في المستدرك 1/ 572– 575، وأبو نعيم في الحلية 5/27 والبيهقي في السنن 2/53، من طرق عن طلحة بن مصرف، به. وعلقه البخاري 13/518 في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة. وأخرجه موصولًا في كتابه خلق أفعال العباد ص 49 من طريق جرير، عن منصور، به. وص 48 و 49 من طريق الأعمش وشعبة، عن طلحة، به.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرنے میں عبدالرحمٰن بن عوسجہ نامی راوی منفرد ہے

750 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ .

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَحْزِيْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ اِذِ اللّٰهُ اَذِنَ فِيْ ذٰلِكَ

قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو آراستہ کرنا مباح ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو توجہ سے سنتا ہے

751 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ثُمَّ سَمِعْتُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ

750– إسناده صحيح . سهل: ثقة من رجال، ومن فوق البخارى على شرطهما وقد أشار الحافظ فى الفتح 13/519 إلى هذه الرواية، ونسبها لابن حبان، وزاد نسبته الحافظ السيوطى فى الجامع الكبير 539 لأبى نصر السجزى فى الإبانة وانظر ما قبله . 751– إسناده صحيح، حامد بن يحيى: ثقة روى له أبو داؤد، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الحميدى 949 ، والبخارى 5024 فى فضائل القرآن: باب من لم يتغن بالقرآن، عن على بن عبد الله، ومسلم 792 232 فى صلاة المسافرين: باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، عن عمرو الناقد وزهير بن حرب، والنسائى 2/180 فى الافتتاح: باب تزيين القرآن بالصوت، عن قتيبة، والدارمى 1/350 فى الصلاة عن محمد بن أحمد . وأخرجه عبد الرزاق 4166 عن معمر، عن الزهرى، به، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/271، والبيهقى فى السنن .2/54 وأخرجه عبد الرزاق 4167 ، والبغوى فى شرح السنة 1218 من طريق أبى عاصم، كلاهما عن ابن جريج، عن الزهرى، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد .2/285 وأخرجه البخارى 5023 فى فضائل القرآن: باب من لم يتغن بالقرآن، و 7482 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَلا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ) عن يحيى بن بكير، والدارمى 2/472 باب التغنى بالقرآن، عن عبد الله بن صالح، كلاهما عن الليث، عن عقيل، عن الزهرى، بلا . وأخرجه مسلم 792 232 فى صلاة المسافرين: باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، والدارمى 2/472 عن عبد الله بن صالح، عن الليث . وأخرجه البخارى 7544 فى التوحيد: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة والنسائى 3/180 . وأخرجه مسلم 792 233 فى صلاة المسافرين، والبيهقى فى السنن 2/54، عن بشر بن الحكم. وأخرجه مسلم 792 233 عن ابن أخى ابن وهب، وأبو داؤد 1473 فى الصلاة: باب استحباب الترتيل فى القراءة .

AlHidayah - الهداية

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يُرِيْدُ يَتَحَزَّنُ بِهِ وَلَيْسَ هٰذَا مِنَ الْغُنْيَةِ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الْغُنْيَةِ لَقَالَ: يَتَغَانَى بِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: يَتَغَنّٰى بِهِ، وَلَيْسَ التَّحَزُّنُ بِالْقُرْآنِ نَقَاءَ الْجِرْمِ، وَطِيبَ الصَّوْتِ وَطَاعَةَ اللَّهَوَاتِ بِاَنْوَاعِ النَّغَمِ بِوِفَاقِ الْوِقَاعِ، وَلٰكِنَّ التَّحَزُّنَ بِالْقُرْآنِ هُوَ اَنْ يُقَارِنَهُ شَيْئَانِ: الْاَسَفُ وَالتَّلَهُّفُ: الْاَسَفُ عَلٰى مَا وَقَعَ مِنَ التَّقْصِيرِ، وَالتَّلَهُّفُ عَلٰى مَا يُؤْمَلُ مِنَ التَّوْقِيرِ، فَاِذَا تَاَلَّمَ الْقَلْبُ وَتَوَجَّعَ، وَتَحَزَّنَ الصَّوْتُ وَرَجَّعَ، بدر الجفن بِالدِّمُوعِ، وَالْقَلْبَ بِاللُّمُوعِ، فَحِينَئِذٍ يَسْتَلِذُّ الْمُتَهَجِّدُ بِالْمُنَاجَاةِ، وَيَفِرُّ مِنَ الْخَلْقِ اِلٰى وَكْرِ الْخَلَوَاتِ، رَجَاءَ غُفْرَانِ السَّالِفِ مِنَ الذُّنُوبِ، وَالتَّجَاوُزِ عَنِ الْجِنَايَاتِ والعيوب، فنسأل الله التوفيق له.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اس نبی کو سنتا ہے جو قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کرتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ قرآن کو خوش الحانی سے پڑھے'' اس سے مراد اس کو دردمندی سے پڑھنا ہے۔ اگر یہ غنیۃ (یعنی خوش الحانی) سے ماخوذ ہوتا۔ تو آپ یہ کہتے: یتغانی بہ' یہ نہ کہتے: یتغنی بہ۔

قرآن کو دردمندانہ انداز میں پڑھنے کا یہ مطلب نہیں ہے' حلق پر بوجھ لادا جائے یا آواز کو سنوارا جائے یا نغمگی کی پیروی کرتے ہوئے (آواز میں اتار چڑھاؤ پیدا کیا جائے) قرآن کو دردمندانہ انداز میں پڑھنے سے مراد یہ ہے' تلاوت کے ہمراہ دو چیزیں ہوں' افسوس کا اظہار کرنا' غمگین ہونا' آدمی سے جو غلطیاں سرزد ہوئی تھیں ان پر افسوس کا اظہار کرنا اور جس توقیر کی خواہش ہو اس پر غمگین ہونا۔

جب دل الم اور تکلیف کو محسوس کرے' تو آواز غمگین ہو جائے اور وہ ترجیع کرے' آنکھیں آنسو بہائیں' اور دل روشن ہو' تو اس صورت میں مناجات کے ہمراہ تہجد پڑھنے والے کو لذت محسوس ہوگی اور وہ شخص مخلوق سے فرار ہو کر خلوت کے گھونسلے (یعنی اس کی پناہ) میں آ جائے۔ اس بات کی امید رکھتے ہوئے کہ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے۔ اس کے جرائم اور عیوب سے درگزر کیا جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق مانگتے ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِمَاعِ اللّٰهِ اِلَى الْمُتَحَزِّنِ بِصَوْتِهِ بِالْقُرْآنِ

اس بات کا تذکرہ' جو شخص اپنی آواز کو آراستہ کر کے قرآن کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے توجہ سے سنتا ہے

752 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ لِلَّذِيْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ، يَجْهَرُ بِهٖ. (1: 2)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ يُرِيْدُ: مَا اسْتَمَعَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ : كَاسْتِمَاعِهٖ: لِلَّذِيْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ، يَجْهَرُ بِهٖ ، يُرِيْدُ: يَتَحَزَّنُ بِالْقِرَاءَةِ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا نَعْتَهٗ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے قرآن کی خوش الحانی سے کی جانے والی تلاوت کو سنتا ہے' جو بلند آواز میں کی جاتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ماااذن اللّٰہ سے مراد یہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا۔ کاذنہ یعنی جس طرح وہ سنتا ہے اس شخص کو جو شخص الحانی سے قرآن کی تلاوت کرے' جو بلند آواز میں اس کی تلاوت کرتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: وہ دردمندانہ انداز میں قرات کرے جو اس کے مطابق ہو' جس کی صفت کو ہم نے بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا خَبَرَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ' جو ہماری بیان کردہ تاویل کے درست ہونے پر دلالت کرتی ہے' جو دو روایات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں' جن دونوں کو ہم ذکر کر چکے ہیں۔

753- (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث):رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ. (1: 2)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ التَّحَزُّنَ الَّذِيْ اَذِنَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْهِ بِالْقُرْآنِ وَاسْتَمَعَ اِلَيْهِ هُوَ التَّحَزُّنُ بِالصَّوْتِ مَعَ بِدَايَتِهٖ وَنِهَايَتِهٖ، لِاَنَّ بَدَاءَتَهٗ هُوَ الْعَزْمُ الصَّحِيْحُ عَلَى الْاِنْقِلَاعِ عَنِ الْمَزْجُوْرَاتِ، وَنِهَايَتُهٗ وُفُوْرُ التَّشْمِيْرِ فِيْ اَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ، فَاِذَا اشْتَمَلَ التَّحَزُّنُ عَلَى الْبِدَايَةِ الَّتِيْ وَصَفْتُهَا، وَالنِّهَايَةُ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا، صَارَ الْمُتَحَزِّنُ بِالْقُرْآنِ كَاَنَّهٗ قَذَفَ بِنَفْسِهٖ فِيْ مِقْلَاعِ الْقُرْبَةِ اِلٰى مَوْلَاهُ، وَلَمْ يَتَعَلَّقْ بِشَيْءٍ دُوْنَهٗ.

752- إسناده حسن، محمد بن عمر وصدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/522 عن محمد بن بشر، وأحمد 2/450، والدارمي 1/ 349 و 2/473 .عن يزيد بن هارون، ومسلم 792 234 في صلاة المسافرين، والبغوي في شرح السنة 1217 .

❀❀ مطرف بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ گریہ و زاری کی وجہ سے آپ کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی جیسے ہنڈیا ابلتی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے' جس دردمندانہ تلاوت کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور پوری توجہ سے سنتا ہے وہ ایسا درد ہے' جو آواز میں آغاز اور اختتام کے ہمراہ ہو کیونکہ آغاز یہ ہوتا ہے' اس بات کا پختہ ارادہ کیا جائے کہ ممنوعہ چیزوں سے لاتعلقی اختیار کی جائے گی اور انجام یہ ہے' مختلف نوعیت کی عبادات میں بھرپور کوشش کی جائے گی' تو جب وہ درد آغاز میں اس کے مطابق ہو جو ہم نے بیان کیا ہے اور اختتام اس کے مطابق ہو جو میں نے ذکر کیا ہے' تو قرآن کے ہمراہ دردمند ہونے والا شخص گویا اپنے آپ کو اپنے پروردگار کے قرب میں ڈال دیتا ہے اور وہ اس کے علاوہ کسی اور چیز سے متعلق نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ اسْتِمَاعِ اللّٰهِ اِلٰى مَنْ ذَكَرْنَا نَعْتَهُ اَشَدَّ مِنَ اسْتِمَاعِ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ اِلٰى قَيْنَتِهِ

اس بات کا تذکرہ' ہم نے جس شخص کا تذکرہ کیا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کی تلاوت کو اس شخص سے زیادہ غور سے سنتا ہے جتنے غور سے کوئی شخص کسی کنیز کا گانا سنتا ہے

754 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ مَيْسَرَةَ مَوْلٰى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَلّٰهُ اَشَدُّ اَذَنًا اِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ، مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ اِلٰى قَيْنَتِهِ . (1: 2)

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جتنے شوق کے ساتھ کوئی شخص کسی کنیز کا گانا سنتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ پسندیدگی کے ساتھ اچھی آواز والے شخص کی قرآن کی تلاوت کو سنتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُقْرَأُ بِهِ الْقُرْآنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بات کا تذکرہ' اس اُمت میں کس طرح لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے؟

755 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيْبِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

754– إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (665) . وأخرجه أحمد 6/19 و20، وابن ماجة (1340) في الإمامة: باب في حسن الصوت بالقرآن، والطبراني في الكبير 18/301 (772) .

يَكُونُ خَلْفٌ بَعْدَ سِتِّينَ سَنَةً أَضَاعُوا الصَّلَاةَ، وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ، فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا، ثُمَّ يَكُونُ خَلْفٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ، وَمُنَافِقٌ، وَفَاجِرٌ . قَالَ بَشِيرٌ: فَقُلْتُ لِلْوَلِيدِ: مَا هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ؟، قَالَ: الْمُنَافِقُ كَافِرٌ بِهِ، وَالْفَاجِرُ يَتَأَكَّلُ بِهِ، وَالْمُؤْمِنُ يُؤْمِنُ بِهِ.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ساٹھ سال کے بعد ایسے لوگ آجائیں گے' جو نماز کو ضائع کریں گے' خواہشات کی پیروی کردیں گے' وہ عنقریب جہنم میں جائیں گے پھر اس کے بعد وہ لوگ آجائیں گے' جو قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ قرآن کو تین طرح کے لوگ پڑھتے ہیں، مومن، منافق اور فاجر''۔

بشیر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ولید سے دریافت کیا: یہ تین لوگ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: منافق سے مراد وہ شخص ہے' جو قرآن کا انکار کرتا ہو' فاجر سے مراد وہ شخص ہے' جو اس کا معاوضہ وصول کرتا ہو اور مومن سے مراد وہ شخص ہے' جو اس پر ایمان رکھتا ہو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اقْتِصَارِ الْمَرْءِ عَلَى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ كُلِّهِ فِي كُلِّ سَبْعٍ

ان روایات کا تذکرہ' جن کے مطابق آدمی ایک ہفتے میں پورے قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے

756 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: جَمَعْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَأْتُ بِهِ فِي لَيْلَةٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اقْرَأْهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِي وَمِنْ شَبَابِي، فَقَالَ: اقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِي وَمِنْ شَبَابِي، قَالَ: اقْرَأْهُ فِي عَشْرٍ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِي وَمِنْ شَبَابِي، قَالَ: اقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِي وَمِنْ شَبَابِي، فَأَبَى .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے قرآن کو جمع کیا اور ایک ہی رات میں اس کی تلاوت کرلی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم مہینے میں پورے قرآن کی تلاوت کیا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیس دن میں پورے قرآن کی تلاوت کرلیا کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت ا

756– ابن جريج مدلس، وقد عنعن، لكنه صرح في الرواية الآتية بالسماع، فانتفت شبهة تدليسه، وأخرجه عبد الرزاق (5956) ابن جريج، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/199. وأخرجه أحمد 2/163، وابن ماجة (1346) في إقامة الصلاة: باب في يستحب يختم القرآن، من طريق يحيى بن سعيد، عن ابن جريج، به.

جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دس دن میں اس کی تلاوت کرلیا کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سات دن میں اس کی تلاوت کرلیا کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں' لیکن نبی اکرم ﷺ نے میری اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِقَارِىءِ الْقُرْآنِ اَنْ يَّخْتِمَهُ فِىْ سَبْعٍ لَا فِيمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْ هٰذَا الْعَدَدِ

قرآن کی تلاوت کرنے والے کو اس بات کا حکم ہونا کہ اس سے کم دنوں میں ختم نہ کرے

757 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ حَكِيْمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): حَفِظْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَاْتُ بِهٖ فِىْ لَيْلَةٍ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْهُ فِىْ شَهْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِىْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِىْ وَشَبَابِىْ، قَالَ: اقْرَاْهُ فِىْ عَشْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِىْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِىْ وَشَبَابِىْ، قَالَ: اقْرَاْهُ فِىْ سَبْعٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِىْ اَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِىْ وَشَبَابِىْ، قَالَ: فَاَبٰى. (1: 78)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے قرآن کو یاد کرلیا اور میں نے ایک رات میں اس کی تلاوت کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ایک مہینے میں اس کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور اپنی جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دس دن میں اس کی تلاوت کرلو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور اپنی جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سات دن میں اس کی تلاوت کرلو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی قوت اور اپنی جوانی سے فائدہ حاصل کر لوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے میری اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّخْتَمَ الْقُرْآنُ فِىْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِذِ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ يَكُوْنُ اَقْرَبَ اِلَى التَّدَبُّرِ وَالتَّفَهُّمِ

تین دن سے کم میں قرآن کو ختم کرنے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ اتنے دن میں آدمی اس میں غور وفکر اور تدبر نہیں کرسکتا ہے

758 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ

AlHidayah - الهداية

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تین دن سے کم میں اس کی (یعنی پورے قرآن کی) تلاوت کر لیتا ہے اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔ (یا وہ شخص سمجھ بوجھ ہی نہیں رکھتا)''۔

759 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ فَقُومُوا عَنْهُ .

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم قرآن کی تلاوت اس وقت تک کرتے رہو جب تک تمہارے دل اس کی طرف مائل رہیں اور جب طبیعت منتشر ہونے لگے تو تم (اس کی تلاوت ختم کر کے) اٹھ جاؤ''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ اَنْ يُّرِيْدَ بِقِرَاءَتِهِ اللّٰهَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ دُوْنَ تَعْجِيلِ الثَّوَابِ فِي الدُّنْيَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہے کہ جب وہ قرآن کی تلاوت کرے تو اس کی تلاوت کے ذریعے آخرت کے اجر و ثواب کی نیت کرے، وہ دنیاوی (فائدے کا حصول) اپنے پیش نظر نہ رکھے

760 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَذَكَرَ ابْنُ سَلْمٍ، اٰخَرَ مَعَهُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ وَفَاءِ شُرَيْحٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِءُ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِ

758–وأخرجه أبو داؤد (1394) في الصلاة: باب تحزيب القرآن، والدارمي 1/350 في الصلاة: باب في كم يختم القرآن، عن م
بن المنهال، بهذا الإسناد، لكن ورد عند الدارمي شعبة بدل قتادة .وأخرجه أحمد 2/195، والترمذي (2949) في القراءات، وابن
(1347) في إقامة الصلاة: باب في كم يستحب يختم القرآن .

760–وأخرجه أبو داؤد (831) في الصلاة: باب ما يجزىء الأمي والأعجمي من القراءة، عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب
الإسناد إلا أنه بين الراوي الآخر، وهو ابن لهيعة، وهو في معجم الطبراني (6024) من طريق أحمد ابن صالح، به . وأخرجه أحمد 338/
حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن بكر بن سوادة، به، ومن طريق أحمد أخرجه الطيالسي .2/2 وأخرجه ابن المبارك في الزهد (3
والطبراني (6021) و (6022) من طريق موسى بن عبيدة الربذي، عن أخيه عبد الله بن عبيدة،

كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ، وَفِيكُمُ الْاَحْمَرُ، وَفِيكُمُ الْاَسْوَدُ، اقْرَؤُوهُ قَبْلَ اَنْ يَّقْرَاَهُ اَقْوَامٌ يُقَوِّمُونَهُ كَمَا يُقَوَّمُ الْاِسْتُهُمْ ، يَتَعَجَّلُ (اَحَدُهُمْ) اَجْرَهُ وَلَا يَتَاَجَّلُهُ . (1: 78)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَذَا وَقَعَ السَّمَاعُ، وَاِنَّمَا هُوَ السَّهْمُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت قرأت سیکھ رہے تھے آپ نے فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک ہے' تمہارے اندر سفید فام بھی ہیں اور سیاہ فام بھی ہیں' تم لوگ اس کی قرأت سیکھ لو اس سے پہلے کہ ایسے لوگ اس کی قرأت سیکھیں جو اس کی یوں قیمت لگوائیں گے جس طرح وہ اپنی زبانوں (دراصل یہاں لفظ سامان ہونا چاہئے) کی قیمت لگواتے ہیں۔ اور وہ لوگ اس کا معاوضہ جلدی (یعنی دنیا میں ہی) وصول کریں گے۔ وہ اسے تاخیر سے (یعنی آخرت میں) وصول کرنا نہیں چاہیں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سماع اسی طرح واقع ہوا ہے' لیکن اصل لفظ (السنتھم نہیں ہے بلکہ) السھم (یعنی حصہ) ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقُوْلَ الْمَرْءُ نَسِيتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی یہ کہے: میں فلاں' فلاں آیت کو بھول گیا ہوں

761 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ نَسِيتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَاِنَّهُ لَيْسَ هُوَ نَسِيَ، وَلٰكِنَّهُ نُسِّيَ. (2: 43)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص یہ نہ کہے: میں فلاں' فلاں آیت کو بھول گیا ہوں' وہ شخص اسے بھولا نہیں ہوتا بلکہ وہ آیت اسے بھلا دی گئی ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاسْتِذْكَارِ الْقُرْاٰنِ، وَالتَّعَاهُدِ عَلَيْهِ حَذَرَ نِسْيَانِهِ وَتَفَلُّتِهِ

اس بات کا حکم ہونا کہ آدمی قرآن کو یاد رکھے اور اس کا خیال رکھے تاکہ اس کو بھول جانے اور کھو دینے سے بچے

762 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث):اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا، وَبِئْسَمَ
لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ: نَسِيتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، مَا نَسِيَ وَلٰكِنْ نُسِّيَ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمْ يُسْنِدْ سَعِيْدٌ عَنِ الْاَعْمَشِ غَيْرَ هٰذَا.

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو یاد کرتے رہو' کیونکہ یہ آدمی کے سینے سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے جتنی تیزی سے کوئی جانور اپنی رسی سے نکلتا ہے اور کسی شخص کا یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں' فلاں آیت کو بھول گیا ہوں' وہ بھولا نہیں ہے' بلکہ اسے بھلا دی گئی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید نے اعمش کے حوالے سے اس روایت کے علاوہ کوئی اور روایت ''مسند'' حدیث کے طور پر روایت نہیں کی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ بِالتَّعَاهُدِ عَلٰى قِرَاءَتِهِ

قرآن کی تلاوت باقاعدگی سے کر کے اسے یاد رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

763 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ وَعُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْ
قَحْطَبَةَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَ
الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث):اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا، وَبِئْسَ

762– إسناده صحيح، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/500 في الصلوات، عن وكيع، عن الأعمش، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 7/477 وأحمد 1/382، ومسلم (790) (229) في صلاة المسافرين: باب الأمر بتعهد القرآن، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (725) طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/395 من طريق ابن نمير عن الأعمش، به. وأخرجه عبد الرزاق (967 والطيالسي 2/4، وابن أبي شيبة 10/478، وأحمد 1/417 و423 و429 و438 و463، والبخاري (5032) في فضائل القرآن: باب اس القرآن وتعاهده، و (5039) باب نسيان القرآن، ومسلم (790) (228)، والترمذي (2942) في القراءات: باب ومن سورة الحج، والن 2/154، 155 في الافتتاح: باب جامع ما جاء في القرآن، وفي عمل اليوم والليلة برقم (726) و (727) و (728)، والدارمي 2/308 و والبيهقي في السنن 2/395، والبغوي في شرح السنة (1222)، من طرق عن منصور، عن أبي وائل شقيق بن سلمة، به. وأخرجه عبد ال (5969) ومن طريقه أحمد 1/449 عن ابن جريج، ومسلم (790) (230) من طريق محمد بن بكر، عن ابن جريج، والنسائي في عمل والليلة (724)، وابن أبي عاصم في السنة (422) من طريق محمد بن جحادة، كلاهما عن عبدة بن أبي لبابة، عن أبي وائل، به. وأخرج الرزاق (5968) عن معمر، وأحمد 1/463 عن عفان، عن حماد ابن زيد، كلاهما عن عاصم بن بهدلة، عن أبي وائل، به. وأخرجه ال

AlHidayah - الهداية

لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ: نَسِيتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ . (1: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الِاسْتِطَاعَةَ مَعَ الْفِعْلِ لَا قَبْلَهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو یاد کرتے رہو' کیونکہ یہ آدمی کے سینے سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے جانور اپنی رسی چھڑا کر نکلتا ہے اور کسی شخص کا یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں' فلاں آیت کو بھول گیا ہوں' بلکہ وہ اسے بھلا دی گئی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے' استطاعت فعل کے ہمراہ ہوگی اس سے پہلے نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوَاظِبَ عَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بِصَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ

باقاعدگی کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنے والے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بندھے ہوئے اونٹ سے تشبیہ دینا

764 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَصَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا، وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کا علم حاصل کرنے والے کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی مانند ہے اگر وہ اس کا دھیان رکھے گا' تو اسے روک کے رکھے گا اور اگر چھوڑ دے گا' تو وہ چلا جائے گا''۔

764- إسناده صحيح، وأحمد بن أبي بكر: هو أبو مصعب الزهري العوفي قاضي المدينة، وأحد شيوخ أهلها، لازم مالكًا وروى عنه موطأه، وفي روايته للموطأ زيادة نحو مئة حديث على سائر الروايات الأخر، ومن طريقه أخرجه البغوي في شرح السنة (1221). والحديث في الموطأ 1/202 برواية يحيى بن يحيى وهي المطبوعة المتداولة، وص 135 برواية القعنبي، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64 و112، والبخاري (5031) في فضائل القرآن: باب استذكار القرآن وتعاهده، ومسلم (789) (226) في صلاة المسافرين: باب الأمر بتعهد القرآن، والنسائي 2/154 في الافتتاح: باب جامع ما جاء في القرآن، والبيهقي في السنن 2/395. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/500 و10/476، وأحمد 2/17 و23 و30، ومسلم (789) (227) من طرق عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق (5971) و (6032) عن معمر، عن أيوب، عن نافع، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه مسلم (789) (227)، وابن ماجه (3783) في الأدب: باب ثواب القرآن. وأخرجه مسلم (789) (227) من طريق موسى بن عقبة، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق (5972) عن معمر، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر.

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوَاظِبَ عَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالْمُقَصِّرَ فِيهَا بِالْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ

باقاعدگی سے قرآن کی تلاوت کرنے والے شخص اور اس میں کوتاہی کرنے والے شخص کو نبی اکرم ﷺ کا بندھے ہوئے اونٹوں سے مثال دینا

765 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مَثَلَ صَاحِبِ الْقُرْآنِ مَثَلُ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا عَقَلَهَا، وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ. (28:3)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کے عالم (یا حافظ) کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی طرح ہے اگر وہ اس کا خیال رکھے گا تو اسے روک کے رکھے گا۔ اگر چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اٰخِرَ مَنْزِلَةِ الْقَارِءِ فِي الْجَنَّةِ تَكُوْنُ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي الدُّنْيَا

اس بات کا بیان کہ قرأت کرنے والے شخص کی جنت میں آخری منزل وہاں ہوگی جہاں وہ آخری آیت آئے گی جس کی وہ دنیا میں تلاوت کرتا تھا

766 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اقْرَاْ (وَارْقَ) وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي دَارِ الدُّنْيَا، فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ كُنْتَ تَقْرَؤُهَا. (2:1)

765- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

766- إسناده حسن، وابن مهدى: هو عبد الرحمن، وعاصم: هو ابن بهدلة، وهو ابن أبى النجود، وزر: هو ابن حبيش. وأخرجه أحمد 2/192، والترمذى (2914) فى فضائل القرآن، من طريق عبد الرحمن بن مهدى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابنُ أبى شيبة 10/498، وأبو داوُد (1464) فى الصلاة: باب استحباب الترتيل فى القراءة، والترمذى (2914) فى فضائل القرآن، والبيهقى فى السنن 2/53، والبغوى فى شرح السنة (1178) من طرق عن سفيان الثورى به. وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/552-553 ووافقه الذهبى. وأخرجه ابن أبى شيبة 10/498 عن أبى أسامة، عن زائدة، عن عاصم، به.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کے حافظ سے قیامت کے دن یہ کہا جائے گا: تم تلاوت کرنا شروع کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو اور تم اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرو جس طرح تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے تھے' تمہارا مقام اس آخری آیت کے پاس ہوگا' جس کی تم تلاوت کرو گے''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ بِكَوْنِهِ مَعَ السَّفَرَةِ وَعَلٰى مَنْ يَّصْعُبُ عَلَيْهِ قِرَاءَتُهُ بِتَضْعِيفِ الْاَجْرِ لَهُ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ماہر کو جو فضیلت عطا کی ہے' اس کا تذکرہ' وہ سفرۃ (یعنی فرشتوں) کے ساتھ ہوگا اور جس شخص کے لئے قرآن کی تلاوت کرنا مشکل ہو' اسے دگنا اجر ملے گا

767 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ، مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهُ اَجْرَانِ. (1: 2)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور مہارت کے ساتھ اس کی تلاوت کرتا ہے' تو وہ معزز نیک (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے مشکل کا سامنا کرتا ہے اس کے لئے دوگنا اجر ہے''۔

ذِكْرُ حُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ بِالْقَوْمِ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ فِيمَا بَيْنَهُمْ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرَّحْمَةَ تَشْمَلُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

767– إسناده صحيح، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/490 ومن طريقه مسلم (798) في صلاة المسافرين: باب فضل الماهر بالقرآن والذي يتتعتع فيه، وأخرجه أحمد 6/192، كلاهما (ابن أبي شيبة وأحمد) عن وكيع، به. وأخرجه الطيالسي 2/2، 3، وأحمد 6/48 و239، وأبو داؤد (1454) في الصلاة: باب في ثواب قراءة القرآن، والترمذي (2904) في فضائل القرآن: باب ما جاء في فضل قارىء القرآن، والدارمي 2/444 في فضائل القرآن: باب فضل من يقرأ القرآن ويشتد عليه، والبغوي (1174)، من طرق عن هشام الدستوائي، به. وأخرجه أحمد 6/94 و98 و110 و170 و266، والبخاري (4937) في التفسير: باب سورة عبس، ومسلم (798) في صلاة المسافرين، وأبو داؤد (1454)، والترمذي (2904)، وابن ماجه (3779) في الأدب: باب ثواب القرآن، والدارمي 2/444، والبغوي (1173)، والبيهقي في السنن 2/395، من طرق عن قتادة، به.

فرشتوں کا ان لوگوں کو ڈھانپ لینے کا تذکرہ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں

اور مزید یہ کہ اس وقت میں رحمت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔

768 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيٍّ اَبُوْ عَمْرٍو بِنَسَا، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ مِّنْ مَّسَاجِدِ اللّٰهِ، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ اَبْطَاَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ . (2:1)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں' تو ان لوگوں پر سکینت نازل ہوتی ہے رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود (فرشتوں کے سامنے) ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کا عمل اسے سست کر دے اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْمَرْءِ الْقُرْآنَ

آدمی کے قرآن کی تلاوت کرنے کے وقت سکینت نازل ہونے کے اثبات کا تذکرہ

769 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

768– إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/252 و407، ومسلم (2699) في الذكر والدعاء: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، وأبو داؤد (1455) في الصلاة: باب في ثواب قراءة القرآن، والترمذي (2945) في القراءات، وابن ماجه (225) في المقدمة: باب فضل العلماء، من طريقين عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/447، ومسلم (2700) من طريقين دون قوله: وَمَنْ اَبْطَاَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ به نسبه.

769– إسناده صحيح، وأخرجه الطيالسي 2/3، وأحمد 4/281 و284، والبخاري (3614) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (795) (241) في صلاة المسافرين: باب نزول السكينة لقراءة القرآن، والترمذي (2885) في فضائل القرآن: باب ما جاء في فضل سورة الكهف، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 4/293 و298، والبخاري (4839) في التفسير: باب (هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ)، و (5011) في فضائل القرآن: باب فضل الكهف، ومسلم (795) (240)، والبغوي (1206) من طرق عن أبي إسحاق، به. قوله: إن رجلًا كان يقرأ، قيل: هو أسيد بن حضير، كما في حديثه نفسه عند البخاري برقم (5018) باب نزول السكينة والملائكة عند قراءة القرآن، وسيورده المؤلف هنا برقم (779).

(متن حدیث): إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَدَابَّتُهُ مُوثَقَةٌ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، تَرَى مِثْلَ الضَّبَابَةِ أَوِ الْغَمَامَةِ قَدْ غَشِيَتْهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اقْرَأْ يَا فُلَانُ، تِلْكَ السَّكِينَةُ أُنْزِلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ، أَوْ لِلْقُرْآنِ . (1: 2)

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص سورۃ کہف کی تلاوت کر رہا تھا۔ اس کا جانور بندھا ہوا تھا۔ اس جانور نے اچھلنا شروع کر دیا۔ اس شخص نے ایک بادل دیکھا جس نے اسے ڈھانپ لیا تھا وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے فلاں! تم تلاوت کرتے رہتے یہ سکینت تھی جو قرآن کے پاس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) قرآن کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی''۔

ذِكْرُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْفَاجِرِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ

مومن اور فاجر کی مثال کا تذکرہ' جب وہ دونوں تلاوت کرتے ہوں

770 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ، وَلَا رِيحَ لَهَا . (1: 2)

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ مومن جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے' جس کا ذائقہ بھی میٹھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی پاکیزہ ہوتی ہے اور وہ مومن جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اس کی مثال کھجور کی طرح ہے' جس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے' لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور وہ فاجر (یعنی منافق یا کافر) شخص جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ریحانہ کی مانند ہے' جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے' لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور وہ فاجر (یعنی کافر یا منافق) شخص جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اس کی مثال حنظلہ کی مانند ہے' جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی''۔

770- إسناده صحيح، وأخرجه الطيالسي 2/2، وابن أبي شيبة 10/529، 530، وأحمد 4/403، 404، والبخاري (5020) في فضائل القرآن: باب فضل القرآن على سائر الكلام، و (7560) في التوحيد: باب قراءة الفاجر والمنافق، ومسلم (797) في صلاة المسافرين: باب فضيلة حافظ القرآن، من طريق همام، به. وأخرجه عبد الرزاق (20933)، وأحمد 4/408، والبخاري (5059) في فضائل القرآن: باب إثم من راءى بقراءة القرآن أو تأكل به، و (5427) في الأطعمة: باب ذكر الطعام، ومسلم (797)، وأبو داود (4830) في الأدب: باب من يؤمر أن يجالس، والترمذي (2865) في الأمثال: باب ما جاء في مثل المؤمن القارىء للقرآن وغير القارىء، والنسائي 8/124، 125 في الإيمان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُؤْمِنِ، وَالْفَاجِرِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ

ان روایات کا تذکرہ جن میں مومن اور فاجر کی صفت بیان کی گئی ہے' جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوں

772 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ، أَوِ الْفَاجِرِ، الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ، أَوِ الْفَاجِرِ، الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا . (3: 82)

❁❁ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ مومن جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے' اس کی مثال ناشپاتی کی مانند ہے' جس کا ذائقہ بھی میٹھا ہوتا ہے اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور وہ مومن جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اس کی مثال کھجور کی مانند ہے' جس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے' لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔

اور جو منافق (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فاجر شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ریحانہ نامی پھل کی طرح ہے' جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہیں' لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) فاجر شخص قرآن کی تلاوت نہیں کرتا ہے۔ اس کی مثال حنظلہ کی مانند ہے' جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْقُرْآنَ يَرْتَفِعُ بِهِ أَقْوَامٌ وَيَتَّضِعُ بِهِ آخَرُونَ عَلَى حَسَبِ نِيَّاتِهِمْ فِي قِرَاءَتِهِمْ

اس بات کا بیان کہ قرآن کی وجہ سے کچھ لوگ بلندی حاصل کرتے ہیں اور کچھ لوگ پستی میں چلے جاتے ہیں' اس کی وجہ تلاوت کرتے ہوئے ان کی نیتوں (کا فرق ہے)

773 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

772- إسناده صحيح، وأخرجه النسائي 8/124 في الإيمان: باب مثل الذي يقرأ القرآن من مؤمن ومنافق، عن عمرو بن علي، عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 4/397 عن روح، عن سعيد بن أبي عروبة، به. وأخرجه أبو داود (4829) من طريق مسلم بن إبراهيم، عن أبان، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ولم يذكر أبا موسى. وانظر ما قبله. (2) ابن أبي السري، وهو محمد بن المتوكل صدوق، إلا أنه سيّيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. ومتن الحديث صحيح. أخرجه أحمد 1/35 من طريق عبد الرزاق، به. وأخرجه مسلم (817) في صلاة المسافرين: باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وابن ماجة (218) في المقدمة: باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، والدارمي 2/443 في فضائل القرآن: باب إن الله يرفع بهذا القرآن أقوامًا، والبغوي برقم (1184)، من طريقين عن الزهري، به.

الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ تَلَقَّى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِلٰى عُسْفَانَ وَكَانَ نَافِعٌ عَامِلًا لِعُمَرَ عَلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِيْ؟ يَعْنِيْ اَهْلَ مَكَّةَ، قَالَ: ابْنَ اَبْزٰى، قَالَ: وَمَنِ ابْنُ اَبْزٰى؟، قَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي، قَالَ عُمَرُ: اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى؟، فَقَالَ لَهُ: اِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْفَعُ بِهٰذَا الْقُرْآنِ اَقْوَامًا، وَيَضَعُ بِهِ اٰخَرِيْنَ . (1: 2)

❀❀ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: نافع بن عبد حارث کی ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ''عسفان'' کے مقام پر ہوئی۔ نافع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کے گورنر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے اپنے پیچھے کس کو مکہ میں اپنا نائب مقرر کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ابن ابزیٰ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ ابن ابزیٰ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: ایک آزاد کردہ غلام ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان لوگوں پر اپنا ایک آزاد کردہ غلام نائب بنا دیا ہے' تو نافع نے ان سے گزارش کی کہ وہ اللہ کی کتاب کا عالم ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے نبی نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے کچھ لوگوں کو سربلندی عطا فرمائے گا اور کچھ دوسرے لوگوں کو پستی عطا کرے گا''۔

ذِكْرُ مَا اَمَرَ غَيْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بِقِرَاءَتِهِ ابْتِدَاءً

اس بات کا تذکرہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے شخص کو ابتداء میں تلاوت کا حکم دیا گیا

773 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، اَنَّ عَيَّاشَ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرِئْنِي الْقُرْآنَ، قَالَ: اقْرَاْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الر ، قَالَ الرَّجُلُ: كَبُرَ سِنِّيْ، وَثَقُلَ لِسَانِيْ، وَغَلُظَ قَلْبِيْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حم ، فَقَالَ الرَّجُلُ مِثْلَ ذٰلِكَ : وَلٰكِنْ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُوْرَةً جَامِعَةً، فَاَقْرَاَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ) (الزلزلة:1) حَتّٰى بَلَغَ: (مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة: 7-8) ، قَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا اُبَالِيْ اَنْ لَا اَزِيْدَ عَلَيْهَا حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ، وَلٰكِنْ اَخْبِرْنِيْ بِمَا عَلَيَّ مِنَ الْعَمَلِ اَعْمَلُ مَا اَطَقْتُ الْعَمَلَ، قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخُمْسُ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَاَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ، وَمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے قرآن پڑھنا سکھایئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ''الر'' سے شروع ہونے والی تین سورتوں کی تلاوت سیکھ لو اس شخص نے عرض کی: میری عمر زیادہ ہوگئی ہے۔ زبان وزنی ہوگئی ہے دل سخت ہوگیا ہے (یعنی حافظہ کمزور ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

''حم'' سے شروع ہونے والی تین سورتیں سیکھ لو اس شخص نے اسی کی مانند کلمات کہے اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایک جامع سورۃ پڑھنا سکھادیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے سورۃ زلزال پڑھنا سکھادی' یہاں تک کہ جب آپ اس آیت پر پہنچے: ''جو شخص ذرّے کے وزن جتنی بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو شخص ذرّے کے وزن جتنی برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا''۔

اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میں اس بات کی پروا نہیں کروں گا کہ میں اس کے علاوہ مزید بھی کچھ سیکھوں' یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔ آپ مجھے یہ بتا دیجئے مجھ پر کون سا عمل کرنا لازم ہے میں وہ عمل کروں گا' جس کی میں طاقت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں پڑھنا' رمضان کے روزے رکھنا بیت اللہ کا حج کرنا اور تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو' نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ اَفْضَلِ الْقُرْآنِ

اس بات کا بیان کہ سورہ فاتحہ' قرآن کی (سب سے زیادہ) فضیلت والی سورت ہے

774 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اٰدَمَ غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْمَعْنِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَنَزَلَ، فَمَشٰى رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِلٰى جَانِبِهٖ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ الْقُرْآنِ ؟، قَالَ: فَتَلَا عَلَيْهِ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2) .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ الْقُرْآنِ ، اَرَادَ بِهٖ: بِاَفْضَلِ الْقُرْآنِ لَكَ، لَا اَنَّ بَعْضَ الْقُرْآنِ يَكُوْنُ اَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ، لِاَنَّ كَلَامَ اللّٰهِ يَسْتَحِيْلُ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ تَفَاوُتُ التَّفَاضُلِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے۔ آپ سواری سے نیچے اترے آپ کے صاحب میں سے ایک صحاب آپ کے پیچھے کی طرف گئے نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں قرآن کے سب سے افضل حصے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ تلاوت کی۔ ''الحمد للّٰہ رب العلمین''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''کیا میں تمہیں قرآن کے افضل کے بارے میں نہ بتاؤں'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے: (جسے پڑھنا) تمہارے لیے افضل ہے' ایسا نہیں ہے' قرآن کا ایک حصہ دوسرے سے افضل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے بارے میں یہ بات ناممکن ہے' اس میں ''تفاضل'' ہو (یعنی کسی ایک حصے کو دوسرے پر فضیلت ہو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنَ الْقَارِءِ وَبَيْنَ رَبِّهٖ

اس بات کا بیان کہ سورت فاتحہ' قرأت کرنے والے شخص اور پروردگار کے درمیان تقسیم کی گئی ہے

775 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، وَعِدَّةٌ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا

اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَا فِی التَّوْرَاةِ، وَلَا فِی الْاِنْجِيلِ، مِثْلُ اُمِّ الْقُرْآنِ، وَهِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِی، وَهِیَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ، وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنٰى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ مَا فِی التَّوْرَاةِ، وَلَا فِی الْاِنْجِيلِ، مِثْلُ اُمِّ الْقُرْآنِ، اَنَّ اللّٰهَ لَا يُعْطِی لِقَارِءِ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ مِنَ الثَّوَابِ مَا يُعْطِی لِقَارِءِ اُمِّ الْقُرْآنِ، اِذِ اللّٰهُ بِفَضْلِهٖ فَضَّلَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ عَلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْاُمَمِ، وَاَعْطَاهَا الْفَضْلَ عَلٰى قِرَاءَةِ كَلَامِ اللّٰهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطٰى غَيْرَهَا مِنَ الْفَضْلِ عَلٰى قِرَاءَةِ كَلَامِهٖ، وَهُوَ فَضْلٌ مِنْهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَعَدْلٌ مِنْهُ عَلٰى غَيْرِهَا.

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' تورات میں اور انجیل میں ام القرآن (یعنی سورہ فاتحہ کی) مانند اور کوئی سورت نہیں ہے یہی سبع مثانی ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہوئی ہیں اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اسے ملے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''تورات اور انجیل میں ام القرآن'' (یعنی سورہ فاتحہ) کی مانند کوئی چیز نہیں ہے'' اس کا مطلب یہ ہے' تورات اور انجیل کی تلاوت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اتنا اجر عطا نہیں کرتا۔ جتنا سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے والے کو عطا کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت' اس امت کو باقی تمام امتوں پر فضیلت عطا کی ہے اور اس (امت کو) اللہ تعالیٰ کے کلام کی تلاوت کرنے پر اس سے زیادہ فضیلت عطا کی ہے' جو دوسری (امتوں کو ان پر نازل ہونیوالے) اللہ تعالیٰ کے کلام کی تلاوت پر عطا کی تھی اور یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور دوسری امتوں کے لئے یہ اس کا عدل ہے۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ رَبِّهٖ

سورہ فاتحہ کی بندے اور اس کے پروردگار کے مابین تقسیم کی کیفیت کا تذکرہ

776 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَوْدُوْدٍ اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الْحِمْصِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

775– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه عبد الله بن أحمد فی زيادات المسند 5/114 عن أبی بكر بن أبی شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الله بنُ أحمد أيضًا 5/114 عن محمد بن عبد الله بن نمير وأبی معمر، كلاهما عن أبی أسامة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (500) عن محمد بن معمر بن ربعی القيسی، وبرقم (501) عن حوثرة بن محمد. وصحَّحه الحاكم 1/557 على شرطِ مُسلِم. وأخرجه الترمذی (3125) فی تفسير القرآن: باب ومن سورة الحجر، والنسائی 2/139 فی الافتتاح: باب تأويل قول الله عز وجل: (وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ) من طريق الفضل بن موسى، عن عبد الحميد بن جعفر، به.

(متن حدیث):مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ.

قَالَ:، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ، قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِيْ ثُمَّ، قَالَ: يَا فَارِسِيُّ، اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: قُسِمَتِ الصَّلَاةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عِبَادِيْ نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَنِصْفُهَا لِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ، اِذَا، قَالَ الْعَبْدُ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الفاتحة: 2) ، قَالَ اللّٰهُ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ، وَاِذَا، قَالَ: (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) (الفاتحة: 1) يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ، وَاِذَا قَالَ: (مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) ، قَالَ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ، وَهٰذِهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ، يَقُوْلُ: (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) (الفاتحة: 5) ، وَمَا بَقِيَ فَلِعَبْدِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ، (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) (الفاتحة: 7) ، فَهٰذَا لِعَبْدِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ . (1: 2)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْمُغِيْرَةِ: عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ الْخَوْلَانِيُّ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا کرتا ہے اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا' تو وہ نماز ناقص ہوتی ہے وہ ناقص ہوتی ہے وہ مکمل نہیں ہوتی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرے بازو پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے فارسی! تم دل میں اسے پڑھ لیا کرو' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (یعنی سورۃ فاتحہ کی تلاوت کو) اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے' اس کا نصف حصہ میرے بندے کے لئے ہے اور نصف حصہ میرے لئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا' جب بندہ الحمد للہ رب العلمین پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی' جب بندہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی' جب بندہ ملک یوم الدین پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا

776–وأخرجه أحمد 2/241 و457 و478، ومسلم (395) (38) في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والترمذي (2953) في تفسير القرآن: باب ومن سورة فاتحة الكتاب، وابن ماجة (3784) في الأدب: باب ثواب القرآن، من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، به. وصححه ابن خزيمة (490) بنحوه. وأخرجه مسلم (395) (41) ، والترمذي (2953) من طريق أبي أويس، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه وأبي السائب مولى هشام بن زهرة وكانا جليسين لأبي هريرة، عن أبي هريرة، به. وأخرجه مالك 1/84 في الصلاة: باب القراءة خلف الإمام فيما لا يجهر فيه بالقراءة، ومن طريقه: عبد الرزاق (2768) ، وأحمد 2/460، ومسلم (395) (39) ، وأبو داؤد (821) في الصلاة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب، والنسائي 2/135، 136 في الافتتاح: باب ترك قراءة بسم الله الرحمٰن الرحيم في فاتحة الكتاب، والبغوي (578) ، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبي السائب، عن أبي هريرة، به، وصححه ابن خزيمة (502) . وأخرجه عبد الرزاق (2767) ، ومن طريقه: أحمد 2/285، ومسلم (395) (40) ، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/360، ومن طريقه ابن ماجة (838) في إقامة الصلاة: باب القراءة خلف الإمام، وأخرجه أحمد 2/250 و487، كلهم من طريق ابن جريج، عن العلاء، عن أبي السائب، عن أبي هريرة، وصححه ابن خزيمة (489) .

ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور یہ (یہ بعد والی آیت) میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے وہ کہتا ہے۔

"ایاك نعبد و ایاك نستعین"

اور اس کے بعد والا باقی حصہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا وہ یہ پڑھتا ہے:

''تو صراط مستقیم کی طرف ہمیں ہدایت دے ان لوگوں کے راستے کی طرف جن پر تو نے اپنا انعام کیا ہے' نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی طرف جن پر غضب نازل کیا گیا اور جو گمراہ ہوئے''۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)' تو یہ چیز میرے بندے کو ملے گی اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو مغیرہ نامی راوی کا نام عبدالقدوس بن حجاج خولانی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ هِيَ اَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّتِي اُوتِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا بیان کہ سورہ فاتحہ قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے اور یہی وہ ''سبع مثانی'' ہے' جو حضرت محمد ﷺ کو عطا کی گئی ہے

۷۷۷ – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُيَيْجُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى، قَالَ:

كُنْتُ اُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ اُجِبْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي كُنْتُ اُصَلِّي، فَقَالَ: اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: (اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ) (الأنفال: 24)؟ ثُمَّ، قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ سُورَةً هِيَ اَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الَّذِي اُوتِيتُهُ. (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ اَعْظَمُ سُورَةٍ، اَرَادَ بِهِ فِي الْاَجْرِ، لَا اَنَّ بَعْضَ الْقُرْآنِ اَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ.

وَاَبُوْ سَعِيدِ بْنُ الْمُعَلَّى اِسْمُهُ: رَافِعُ بْنُ الْمُعَلَّى بْنِ لَوْذَانَ بْنِ حَارِثَةَ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ.

❀❀ ابوسعید بن معلیٰ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے مجھے آواز دی میں آپ کی طرف نہیں گیا (جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا)' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

777– إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (4474) في التفسير: باب ما جاء في فاتحة الكتاب، عن مُسَدَّد، به. وأخرجه أحمد 4/211، والبخاري (5006) في فضائل القرآن: باب فضل فاتحة الكتاب، عن علي بن عبد الله، كلاهما عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه الطيالسي 2/9، وأحمد 3/450، والبخاري (4647) في التفسير: باب (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ...) و (4703)

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''جب اللہ اور اس کا رسول تم کو بلائیں، تو تم ان کی طرف جاؤ''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی سورۃ کی تعلیم نہ دوں جو قرآن میں موجود سب سے عظیم سورت ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: الحمد لله رب العلمين یہی سبع مثانی ہے اور وہ قرآن ہے، جو مجھے دیا گیا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''یہ سب سے عظیم سورت ہے'' اس سے مراد اجر کے اعتبار سے (سب سے عظیم ہونا) ہے۔ ایسا نہیں ہے، قرآن کا ایک حصہ دوسرے سے افضل ہو۔

حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ کا نام رافع بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ ہے۔ ان کا انتقال **74** ہجری میں ہوا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَارِئَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ يُعْطَى مَا يَسْأَلُ فِي قِرَاءَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے والا شخص اور سورہ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کرنے والا شخص اپنی تلاوت کے دوران جو مانگتا ہے وہ اسے دیا جائے گا

778 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا جِبْرِيلُ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ: لَقَدْ فُتِحَ بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ، فَأَتَاهُ مَلَكٌ، فَقَالَ لَهُ: أَبْشِرْ بِسُورَتَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُعْطَهُمَا نَبِيٌّ كَانَ قَبْلَكَ: فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ مِنْهَا حَرْفًا إِلَّا أُعْطِيتَهُ. (1: 2)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''ایک مرتبہ جبرائیل نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ اسی دوران انہوں نے اوپر سے (آسمان کا دروازہ) کھلنے کی آواز سنی انہوں نے سر اٹھایا اور بولے: آج آسمان کا ایسا دروازہ کھلا ہے، جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا پھر ایک فرشتہ ان کے پاس آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ کو دو ایسی سورتوں کی خوشخبری قبول ہو جو آپ سے پہلے کسی اور نبی کو نہیں دی گئی ہیں، وہ سورہ فاتحہ اور سورہ البقرہ کی آخری آیات ہیں۔ آپ ان کا جو بھی حرف تلاوت کریں گے آپ کو وہ چیز مل جائے گی''۔

778- إسناده حسن، معاوية بن هشام -وإن خرج له مسلم- فيه كلام ينزل فيه عن رتبة الصحة، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات وصححه الحاكم في المستدرك 1/558-559 من طريق أحمد بن خازم، وأخرجه مسلم (806) في صلاة المسافرين: باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة، والنسائي 2/138 في الافتتاح: باب فضل فاتحة الكتاب، وفي عمل اليوم والليلة برقم (722)، والطبراني في الكبير (12255)، والبغوي (1200)، من طرق عن أبي الأحوص، عن عمار بن رُزَيق، بهذا الإسناد، وفيه عندهم أبشر بنورين بدل بسورتين.

ذِكْرُ نُزُولِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

سورہ بقرہ کی تلاوت کے وقت فرشتے نازل ہونے کا تذکرہ

779 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَيْنَمَا اَنَا اَقْرَاُ اللَّيْلَةَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ اِذْ سَمِعْتُ وَجْبَةً مِنْ خَلْفِي، فَظَنَنْتُ اَنَّ فَرَسِي انْطَلَقَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ يَا اَبَا عَتِيكٍ، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا مِثْلُ الْمِصْبَاحِ مُدَلًّى بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اقْرَاْ يَا اَبَا عَتِيكٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا اسْتَطَعْتُ اَنْ اَمْضِيَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ نَزَلَتْ لِقِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَاَيْتَ الْعَجَائِبَ . (1: 2)

❀❀ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات میں سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا۔ اسی دوران میں نے اپنے پیچھے ایک آہٹ سنی مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید میرا گھوڑا چلا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابواسید! تم تلاوت کرتے رہو' میں نے توجہ کی' تو وہاں کچھ چراغ نظر آئے' جو آسمان وزمین کے درمیان موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعتیک! تم تلاوت کرتے ہو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اب تلاوت جاری نہیں رکھ سکتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فرشتے تھے جو سورہ بقرہ کی تلاوت کی وجہ سے نازل ہوئے تھے' اگر تم تلاوت جاری رکھتے' تو اور بھی حیران کن چیزیں دیکھتے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ مِنَ الْقُرْآنِ بِالسَّنَامِ مِنَ الْبَعِيرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کی سورہ بقرہ کی تلاوت کو اونٹ کی کوہان سے تشبیہ دینا

780 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَهْمٍ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَاَهَا فِي بَيْتِهِ لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَ لَيَالٍ، وَمَنْ قَرَاَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ . (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَرَادَ بِهِ مَرَدَةَ الشَّيَاطِينِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ.

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کی ایک چوٹی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ بقرہ ہے' جو شخص رات کے وقت اس کی تلاوت کر لیتا ہے' شیطان تین راتوں تک اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا اور جو شخص دن کے وقت اس کی تلاوت کر لیتا ہے' شیطان تین دن تک اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''شیطان تین دن تک اس گھر میں داخل نہیں ہوتا'' اس سے مراد سرکش شیاطین ہیں۔ دوسرے شیاطین مراد نہیں ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ تَكْفِيَانِ لِمَنْ قَرَاَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سورہ بقرہ کی آخری دو آیات اس شخص کے لئے کافی ہوتی ہیں جو ان کی تلاوت کرتا ہے

781 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: لَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ فِي الطَّوَافِ فَسَاَلْتُهُ عَنْهُ، فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَرَاَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ . (1: 2)

❀❀ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: طواف کے دوران میری ملاقات حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کر لے' تو یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اٰخِرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ اِذَا قُرِءَ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ اَمِنَ اَهْلُ الدَّارِ دُخُوْلَ الشَّيْطَانِ عَلَيْهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سورہ بقرہ کا آخری حصہ جب کسی گھر میں تین دن میں پڑھا جاتا ہے تو اس گھر کے افراد' اپنے ہاں شیطان کے داخل ہونے سے محفوظ ہو جاتے ہیں

781– إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 4/122، والبخاري (5009) في فضائل القرآن: باب فضل سورة البقرة، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (718)، والبغوي في شرح السنة (1199)، من طرق عن سفيان، به. وأخرجه البخاري (5051) في فضائل القرآن: باب في كم يقرأ القرآن، من طريق سفيان أيضًا به، لكن فيه: عن عبد الرحمن بن يزيد أخبره علقمة عن أبي مسعود، ولقيته وهو يطوف بالبيت. وأخرجه الطيالسي 2/10، وأحمد 4/121، ومسلم (807) (255) في صلاة المسافرين: باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة، وأبو داود (1397) في الصلاة: باب تحزيب القرآن، والترمذي (2881) في فضائل القرآن: باب ما جاء في آخر سورة البقرة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (719)، وابن ماجة (1369) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يرجى أن يكفى من قيام الليل، والدارمي 1/349 في الصلاة: باب مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، و2/450 في فضائل القرآن: باب فضل أول سورة البقرة وآية الكرسي، من طرق عن منصور، به.

AlHidayah - الهداية

782 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْاٰيَتَانِ خُتِمَ بِهِمَا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ لَا تُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ . (1: 2)

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ دو آیات جہاں سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے وہ جس بھی گھر میں تین دن تک تلاوت کی جائیں تو شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا''۔

ذِكْرُ فِرَارِ الشَّيْطَانِ مِنَ الْبَيْتِ اِذَا قُرِءَ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

شیطان کے اس گھر سے فرار ہونے کا تذکرہ جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے

783 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَتَّخِذُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، صَلُّوْا فِيْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ يَسْمَعُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَاُ فِيْهِ (1: 2)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ تم وہاں نماز ادا کیا کرو کیونکہ شیطان ایسے گھر سے دور بھاگتا ہے جس گھر میں وہ سورہ بقرہ کی تلاوت کو سنتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِحْتِرَازِ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ بِقِرَاءَةِ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ

شیاطین کا آیت الکرسی کی تلاوت سے احتراز کرنے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بچائے

784 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ،

782- إسناده صحيح، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد بن عمرو أو عامر الجرمي البصري. وأخرجه أحمد 4/274، والترمذي (2882) في فضائل القرآن: باب ما جاء في آخر سورة البقرة، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (967)، والدارمي 2/449، والبغوي في شرح السنة برقم (1201)، من طرق عن حماد بن سلمة، به، وصححه الحاكم 1/562 و2/260، ووافقه الذهبي. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم (966) من طريق ريحان بن سعيد، عن عباد بن منصور، عن أيوب السختياني، عن أبي قلابة، عن أبي صالح الحارثي، عن النعمان بن بشير. وأخرجه الطبراني في الكبير (7146) من طريق عبد الله بن أحمد، عن هدبة بن خالد، عن حماد بن سلمة، عن أشعث بن عبد الرحمن.

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ لَهُمْ جَرِيْنٌ فِيْهِ تَمْرٌ، وَكَانَ مِمَّا يَتَعَاهَدُهٗ فَيَجِدُهٗ يَنْقُصُ، فَحَرَسَهٗ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِدَابَّةٍ كَهَيْئَةِ الْغُلَامِ الْمُحْتَلِمِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: مَا اَنْتَ، جِنٌّ اَمْ اِنْسٌ؟، فَقَالَ: جِنٌّ، فَقُلْتُ: نَاوِلْنِيْ يَدَكَ، فَإِذَا يَدُ كَلْبٍ وَشَعْرُ كَلْبٍ، فَقُلْتُ: هٰكَذَا خُلِقَ الْجِنُّ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنُّ اَنَّهٗ مَا فِيْهِمْ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنِّيْ، فَقُلْتُ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟، قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّكَ رَجُلٌ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُصِيْبَ مِنْ طَعَامِكَ، قُلْتُ: فَمَا الَّذِيْ يَحْرِزُنَا مِنْكُمْ؟، فَقَالَ: هٰذِهِ الْاٰيَةُ، اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ، قَالَ: فَتَرَكْتُهٗ. وَغَدَا اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ الْخَبِيْثُ. (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اسْمُ ابْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هُوَ الطُّفَيْلُ بْنُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے یہ بات بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے ان کا ایک گودام تھا جس میں کھجوریں موجود تھیں۔ وہ اس کا دھیان رکھتے تھے' لیکن کھجوریں کم ہوتی جا رہی تھیں۔ ایک رات وہ اس کا پہرہ دے رہے تھے' تو وہاں ایک نوجوان لڑکے کی طرح کا جانور آیا۔ حضرت ابی کہتے ہیں: میں نے سلام کیا' تو اس نے مجھے سلام کا جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا: تم کون ہو' تم جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے کہا: میں جن ہوں میں نے کہا: تم اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ' تو اس کا ہاتھ کتے کی مانند تھا۔ اس کے بال کتے کے جیسے تھے میں نے کہا: کیا جنوں کی تخلیق اس طرح ہوئی ہے۔ اس نے کہا: جن یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو مجھ سے زیادہ طاقت ور ہیں میں نے کہا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ایک ایسے شخص ہیں جو صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہیں' تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں بھی آپ کے اناج میں سے کچھ حاصل کرلوں۔ میں نے دریافت کیا: تم لوگوں سے کون سی چیز ہمیں محفوظ رکھ سکتی ہے' تو اس نے کہا: یہ آیت یعنی آیت الکرسی حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اگلے دن حضرت ابی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس خبیث نے ٹھیک کہا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام طفیل بن ابی بن کعب ہے۔

ذِكْرُ الْاِعْتِصَامِ مِنَ الدَّجَّالِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهٖ بِقِرَاءَةِ عَشْرِ اٰيَاتٍ مِّنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

دجال سے بچنے کے لئے سورہ کہف کی دس آیات کی تلاوت کرنے کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ہمیں اس (دجّال) کے شر سے بچائے

785 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَخْرَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِبَغْدَادَ بَيْنَ السُّوْرَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

785- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/449 . وأخرجه أحمد 5/196 و6/449، ومسلم (809) في صلاة المسافرين: باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي، وأبو داوٗد (4323) في الملاحم: باب خروج الدجال، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (951)، والبغوي في شرح السنة (1204)، من طرق عن قتادة، به، وصححه الحاكم 2/368، ووافقه الذهبي.

الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ قَرَاَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ . (1: 2)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص سورۃ الکہف کی دس آیات کی تلاوت کرلے گا وہ دجال کی آزمائش سے محفوظ رہے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاٰىَ الَّتِىْ يَعْتَصِمُ الْمَرْءُ بِقِرَاءَتِهَا مِنَ الدَّجَّالِ هِىَ اٰخِرُ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

اس بات کا بیان جن آیات کی تلاوت سے آدمی دجال کے فتنے سے محفوظ رہ سکتا ہے وہ سورہ کہف کی آخری دس آیات ہیں

786 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ .

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جوشخص سورۃ الکہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کرلے گا وہ دجال کی آزمائش سے محفوظ رہے گا''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِكْثَارِ مِنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

سورہ ملک کی تلاوت زیادہ کرنے کا حکم ہونا

787 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِىْ اُسَامَةَ : اَحَدَّثَكُمْ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):قَالَ: اِنَّ سُوْرَةً فِى الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُ: (تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ

786- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/446 من طريق محمد بن جعفر، وحجاج عن شعبة، به، وأخرجه مسلم (809) من طريقين عن محمد بن جعفر، عن شعبة، وقال عقبها: وقال همام من أول الكهف كما قال هشام . ينزع فى ذلك إلى ترجيح روايتهما على رواية شعبة، وهو الأشبه بالصواب، لا سيما وقد وافقهما سعيد بن أبى عروبة وشيبان بن عبد الرحمٰن. وقد أخرجه الترمذى (2886) من طريق محمد بن جعفر به، ولفظه: من قرأ ثلاث اٰيات من أول الكهف .... وأخرجه النسائى فى الكبرى كما فى تحفة الأشراف 8/233 فى فضائل القرآن وفى اليوم والليلة عن عمرو بن على عن غندر، به،

الْمُلْكُ) (الملك: 1)

(متن حدیث): فَاَقَرَّ بِهٖ اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَالَ: نَعَمْ. (1: 80)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا، اَرَادَ بِهٖ ثَوَابَ قِرَاءَتِهَا، فَاَطْلَقَ الِاسْمَ عَلٰى مَا تَوَلَّدَ مِنْهُ وَهُوَ الثَّوَابُ، كَمَا يُطْلَقُ اسْمُ السُّوْرَةِ نَفْسِهَا عَلَيْهِ. وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ اُمَامَةَ اَرَادَ بِهٖ ثَوَابَ الْقُرْآنِ، وَثَوَابَ الْبَقَرَةِ، وَآلِ عِمْرَانَ، اِذِ الْعَرَبُ تُطْلِقُ فِيْ لُغَتِهَا اسْمَ مَا تَوَلَّدَ مِنَ الشَّيْءِ عَلٰى نَفْسِهٖ كَمَا ذَكَرْنَاهُ.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک قرآن میں ایک سورۃ ہے' جس کی تیس آیات ہیں۔ یہ سورۃ اپنے حافظ کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے گی' یہاں تک کہ اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔ (وہ سورت یہ ہے) تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ'

تو ابو اسامہ نے ان کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا: جی ہاں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ اپنے ساتھی (یعنی باقاعدگی سے پڑھنے والے یا حافظ) کیلئے دعاء مغفرت کرتی ہیں'' اس سے مراد ان کی قرات کا ثواب ہے' تو یہاں اسم کا اطلاق' اس سے حاصل ہونے والے نتیجے پر کیا گیا ہے اور وہ ثواب ہے۔ جس طرح سورت کے اسم کا اطلاق اس کے نفس وجود پر بھی ہوتا ہے۔

اس طرح حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مراد قرآن' سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھنے کا ثواب ہے کیونکہ عرب اپنے محاورے میں (بعض اوقات) کسی اسم کا اطلاق اس سے حاصل ہونے والے نتیجے پر کرتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے یہ ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ ثَوَابِ قِرَاءَةِ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ لِمَنْ قَرَاَهُ

سورہ ملک کی تلاوت کرنے والے شخص کو حاصل ہونے والے ثواب (یعنی اس سورت کا اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ)

788 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): سُوْرَةٌ فِي الْقُرْآنِ، ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً، تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ: تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

(2: 1).

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن میں ایک سورۃ ہے' جس کی تیس آیات ہیں۔ یہ اپنے پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے گی'

یہاں تک کہ اس شخص کی مغفرت ہوجائے گی۔(وہ سورۃ یہ ہے)

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ مَضْجَعَهُ

جو شخص اپنے بستر پر جائے اسے سورہ کافرون کی تلاوت کرنے کا حکم ہونا

789 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي، قَالَ: اقْرَأْ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) (الكافرون: 1)

❀❀ فروہ بن نوفل اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے کہ جب میں بستر پر جایا کروں' تو اسے پڑھ لیا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ بِهٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کا حکم دیا گیا ہے

790 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلْ لَكَ فِي رَبِيبَةٍ يَكْفُلُهَا رَبِيبٌ ؟، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَرَكْتُهَا عِنْدَ أُمِّهَا ، قَالَ: فَمَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ؟ ، قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنَامِي، قَالَ: اقْرَأْ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) (الْكَافِرُونَ) ، (ثُمَّ) نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

❀❀ فروہ بن نوفل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنی سوتیلی بیٹی کو حاصل کرنا چاہتے ہو وہ اپنے سوتیلے باپ کی کفالت میں ہے۔راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ

789- رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 5/456، والترمذى (3403) فى الدعوات . وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (802) .

790- إسناده صحيح، وأخرجه أبو داؤد (5055) فى الأدب: باب ما يقول عند النوم، والنسائى فى عمل اليوم والليلة برقم (801) ، وفى الكبرى كما فى تحفة الأشراف 9/63، والدارمى 2/459، والحاكم 2/538 . وذكره السيوطى فى الدر المنثور 6/405

نے ان سے یہی سوال کیا' تو انہوں نے عرض کی: میں نے اسے اس کی ماں کے پاس چھوڑ دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں آئے ہو۔ اس نے کہا: میں اس لئے آیا ہوں تا کہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جسے میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سورۃ الکفرون کی تلاوت کیا کرو تم اسے مکمل پڑھ کے سویا کرو' کیونکہ یہ شرک سے برأۃ (کا اظہار) ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى قَارِءِ سُورَةِ الْإِخْلَاصِ بِإِعْطَائِهِ أَجْرَ قِرَاءَةِ ثُلُثِ الْقُرْآنِ

اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص کی تلاوت کرنے والے شخص کو جو فضیلت عطا کی ہے

اسے ایک تہائی قرآن کا اجر ملتا ہے' اس کا تذکرہ

791 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الْعَابِدُ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ (2:1)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو سورۃ اخلاص بار بار تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ اگلے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا وہ شخص اس سورت کو چھوٹی سمجھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو فرمایا۔

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْعَرَبَ فِي لُغَتِهَا تَنْسِبُ الْفِعْلَ إِلَى الْفِعْلِ نَفْسِهِ كَمَا تَنْسِبُهُ إِلَى الْفَاعِلِ وَالْآمِرِ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' عرب اپنی لغت میں بعض اوقات فعل کی نسبت فعل کی طرف ہی کر دیتے ہیں جس طرح کبھی وہ فعل کی نسبت فاعل کی طرف کرتے ہیں اور دونوں صورتیں ایک جیسی ہیں

792 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ أَشْرَسَ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُحِبُّ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ. (2:1)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں سورۃ اخلاص سے محبت کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس سے محبت کرنا تمہیں' جنت میں داخل کر دے گا؟

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ لِمُحِبِّي سُورَةِ الْاِخْلَاصِ

سورۃ اخلاص سے محبت کرنے والے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت کے اثبات کا تذکرہ

793 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، اَنَّ اَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ، عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ، فَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ صَنَعَ هٰذَا ؟ فَسَاَلُوْهُ، فَقَالَ: اَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ (2:1).

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک مہم کا امیر بنا کر روانہ کیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے سورہ اخلاص پڑھا کرتا تھا وہ لوگ واپس آئے۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس سے دریافت کرو وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ لوگوں نے اس سے دریافت کیا' تو اس نے بتایا مجھے اس سورۃ کی تلاوت کرنا اچھا لگتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے بتا دو اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُبَّ الْمَرْءِ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بِالْمُدَاوَمَةِ عَلٰى قِرَاءَتِهَا يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا سورہ اخلاص سے اس طرح محبت کرنا کہ اس کی باقاعدگی سے تلاوت کرتا رہے' اسے یہ چیز جنت میں داخل کر دیتی ہے

794 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَلْزَمُ قِرَاءَةَ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الإخلاص: 1) فِي الصَّلَاةِ مَعَ كُلِّ سُوْرَةٍ، وَهُوَ يَؤُمُّ بِاَصْحَابِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ، فَقَالَ: اِنِّي اُحِبُّهَا، قَالَ: حُبُّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ . (2:1)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص باقاعدگی کے ساتھ نماز میں ہر سورۃ کے ساتھ سورۃ اخلاص کی تلاوت کیا کرتا تھا وہ شخص اپنے ساتھیوں کی امامت بھی کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اس نے عرض

794–وقد علقه البخاري (774) في الأذان: باب الجمع بين السورتين في الركعة، وأخرجه الترمذي (2901) في فضائل القرآن. باب ما جاء في سورة الإخلاص، والبيهقي 2/61 في السنن .

کی: میں اس سورہ سے محبت کرتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس سورۃ سے محبت کرنا تمہیں جنت میں داخل کردے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَارِءَ لَا يَقْرَاُ شَيْئًا اَبْلَغَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قرأت کرنے والا شخص کوئی ایسی چیز قرأت نہیں کرتا جو سورۃ فلق کے مقابلے میں زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچتی ہو

795 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَسْلَمَ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): تَبِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ رَاكِبٌ، فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى يَدِهٖ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرِئْنِيْ مِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ . (1: 2)

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھا۔ آپ اس وقت سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے دستِ مبارک پر رکھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے سورۃ ہود اور سورۃ یوسف پڑھنی سکھادیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسی کسی چیز کی تلاوت نہیں سیکھو گے' جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سورۃ فلق سے زیادہ بلیغ ہو۔ (یا زیادہ مرتبے کی حامل ہو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَارِئَ لَا يَقْرَاُ شَيْئًا يُشْبِهُ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قرأت کرنے والا شخص کوئی ایسی چیز تلاوت نہیں کرتا' جو سورہ فلق اور سورہ ناس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو

796 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ

795– إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 4/159، والنسائي 2/158 في الافتتاح: باب الفضل في قراءة المعوذتين، و 8/254 في الاستعاذة، والبغوي في شرح السنة (1213)، من طرق عن ليث بن سعد، به. وأخرجه أحمد 4/149 من طريق ليث، به، لكن بزيادة هاشم بين يزيد وأسلم. وأخرجه أحمد 4/155، والدارمي 2/461، 462، من طريق أبي عبد الرحمٰن عبد الله بن يزيد، عن حيوة وابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وإسناده صحيح، ابن لهيعة متابع. وصححه الحاكم 2/540، ووافقه الذهبي، من طريق يحيى بن أيوب، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وأخرجه الطبراني 17/286 من طريق ليث، عن يزيد، عن أبي الخير، عن عقبة. وأخرجه أحمد 4/144 و150 و152، ومسلم (814) (265) في صلاة المسافرين: باب فضل قراءة المعوذتين، والترمذي (2902) في فضائل القرآن: باب ما جاء في المعوذتين، والنسائي 8/254 في الاستعاذة، وفي فضائل القرآن في الكبرى كما في تحفة الأشراف 7/315، والدارمي 2/462، والبيهقي في السنن 2/394، من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن حازم، عن عقبة. وأخرجه أحمد 4/149، 150 و153، وأبو داود (1462) في الصلاة: باب في المعوذتين، والنسائي 8/252 في الاستعاذة، والبيهقي 2/394، من طريق معاوية بن صالح، عن العلاء بن الحارث، عن القاسم مولى معاوية، عن عقبة.

بْنِ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ اَبُوْ طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِقْرَاْ يَا جَابِرُ، قَالَ: قُلْتُ: مَا اَقْرَاُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَنْتَ؟، قَالَ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) و (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ)، فَقَرَاْتُهُمَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ بِهِمَا، وَلَنْ تَقْرَاَ بِمِثْلِهِمَا. (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جابر تلاوت کرو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں کیا تلاوت کروں۔ آپ نے فرمایا: سورۃ فلق اور سورۃ الناس' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان دونوں کی تلاوت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان دونوں کی تلاوت کیا کرو۔ تم ان دونوں (جیسی کسی اور سورۃ) کی تلاوت نہیں کرو گے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ قِرَاءَةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ اَسْبَابِهِ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی کے لئے اپنے اسباب میں معوذتین کی تلاوت مستحب ہے

797 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَا يَكْتُبُ فِيْ مُصْحَفِهِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، فَقَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) فَقُلْتُهَا، وَقَالَ لِيْ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) فَقُلْتُهَا فَنَحْنُ نَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (1: 2)

زر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مصحف میں معوذتین تحریر نہیں کرتے' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: جبرائیل نے مجھ سے کہا۔

قل اعوذ برب الفلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے اسے پڑھا' تو پھر انہوں نے مجھ سے کہا: قل اعوذ برب الناس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو میں نے اسے پڑھا۔

(حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم وہ کہتے ہیں: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْآنَ، وَهُوَ وَاضِعٌ رَاْسَهُ فِيْ حِجْرِ امْرَاَتِهِ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا

آدمی کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ قرآن کی تلاوت ایسی حالت میں کرے

797- إسناده حسن من أجل عاصم بن أبي النجود، وقد تابعه عليه عبدة بن أبي لبابة كما سيرد، فهو صحيح. وأخرجه أحمد 5/129 عن عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (374) ومن طريقه البيهقي 2/394، وأحمد 5/130، والبخاري (4977) في التفسير: باب سورة قل أعوذ برب الناس

جب کہ اس نے اپنا سر اپنی بیوی کی گود میں رکھا ہو اور وہ عورت حیض کی حالت میں ہو

798 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ اِحْدَانَا، فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ . (1:4)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم (ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک کی گود میں سر رکھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے جبکہ وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِغَيْرِ الْمُتَطَهِّرِ اَنْ يَّقْرَاَ كِتَابَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

بے وضو شخص کے لئے اس بات کی اباحت کا تذکرہ' وہ قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے' جبکہ وہ جنبی نہ ہو

799 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمُعَةَ الْاَصَمُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَمِسْعَرٍ، وَذَكَرَ اَبُوْ قُرَيْشٍ اٰخَرَ مَعَهُمَا، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْجُبُهُ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ مَا خَلَا الْجَنَابَةَ . (1:4)

❀❀ حضرت علی ارشاد فرماتے ہیں قرآن کی تلاوت کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔ صرف

798- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه عبد الرزاق (1252) ، والحميدى برقم (169) ، وأحمد 6/148 و190 و204، والبخارى (7549) فى التوحيد: باب قول النبى - صلى الله عليه وسلم -: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة ، وأبو داؤد (260) فى الطهارة: باب فى مؤاكلة الحائض ومجامعتها، والنسائى 1/147 فى الطهارة: باب فى الذى قرأ القرآن ورأسه فى حجر امرأته وهى حائض، و1/191 فى الحيض: باب الرجل يقرأ القرآن ورأسه فى حجر امرأته وهى حائض، وابن ماجة (634) فى الطهارة: باب الحائض تتناول الشىء من المسجد، وأبو عوانة 1/313، من طرق، عن سفيان، به . وأخرجه أحمد 6/117 و135 و158 و258، والبخارى (297) فى الحيض: باب قراءة الرجل فى حجر امرأته وهى حائض، ومسلم (301) فى الحيض: باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، والبيهقى فى السنن 1/312، والبغوى فى شرح السنة برقم (319)، وأخرجه أحمد 6/68، 69 و72، من طريق ابن لهيعة.

799- وأخرجه الحميدى (57) ، والطيالسى 1/59، وأحمد 1/83 و84 و107 و124، وأبو داؤد (229) فى الطهارة: باب فى الجنب يقرأ القرآن، والنسائى 1/144 فى الطهارة: باب حجب الجنب من قراءة القرآن، وابن ماجة (594) فى الطهارة: باب ما جاء فى قراءة القران على غير طهارة، والطحاوى 1/87، وابن الجارود فى المنتقى (94) ، والدارقطنى 1/119، والبيهقى فى السنن 1/88، 89، والبغوى فى شرح السنة (273) ، وصححه ابن خزيمة برقم (208) ، والحاكم 4/107، ووافقه الذهبى، من طرق عن شعبة بهذا الإسناد . قال شعبة: هذا الحديث ثلث رأس مالى . وقال: لا أروى أحسن منه عن عمرو بن مرة. وقال الحافظ ابن حجر فى الفتح 1/408: والحق أنه من قبيل الحسن يصلح للحجة. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/101، 102، والترمذى (146) فى الطهارة: باب ما جاء فى الرجل يقرأ القرآن على كل حال ما لم يكن جنبًا، والنسائى 1/144 .

جنابت کا معاملہ مختلف ہے۔(یعنی آپ جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت نہیں کرتے تھے)

800 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَشُعْبَةَ، وَذَكَرَ ابْنُ قُتَيْبَةَ اٰخَرَ مَعَهُمَا، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا . (5: 31)

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی بھی چیز قرآن کی تلاوت کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکاوٹ نہیں بنتی تھی' البتہ اگر آپ جنبی ہوتے تھے (تو آپ قرآن کی تلاوت نہیں کرتے تھے)

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس شخص کو غلط فہمی ہوئی ہے' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (وہ غلط فہمی یہ ہے کہ) یہ روایت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

801 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى اَحْيَانِهِ . (5: 31)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس شخص کو غلط فہمی ہوئی' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ روایت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں)

802 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى اَحْيَانِهِ. (1:4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ عَائِشَةَ: يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى اَحْيَانِهِ، اَرَادَتْ بِهِ الذِّكْرَ الَّذِيْ هُوَ غَيْرُ الْقُرْآنِ، اِذِ الْقُرْآنُ يَجُوْزُ اَنْ يُّسَمَّى الَّذِيْ ذَكَرَ، وَقَدْ كَانَ لَا يَقْرَؤُهُ وَهُوَ جُنُبٌ، وَكَانَ يَقْرَؤُهُ فِيْ سَائِرِ الْاَحْوَالِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے''۔ اس سے ان کی مراد وہ ذکر ہے' جو قرآن کے علاوہ ہو' کیونکہ یہ ممکن ہے' انہوں نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں اس سے مراد قرآن ہو۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں اس کی تلاوت نہیں کرتے تھے۔ آپ باقی تمام حالتوں میں اس کی تلاوت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ طَلَبَةِ الْعِلْمِ مِنْ مَّظَانِّهِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان لوگوں کو یہ وہم ہو' جنہوں نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا گیا ہے روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

803 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَخَالِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْحُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ جُدْعَانَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَضَّاَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ، اَوْ، قَالَ: عَلٰى طَهَارَةٍ (1:4)

802- إسناده قوى على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 6/70 و153، ومسلم (372) فى الحيض: باب ذكر الله تعالى فى حال الجنابة وغيرها، وأبو داؤد (18) فى الطهارة. باب فى الرجل يذكر الله تعالى على غير طهر، والترمذى (3384) فى الدعاء: باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، وابن ماجة (302) فى الطهارة: باب ذكر الله عز وجل على الخلاء، وأبو عوانة صحيحه 1/217، والبيهقى فى السنن 1/90، والبغوى فى شرح السنة برقم (274)، من طرق عن يحيى بن زكريا، به. وأخرجه أحمد 6/278 من طريق الوليد، حدثنا زكريا بن أبى زائدة، به وصححه ابن خزيمة برقم (207).

803- إسناده صحيح' وهو فى صحيح ابن خزيمة برقم (206). وأخرجه أبو داؤد (17) فى الطهارة: باب أيَرُدُّ السلام وهو يبول، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/167، ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 4/345 و 5/80، والنسائى 1/37 فى الطهارة: باب رد السلام بعد الوضوء، وابن ماجة (350) فى الطهارة. باب الرجل يُسَلَّم عليه وهو يبول، والبيهقى فى السنن 1/90، والطبرانى 20/229 (781)، من طرق عن سعيد به. وأخرجه الدارمى 2/278 من طريق معاذ بن هشام، عن أبيه، عن قتادة، به أخرجه ابن أبى شيبة 8/623 مختصرًا من طريق الحسن، عن المهاجر، به.

AlHidayah - الهداية

وَكَانَ الْحَسَنُ بِهٖ يَأْخُذُ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ ، اَرَادَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ، لِاَنَّ الذِّكْرَ عَلَى الطَّهَارَةِ اَفْضَلُ، لَا اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُهٗ لِنَفْيِ جَوَازِهٖ

❀❀ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وضو کررہے تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا۔ جب آپ نے وضو مکمل کرلیا' تو (سلام کا جواب دے کر) عذر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

حسن بصری اس روایت کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''مجھے ناپسند ہوا کہ میں بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں'' اس سے مراد فضیلت (کے حصول کا ارادہ) ہے کیونکہ باوضو حالت میں ذکر کرنا افضل ہے۔ ایسا نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ناجائز ہونے کی وجہ سے اسے ناپسند کیا۔

8- بَابُ الْاَذْكَارِ

باب 8: اذکار کے بارے میں روایات

804 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِي مُوسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ الْقَوْمُ فِي عَقَبَةٍ اَوْ ثَنِيَّةٍ، فَكُلَّمَا عَلَاهَا رَجُلٌ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَةٍ يَعْرِضُهَا فِي الْجَبَلِ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، ثُمَّ، قَالَ: يَا اَبَا مُوسٰى، اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ، اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟، قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (2: 59)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، لَفْظَةُ اِعْلَامٍ عَنْ هٰذَا الشَّيْءِ، مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالدُّعَاءِ

❀❀ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ یعنی (صحابہ کرام) جب بھی کسی گھاٹی پر چڑھتے تھے' تو جب آدمی اوپر پہنچ جاتا تھا' تو لا الہ الا اللّٰہ اور اللہ اکبر کہتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے خچر پر سوار تھے۔ جب آپ اس کے ساتھ پہاڑ پر پہنچے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم کسی بہرے یا غیر موجود (مبعو) کو نہیں پکار رہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے

804- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 4/407 من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2704) (45) في الذكر والدعاء: باب استحباب خفض الصوت بالذكر، وأبو داؤد (1527) في الصلاة: باب في الاستغفار، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (537)، من طرق عن يزيد بن زريع، عن سليمان التيمي، به. وأخرجه أحمد 4/402، والبخاري (6610) في القدر: باب لا حول ولا قوة إلا بالله، ومسلم (2704) (46) من طرق عن خالد الحذاء، عن أبي عثمان النهدي، به. وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 10/376، وأحمد 4/403 و 417، 418، والبخاري (4205) في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم (2704) في الذكر والدعاء، وأبو داؤد (1528) في الصلاة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (538)، وابن ماجة (3824) في الأدب: باب ما جاء في لا حول ولا قوة إلا بالله، من طرق عن عاصم الأحول، عن أبي عثمان النهدي، به. وأخرجه البخاري (6384) في الدعوات. باب الدعاء إذا علا عقبة، و (7386) في التوحيد: باب (وكان الله سميعًا بصيرًا)، ومسلم (2704)، من طرق عن حماد بن زيد، عن أيوب السختياني، عن أبي عثمان النهدي، به. وأخرجه أحمد 4/402، 403، ومسلم (2704) (47) من طريقين عن عثمان ابن غياث، عن أبي عثمان، به. وأخرجه أحمد 4/418، 419، وأبو داؤد (1526) في الصلاة، من طريق الجريري، عن أبي عثمان، به. وأخرجه الترمذي (3461) في الدعوات: باب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير، والنسائي في عمل اليوم والليلة (552)، كلاهما من طريق محمد بن بشار، حدثنا مرحوم بن عبد العزيز العطار، حدثنا أبو نعامة السعدي، عن أبي عثمان، به.

ابوموسیٰ! (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانے کی طرف نہ کروں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (وہ یہ کلمہ ہے) لا حول ولا قوة الا بالله

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تم کسی بہرے یا غیر موجود کو نہیں پکار رہے ہو'' لفظی طور پر اس بات کی اطلاع ہے لیکن اس سے مراد دعا کرتے ہوئے آواز لند کرنے کی سے منع کرنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ ذِكْرَ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ غَيْرُ جَائِزَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ بندے کا اپنے پروردگار کا بے وضو حالت میں ذکر کرنا جائز نہیں ہے

805 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُوْنَةَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ، فَقَالَ اَبُو الْجُهَيْمِ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ الْجَمَلِ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ السَّلَامَ

(31:5)

❀❀ عمیر جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں اور عبداللہ بن یسار اور حضرت ابوجہیم حاضر ہوئے تو حضرت ابوجہیم نے بتایا: نبی اکرم ﷺ بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے۔ ایک شخص آپ کے سامنے آیا۔ اس نے سلام کیا نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ دیوار کے پاس گئے آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا یعنی (تیمم کیا) پھر آپ نے سلام کا جواب دیا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ عمل کیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

806 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ الْقُرَشِيُّ بِالْبَصْرَةِ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

805- إسناده صحيح، وأخرجه النسائى 1/165 فى الطهارة: باب التيمم فى الحضر، عن الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد (329) فى الطهارة: باب التيمم فى الحضر، عن عبد الملك بن شعيب بن الليث، عن أبيه شعيب، به. وأخرجه البخارى (337) فى التيمم: باب التيمم فى الحضر إذا لم يجد الماء ، والبيهقى فى السنن 1/205 عن يحيى بن بكير، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم (369) تعليقًا فى الحيض: باب التيمم، فقال: وروى الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/169 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن عبد الرحمٰن بن هرمز، به. 806- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (803) .

الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ، فَقَالَ: اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ، اَوْ، قَالَ: عَلٰى طَهَارَةٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ كَرَاهِيَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرَ اللّٰهِ اِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ، كَانَ ذٰلِكَ لِاَنَّ الذِّكْرَ عَلٰى طَهَارَةٍ اَفْضَلُ، لَا اَنَّ ذِكْرَ الْمَرْءِ رَبَّهٗ عَلٰى غَيْرِ الطَّهَارَةِ غَيْرُ جَائِزٍ، لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى اَحْيَانِهٖ

❀❀ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پیشاب کررہے تھے انہوں نے سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوسلام کا جواب نہیں دیا۔ پہلے آپ نے وضو کیا پھر آپ نے عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ناپسند کرنا اس وجہ سے تھا کہ باوضو حالت میں ذکر کرنا افضل ہے۔ ایسا نہیں ہے' آدمی کا بے وضو حالت میں اپنے پروردگار کا ذکر کرنا جائز ہی نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اَسَامِي اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّتِيْ يَدْخُلُ مُحْصِيهَا الْجَنَّةَ

اللہ تعالیٰ کے ان اسماء کا تذکرہ جنہیں شمار کرنے والا شخص (یعنی انہیں یاد کرنے والا شخص) جنت میں داخل ہوگا

807 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا، مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. (1: 2)

807- إسناده صحيح، وأخرجه الترمذى (3506) فى الدعوات. 807- وأخرجه أحمد 2/427 و 499 من طرق عن هشام بن حسان، به. وأخرجه الحاكم 1/17، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 7، وأخرجه أحمد 2/267، ومسلم (2677) (6) فى الذكر والدعاء: باب فى أسماء الله تعالى وفضل من أحصاها، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 4، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن أيوب، عن ابن سيرين، به. وأخرجه أحمد 2/516 من طريق روح، عن ابن عون، عن ابن سيرين، به. وأخرجه أحمد 2/267 و 314، ومسلم (2677) (6)، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 4، والبغوى (1256) من طريق عبد الرزاق (19656)، وأخرجه أحمد 2/503، وابن ماجة (3860) فى الدعاء. باب أسماء الله عز وجل، من طريق محمد بن عمرو، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة. وأخرجه الترمذى (3506) فى الدعوات. وأورده المؤلف بعده من طريق أبى الزناد، عن الأعرج، عن أبى هريرة. ويرد تخريجه عنده.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں یعنی ایک کم 100 جو انہیں یاد کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ تَفْصِيلِ الْأَسَامِي الَّتِي يُدْخِلُ اللّٰهُ مُحْصِيهَا الْجَنَّةَ

ان اسماء کا تفصیلی تذکرہ جنہیں یاد رکھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کردے گا

808 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ بِدِمَشْقَ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، إِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ: هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ، الرَّحِيمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ، الْحَلِيمُ، الْعَظِيمُ، الْغَفُورُ، الشَّكُورُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيرُ، الْحَفِيظُ، الْمُقِيتُ، الْحَسِيبُ، الْجَلِيلُ، الْكَرِيمُ، الرَّقِيبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيمُ، الْوَدُودُ، الْمَجِيدُ، الْمُجِيبُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِينُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيدُ، الْمُحْصِي، الْمُبْدِئُ، الْمُعِيدُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الْأَحَدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْمُتَعَالِ، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّؤُوفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْمَانِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِي، الْجَامِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّورُ، الْهَادِي، الْبَدِيعُ، الْبَاقِي، الْوَارِثُ، الرَّشِيدُ، الصَّبُورُ. (1:2)

808-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں یعنی ایک کم 100 اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے جو شخص انہیں یاد کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ رحمان ہے، رحم کرنے والا ہے، بادشاہ ہے، پاک ہے، سلامتی عطا کرنے والا ہے، امن دینے والا ہے، نگرانی کرنے والا ہے، غالب ہے، زبردست ہے، کبریائی والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، بنانے والا ہے، شکل وصورت عطا کرنے والا ہے، مغفرت کرنے والا ہے، قہر والا ہے، عطیہ دینے والا ہے، رزق عطا

808- قال الترمذی بعد أن أخرجه فی سننه (3507). وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه

کرنے والا ہے، کھولنے والا ہے، علم رکھنے والا ہے، تنگی عطا کرنے والا ہے، کشادگی دینے والا ہے، پست کرنے والا ہے، بلند کرنے والا ہے، عزت دینے والا ہے، ذلت دینے والا ہے، سماعت والا ہے، بصیرت والا ہے، فیصلہ دینے والا ہے، عدل کرنے والا ہے، مہربان ہے، خبر رکھنے والا ہے، بردبار ہے، عظیم ہے، مغفرت کرنے والا ہے شکر کرنے والا ہے، بلند ہے، بڑا ہے، حفاظت کرنے والا ہے، نگرانی کرنے والا ہے، حساب رکھنے والا ہے، عظمت والا ہے، معزز ہے، نگران ہے، وسعت والا ہے، حکمت والا ہے، مہربان ہے، بزرگی والا ہے، دعا قبول کرنے والا ہے، زندہ کرنے والا ہے، گواہ ہے، حق ہے، وکیل ہے، طاقت ور ہے، متین ہے، نگران ہے، لائق حمد ہے، شمار کرنے والا ہے، آغاز کرنے والا ہے، دوبارہ پیدا کرنے والا ہے، زندگی دینے والا ہے، موت دینے والا ہے، زندہ ہے، قیوم ہے، پالنے والا ہے، بزرگی والا ہے، ایک ہے، یکتا ہے، بے نیاز ہے، قدرت والا ہے، اقتدار والا ہے، آگے کرنے والا ہے، پیچھے کرنے والا ہے، پہلا ہے، بعد والا ہے، ظاہر ہے، باطن ہے، بلند و برتر ہے، مہربان ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، انتقام لینے والا ہے، معاف کرنے والا ہے، مہربان ہے، بادشاہ ہے، جلال واکرام والا ہے، انصاف کرنے والا ہے، روکنے والا ہے، بے نیاز ہے، غنی ہے، جمع کرنے والا ہے، نقصان پہنچانے والا ہے، نفع دینے والا ہے، نور ہے، ہدایت دینے والا (کسی سابقہ شان کے بغیر پیدا کرنے والا ہے، باقی ہے، وارث ہے، ہدایت دینے والا ہے، صبر عطا کرنے والا (برداشت کرنے والا ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذِكْرَ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِهِ بِحَيْثُ يَسْمَعُ صَوْتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ پست آواز میں اپنے پروردگار کا ذکر اس سے افضل ہے کہ وہ اتنی بلند آواز میں ذکر کرے کہ دوسرا شخص اس کی آواز کو سن لے

809 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْبَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

809-وأخرجه الترمذی (3507) فی الدعوات، والبغوی (1257)؛ من طریق إبراهیم بن یعقوب الجوزانی، والبیهقی فی الأسماء والصفات من طریق جعفر بن محمد الفریابی، کلاهما عن صفوان بن صالح بهذا الإسناد، وصححه الحاکم 1/16 وسکت عنه الذهبی. وأخرجه بدون سیاق الأسماء البخاری (2736) فی الشروط: باب ما یجوز من الاشتراط، و (7392) فی التوحید، إن لله مئة اسم إلا واحدة، من طریق أبی الیمان، عن شعیب بن أبی حمزة، به. وأحمد 2/258 من طریق محمد، عن أبی الزناد، به. والحمدی (1130)، والبخاری (6410) فی الدعوات، باب لله مئة اسم غیر واحدة، ومسلم (2677) (5) فی الذکر والدعاء باب أسماء الله تعالی، والترمذی (3508) فی الدعوات، والبیهقی فی الأسماء والصفات ص4، کلهم من طریق سفیان بن عیینة عن أبی الزناد، به دون سرد الأسماء. وأخرجه ابن ماجة (3861) فی الدعاء باب أسماء الله عز وجل، من طریق هشام بن عمار، عن عبد الملك بن محمد الصنعانی، عن زهیر بن محمد، عن موسی بن عقبة عن الأعرج، عن أبی هریرة، وفیه سرد الأسماء وهذا إسناد ضعیف لضعف عبد الملك بن محمد. انظر الدر المنثور 3/147-149، تفسیر قوله تعالی (ولله الأسماء الحسنی فادعوه بها).

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ، وَخَيْرُ الرِّزْقِ، اَوِ الْعَيْشِ، مَا يَكْفِي. (1: 2)

الشَّكُّ مِنِ ابْنِ وَهْبٍ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے بہترین ذکر وہ ہے' جو پست آواز میں ہو' سب سے بہترین رزق (ضروریات زندگی راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: بہتر زندگی) وہ ہے' جو کہ کفایت کر جائے''۔

یہاں روایت کے الفاظ میں شک ابن وہب نامی راوی کو ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ ذِكْرَ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ نَفْسِهِ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِهِ بِحَيْثُ يَسْمَعُ النَّاسُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بندے کا پست میں ذکر کرنا اس سے افضل ہے کہ وہ یوں ذکر کرے کہ لوگ اسے سن سکیں

810 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ اذْكُرْنِيْ فِيْ نَفْسِكَ اَذْكُرْكَ فِيْ نَفْسِيْ، اذْكُرْنِيْ فِيْ مَلَاٍ مِّنَ النَّاسِ اَذْكُرْكَ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ. (3: 28)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تم اپنے دل میں مجھے یاد کرو میں اپنے دل میں تمہیں' یاد کروں گا تم لوگوں کی محفل میں مجھے یاد کرو میں ان سے بہتر گروہ میں تمہیں' یاد کروں گا''۔

ذِكْرُ ذِكْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ مَلَكُوْتِهٖ مَنْ ذَكَرَهُ فِيْ نَفْسِهٖ مِنْ عِبَادِهٖ، مَعَ ذِكْرِهٖ اِيَّاهُمْ فِي الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْ مَّلَائِكَتِهٖ عِنْدَ ذِكْرِهِمْ اِيَّاهُ فِيْ خَلْقِهٖ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص کا تذکرہ ملکوت میں کرتا ہے' جو اپنے دل میں اللہ کا ذکر کرتا ہے' نیز اللہ تعالیٰ اس کے ہمراہ وہ اس شخص کا تذکرہ مقرب فرشتوں میں کرتا ہے

810- إسناده حسن على شرط مسلم، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/309، وأحمد 2/405.

جبکہ وہ شخص مخلوق کے درمیان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے

811 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بْنِ مَرْزُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى:

(متن حدیث): اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ ، وَاَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِيْ، اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ، وَاِنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً . (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْلٰى مِنْ اَنْ يُّنْسَبَ اِلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ صِفَاتِ الْمَخْلُوْقِ، اِذْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ، وَهٰذِهِ اَلْفَاظٌ خَرَجَتْ مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ مِمَّا بَيْنَهُمْ، وَمَنْ ذَكَرَ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا فِيْ نَفْسِهٖ بِنُطْقٍ اَوْ عَمَلٍ يَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ، ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مَلَكُوْتِهٖ بِالْمَغْفِرَةِ لَهٗ تَفَضُّلًا وَجُوْدًا، وَمَنْ ذَكَرَ رَبَّهٗ فِيْ مَلَاٍ مِّنْ عِبَادِهٖ، ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ بِالْمَغْفِرَةِ لَهٗ، وَقَبُوْلِ مَا اَتٰى عَبْدُهٗ مِنْ ذِكْرِهٖ، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَى الْبَارِيْ جَلَّ وَعَلَا بِقَدْرِ شِبْرٍ مِّنَ الطَّاعَاتِ، كَانَ وُجُوْدُ الرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ مِنَ الرَّبِّ مِنْهُ لَهٗ اَقْرَبَ بِذِرَاعٍ، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلٰى مَوْلَاهُ جَلَّ وَعَلَا بِقَدْرِ ذِرَاعٍ مِّنَ الطَّاعَاتِ كَانَتِ الْمَغْفِرَةُ مِنْهُ لَهٗ اَقْرَبَ بِبَاعٍ، وَمَنْ اَتٰى فِيْ اَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ بِالسُّرْعَةِ كَالْمَشْيِ، اَتَتْهُ اَنْوَاعُ الْوَسَائِلِ وَوُجُوْدُ الرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِالسُّرْعَةِ كَالْهَرْوَلَةِ، وَاللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ .

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ وہ جب جہاں مجھے یاد کرتا ہے میں وہاں ہوتا ہوں اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ لوگوں میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے بھی بہترین گروہ میں اسے یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت مجھے یاد کرتا ہے تو میں ایک بالشت اس کے قریب ہوتا ہوں وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی ذات اس بات سے بلند و برتر ہے مخلوق کی صفات میں سے کوئی چیز اس کی

811– إسناده صحيح وأخرجه مسلم (2675) في الذكر والدعاء . باب الحث على ذكر الله تعالى . وأخرجه أحمد 2/251 و413، والبخاري (7405) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (ويحذركم الله نفسه) ، ومسلم (2675)(21) في الذكر: باب فضل الذكر، والترمذي (3603) في الدعوات: باب في حسن الظن بالله عز وجل، وابن ماجة (3822) في الأدب: باب فضل العمل، وابن خزيمة في التوحيد ص 7، والبغوي في شرح السنة برقم (1251) ، من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/516 و 517، و 524 و 534، 535، ومسلم (2675) في التوبة: باب في الحض على التوبة، والبخاري في خلق أفعال العباد ص 85 .

طرف منسوب کی جائے کیونکہ کوئی بھی چیز اس کی مثل نہیں ہے۔ یہ الفاظ (جو اس روایت میں استعمال ہوئے ہیں) یہ اس عام محاورے کے مطابق ہیں جو لوگوں کے درمیان رائج ہے۔ جو شخص تنہائی میں زبان کے ذریعے یا عمل کے ذریعے اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے' جس کے ذریعے وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں قرب حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے تحت' اپنی ملکوت میں مغفرت کے ہمراہ اس کا ذکر کرتا ہے اور جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر اس کے بندوں کی موجودگی میں کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں کے سامنے اس شخص کا ذکر مغفرت کے ہمراہ کرتا ہے۔ اس نے اپنے بندے کے ذکر کو قبول کر لیا ہے (اس کے ہمراہ بندے کا ذکر کرتا ہے) اور جو شخص ایک بالشت جتنی فرمانبرداری کے ہمراہ پروردگار کے قریب ہو' تو پروردگار کی طرف سے مہربانی اور رحمت ایک ذراع (درمیانی بڑی انگلی کے کنارے سے لے کر کہنی تک) جتنا اس کے قریب ہوتی ہیں۔ جو شخص ایک ذراع جتنی فرمانبرداری کے ہمراہ (اپنے) خالق کے قریب ہوتا ہے' تو اس (پروردگار) کی طرف سے مغفرت ایک باع (دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ) سے زیادہ اس کے قریب ہوتی ہے' جو شخص مختلف طرح کی نیکیاں پیدل چلنے جتنی سرعت کے ساتھ کرتا ہے' تو وسائل' مہربانی اور رحمت کے وجود اور مغفرت اتنی تیزی سے اس کی طرف آتے ہیں جس طرح دوڑنا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ ذِكْرَ الْعَبْدِ جَلَّ وَعَلَا فِي نَفْسِهِ يَذْكُرُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ بِالْمَغْفِرَةِ فِي مَلَكُوتِهِ

ان روایات کا تذکرہ (جن کے مطابق) جب بندہ دل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں مغفرت کے حوالے سے اس شخص کا تذکرہ کرتا ہے

812 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: عَبْدِيْ عِنْدَ ظَنِّهِ بِيْ، وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِي، اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَاَطْيَبَ. (3: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا: اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، يُرِيْدُ بِهِ: اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ بِالدَّوَامِ عَلَى الْمَعْرِفَةِ الَّتِيْ وَهَبْتُهَا لَهُ، وَجَعَلْتُهُ اَهْلًا لَهَا، ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، يُرِيْدُ بِهِ: فِيْ مَلَكُوتِيْ بِقَبُوْلِ تِلْكَ الْمَعْرِفَةِ مِنْهُ مَعَ غُفْرَانِ مَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ، ثُمَّ، قَالَ: وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَأٍ، يُرِيْدُ بِهِ: وَاِنْ ذَكَرَنِيْ بِلِسَانِهِ، يُرِيْدُ بِهِ الْاِقْرَارَ الَّذِيْ هُوَ عَلَامَةُ تِلْكَ الْمَعْرِفَةِ فِيْ مَلَأٍ مِنَ النَّاسِ لِيَعْلَمُوا اِسْلَامَهُ، ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُ، يُرِيْدُ بِهِ: ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الْجَنَّةِ، بِمَا اَتَى مِنَ الْاِحْسَانِ فِي الدُّنْيَا الَّذِيْ هُوَ الْاِيْمَانُ اِلٰى اَنِ اسْتَوْجَبَ بِهِ التَّمَكُّنَ مِنَ الْجِنَانِ.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

812- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 2/480 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد وانظر ما قبله.

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے' تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ دل میں مجھے یاد کرتا ہے' تو میں بھی دل میں اسے یاد کرتا ہوں اگر وہ لوگوں میں مجھے یاد کرتا ہے' تو میں بھی اس سے بہتر اور پاکیزہ گروہ میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''اگر وہ اپنے نفس میں (یعنی دل میں یا تنہائی میں) میرا ذکر کرتا ہے' تو میں اپنے من میں اس کا ذکر کرتا ہوں''۔ اس سے مراد یہ ہے اگر وہ اپنے من میں اس معرفت کی وجہ سے باقاعدگی سے میرا ذکر کرتا ہے' جو (معرفت) میں نے اسے ہبہ کی ہے اور میں نے اسے اس کا اہل بنایا ہے' تو پھر میں اپنے من میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اس سے مراد یہ ہے: میں اپنے ملکوت میں اس کی طرف سے اس معرفت کو قبول کرتا ہوں' اور اس کے ہمراہ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہوں۔

پھر اس نے یہ فرمایا: ''اگر وہ لوگوں میں میرا ذکر کرے'' اس سے مراد یہ ہے: اگر وہ اپنی زبان کے ہمراہ میرا ذکر کرے گا' اس سے مراد وہ اقرار ہے' جو لوگوں کی موجودگی میں اس معرفت کی علامت ہوگا تاکہ انہیں اس کے اسلام کا پتہ چل جائے۔

تو میں اس سے بہتر گروہ میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اس سے مراد یہ ہے میں اس کا ذکر ایسے گروہ میں کرتا ہوں' جو اس سے بہتر ہے' جس میں انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین ہونگے جو جنت میں ہونگے اس (شخص کے ذکر کی صورت یہ ہوگی) اس نے دنیا میں بھلائی کی ہوگی جو ایمان ہے' یہاں تک اس (ایمان) کی وجہ سے وہ جنت میں رہنے کا مستحق ہو جائے گا۔

ذِكْرُ مُبَاهَاةِ نَوْعٍ اٰخَرَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مَلَائِكَتَهُ بِذَاكِرِهٖ اِذَا قَرَنَ مَعَ الذِّكْرِ التَّفَكُّرَ

اللہ تعالیٰ کا اپنے فرشتوں کے سامنے اپنا ذکر کرنے والے شخص پر فخر کا اظہار کرنا جبکہ اس شخص نے ذکر کے ہمراہ غور و فکر کو بھی ساتھ ملایا ہو

813 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْجُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ، قَالَ: اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا

813- إسناده صحيح، وأخرجه الطيالسي 1/249، وابن أبي شيبة 10/305، وأحمد 4/92، ومسلم (2701) في الذكر: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، والترمذي (3379) في الدعاء: باب ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله عز وجل ما لهم من الفضل، والنسائي 8/249 في أدب القضاة: باب كيف يستحلف الحاكم.

AlHidayah - الهداية

هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ، قَالَ: اللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ، قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلٰكِنْ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ. (1: 2)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ لوگوں نے بتایا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا تم لوگ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھتے ہو؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم لوگ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اور اس نے جو اسلام کی ہدایت دی ہے اور ہم پر یہ احسان کیا ہے اس بات پر اس کی حمد بیان کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! تم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہوئے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم پر کوئی الزام عائد کرنے کے لئے تم سے قسم نہیں لی ہے' بلکہ جبرائیل میرے پاس آئے انہوں نے مجھے بتایا: اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کا اظہار کر رہا ہے۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ دَوَامَ ذِكْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْاَوْقَاتِ وَالْاَسْبَابِ

آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ تمام اوقات اور تمام اسباب میں باقاعدگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے

814 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ قَيْسٍ الْكِنْدِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيَّانِ اِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ اَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ بِاَمْرٍ اَتَشَبَّثُ بِهِ، قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (1: 2)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے گویا ان میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کسی ایسی چیز کے بارے میں مجھے بتائیں جو میں مضبوطی سے پکڑلوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنی چاہئے۔

814- إسناده قوى، معاوية بن صالح صدوق له أوهام، أخرج له مسلم، وقد توبع عليه، وباقى رجاله ثقات. وأخوجه أحمد 4/190 عن عبد الرحمٰن بن مهدى وابن أبى شيبة 10/301، والترمذى (3375) فى الدعاء: باب ما جاء فضل الذكر، وابن ماجة (3793) فى الأدب: باب فضل الذكر، من طريق زيد بن الحباب، كلاهما عن معاوية بن صالح، به، وصححه الحاكم (1) /495، وأقره الذهبى. وأخرجه أحمد 4/188 من طريق على بن عياش، سيرد برقم (818).

ذِكْرُ رَجَاءِ سُرْعَةِ الْمَغْفِرَةِ لِذَاكِرِ اللّٰهِ إِذَا تَحَرَّكَتْ بِهِ شَفَتَاهُ

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا شخص جب اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے تو اس کی جلدی مغفرت ہونے کی امید کا تذکرہ

815 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جُوصَا اَبُو الْحَسَنِ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ الْحَسْحَاسِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ بَيْتِ اُمِّ الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا مَعَ عَبْدِيْ مَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ. (1: 2)

❀❀ کریمہ بنت حسحاس بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے لئے حرکت کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ مَا يُكْرِمُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِهِ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ ذَكَرَهُ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ اس شخص کو جو عزت عطا کرے گا جو دنیا میں اس کا ذکر کرتا تھا

816 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ، فَقِيْلَ: مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: اَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آج کے دن اہل دولت جان لیں گے کہ کون معزز ہیں تو دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ! کون معزز ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں منعقد کی جانے والی محفل ذکر کے افراد ''معزز'' ہے۔

815- وأخرجه أحمد 2/540، وابن ماجة (3792) في الأدب: باب فضل الذكر، والبغوى في شرح السنة (1242) والحاكم 1/496 من طريق بشر بن بكر. وعلقه البخارى 13/499 في التوحيد -بصيغة الجزم- باب قول الله تعالى (لا تحرك به لسانك)، ووصله في خلق أفعال العباد ص 87 من طريق الحميدى.

816- إسناده ضعيف وأخرجه أحمد 3/68 عن سريج، عن ابى وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/76 عن الحسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن دراج: به. وذكره الهيثمى فى مجمع الزوائد 10/76.

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِاسْتِهْتَارِ لِلْمَرْءِ بِذِكْرِ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کا اپنے پروردگار کا ذکر کرتے ہوئے بے خود ہو جانے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

817 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُولُوا: مَجْنُونٌ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اللہ تعالیٰ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ لوگ یہ کہیں: یہ پاگل ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُدَاوَمَةَ لِلْمَرْءِ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ مِنْ اَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اللہ تعالیٰ کے ذکر کو باقاعدگی کے ساتھ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین اعمال میں سے ایک ہے

818 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟، قَالَ: اَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (1: 2)

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس حالت میں مرو کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْمَرْءِ عَنْ دَارِهِ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ لِلشَّيْطَانِ بِذِكْرِهِ رَبَّهُ عِنْدَ دُخُولِهِ وَابْتِدَائِهِ

اس بات کا تذکرہ' جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے کے وقت اور آغاز میں اپنے پروردگار کا ذکر کر لیتا ہے' تو پھر آدمی کے گھر میں شیطان کو رہنے کی جگہ اور رات کا کھانا نہیں ملتا

817- إسناده ضعيف لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم، وأخرجه أحمد 3/68 عن سريج، عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وهو في المنتخب من مسند عبد بن حميد 102/1، وتاريخ ابن عساكر 6/29/2 من طريق دراج، به، وصححه الحاكم 1/499 وأخرجه أحمد 3/71، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/75-76

819 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ، قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ. (1: 2)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو اور داخلے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے اور کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے' تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) یہ کہتا ہے تمہیں یہاں رہنے کے لئے جگہ بھی نہیں ملے گی اور کھانا بھی نہیں ملے گا اور جب کوئی شخص گھر میں داخلے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو شیطان یہ کہتا ہے کہ تمہیں یہاں جگہ مل جائے گی اور جب کوئی شخص کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو شیطان کہتا ہے تمہیں یہاں رہنے کی جگہ بھی مل جائے گی اور کھانا بھی مل جائے گا۔

ذِكْرُ اسْتِحْسَانِ الْاِكْثَارِ لِلْمَرْءِ مِنَ التَّبَرِّي مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ اِلَّا بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، اِذْ هُوَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ

اس بات کے مستحسن ہونے کا تذکرہ' آدمی بکثرت لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرے کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک ہے

820 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمْشِيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے ایک خزانے کی طرف نہ کروں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ (جنت کا خزانہ ہے)

819- إسناده صحيح. وأخرجه مسلم (2018) في الأشربة. باب اٰداب الطعام والشراب، وأبو داؤد (3765) في الأطعمة باب التسمية على الطعام، وابن ماجة (3887) في الدعاء باب مايدعو به إذا دخل بيته، من طرق، عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/383، ومسلم (2018) من طريق روح بن عادة عن ابن جريج، به. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (178) من طريق يوسف بن سعيد، عن حجاج، عن ابن جريج، به وأخرجه أحمد 3/346 عن موسى بن داؤد، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ كُلَّمَا كَثُرَ تَبَرِّيهِ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ اِلَّا بِبَارِئِهِ كَثُرَ غِرَاسُهُ فِي الْجِنَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ جب بھی بکثرت ''لا حول ولا قوة الا باللّٰه'' پڑھے گا تو جنت میں اس کی طرف سے زیادہ درخت لگ جائیں گے

821 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَخْبَرَهُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو اَيُّوبَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ اِبْرَاهِيمُ لِجِبْرِيلَ: مَنْ مَّعَكَ يَا جِبْرِيلُ؟، قَالَ جِبْرِيلُ: هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ اُمَّتَكَ اَنْ يُكْثِرُوا غِرَاسَ الْجَنَّةِ، فَاِنَّ تُرْبَتَهَا طَيِّبَةٌ، وَاَرْضُهَا وَاسِعَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِبْرَاهِيمَ: وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ؟، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (1: 2)

❀❀ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی آپ کا گزر حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے پاس سے ہوا' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا: اے جبرائیل آپ کے ساتھ کون ہے؟ حضرت جبرائیل نے بتایا یہ حضرت محمد ﷺ ہیں' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے محمد ﷺ آپ اپنی امت کو یہ ہدایت کریں کہ وہ جنت میں زیادہ درخت لگائے' کیونکہ اس کی مٹی پاکیزہ ہے اور اس کی زمین کشادہ ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا: جنت میں درخت لگانے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: لا حول ولا قوة الا باللّٰه (پڑھنا)

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي يُهْدَى الْقَائِلُ بِهِ وَيُكْفٰى وَيُوقٰى اِذَا، قَالَهُ عِنْدَ الْخُرُوجِ مِنْ مَّنْزِلِهِ

اس چیز کا تذکرہ' جو اپنے پڑھنے والے کو ہدایت دیتی ہے اور اس کے لئے کفایت کر لیتی ہے اور اس کے لئے بچاؤ (کا ذریعہ) بن جاتی ہے' جب آدمی وہ کلمہ اپنے گھر سے نکلتے ہوئے پڑھتا ہے

822 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

821- عبد الله بن عبد الرحمٰن لم يوثقه غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 5/418 عن أبي عبد الرحمٰن المقرىء ، بهذا الإسناد، وحسنه المنذري في الترغيب والترهيب 2/445 وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/97 وقال رواه أحمد، والطبراني، ورجال أحمد رجال الصحيح .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ

(متن حدیث):إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَيُقَالُ لَهُ: حَسْبُكَ قَدْ كُفِيتَ وَهُدِيتَ وَوُقِيتَ؛ فَيَلْقَى الشَّيْطَانُ شَيْطَانًا اٰخَرَ فَيَقُولُ لَهُ: كَيْفَ * لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ كُفِيَ وَهُدِيَ وَوُقِيَ . (1: 2)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

تو اس شخص سے یہ کہا جاتا ہے تمہارے لئے اتنا کافی ہے تمہاری کفایت کردی گئی تمہاری رہنمائی کی گئی اور تم کو بچالیا گیا پھر شیطان دوسرے شیطان سے ملتا ہے۔اس سے کہتا ہے: ایسے شخص کے ساتھ تم کیا کر سکتے ہو؟ جس کی کفایت بھی کر لی گئی ہو رہنمائی بھی کر دی گئی ہو اور اسے بچا بھی لیا گیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنِ انْتَظَرَ النَّفْخَ فِي الصُّورِ اَنْ يَقُوْلَ: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

جو شخص صور میں پھونک مارے جانے یعنی قیامت قائم ہونے کا انتظار کر رہا ہے اسے اس بات کا حکم ہے کہ وہ یہ پڑھے

''حسبنا اللّٰه و نعم الوكيل''(ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے)

823 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْبُخَارِيِّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ اَنْ يَنْفُخَ؟ ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا نَقُوْلُ يَوْمَئِذٍ؟، قَالَ: قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ بِاِسْنَادٍ نَحْوِهِ، قَالَ: قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا . (1: 104)

822- وأخرجه أبو داؤد (5095) فى الأدب: باب ما يقول إذا خرج من بيته، والنسائى فى اليوم والليلة (89) عن عبد الله بن محمد بن تلميم، كلاهما عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد.وأخرجه الترمذى (3426) فى الدعوات باب ما يقول إذا خرج من بيته .

823- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى مسند أبى يعلى (1084) ، وأخرجه ابن أبى الدنيا فى كتاب الأهوال فيما ذكره ابن كثير فى النهاية 1/244 ' وأخرجه الحاكم 4/559 من طريق إسماعيل بن إبراهيم . وأخرجه الحميدى (754) ، وأحمد 3/7 و 73، والترمذى (2431) فى صفة القيامة: باب ما جاء فى شأن الصور، و (3243) فى التفسير . باب ومن سورة الزمر، وابن المبارك فى الزهد (1597) ، وأبو نعيم فى الحلية 5/105 و 7/130 و 312 من طرق. وأخرجه أحمد 1/326، والحاكم 4/559 من طريق مطرف، وأحمد 4/374

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں کیسے نعمت میں رہ سکتا ہوں جبکہ (صور میں) پھونک مارنے والے نے اپنا منہ صور کے ساتھ لگایا ہوا ہے اور اس نے اپنی پیشانی کو اس بات کے انتظار میں تیار رکھا ہوا ہے کب اسے پھونک مارنے کا حکم ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے کہا: یارسول اللہ! ہمیں پھر اس دن کیا کہنا چاہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے)''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

''تم لوگ یہ کہو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور ہم اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْأَشْيَاءَ النَّامِيَةَ الَّتِي لَا رُوحَ فِيهَا تُسَبِّحُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جن اشیاء میں نشوونما ہوتی ہے ان میں روح موجود نہیں ہوتی' جب تک وہ تر رہتی ہیں' وہ تسبیح پڑھتی رہتی ہیں

824 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَرْنَا عَلَى قَبْرَيْنِ، فَقَامَ، فَقُمْنَا مَعَهُ، فَجَعَلَ لَوْنُهُ يَتَغَيَّرُ حَتَّى رَعَدَ كُمُّ قَمِيصِهِ، فَقُلْنَا: مَا لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟، قَالَ: مَا تَسْمَعُونَ مَا أَسْمَعُ؟ قُلْنَا: وَمَا ذَاكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟، قَالَ: هٰذَانِ رَجُلَانِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا عَذَابًا شَدِيدًا فِي ذَنْبٍ هَيِّنٍ، قُلْنَا: مِمَّ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟، قَالَ: كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ، وَكَانَ الْآخَرُ يُؤْذِي النَّاسَ بِلِسَانِهِ، وَيَمْشِي بَيْنَهُمْ بِالنَّمِيمَةِ فَدَعَا بِجَرِيدَتَيْنِ مِنْ جَرَائِدِ النَّخْلِ، فَجَعَلَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، قُلْنَا: وَهَلْ يَنْفَعُهُمَا ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟، قَالَ: نَعَمْ، يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا دَامَا رَطْبَتَيْنِ. (5: 9)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے۔ ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت تبدیل ہوگئی' یہاں تک کہ آپ کے قمیض کی آستین کپکپانے لگی۔ ہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! آپ کو کیا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میں سن رہا ہوں کیا تم بھی وہ سن رہے ہو۔ ہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کیا چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دو لوگوں کو ان کی قبروں میں دو ہلکے گناہ کی وجہ سے شدید عذاب ہو رہا ہے۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان میں سے ایک شخص پیشاب سے بچتا نہیں تھا' اور دوسرا شخص اپنی زبان کے ذریعے لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا' اور ان کے درمیان چغلی کیا کرتا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی شاخوں میں سے دو شاخیں منگوائی اور آپ نے ہر ایک کی قبر پر اسے گاڑ دیا۔ ہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا ان دونوں کو اس کا کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں۔ جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہو جاتیں ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِحَطِّ الْخَطَايَا، وَكَتْبِهِ الْحَسَنَاتِ عَلٰى مُسَبِّحِهِ

اس فضیلت کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو عطا کی ہے' جو اس کی تسبیح بیان کرتا ہے وہ یہ کہ وہ اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں نوٹ کر دیتا ہے

825 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى الْجُهَنِيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيَعْجَزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْتَسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ فَسَاَلَهُ نَاسٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: وَكَيْفَ يَكْتَسِبُ اَحَدُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟، قَالَ: يُسَبِّحُ اللّٰهَ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ، فَيُكْتَبُ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ حَسَنَةٍ، وَيَحُطُّ عَنْهُ اَلْفَ سَيِّئَةٍ. (1: 2)

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص یہ کر سکتا ہے کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمایا کرے' تو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں نے آپ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھ لے گا وہ اس کے ایک ہزار گناہوں کو مٹا دے گا۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْاَمْرِ بِغَرْسِ النَّخِيْلِ فِي الْجِنَانِ لِمَنْ سَبَّحَهُ مُعَظِّمًا لَهُ بِهِ

اس فضیلت کا تذکرہ' جو اللہ نے اس شخص کو عطا کی ہے' جو اس کی پاکی بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں کھجور کے درخت لگانے کا حکم دے دیتا ہے' تاکہ اس کی عزت افزائی ہو

826 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

825- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 1/185، ومسلم (2698) في الذكر والدعاء. باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، من طريق عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (80) من طريق سفيان، وابن أبي شيبة 10/294، من طريق مروان بن معاوية، وأحمد 1/174، والنسائي في عمل اليوم والليلة (152) من طريق شعبة، وأحمد 1/180، والترمذي (3463) في الدعوات، من طريق يحيى القطان، وأحمد 1/185، والبغوي (1266)، من طريق يعلى بن عبيد.

حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، غُرِسَتْ لَهٗ بِهٖ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ. (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سبحان اللہ و بحمدہ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں حجاج صواف نامی راوی منفرد ہے

827 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِیُّ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ، غُرِسَ لَهٗ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ. (1: 2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سبحان اللہ العظیم پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِیْحِ عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر تسبیح بیان کرنے کا حکم کے ہونے کا تذکرہ

828 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

826- رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أبا الزبير فمن رجال مسلم وقد عنعن، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/290، والبغوي (126)، والترمذي (3464) في الدعوات، من طرق عن روح بن عبادة، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (827)، والحاكم 1/501 و512، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي، وأورده الحاكم شاهدًا لحديث أبي هريرة عنده 1/512.

827- مؤمل بن إسماعيل: سيّىء الحفظ، وباقي رجاله ثقات وأخرجه الترمذي (3465) في الدعوات، عن محمد بن رافع، حدثنا المؤمل، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق حجاج الصواف، عن أبي الزبير، به. فانظر تخريجه ثمت. 828- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 6/325 و 429، 430، والترمذي (3555) في الدعوات، والنسائي 3/77 في السهو: باب نوع آخر من التسبيح، وفي عمل اليوم والليلة (163) و (164) من طريقين عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2726) في الذكر والدعاء. باب التسبيح أول النهار وعند النوم، وابن ماجة (3808) في الأدب. باب فضل التسبيح، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن بشر، والنسائي في عمل اليوم والليلة (165)

شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُسَبِّحُ، ثُمَّ انْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالَ: مَا زِلْتِ قَاعِدَةً؟ ، قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ لَوْ عُدِلْنَ بِهِنَّ عَدَلَتْهُنَّ، اَوْ لَوْ وُزِنَّ بِهِنَّ وَزَنَتْهُنَّ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (1: 104)

❀❀ سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت تسبیح پڑھ رہی تھی۔ پھر آپ اپنے کام کے سلسلے میں تشریف لے گئے پھر دوپہر کے وقت آپ واپس تشریف لائے' تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم اس وقت سے اب تک بیٹھی ہوئی ہو؟ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے جواب دیا جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی کلمات کی تعلیم نہ دوں اگر (انہیں تمہارے پڑھے ہوئے کلمات) کے ساتھ ملایا جائے' تو وہ زیادہ ہوں اور اگر ان کا وزن ان کے وزن کے ساتھ ملایا جائے' تو وہ زیادہ وزنی ہوں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''سبحان الله عدد خلقه'' اللہ تعالیٰ کی میں اتنی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر ہو۔ یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے سبحان الله زينة عرشه میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہو' جو اس کے عرش کے وزن جتنی ہو۔ یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے۔ سبحان الله رضا نفسه (میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی ذات کی رضا مندی کے مطابق ہو) یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے اور سبحان الله مداد كلماته میں اس کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کے کلمات کے سیاہی جتنی ہو) یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِ الْمَرْءِ بِالتَّسْبِيْحِ، وَالتَّحْمِيْدِ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ

تسبیح اور تحمید کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا آدمی کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ (اس تسبیح اور تحمید) کی تعداد متعین ہو

829 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ

829- إسناده صحيح، وهو في شرح السنة (1262) من رواية أحمد بن أبي بكر، عن مالك، وهو في الموطأ 1/209-210 برواية يحيى بن يحيى، باب ما جاء في ذكر الله تعالى. ومن طريق مالك أخرجه ابن أبي شيبة 10/290، وأحمد 2/302 و515، والبخاري (6405) في الدعوات: باب فضل التسبيح، ومسلم (2691) في الذكر: باب فضل التهليل والتسبيح، والترمذي (3466) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (826)، وابن ماجة (3812) في الأدب. باب فضل التسبيح. وسيورده المؤلف برقم (859).

مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزانہ سومرتبہ سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ پڑھتا ہے اس کے گناہ ختم کردیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔

ذِكْرُ التَّسْبِيْحِ الَّذِيْ يَكُوْنُ لِلْمَرْءِ اَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِهٖ رَبَّهٗ بِاللَّيْلِ مَعَ النَّهَارِ، وَالنَّهَارِ مَعَ اللَّيْلِ

اس تسبیح کا تذکرہ جسے پڑھنا دن کے ہمراہ رات بھر اور رات کے ہمراہ دن بھر اپنے پروردگار کا ذکر کرنے سے افضل ہے

830 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، فَقَالَ: مَاذَا تَقُوْلُ يَا اَبَا اُمَامَةَ؟ ، قَالَ: اَذْكُرُ رَبِّيْ، قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَكْثَرَ اَوْ اَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ؟ اَنْ تَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ، وَتَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوامامہ تم کیا پڑھ رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں اپنے پروردگار کا ذکر کررہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے دن کے ہمراہ تمہارے رات بھر ذکر کرنے اور تمہارے رات کے ہمراہ دن بھر ذکر کرنے سے زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) افضل

830- إسناده حسن، من أجل ابن عجلان وهو محمد، ويحيى بن أيوب: هو الغافقي، وابن أبي مريم هو: سعيد بن الحكم الجمحي المصري. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (166) من طريق إبراهيم بن يعقوب، عن ابن أبي مريم، به. وأخرجه أحمد 5/249 عن أبي الوليد الطيالسي، عن أبي عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِيْ اُمامة. وصححه الحاكم 1/513 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبيُّ، وهو كما قالا. وأخرجه الطبراني في الكبير (7930) وفي سنده ليث بن أبي سليم وهو سيّيء الحفظ، وأخرجه أيضًا برقم (8122)، وأورده الهيثمي في المجمع 10/93، وقال: رواه الطبراني من طريقين، وإسناد أحدهما حسن.

ہوں تم یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کے مخلوق کی تعداد کے برابر ہو۔ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کو بھر دے، میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو آسمان اور زمین کے درمیان والی جگہ کو بھر دے۔ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اتنی تعداد میں ہو جس کو اس کی کتاب نے گھیرا ہوا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر شے کی تعداد جتنی ہو اور میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر چیز کو بھر دے''۔

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) الحمدللہ بھی اس کی مانند پڑھو۔

ذِكْرُ التَّسْبِيحِ الَّذِي يُحِبُّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، وَيَثْقُلُ مِيزَانُ الْمَرْءِ بِهِ فِي الْقِيَامَةِ

اس تسبیح کا تذکرہ جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور قیامت کے دن اس کی وجہ سے آدمی کا میزان وزنی ہوگا

831 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں۔ رحمان کے نزدیک پسندیدہ ہے میزان میں وہ بھاری ہوں گے وہ سبحانہ اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم ہیں''۔

ذِكْرُ التَّسْبِيحِ الَّذِي يُعْطِي اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَرْءَ بِهِ زِنَةَ السَّمَاوَاتِ ثَوَابًا

اس تسبیح کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آدمی کو آسمانوں کے وزن جتنا اجر وثواب عطا کرتا ہے

832 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

831- إسناده صحيح، أبو زرعة هو ابن عمرو، تحرف في مطبوع الترمذي إلى عن عمرو وأخرجه ابن أبي شيبة 10/288، 289، وأحمد 2/232، والبخاري (6406) في الدعوات: باب فضل التسبيح، و (6682) في الإيمان والنذور: باب إذا قال: والله لا أتكلم اليوم فصلى، و (7563) في التوحيد: باب قوله تعالى: (ونضع الموازين القسط ليوم القيامة) ومسلم (2694) في الذكر: باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، والبغوي (1264)، والترمذي (3467) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (830)، وابن ماجة (3806) في الأدب: باب فضل التسبيح، والبيهقي الأسماء والصفات ص 499. وسيعيده المؤلف برقم (841).

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَجُوَيْرِيَةُ جَالِسَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَجَعَ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ،

فَقَالَ: لَنْ تَزَالِيْ جَالِسَةً بَعْدِيْ؟ ، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: لَقَدْ قُلْتُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِهِنَّ لَوَزَنَتْهُنَّ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ. (1: 2)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: جُوَيْرِيَةُ هِيَ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔اس وقت حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھیں۔دن چڑھنے کے بعد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا:تم میرے بعد اسی طرح بیٹھی رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے چار کلمات پڑھے تھے۔اگر ان کا وزن ان کے ساتھ کیا جائے تو وہ کلمات وزنی ہوں گے۔(وہ یہ ہیں:)

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کے ہمراہ اس کی حمد بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہے اور اس کی کلمات کی سیاہی جتنی اور اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن جتنی ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جویریہ (نامی خاتون) جناب حارث بن عبدالمطلب کی صاحبزادی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِكْثَارِ لِلْمَرْءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّمْجِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا رَجَاءَ ثِقَلِ الْمِيْزَانِ بِهٖ فِي الْقِيَامَةِ

آدمی کے لئے بکثرت تسبیح، تحمید، تمجید، تہلیل اور تکبیر کہنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ یہ اُمید رکھتے ہوئے کہ اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس کا میزان وزنی ہوگا

833 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، وَابْنُ جَابِرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَّامٍ، قَالَ:

(متن حدیث):حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلْمَى رَاعِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقِيْتُهُ بِالْكُوْفَةِ فِيْ

832–وأخرجه أحمد 1/258 عن أسود بن عامر، ومسلم (2726) (79) في الذكر والدعاء : باب التسبيح أول النهار وعند النوم، عن قتيبة بن سعد، وعمرو الناقد، وابى أبي عمر، وأبو داؤد (1503) في الصلاة. باب التسبيح بالحصى، عن داؤد بن أميه، والنَّسائي في عمل اليوم والليلة (161) عن ابن المقرىء محمد بن عبد الله بن يزيد، والبغوي في شرح السنة (1297) من طريق على بن المديني، كلهم عن سفيان، بهذا الاسناد. وقد تقدم برقم (828) من طريق شعبة عن محمد بن عبد الرحمٰن.

مَسْجِدِهَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ وَاَشَارَ بِيَدِهِ بِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفَّى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ. (1: 2)

❀❀ ابوسلمٰی جو نبی اکرم ﷺ کے چرواہے ہیں۔ میری ان سے ملاقات کوفہ کی مسجد میں ہوئی' تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔ وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بہت خوب بہت خوب نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے پانچ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا (یہ پانچ چیزیں) میزان میں کتنی وزنی ہیں۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللّٰہ اور اللہ اکبر پڑھنا اور یہ کہ کسی مسلمان کا نیک بچہ فوت ہو جائے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْاِنْسَانِ بِمَا وَصَفْنَا يَكُوْنُ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَهُ

اس بات کا بیان کہ آدمی کا یہ کہنا' جو ہم ذکر کر چکے ہیں' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے جس بھی چیز پر بھی سورج طلوع ہوتا ہے' وہ اسے مل جائے

834 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ بِاَرْغِيَانَ بِقَرْيَةِ سَبَنْجَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَاَنْ اَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. (1: 2)

833– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، غير شيخ ابن حبان وهو ثقة. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (167)، والدولابي في الأسماء والكنى 1/36، وابن سعد في الطبقات 6/58، وابن أبي عاصم في السنة 2/363، والطبراني في الكبير 22/348 من طرق عن الوليد بن مسلم، به، وصححه الحاكم 1/511، وأقره الذهبي. وأورده الهيثمي في المجمع 10/88، وقال: رواه الطبراني من طريقين، ورجال أحدهما ثقات. وأخرجه أحمد 3/443 و 4/237 عن عفان بن مسلم، عن أبان العطار، عن يحيى ابن أبي كثير، عن زيد عن أبي سلام عن مولى لرسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال ... وأخرجه أحمد 5/366 عن يزيد، عن هشام الدستوائي، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلام، أن رجلًا حدثه، أنه سمع النبي.... قال الهيثمي: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح. المجمع 10/88.

834– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/288 عن أبي معاوية، به.

وأخرجه مسلم (2695) في الذكر: باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، والترمذي (3597) في الدعوات: باب في العفو والعافية، عن أبي كريب، والنسائي في عمل اليوم والليلة (835) عن أحمد بن حرب، والبغوي (1277).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سبحان اللہ و الحمد اللہ ولا اللہ الہ اللہ واللہ اکبر پڑھ لینا لومیرے نزدیک ہراس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ أَحَبِّ الْكَرَمِ إِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین کلمات میں سے ایک ہیں

835 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ. (1: 104)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام چار کلمات ہیں: سبحان اللہ والحمد للہ، ولا اللہ الہ اللہ واللہ اکبر''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ خَيْرِ الْكَلِمَاتِ لَا يَضُرُّ الْمَرْءُ بِأَيِّهِنَّ بَدَأَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ کلمات بہترین کلمات میں سے ایک ہیں اور آدمی ان میں سے جس کے ذریعے بھی آغاز کرے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا

836 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ. (1: 104)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہترین کلام چار کلمات ہیں تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ ان میں سے کسی کے ذریعے بھی آغاز کرلو''۔

سبحان اللہ والحمد اللہ ولا اللہ الہ اللہ واللہ اکبر

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَمَا هُوَ خَالِقُهُ

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر اتنی تعداد میں کہنے کا تذکرہ، جو اس تعداد کے مطابق ہو جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور جسے اس نے پیدا کرنا ہے

837 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِىْ هِلَالٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهَا،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ فِىْ يَدِهَا نَوًى اَوْ حَصًى تُسَبِّحُ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا وَاَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِى السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِى الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ. (1: 104)

❀❀ عائشہ بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص) بیان نقل کرتی ہیں۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس تشریف لے گئے جن کے ہاتھ میں گٹھلیاں تھیں۔ جن پر وہ گن کر تسبیحات پڑھ رہی تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لئے زیادہ آسان اور زیادہ فضیلت والی ہو (وہ یہ کلمات ہے)

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد کے مطابق ہو جنہیں آسمان میں پیدا کیا میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد کے مطابق ہو جنہیں زمین میں پیدا کیا پاکی بیان کرتا ہوں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جنہیں پیدا کرنا ہے۔

''پھر تم اللہ اکبر بھی اسی کی مانند کہو الحمد للہ بھی اسی کی مانند کہو لا الٰہ الا اللّٰہ الا اللہ بھی اسی کی مانند کہو اور ولا حول ولا قوۃ بھی اسی کی مانند پڑھو''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْعَبْدِ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً، وَكَذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ وَالتَّحْمِيْدُ وَالتَّهْلِيْلُ

اللہ تعالیٰ کا بندے کے لئے، ہر تسبیح کے عوض میں صدقہ نوٹ کرنا اور اسی طرح تکبیر، تحمید اور تہلیل کے عوض میں بھی (صدقہ نوٹ کرنا)

838 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلٰى اَبِىْ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ،

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاَجْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَتَصَدَّقُوْنَ بِهٖ، كُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَاَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! صاحب حیثیت لوگ اجر لے گئے ہیں۔ وہ نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں' لیکن وہ اپنے اضافی مال کو صدقہ کر دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہ چیز نہیں بنائی جسے تم صدقہ کیا کرو۔ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ الحمدللہ کہنا صدقہ ہے لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ مِنْ اَفْضَلِ الْكَلَامِ لَا حَرَجَ عَلَى الْمَرْءِ بِاَيِّهِنَّ بَدَاَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے تسبیح' تحمید اور تہلیل اور تکبیر کے بارے میں' جو یہ چیز بیان کی ہے کہ یہ افضل بہترین کلام ہے' تو اس میں آدمی کو کوئی حرج نہیں ہوگا کہ وہ ان میں سے جس سے چاہے آغاز کرے

839 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ، لَا تُبَالِيْ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. (1: 2)

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا کلام چار کلمات ہیں تم اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ کس کے ذریعے آغاز کرتے ہو۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم لا الہ الا اللہ واللہ اکبر''

838- وأخرجه أبو داؤد (5243) و (5244) فى الأدب: باب فى إماطة الأذى عن الطريق من طرق عن واصل، به، وفى الباب عن أبى هريرة عند البخارى (843) فى الأذان. باب صفة الصلاة، و (6329) فى الدعوات. باب الدعاء بعد الصلاة، ومسلم (595) فى المساجد. باب استحباب الذكر بعد الصلاة والنسائى فى عمل اليوم والليلة (146)، وعن أبى الدرداء عند النسائى (147) و (148) و (149) و (150) و (151). 839- إسناده صحيح، وأخرجه الطيالسى (899)، وأحمد 5/11، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (847) من طريق محمد بن جعفر. وأخرجه أحمد 5/20، وابن ماجة (3811) فى الأدب: باب فصل التسبيح. وتقدم برقم (835) من رواية هلال بن يساف. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه فى صحيحه (720) فى صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، و (1006) فى الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف. أخرجه أحمد 5/167 و 168 من طرق: عن مهدى بن ميمون به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْكَلِمَاتِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا مَعَ التَّبَرِّي مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ إِلَّا بِاللّٰهِ مَعَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ کلمات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے جس میں ''لا حول ولا قوة الا باللّٰه'' پڑھا جاتا ہے' تو یہ باقی رہ جانے والی نیکیوں کے ساتھ ہے

840 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ، قِيْلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: التَّكْبِيْرُ، وَالتَّهْلِيْلُ، وَالتَّسْبِيْحُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''باقی رہنے والی نیکیوں کی کثرت کرو' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد سبحان اللہ' الحمد اللہ' اللہ اکبر اور ولا حول ولا قوة پڑھنا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَقْرِيْنِ التَّعْظِيْمِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا إِلَى التَّسْبِيْحِ إِذْ هُوَ مِمَّا يُثْقِلُ الْمِيْزَانَ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کا حکم ہونا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت والے کلمات کو اس کی تسبیح کے کلمات کے ساتھ ملا دیا جائے کیونکہ یہ چیز قیامت کے دن میزان کو وزنی کر دے گی

841 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَزُّوْزُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَابِدُ بِطَرَسُوْسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. (1: 104)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر آسان ہیں اور میزان میں وزنی ہوں گے۔ (وہ یہ ہیں:) سبحان اللہ و بحمدہ

840- إسناده ضعف، دراج فی روایة عن أبی الهیثم ضعیف، وأخرجه الطبری 15/255 عن یونس، والحاکم 1/512 من طریق أحمد بن عیسی المصری، بهذا الاسناد . وصححه الحاکم ووافقه الذهبی. وأورده السیوطی فی الدر 4/224 . وأخرجه أحمد 3/75 عن حسن بن موسی، عن ابن لهیعة، عن دراج، به. وله شواهد أخر انظرها فی الدر المنثور 4/224-225.

AlHidayah - الهداية

سبحان الله العظيم"

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ عَقْدِ الْمَرْءِ التَّسْبِيحَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّقْدِيسَ بِالْأَنَامِلِ إِذْ هُنَّ مَسْؤُولَاتٌ وَمُسْتَنْطَقَاتٌ

اس بات کا مستحب ہونا کہ آدمی اپنی تسبیح وتہلیل، تقدیس کے کلمات کو انگلیوں کے پوروں پر شمار کرے کیونکہ ان سے حساب لیا جائے گا اور انہیں گویائی عطا کی جائے گی

842 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ هَانِءَ بْنَ عُثْمَانَ، عَنْ اُمِّهٖ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ، عَنْ جَدَّتِهَا يَسِيْرَةَ، وَكَانَتْ اِحْدَى الْمُهَاجِرَاتِ، قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ، وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ، فَاِنَّهُنَّ مَسْؤُوْلَاتٌ وَمُسْتَنْطَقَاتٌ. (1: 2)

حمیضہ بنت یاسر اپنی دادی سیّدہ یسیرہ کا بیان نقل کرتی ہیں: یہ ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہے وہ بیان کرتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم خواتین تسبیح تہلیل اور تقدیس پڑھا کرو اور اپنی انگلیوں کے پوروں پر انہیں شمار کیا کرو کہ ان سے سوال کیا جائے گا اور انہیں گویائی عطا کی جائے گی۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلَ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ

نبی اکرم ﷺ کا اس عمل کو اختیار کرنے کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

843 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِىُّ، حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِىٍّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَدِهٖ. (1: 2)

842- هو فى المصنف لابن أبى شيبة 10/289، وأخرجه أحمد 6/370-371، وابن سعد فى الطبقات 8/310، والترمذى (3583)، والطبرانى فى الكبير 25/73 (181) من طرق وأخرجه أبو داؤد (1501)، والطبرانى 25/74 من طريق مسدد.

843- وأخرجه أبو داؤد (1502) فى الصلاة: باب التسبيح بالحصى، والترمذى (3411) فى الدعوات، و (3486) باب ما جاء فى عقد التسبيح باليد، والنسائى 3/79 فى السهو: باب عقد التسبيح، والحاكم 1/547، والبيهقى 2/253، والبغوى (1268)، من طرق عن عثام بن على، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/547 من طريق عفان، والبيهقى فى السنن 2/253 من طريق آدم بن أبى إياس، كلاهما عن شعبة، عن عطاء، به. وصححه الذهبى فى المختصر. وأخرجه مطولًا أحمد فى المسند 2/160، 161 و 204، 205، وأبو داؤد (506) فى الأدب: باب فى التسبيح عند النوم، والترمذى (3410) فى الدعوات، والنسائى 3/74 فى السهو: باب عدد التسبيح بعد التسليم، من طرق عن عطاء، به.

❀❀ ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دست مبارک پر تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى حَامِدِهٖ بِاِعْطَائِهٖ مِلْءَ الْمِيْزَانِ ثَوَابًا فِي الْقِيَامَةِ

اللہ تعالیٰ کا اپنی حمد بیان کرنے والے شخص کو یہ فضیلت عطا کرنا کہ قیامت کے دن اسے میزان بھر کر اجر وثواب عطا کرے گا

844 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ اَخِيْهِ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ، عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ سَلَّامٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ حَدَّثَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْاِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ، وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّدَقَةُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ، فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا، اَوْ مُوْبِقُهَا. (1: 2)

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اچھی طرح وضو کرنا نصف ایمان ہے۔ الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ' الحمد اللہ' اللہ اکبر پڑھنا آسمانوں اور زمین کے (درمیان کی جگہ کو) بھر دیتا ہے نماز نور ہے زکوٰۃ برہان ہے صدقہ روشنی ہے قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے ہر شخص نکلتا ہے اور وہ اپنے آپ کا سودا کرتا ہے' تو یا' تو خود کو آزاد کروالیتا ہے یا خود کو غلام بنالیتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْحَمْدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّذِيْ يُكْتَبُ لِلْحَامِدِ رَبِّهٖ بِهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءٌ كَاَنَّهٗ قَدْ فَعَلَهٗ

اللہ تعالیٰ کی حمد ایسے الفاظ میں کرنے کا تذکرہ' ان الفاظ کے ہمراہ اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے کے لئے اس کی مانند کلمات نوٹ کرلئے جاتے ہیں گویا کہ اس نے ایسا کیا ہے

845 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ جَعْفَرٍ ابْنِ اَخِيْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَلْقَةِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكُمُ

844- إسناده صحيح . وأخرجه ابن ماجة (280) في الطهارة: باب الوضوء شطر الإيمان، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (169) من طريق عيسى بن مساور، وأخرجه أحمد 5/342 و 343، ومسلم (223) في الطهارة: باب فضل الوضوء والترمذي (3517) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (168) ، من طرق عن أبان بن يزيد .

السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَلَمَّا جَلَسَ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَرَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا، قَالَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدِ ابْتَدَرَهَا عَشَرَةُ أَمْلَاكٍ كُلُّهُمْ حَرِيصٌ عَلَى أَنْ يَكْتُبُوهَا، فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُونَهَا، فَرَجَعُوهُ إِلَى ذِي الْعِزَّةِ جَلَّ ذِكْرُهُ، فَقَالَ: اكْتُبُوهَا كَمَا، قَالَ عَبْدِي. (2:1)

قَالَ الشَّيْخُ: مَعْنَى قَالَ عَبْدِي فِي الْحَقِيقَةِ: أَنِّي قَبِلْتُهُ.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور حاضرین کو بھی سلام کیا۔ اس نے کہا: السلام علیکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہٗ یا' وہ شخص بیٹھ گیا تو اس نے کہا:

''اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو پاک ہو اس میں برکت موجود ہو' جسے ہمارا پروردگار پسند کرے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے دریافت کیا: تم نے کیا کلمات کہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ کلمات اس نے دوبارہ دوہرا دیئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بارہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کی یہ خواہش تھی وہ اسے نوٹ کر لے پھر انہیں یہ سمجھ نہیں آئی وہ اسے کیسے نوٹ کریں۔ وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اسے ایسے نوٹ کر لو جس طرح میرے بندے نے کہے ہیں''۔

شیخ کہتے ہیں: ''میرے بندے نے کہا:'' کا مطلب درحقیقت یہ ہے' میں نے اس کو قبول کر لیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ أَفْضَلِ الدُّعَاءِ، وَالتَّهْلِيلَ لَهُ مِنْ أَفْضَلِ الذِّكْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا' دعا میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھنا ذکر میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

846 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ، مِنْ وَلَدِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

845- رجاله ثقات، إلا أن خلف بن خليفة اختلط بآخرة، وقد أخرج له مسلم من رواية قتيبة عنه وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (341) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/158 عن حسين بن محمد، عن خلف بن خليفة، به. وأخرجه أحمد 3/167، ومسلم (600) في المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة، والنسائي 2/132، 133 في الافتتاح، من طرق.

(متن حدیث):اَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. (1: 2)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ اور سب سے افضل دعا الحمد للہ'' ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَا هَدَاهُ لِلْاِسْلَامِ اِذَا رَاَى غَيْرَ الْاِسْلَامِ، اَوْ قَبْرَهُ

بندہ مسلمان کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اس بات پر بیان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طرف اس کی رہنمائی کی ہے ایسا وہ اس وقت کرے جب وہ کسی غیر اسلامی چیز کو یا کسی غیر مسلم کی قبر کو دیکھے

847 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ النَّقَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):اِذَا مَرَرْتُمْ بِقُبُوْرِنَا وَقُبُوْرِكُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَخْبِرُوْهُمْ اَنَّهُمْ فِي النَّارِ. (1: 83)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمُسْلِمَ اِذَا مَرَّ بِقَبْرِ غَيْرِ الْمُسْلِمِ، اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى هِدَايَتِهِ اِيَّاهُ الْاِسْلَامَ، بِلَفْظِ الْاَمْرِ بِالْاِخْبَارِ اِيَّاهُ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يُّخَاطَبَ مَنْ قَدْ بَلِيَ بِمَا لَا يَقْبَلُ عَنِ الْمُخَاطِبِ بِمَا يُخَاطِبُهُ بِهِ

❀❀ ''جب تم زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہماری اور اپنی یعنی (ہماری اور اپنے رشتے داروں) کی قبروں سے گزرو تو انہیں بتا دو وہ لوگ جہنم میں ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو یہ حکم دیا ہے' جب وہ کسی غیر مسلم کی قبر کے پاس سے گزرے تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام کی ہدایت نصیب کی ہے۔ یہاں ''امر'' کے لفظ کے ذریعے اس بات کی اطلاع دی گئی ہے' وہ اہل جہنم (میں سے) ہے کیونکہ یہ بات ناممکن ہے' ان کو مخاطب کیا جائے جو بوسیدہ ہو

846– إسناده حسن، وأخرجه الترمذی (3383) فی الدعوات. باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، والنسائی فی عمل الیوم واللیلة (831)، والحاکم 1/503 وصححه ووافقه الذهبی، وأخرجه ابن ماجة (3800) فی الأدب: باب فضل الحامدین، وابن أبی الدنیا فی الشکر ص 37، والبیهقی فی الأسماء والصفات ص 105، وفی شعب الإیمان 2/1/128 والخرائطی فی فضیلة الشکر ص 35، والبغوی (1269)، والحاکم 1/498، عن طرق عن موسی ابن ابراهیم الأنصاری، به.

847– إسناده ضعیف جدًا، وأخرجه ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة برقم (599) بن طریق أبی یعلی، عن الحارث بن سریج، به ویغنی عنه حدیث سعد بن أبی وقاص عند البزار 1/64، 65، والطبرانی (326)، وابن السنی (600)، والبیهقی فی دلائل النبوة 1/191، 192، والضیاء فی المختارة 1/333.

چکے ہیں اور مخاطب کی طرف سے خطاب کو قبول نہیں کر سکتے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْحَمْدِ لِلّٰهِ عَلٰى عِصْمَتِهِ إِيَّاهُ عَمَّا خَرَجَ إِلَيْهِ مَنْ حَادَ عَنْهُ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر اللہ تعالیٰ کی حمد اس حوالے سے لازم ہوتی ہے کہ اس نے آدمی کو اس چیز سے بچایا ہے' جس سے منہ موڑ کر وہ شخص اس کی طرف آیا ہے

848 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: كَذَّبَنِي عَبْدِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، تَكْذِيبِي أَنْ يَقُولَ: أَنِّي يُعِيدُنَا كَمَا بَدَأَنَا، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ: اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. (3: 68)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے مجھے جھوٹا قرار دیا حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا' اور اس نے مجھے برا کہا ہے' حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اس کا مجھے جھوٹا قرار دینا یہ ہے کہ وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ نے جیسے ہمیں پہلے پیدا کیا ہے دوبارہ ہمیں کیسے پیدا کرے گا اس کا مجھے برا کہنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے' حالانکہ اس کا یہ کہنا جبکہ میں ''صمد'' ہوں میں نے کسی کو جنم نہیں دیا مجھے جنم نہیں دیا گیا اور میرا کوئی ہمسر نہیں ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّهْلِيلِ الَّذِي يُعْطِي اللّٰهُ مَنْ هَلَّلَهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ثَوَابَ عِتْقِ رَقَبَةٍ

اس تہلیل کی صفت کا تذکرہ (یعنی ان کلمات کا تذکرہ' جنہیں دس مرتبہ پڑھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے)

849 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

848- وأخرجه البخاري (3193) في بدء الخلق، و (4974) في التفسير، والنسائي 4/112 في الجنائز: باب أرواح المؤمنين، من طرق عن أبي الزناد، بن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/350 بن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي يونس، عن أبي هريرة.

قَدِيْرٌ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ عَمَلًا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ . (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے: ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

جو شخص روزانہ سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ ایک سو نیکیاں لکھ لی جائیں گی۔ ایک سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور یہ بات اس دن میں شام تک شیطان سے اس کے بچاؤ کا ذریعہ بن جائے گی اور اس دن میں کسی بھی شخص نے اس شخص کے عمل سے افضل کوئی عمل نہیں کیا ہوگا ماسوائے اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ تعداد میں اس کلمے کو پڑھا ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا يُعْطِي الْمُهَلِّلَ لَهُ بِمَا وَصَفْنَا ثَوَابَ رَقَبَةٍ لَوْ اَعْتَقَهَا اِذَا اَضَافَ الْحَيَاةَ وَالْمَمَاتَ فِيْهِ اِلَى الْبَارِيْ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اس طریقے کے مطابق ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے والے شخص کو غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے جبکہ آدمی اس میں زندگی اور موت کی نسبت اپنے خالق کی طرف کرلے

850 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ نَافِلَةُ الْحَسَنِ بْنِ عِيْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّهُ، قَالَ: سَمِعْتُ زُبَيْدًا الْاِيَامِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ اَوْ نَسَمَةٍ .(1: 2)

849- إسناده صحيح، وهو في الموطأ 1/209 في القرآن: باب ما جاء في ذكر الله تبارك وتعالى، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/302 و375، والبخاري (3293) في بدء الخلق: باب صفة إبليس، و (6403) في الدعوات: باب فضل التهليل، ومسلم (2691) في الذكر والدعاء: باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، والترمذي (3468) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (25)، وابن ماجة (3798) في الأدب: باب فضل لا إله إلا الله، والبغوي (1272). وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (26).

850- إسناده قوي. وأخرجه أحمد 4/285 عن عفان، عن محمد بن طلحة، عن طلحة بن مصرف، بهذا الاسناد. وأخرجه أحمد 4/285 عن عفان، و 4/304. وأخرجه أحمد 4/286، 287 عن أبي معاوية.

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھتا ہے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کی ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے۔ وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: غلام آزاد کرنے (یا گردن آزاد کرنے) کی مانند ہے۔

ذِكْرُ الْكَلِمَاتِ الَّتِي إِذَا، قَالَهَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهَا

ان کلمات کا تذکرہ' جب بندہ مسلم ان کلمات کو پڑھتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتا ہے

851 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، وَأَنَا أَكْبَرُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا شَرِيكَ لِي، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، وَقَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي. (1: 104)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' تو پروردگار اس کی تصدیق بیان کرتا ہے' اس نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں سب سے بڑا ہوں لا الہ الا اللہ وحدہ' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: اس نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ صرف میں معبود ہوں اور جب بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتا ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میرا کوئی شریک نہیں ہے' جب بندہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ بادشاہی میرے لئے ہے اور حمد میرے لئے مخصوص ہے اور بندہ جب لا الہ الا اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا ہے اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْإِحْرَازِ بِذِكْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ اَسْبَابِهٖ دُوْنَ الِاتِّكَالِ عَلٰى قَضَاءِ اللّٰهِ فِيْهَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے اسباب کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے انہیں محفوظ کرے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر تکیہ نہ کرے

852 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْ مَوْدُوْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تَفْجَاهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ لَمْ تَفْجَاهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ. (1: 2)

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھ لے:

''اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جس کے اسم کے ہمراہ کوئی چیز زمین اور آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

تو شام تک اسے کوئی اچانک آزمائش درپیش نہیں ہوگی اور اگر وہ شام کے وقت انہیں پڑھ لے گا تو صبح تک اسے کوئی آزمائش درپیش نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْاَحْوَالِ حَذَرَ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَوَاضِعُ عَلَيْهِ تِرَةً فِي الْقِيَامَةِ

ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا مستحب ہونا اس چیز سے بچتے ہوئے کہ

852- وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند 1/72، وأبو داؤد (5089) في الأدب باب ما يقول إذا أصبح، والطحاوي في مشكل الآثار 4/171 والبغوي (1326)، من طرق عن أبي ضمرة أنس بن عياض، بهذا الإسناد. وأخرجه ابو داؤد (5088) في الأدب، عن عبد الله بن مسلمة، عن أبي مودود عمن سمع أبان بن عثمان، به. وأخرجه أبو داؤد الطيالسي ص 14 رقم (79) من طريق عبد الرحمن بن أبي الزناد، عن أبيه، عن أبان، به، ومن طريق أبي داؤد أخرجه البخاري في الأدب المفرد برقم (660)، والترمذي (3388) في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، والنسائي في عمل اليوم والليلة (346)، وابن ماجة (3869) في الأدب: باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى. وأخرجه أحمد 1/62 و 66، والحاكم 1/514 من طرق عن ابن أبي الزناد، عن أبيه، عن أبان، به. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وسيرد أيضًا برقم (862).

AlHidayah - الهداية

ان میں سے کچھ جگہیں قیامت کے دن حسرت کا باعث نہ ہوں

853 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً، وَمَا مَشٰى اَحَدٌ مَمْشًى لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً، وَمَا اَوٰى اَحَدٌ اِلٰى فِرَاشِهٖ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی شخص کسی محفل میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے' تو وہ ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی جب کوئی شخص کسی راستے پر چلتا ہے اور وہ اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو وہ اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی اور جب کوئی شخص اپنے بستر پر جاتا ہے اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو یہ اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی''۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ الْمُصْطَفٰى الْمَوْضِعَ الَّذِیْ يُذْكَرُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْهِ وَالْمَوْضِعَ الَّذِیْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس جگہ کی مثال بیان کرنا' جہاں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس جگہ کی مثال بیان کرنا' جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا

853- حديث صحيح، رجاله ثقات، إلا أن فيه عنعنة الوليد وهو مدلس، وأخرجه أبو داؤد (4856) فى الأدب: باب كراهية إن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (404) عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، به. وأخرجه أبو داؤد (5059) فى الأدب. باب ما يقول عند النوم، عن حامد بن يحيى، عن أبى عاصم، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، به. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (405) عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، عن ابن أبى ذئب، عن سعيد المقبرى، عن أبى إسحاق مولى عبد الله بن الحارث، عن أبى هريرة، به. وأخرجه أحمد 2/432 من طريق يحيى القطان وروح، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (406) من طريق يحيى القطان، كلاهما عن ابن أبى ذئب، عن سعيد المقبرى، عن إسحاق مولى عبد الله بن الحارث، عن أبى هريرة، به. وأورده الهيثمى فى المجمع 10/80 وقال. رواه أحمد، وابو إسحاق مولى عبد الله بن الحارث بن نوفل لم يوثقه أحد، ولم يجرحه، وبقية رجال أحد إسنادى أحمد رجال الصحيح قلت وأبو إسحاق مولى عبد الله بن الحارث، ذكره المزى فى تهذيب الكمال فى الكنى، وذكره قبل ذلك فيمن اسمه إسحاق غير منسوب لكنه رجح أن الصواب أبو إسحاق، وقال الحافظ ابن حجر. ووقع فى بعض النسخ من النسائى: عن أبى إسحاق، والثابت فى رواية حمزة الحافظ إسحاق بغير أداة كنية، وكذا عند أحمد وأبى داؤد والطبرانى فى الدعاء وإسحاق المذكور ما عرفت من حاله شيئًا. انظر تهذيب الكمال 2/501، 502، و تهذيب التهذيب 1/258، و النكت الظراف 10/425. وصححه الحاكم 1/550 ووافقه الذهبى، لكن تحرف فيه إسحاق مولى عبد الله بن الحارث إلى إسحاق بن عبد الله بن الحارث. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (407) عن أحمد بن حرب، عن قاسم بن يزيد، عن ابن أبى ذئب، عن إسحاق عن أبى هريرة قال المزى: وهو وهم. يعنى بإسقاط المقبرى انظر تحفة الأشراف 10/426. وأخرجه أحمد 2/446 و 481 و 484، والترمذى (3380) فى الدعاء: باب فى القوم يجلسون ولا يذكرون الله، واسماعيل القاضى فى فضل الصلاة على النبى (54)، وأبو نعيم فى الحلية 8/130، والبيهقى فى السنن 3/210، والبغوى فى شرح السنة (1254)

854 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِىْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِىْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. (1:2)

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا' ان کی مثال زندہ اور مردہ شخص جیسی ہے''۔

ذِكْرُ حُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ بِالْقَوْمِ يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ مَعَ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ عَلَيْهِمْ

فرشتوں کا ان لوگوں کو ڈھانپ لینے کا تذکرہ' جو اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں نیز ان لوگوں پر سکینت کا نازل ہونا

855 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ، قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ، اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. (1:2)

❁❁ اغر کہتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کچھ لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں' تو فرشتے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر رحمت نازل ہوتی ہے اور ان لوگوں پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْقَوْمِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَعَ سُؤَالِهِمْ اِيَّاهُ الْجَنَّةَ وَتَعَوُّذِهِمْ بِهٖ مِنَ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کی مغفرت کر دینا' جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور جو اس سے جنت مانگتے ہیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں' ہم بھی اس سے پناہ مانگتے ہیں

856 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ،

854- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (6407) في الدعوات باب فضل ذكر الله عز وجل، ومسلم (779) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة النافلة في بيته، وجوازها في المسجد.

AlHidayah - الهداية

قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ، يَمْشُوْنَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُوْنَ الذِّكْرَ، فَاِذَا رَاَوْا اَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَاتِكُمْ، فَيَحُفُّوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ جَلَّ وَعَلَا، وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ، فَيَقُوْلُ: عِبَادِيْ مَا يَقُوْلُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ، يُسَبِّحُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ لَكَانُوْا اَشَدَّ تَسْبِيْحًا وَتَمْجِيْدًا وَتَكْبِيْرًا وَتَحْمِيْدًا، فَيَقُوْلُ: مَاذَا يَسْاَلُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَسْاَلُوْنَكَ يَا رَبِّ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ: هَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ قَدْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ طَلَبًا وَاَشَدَّ حِرْصًا، فَيَقُوْلُ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَتَعَوَّذُوْنَ بِكَ مِنَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: فَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ قَدْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ تَعَوُّذًا، فَيَقُوْلُ: فَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرنے کے علاوہ ہیں' وہ راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور ذکر کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ کچھ لوگوں کو دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہوں' تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں۔ اپنے مقصود کی طرف آجاؤ پھر وہ آسمان تک اپنے پروں سے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے: میرے بندے کیا کہتے ہیں' تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! وہ تیری تسبیح اور تیری حمد بیان کرتے ہیں: پروردگار دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ زیادہ شدت کے ساتھ تیری تسبیح' تیری بزرگی تیری کبریائی' وہ تیری حمد بیان کرتے۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: وہ کیا چیز مانگتے ہیں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی نہیں، پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا' تو فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو زیادہ شدت کے ساتھ اسے طلب کرتے اور زیادہ شدت کے ساتھ اس کے اصول کے خواہش مند ہوتے۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں وہ جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ پروردگار دریافت کرتا

586- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/447 من طريق إسرائيل، ومسلم (2700) في الذكر. باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، من طريق شعبة، والترمذي (3378) في الدعاء. باب ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله عز وجل ما لهم من الفضل.

ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں پروردگار دریافت کرتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو وہ زیادہ شدت کے ساتھ اس سے پناہ مانگتے' تو پروردگار فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ جَالَسَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ يُسْعِدُهُ اللّٰهُ بِمُجَالَسَتِهٖ اِيَّاهُمْ

اس بات کا بیان کہ' جو شخص اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھتا ہے' تو اس شخص کے ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو بھی سعادت عطا کر دیتا ہے

857 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ، يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ، فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْهُمْ، فَيَقُوْلُ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يُكَبِّرُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيُسَبِّحُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ لَكَانُوْا لَكَ اَشَدَّ عِبَادَةً وَاَكْثَرَ تَسْبِيْحًا وَتَحْمِيْدًا وَتَمْجِيْدًا، فَيَقُوْلُ: وَمَا يَسْاَلُوْنِيْ؟، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: فَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا عَلَيْهَا اَشَدَّ حِرْصًا وَاَشَدَّ طَلَبًا، وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، فَيَقُوْلُ: وَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا مِنْهَا اَشَدَّ فِرَارًا، وَاَشَدَّ هَرَبًا، وَاَشَدَّ خَوْفًا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ: اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ:، فَقَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرنے کے علاوہ ہیں۔ وہ راستوں میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔ اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں۔ جب انہیں کچھ لوگ ملتے ہیں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں' تو وہ (ایک دوسرے کو) بلاتے ہیں۔ اپنے مقصود کی طرف آجاؤ پھر وہ آسمان دنیا تک اپنے پروں سے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے پروردگار فرماتا ہے۔ میرے بندے کیا کہتے ہیں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ تیری کبریائی

---

857 إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري (6408) في الدعوات. باب فضل ذكر الله. وتقدم قبله من طريق الفضيل بن عياض، عن الأعمش، به، فانظره.

تیری تکبیر تیری پاکی اور تیری حمد بیان کرتے ہیں: پروردگار دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں پروردگار دریافت کرتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیتے' تو زیادہ شدت کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتے۔ زیادہ حمد اور بزرگی بیان کرتے، پروردگار دریافت کرتا ہے: وہ لوگ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ پروردگار فرماتے ہیں کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں اللہ کی قسم! (اے پروردگار انہوں نے اسے نہیں دیکھا) پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو وہ اس کے حصول کی زیادہ خواہش کرتے اور زیادہ شدت کے ساتھ اس کی رغبت کرتے پروردگار فرماتا ہے: وہ لوگ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ پروردگار دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں، اللہ کی قسم! اے ہمارے پروردگار (انہوں نے اسے نہیں دیکھا) پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو اس سے زیادہ دور بھاگتے' شدت سے بھاگتے اور اس سے زیادہ خوف زدہ ہوتے' تو پروردگار فرشتوں سے فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بنا کے کہتا ہوں میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے' ان میں فلاں شخص تھا جو ان میں سے نہیں تھا وہ اپنے کام کے سلسلہ میں وہاں آیا تھا پروردگار فرماتا ہے: وہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ سِبَاقِ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ فِي الْقِيَامَةِ اَهْلَ الطَّاعَاتِ اِلَى الْجَنَّةِ

اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین کا قیامت کے دن جنت کی طرف جاتے ہوئے' دیگر اطاعت گزاروں سے سبقت لے جانے کا تذکرہ

858 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهٗ: جُمْدَانَ، فَقَالَ: سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ، سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ، سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟، قَالَ: الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مکہ کے راستے میں سفر کر رہے تھے۔ آپ کا گزر ایک پہاڑ کے

858– إسناده صحيح، على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (2676) في الذكر: باب الحث على ذكر الله، عن امية بن بسطام العيشي، بهذا الاسناد. وأخرجه أحمد 2/323، والحاكم 1/495، ومن طريقه البيهقي في شعب الايمان 1/314 من طريق أبي عامر العقدي.

پاس سے ہوا جس کا نام ''جمدان'' تھا۔ آپ نے فرمایا: اس ''جمدان'' کی طرف چلو ''مفردون'' سبقت لے گئے ہیں لوگوں نے عرض کی: وہ کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی خواتین۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا قُدِّمَ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ بِقَوْلِهٖ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

اگر بندہ صبح اور شام کے وقت ''سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ'' متعین تعداد میں پڑھ لے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ

859 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاِذَا اَمْسٰى مِائَةَ مَرَّةٍ، غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ سبحان اللّٰہ و بحمدہ پڑھتا ہے اور شام کے وقت بھی سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ اِذَا قَالَهُ الْاِنْسَانُ حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يُوَافِ فِي الْقِيَامَةِ اَحَدٌ بِمِثْلِ مَا وَافٰى

اس چیز کا تذکرہ جب انسان صبح کے وقت اسے پڑھ لے تو قیامت کے دن اس شخص جیسا اجر و ثواب اور کسی کے پاس نہیں ہوگا

860 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاِذَا اَمْسٰى كَذٰلِكَ، لَمْ

860- إسناده قوى، وأخرجه أبو داؤد (5091) فى الأدب: باب ماذا يقول إذا أصبح، وأخرجه مسلم (2692) فى الذكر والدعاء: باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، والترمذى (3469) فى الدعوات، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (568) وتقدم عند المؤلف من طرق أخرى برقم (829) و (859). 861- وأخرجه أبو داؤد (5073) فى الأدب: باب ماذا يقول إذا أصبح، عن أحمد بن صالح، عن يحيى بن حسان واسماعيل بن أبى أويس، والنسائى فى اليوم والليلة (7) من طريق عمرو بن منصور، والبغوى فى شرح السنة (1328) من طريق إسماعيل بن أبى أويس.

يُوَافِ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافٰى . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت 100 مرتبہ اور شام کے وقت بھی اسی طرح (100 مرتبہ) سبحان اللّٰہ العظیم و بحمدہ پڑھتا ہے' تو مخلوق میں سے کسی کا (عمل) اس کے برابر نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ اِذَا، قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الصَّبَاحِ كَانَ مُؤَدِّيًا لِشُكْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس چیز کا ذکر کہ جب آدمی صبح کے وقت اسے پڑھ لے' تو وہ شکر ادا کرنے والا شمار ہوگا

861 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَهُوَ رَبِيْعَةُ الرَّاْيِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنْبَسَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ، اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ، فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھتا ہے:

''اے اللہ! آج کے دن مجھے جو بھی نعمت حاصل ہو' تیری مخلوق میں سے جس کسی کو جو بھی نعمت حاصل ہو وہ تیری طرف سے ہے' تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں' حمد تیرے لئے مخصوص ہے اور شکر بھی تیرے لئے ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) وہ شخص اس دن کے شکر کو ادا کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ يَحْتَرِزُ الْمَرْءُ بِهٖ مِنْ فَاجِئَةِ الْبَلَاءِ حَتّٰى يُمْسِيَ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّبَاحِ، وَحَتّٰى يُصْبِحَ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ عِنْدَ الْمَسَاءِ

اس چیز کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی شام تک اچانک آنے والی بلا سے محفوظ رہتا ہے' جبکہ آدمی نے اسے صبح کے وقت پڑھ لیا ہو' اور جب شام کے وقت پڑھا ہو' تو صبح تک محفوظ رہتا ہے

862 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى، يَعْنِي الْبِسْطَامِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِيْ مَوْدُوْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، لَمْ تَفْجَاْهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ لَمْ تَفْجَاْهُ فَاجِئَةُ

بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ . (1: 2)

وَقَدْ كَانَ اَصَابَهُ الْفَالِجُ فَقِيْلَ لَهُ: اَيْنَ مَا كُنْتَ تُحَدِّثُنَا بِهِ؟، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ اَرَادَ بِيْ مَا اَرَادَ اَنْسَانِيْهَا .

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے: ''اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس کے نام کے ہمراہ زمین اور آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دیتی ہے اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

تو شام تک اسے کوئی اچانک مصیبت لاحق نہیں ہوتی جو شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتا ہے' تو صبح تک اسے اچانک کوئی مصیبت لاحق نہیں ہوتی۔

راوی بیان کرتا ہے: اسے فالج ہو گیا' تو انہیں کہا گیا آپ نے ہمیں وہ حدیث سنائی اس پر خود عمل کیوں نہیں کیا' تو انہوں نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں اس بات کا ارادہ کیا' تو مجھے یہ بات یاد نہیں رہی۔ (یعنی مجھے دعا پڑھنا یاد نہیں رہا)

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قَالَ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَقَرَنَهُ بِرِضَاهُ بِالْاِسْلَامِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شخص کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ' جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے کے راضی ہوں' اور اس کے ہمراہ' وہ اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رضامندی کا بھی اظہار کرتا ہے

863 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ التُّجِيْبِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ هَانِئٍ اِسْمُهُ: حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ، وَاَبُوْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيُّ اِسْمُهُ: عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کہے میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے

863– إسناده قوى، رجاله ثقات رجال مسلم غير أبى على الجنبى الهمدانى، وهو ثقة روى له أصحاب السنن . وأخرجه ابن أبى شيبة 10/241، عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوٗد (1529) فى الصلاة باب فى الاستغفار، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (5) وصححه الحاكم 1/518 ووافقه الذهبى. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (6). وأخرجه مطولًا أحمد 3/14 من طريق يحيى بن إسحاق.

راضی ہوں۔(یعنی میں ان پر ایمان رکھتا ہوں) اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو ہانی نامی راوی کا نام حمید بن ہانی ہے۔ یہ مصر سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ ابو علی ہمدانی کا نام عمرو بن مالک جنبی ہے۔ یہ فلسطین سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي اِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْكَرْبِ يُرْتَجَى لَهُ زَوَالُهَا عَنْهُ

اس چیز کا تذکرہ' جب آدمی مصیبت کے وقت اسے پڑھ لے' تو پھر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ مصیبت اس سے زائل ہو جائے گی

864 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ بْنِ الْبِرِنْدِ، حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ حَرْبٍ اَبُوْ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَهْلَ بَيْتِهٖ، فَقَالَ: اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ غَمٌّ اَوْ كَرْبٌ، فَلْيَقُلِ: اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ، لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. (1: 2)

اسْمُ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ: صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ رُوِيَ لَهُ اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا، مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو اکٹھا کیا اور ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی غم یا مصیبت لاحق ہو جائے' تو وہ یہ کلمات پڑھے:

''اللہ میرا پروردگار ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا''۔

ابو عامر خذاز نامی راوی کا نام صالح بن رستم ہے۔ ان کے حوالے سے چالیس روایات نقل کی گئی ہیں اور یہ بصرہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ التَّحْمِيْدِ لِمَنْ اَصَابَتْهُ شِدَّةٌ اَوْ كَرْبٌ

اس بات کا تذکرہ' جس شخص کو کوئی شدت یا پریشانی لاحق ہو' تو وہ تحمید کے ہمراہ ''لا الہ الا اللّٰہ'' پڑھے گا اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرے گا

865 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَقَّنَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَاَمَرَنِيْ اِنْ اَصَابَنِيْ كَرْبٌ اَوْ

864- إسناده ضعيف، عتاب بن حرب ضعفه غير واحد .

شِدَّةٌ اَقُوْلُهُنَّ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَهُ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. (1: 104)

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمات کی تعلیم دی تھی۔ آپ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی جب بھی مجھے کوئی تکلیف یا مصیبت لاحق ہو تو میں یہ کلمات پڑھ لوں۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار اور معزز ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے وہ برکت والا ہے' جو عظیم عرش کا پروردگار ہے حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

865- إسناده قوى، وأخرجه أحمد 1/94 من طريق يونس، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (630) و (631) ، والحاكم 1/508 وصححه ووافقه الذهبى . وأخرجه أحمد 1/91 من طريق أسامة بن زيد، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (629) من طريق أبان بن صالح.

AlHidayah - الهداية